

صحیح

م
شریف

فی شرح تہذیب النبی

۳۲۲ء احادیث نبوی کا مجموعہ نثر اور لہجہ میں فوز و فخر

تبعہ: علامہ محمد عبد القادر
نائبہ محمد الحسن پسر شریف

نام کتاب
صحیح
مسلم
شریف

تالیف: امام مسلم بن الحجاج

ترجمہ: علامہ وحید النعمان

جلد: دوم

تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۲ء

COPY RIGHT

All rights reserved

Exclusive rights by nomani
kutab khana Lahore Pakistan.
No part of this publication
may be translated, reproduced,
distributed in any form or by
any means or stored in a data
base retrieval system, without
the prior written permission of
the publisher.

۴۲۲، احادیث نبوی کا موج پر زور ایمان افزہ ذخیرہ

صحیح

مشرقیہ

مشرقیہ شرح نبوی

جلد



امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبوی سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید الرحمنؒ

۸۹۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَعْفَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِعْقَاءَهُ بَنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((نَهَوْا وَعْدِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي النَجَةِ عَلَيْهِ حَوْضٌ)) وَلَمْ يَذْكُرْ ((آيَتُهُ عَذَذُ النُّجُومِ))

بابُ وَضْعِ يَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى بَعْدَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ تَحْتَ صَدْرِهِ فَوْقَ سُرَّتِهِ وَوَضْعُهُمَا فِي السُّجُودِ عَلَى الْأَرْضِ حَذْوً مِنْكَبِهِ

۸۹۶- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَثَّرَ وَصَفَ هَمَامٌ حَيْثَ أَمَّنِي ثُمَّ التَّحَفَ بِقَوِي ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ

(۸۹۶) اس حدیث شریف سے بھی ثابت ہوا کہ شروع نماز میں اور رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھانے کے بعد رفع الیدین کرنا چاہیے اور تکبیر تحریم کے بعد سیدھا ہاتھ اٹھائے یا پھر سینے کے نیچے اور ناف کے اوپر رکھے اور سجدہ کے وقت دونوں ہتھیلیوں کو مونڈھوں کے برابر زمین پر رکھے یہ قول جمہور علماء وحدثنائین کا ہے جسے اہل حدیث نے اختیار کیا ہے امام ابو حنیفہؒ، سفیان ثوریؒ، ابوالحسن بن راہویہؒ، ابوالحسن مروزیؒ کی روایات جو دارقطنیؒ اور بیہقیؒ نے بحوالہ حضرت علیؒ لکھی ہیں وہ باتفاق جمہور علماء سب کی سب ضعیف ہیں۔ امام احمدؒ، ابوداؤدیؒ اور ابن منذرؒ کا بیان ہے کہ نمازی کو اختیار ہے جیسا چاہے کرے۔ امام مالکؒ نے بیان کیا کہ نمازی کو اختیار ہے چاہے تو سینہ پر ہاتھ باندھے اور چاہے نہ باندھے اور یہی قول مالکیہ حضرات کے نزدیک مشہور اور رواں یافتہ ہے نیز انھوں نے کہا ہے کہ نفل میں ہاتھ باندھے اور فرض نمازوں میں ہاتھ چھوڑ دے۔ اور لیث بن سعدؒ کا بھی یہی قول ہے علماء اوزاعیؒ جمہور علماء اور اہل حدیث نے داخل بن حجرؒ، سلیمان بن سعدؒ، ہلب طائیؒ کی روایات کو ترجیح دی ہے اور اختیار کیا ہے جیسا کہ امام بخاریؒ اور ترمذیؒ نے لکھا ہے کہ رسول اللہؐ نے نماز پڑھتے سینہ پر ہاتھ باندھے۔ (مختصر داؤدی)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے



فہرست صحیح مسلم مترجم مع شرح نووی جلد دوم

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۰	کہنے والوں کی دلیل	۱۱	کتاب الصلوٰۃ
	تجربہ تحریرہ کے بعد سیدھا ہاتھ الٹے ہاتھ پر بیٹنے کے نیچے اور	۱۱	نماز کے مسائل
	ناف کے اوپر باندھنے اور بعد میں موٹھوں کے برابر ہاتھ		اذان کی ابتدا
۳۱	رکھنے کا بیان		اذان کے کلمات دو مرتبہ اور تکبیر کے کلمات قد قامت الصلوٰۃ
۳۲	نماز میں تشہد پڑھنے کا حکم	۱۲	کے سوائے ایک مرتبہ کہے جائیں۔
۳۵	تشہد کے بعد نیت <small>بسم اللہ</small> پر درود بھیجنے کے احکام	۱۳	اذان کہنے کی ترکیب
۳۷	سبح اللہ لمن حمدہ اور بے لگ الحمد اور آمین کہنے کا حکم	۱۴	دو اذان ایک مسجد کے لئے
۳۸	مقتدی کو امام کی پیروی ضروری ہے	۱۵	انہما اذان وہ سکتا ہے بشرطیکہ کوئی اٹھیا اس کے ساتھ ہو۔
۴۱	امام کی پیروی اور ہر مومن اس کے ساتھ	۱۵	دارالکفر میں.....
	امام کو اگر بیماری یا سفر وغیرہ کا عذر ہو تو دو نماز پڑھانے کے لئے		اذان سننے والے وہی کہے جو مؤذن کہتا ہے پھر رسول اللہ <small>ﷺ</small>
	اپنا خلیفہ مقرر کرے۔ امام اگر بیٹھ کر نماز پڑھائے اور مقتدی کھڑا	۱۶	پر درود پڑھے اور آپ کے لئے وسیلہ مانگے
	ہو سکتا ہو تو کھڑا ہو کر نماز پڑھے کیونکہ مقتدی قادر قیام ہو چکا ہو	۱۷	اذان کی فضیلت جس سے شیطان بھاگ کر ہوتا ہے
۴۲	نماز پڑھنے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔		تجربہ تحریرہ رکوع اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت موٹھوں تک
	جب امام کے آنے میں تاخیر ہو اور کسی فتنہ و فساد کا خوف نہ ہو تو	۲۰	دونوں ہاتھ اٹھائے اور بعدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھانے کے
۴۹	اندر میں حالت کسی اور کو قیام امام بنا سکتے ہیں		احکام
	نماز میں اگر کوئی حادثہ پیش آئے تو مروجہ کیس اور خواتین	۲۰	کہاں تک ہاتھ اٹھائے جائیں رفع الیدین کرنے کا وقت
۵۲	دستک دیں۔		نماز میں جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہنے اور رکوع سے سر اٹھانے
۵۲	دل کا کچھ بھی طرح نماز پڑھنے کے احکام	۲۱	کے بعد سبح اللہ الحمد کہنے کا حکم
۵۳	امام سے پہلے رکوع و تہجد کرنا حرام ہے	۲۳	ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔
۵۴	نماز میں آسمان کی طرف دیکھنے کی ممانعت		مقتدی کو امام کے پیچھے بلند آواز سے قرآن شریف پڑھنے کی
	نماز میں بے جا حرکت ملامت کے لئے ہاتھ اٹھانے کی ممانعت	۲۸	ممانعت۔
	نیوز لگی صف پوری کرنے اور باہم مل کر کھڑے ہونے کے احکام	۲۹	بسم اللہ زور سے نہ پڑھنے کی دلیل
	صفوں کو برابر کرنے کی پہلی صف پر ازاد حرام اور سبقت کرنے اور		سورۃ برات (توبہ) کے علاوہ بسم اللہ <small>ﷻ</small> کو ہر سورت کا جزو

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۸۹	پہلا تشہد میں بیٹھنے کا بیان۔	۵۵	اصحاب فضل کو مقدم کرنے اور امام سے قریب کرنے کے احکام
۹۱	نماز کی کس سترہ کا بیان سترہ کی طرف... الخ		خواتین اگر مردوں کے پیچھے نماز پڑھ رہی ہوں تو مردوں کے سر
۹۵	نماز کی آگے سے گزرنے کی ممانعت	۵۹	اٹھانے تک وہ اپنا سر نہ اٹھائیں۔
۹۷	جانے نماز سترہ کے نزدیک کرنا		بزرگمانند خواتین کو مساجد میں جانے کی اجازت اور خوشبو لگا کر
۹۷	نماز کی سترہ کی مقدار کے بارہ میں	۵۹	باہر نکلنے کی ممانعت
۱۰۰	نماز کی کس سترہ سے لینا		جب نماز کا اندیشہ ہو تو جہری نماز میں بھی قراءت درمیانی آواز
۱۰۰	ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان اور اس کے بیٹھنے کا طریقہ	۶۲	سے پڑھی جائے۔
	کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ	۶۲	قرأت سننے کا حکم
۱۰۳	مسجدوں اور نماز کی جگہوں کا بیان		نماز فجر میں اور جنات کے دروہو بلند آواز سے قرآن پڑھنے کا
۱۰۶	نبی ﷺ کا مسجد بنانے کا بیان	۶۳	حکم
۱۰۷	بیت المقدس کی طرف سے خانہ کعبہ کی طرف قبلہ کا ہونا	۶۷	ظہر اور عصر میں قرأت کا بیان
	قبروں پر مسجد بنانے اور ان میں مومن سر رکھنے کی ممانعت قبروں	۶۹	فجر کی نماز میں قرأت کا بیان
۱۰۹	کو مسجد بنانے کی ممانعت	۷۱	نماز مغرب میں قرأت کا بیان
۱۱۱	مسجد بنانے کی فضیلت اور اس کی... الخ	۷۱	عشاء کی نماز میں قرأت کا بیان
۱۱۲	روکوع میں ہاتھوں کا گھٹنوں پر رکھنا اور طہیث کا منسوخ ہونا	۷۳	اماموں کے لئے نماز کو پورا اور پلکا پڑھنے کا حکم
۱۱۳	ایڑیوں پر سر رکھ کر بیٹھنا		نماز میں سب ارکان اعتدال سے پورا کرنے اور نماز کو پلکا
۱۱۵	نماز میں ہاتھیں کرنا حرام ہے	۷۶	پڑھنے کا بیان
	نماز کے اندر شیطان پر لعنت کرنا اور اس سے پناہ مانگنا اور عمل	۷۸	امام کی بیروی کرنے اور ہر ایک کا... الخ
۱۲۱	قلیل کرنا درست ہے	۷۹	جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے۔
	نماز میں بچوں کا اٹھنا یا درست ہے ان کے کپڑے پر حسب تک	۸۱	روکوع اور جہدہ میں قرآن پڑھنے کی ممانعت
	نجاست ثابت نہ ہو طہارت پر جموں میں اور عمل قلیل و عمل متفرق	۸۳	روکوع اور جہدہ میں کیا کہنا چاہیے۔
۱۲۳	نماز کو باطل نہیں کرتا۔	۸۶	سجدہ کی فضیلت و ترتیب
	نماز میں ضرورت سے دو ایک قدم چلنا درست ہے اور کسی		سجدہ کے اعضاء بالوں اور کپڑے کے سمیٹنے کی ممانعت اور جوڑے
	ضرورت کی وجہ سے امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ ہونا بھی	۸۶	باندھ کر نماز پڑھنے کا بیان
۱۲۳	درست ہے۔		سجدہ میں دونوں ہتھیلیاں زمین سے لگانے اور دونوں کہنیاں
۱۲۳	چست نماز کی تعلیم وغیرہ	۸۸	پہلوؤں سے اور پیٹ کو رانوں سے جدا رکھنے کا بیان
۱۲۵	نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت		نماز کی صفت کی جامعیت اور جس سے نماز شروع کی جاتی ہے
۱۲۵	نماز میں کنگریاں پانچونے اور عملی برابر کرنے کی ممانعت۔		اس کا بیان روکوع سے سجدہ اعتدال کی ترتیب چار رکعت نماز میں
۱۲۶	مسجد میں تھوکنے کی ممانعت نماز میں ہونا نماز کے سوا		ہر دو رکعت کے بعد تشہد کا بیان دونوں سجدوں کے درمیان اور

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۷۹	صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت اور اس کی محافظت کا بیان	۱۲۹	جو عیال یا کچن کر نماز پڑھنے کا بیان
۱۸۱	مغرب کا اذان اور وقت غروب شمس سے ہے	۱۲۹	پھولدار کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے
۱۷۱	عشاء کا وقت اور اس میں تاخیر کرنے کا بیان		جب کھانا سامنے آ جائے اور اس کے کھانے کا قصد ہو تو بغیر
	صبح کی نماز کے لئے سویرے جانے اور اس کی قراءت کے بیان	۱۳۰	کھانے نماز پڑھنا مکروہ ہے
۱۸۶	میں		لہسن پیاز گندنا یا دودھ کی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں جانا اس وقت
	عمدہ وقت سے نماز کی تاخیر مکروہ ہے اور جب امام ایسا کریں تو		تک ممنوع ہے جب تک اس کی بوسہ سے نہ جانے اور اس کو
۱۸۸	لوگ کیا کریں	۱۳۲	مسجد سے نکالنا۔
	نماز جماعت کی فضیلت اور اس کے ترک کے باعث ندامت		مسجد میں گم شدہ چیز ڈھونڈنے کی ممانعت اور ڈھونڈنے والے کو
۱۹۰	اور اس کے فرض کفایہ ہونے کا بیان	۱۳۶	کیا کہنا چاہیے۔
۱۹۲	جو شخص اذان کی آواز سنے اس سے..... رائج	۱۳۷	نماز میں بھولے اور سجدہ ہو کر نہ کرنے کا بیان
۱۹۳	جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا..... رائج	۱۳۵	سجدہ سلام کا بیان
۱۹۴	جب مؤذن اذان دے دے تو..... رائج	۱۳۷	نماز میں بیٹھنے اور دونوں رانوں پر دونوں ہاتھ رکھنے کی کیفیت
۱۹۴	عشاء اور صبح کی نماز جماعت..... رائج	۱۳۹	نماز ختم کرتے وقت سلام کیونکر پھیرنا چاہیے۔
۱۹۵	عذر کے سبب سے جماعت کا معاف ہونا	۱۵۰	نماز کے بعد کیا پڑھنا چاہیے۔
۱۹۸	نفل میں جماعت پوری ہوئے وغیرہ پڑھنے کا بیان		تشہید اور سلام کے درمیان عذاب قبر اور عذاب جہنم اور زندگی اور
۲۰۰	فرض نماز باجماعت آدا کرنے کی فضیلت		موت اور کج دھال کے قتلے اور گناہ اور قرض سے پناہ مانگنے کا
	مسجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھا کر جانے والوں کی فضیلت کا	۱۵۱	بیان
۲۰۱	بیان	۱۵۲	نماز میں پناہ مانگنے کے بیان میں
	نماز کے لیے مسجد کی طرف جانے والے کے گناہوں کے مٹنے	۱۵۳	نماز کے بعد کیا ذکر کرنا چاہیے
۲۰۳	اور درجہ جات کے بلند ہونے کا بیان	۱۵۹	تکبیر تحریر اور قراءت کے سچ کی دھاؤں کا بیان
	صبح کے بعد اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھنے اور مسجدوں کی فضیلت کا بیان	۱۶۱	نماز کے لئے وقار و سکون سے آنے کا بیان
۲۰۵	امامت کا مستحق کون ہے	۱۶۲	نماز کے واسطے نمازی کب کھڑے ہوں
	جب مسلمانوں پر کوئی بلا نازل ہو تو نمازوں میں بلند آواز سے	۱۶۳	جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی
۲۰۷	قوت پڑھنا اور اللہ کے ساتھ پڑھنا مانگنا مستحب ہے۔	۱۶۵	پڑھنے کے اوقات نماز کا بیان
۲۱۱	قضا نماز کا بیان	۱۷۱	گرمی میں ٹھیکہ ٹھنڈے وقت پڑھنے کا بیان
	کتاب الصلوٰۃ المسافرین	۱۷۳	جب گرمی نہ ہو تو ٹھیکہ اول وقت پڑھنی چاہیے
۲۱۹	مسافر کی نماز کا بیان	۱۷۴	عصر اول وقت پڑھنے کا بیان
	مسافر کی نماز	۱۷۵	عصر کی نماز کے فوت ہونے کے تشہد کا بیان
۲۲۲	تحقیق مقدار اہل وافر جگہ کو	۱۷۶	نماز وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۶۵	تراویح کا بیان	۲۲۲	مفتی میں نماز قصر کرنے کا بیان
۴۶۷	شب قدر میں نماز اور ستائیسویں کو شب قدر پڑھنے کا بیان	۲۲۵	بارش میں گھروں میں نماز پڑھنے کا بیان
۴۶۹	نماز اور عاتل شب	۲۲۸	سڑ میں سواری پر نفل کا بیان
۴۷۷	تہجد میں لمبی قراءت کا مستحب ہونا	۲۳۰	سڑ میں نمازوں کے تتبع کرنے کا بیان
۴۷۹	تہجد کی ترتیب اور پڑھواری ہی ہو	۲۳۱	کسی وجہ کے بغیر دو نمازوں کو.....
۴۸۰	نفل نماز کا گھر میں مستحب ہونا	۲۳۳	تبع صلوٰۃ کی تحقیق
۴۸۲	بیکسی والے نفلوں کی فضیلت	۲۳۵	نماز پڑھ کے دائیں بائیں دونوں طرف مڑنے کا بیان
۴۸۳	اگچھ کے وقت نماز پڑھ کر کے سوجانے کی اجازت	۲۳۵	اگر کسی کو اپنی طرف کھڑا ہونا مستحب ہے
۴۸۳	اگچھ کے وقت نماز پڑھ کر کے.....	۲۳۶	فرض شروع ہونے کے بعد نفل کا مکروہ ہونا
۴۸۵	قرآن کی تفسیر یا کرنے کا حکم	۲۳۷	مسجد میں جانے کی دعا کا بیان
۴۸۶	خوش آوازنی سے قرآن پڑھنے کا بیان	۲۳۸	تھیہ انسجد کا بیان
۴۸۸	قراءت قرآن کی برکت سے تھیں کا اقرار	۲۳۹	مسافر کو پہلے مسجد میں آ کر دو رکعت پڑھنا مستحب ہے
۴۹۰	حافظ قرآن کی فضیلت	۲۳۹	نماز چاشت کا بیان
۴۹۰	افضل کا اپنے سے کم کے قرآن پڑھنے کا بیان	۲۴۲	سنت فجر کی فضیلت اور غبت کا بیان
	قرآن سننے کا حالت اس میں فرمان کش کرنے اور بوقت قراءت	۲۴۳	سنوٹوں کی فضیلت اور ان کی کتنی کا بیان
۴۹۱	روئے کو غور کرنے کا بیان		نفل کھڑے بیٹھے یا ایک رکعت میں کچھ کھڑے اور کچھ بیٹھے
۴۹۳	نماز میں قرآن پڑھنے اور اس کی فضیلت کا بیان	۲۴۶	جانز ہونا
۴۹۳	قراءت قرآن اور سورۃ بقرہ کی فضیلت		بیان حکم مخالفت قیاس باحدیث نماز شب اور وتر کے ایک ہونے
۴۹۵	سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت	۲۴۸	کا بیان
۴۹۶	سورۃ تکوین اور آیہ انکسیر کی فضیلت	۲۵۰	ایک وتر پڑھنے کا بیان
۴۹۷	قل ہو اللہ احد کی فضیلت	۲۵۳	تہجد کی نماز کو صبح کے وقت.....
۴۹۸	معوذتین کی فضیلت	۲۵۹	صلاۃ اور امین کا وقت وہ ہے.....
۴۹۹	قرآن پر عمل کرنے والے اور اس کے سکھانے والے کی فضیلت		رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور وتر رات کے آخری حصہ میں
۳۰۰	قرآن کا سات حرفوں میں اترنے اور اس کے مطلب کا بیان	۲۵۹	ایک رکعت ہے
	قرآن خیمہ تحبہ گھر پڑھنے اور ایک رکعت میں دو یا دو سے زیادہ	۲۶۳	جو شخص اس بات سے ڈرے کہ رات کے آخری.....
۳۰۳	سو رکعتیں پڑھنے کا بیان	۲۶۳	سب سے افضل نماز لمبی قراءت والی ہے
۳۰۷	قراءت کا بیان		باب رات کے اس لمحے سے بارے میں جس میں..... قبول ہوتی
۳۰۸	میں جتنوں میں نماز منع ہے ان کا بیان	۲۶۳	ہے
۳۱۶	نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے کا بیان	۲۶۴	رات کے آخری حصے میں دعا اور ذکر.....

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۵۷	استسقاء میں دعا مانگنے کا بیان	۳۱۷	نماز خوف کا بیان
۳۵۹	آنحضورؐ اور بادل کے وقت پناہ مانگنے..... ا		کتاب الجیمہ
۳۶۱	باد صبار تیز آنحضورؐ کا بیان..... ا	۳۲۲	جموعہ کا بیان
	کتاب الکسوف	۳۲۳	ہر بالغ مرد پر غسل بعد فرض ہونے کا بیان
۳۶۲	کسوف کا بیان.....	۳۲۴	جموعہ کے دن خوشبو لگانے اور سواک..... ا
۳۶۶	نماز خسوف میں عذاب قبر کا بیان	۳۲۵	جموعہ کے دن خطبہ میں خوشبو رینے کا بیان
۳۶۷	نماز کسوف کے وقت جنت اور دوزخ..... ا	۳۲۶	جموعہ کے دن دعا کی قبولیت کے وقت کے بیان میں
۳۷۳	آنحضرتؐ کو رخ اور چار چہرہ والی نماز کا بیان	۳۲۸	جموعہ کے دن کی فضیلت
۳۷۳	نماز کسوف پکارنے کا بیان	۳۲۸	جموعہ کا دن اس امت کے لیے ہدایت ہے
	کتاب الجنائز	۳۳۰	جموعہ کے دن جلدی جانے کی فضیلت
۳۷۶	جنازوں کا بیان	۳۳۰	جموعہ کا خطبہ خاموشی سے سننے کی فضیلت
۳۷۶	مرنے والے کو لا الہ الا اللہ کی تلقین..... ا	۳۳۱	سورج اُٹھنے کے وقت جموعہ کی نماز پڑھنے..... ا
۳۷۶	مصیبت کے وقت کیا کہنا چاہیے؟	۳۳۲	جموعہ کی نماز سے پہلے دو خطبہ اور دین..... ا
۳۷۸	مریض اور میت والوں کے پاس..... ا	۳۳۳	الغنائی کے اس قول کا بیان..... ا
۳۷۸	مریض کی آنکھیں بند کرنا اور اس کے..... ا	۳۳۴	جموعہ کو چھوڑنے کی وجہ کا بیان
۳۷۹	روح پیچھے میت کا آنکھیں کھلی رکھنے..... ا	۳۳۴	نماز اور خطبہ..... ا
۳۷۹	میت پر رونے کا بیان	۳۳۹	خطبہ کے دوران تحیۃ المسجد کا بیان
۳۸۱	مریض کی عبادت کے بیان میں	۳۴۰	دوران خطبہ دین کی تعلیم دینے کا بیان
۳۸۱	صدمہ کی ابتدا کے وقت صبر کرنے کا بیان	۳۴۱	نماز جموعہ میں کیا پڑھے؟
۳۸۲	گھر والوں کے میت پر رونے کی وجہ سے..... ا	۳۴۲	جموعہ کے دن کیا پڑھے؟
۳۸۹	میت پر رونے کی وعید		کتاب صلوٰۃ العیدین
۳۹۱	عورتوں کے جنازہ کے پیچھے جانے..... ا	۳۴۵	نماز عیدین کا بیان
۳۹۱	میت کے غسل کے بارے میں	۳۴۹	عیدین کے روز عورتوں کے عید گاہ کی طرف..... ا
۳۹۳	میت کو کفن دینے کا بیان	۳۴۹	عید گاہ میں نماز عید سے پہلے..... ا
۳۹۵	میت کو ڈھانپنے کا بیان	۳۵۰	ایام عید میں ایسا کھیل کھیلنے کی..... ا
۳۹۶	جنازہ کو جلدی لے جانے کا بیان	۳۵۰	عیدین کی نماز میں کیا پڑھے..... ا
۳۹۶	میت کو اٹھتے کپڑوں میں		کتاب صلوٰۃ الاستسقاء
۳۹۷	جنازہ پر نماز پڑھنے اور اس کے..... ا	۳۵۵	نماز استسقاء کا بیان
۴۰۰	جس کا جنازہ سو آدمیوں سے..... ا	۳۵۶	استسقاء میں دعا کے لیے ہاتھ..... ا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۱۲	لحد میں میت پر انٹیں لگانے کا بیان	۳۰۰	جس کا جنازہ چالیس..... رات
۳۱۲	قبر کو برابر کرنے کا بیان	۳۰۱	جس مرد کی بھلائی یا برائی بیان کی جائے
۳۱۳	پختہ قبر بنانے اور قبر پر عمارت تعمیر کرنے کی ممانعت	۳۰۲	مسٹر ح اور مسٹر و ح کی وضاحت کا بیان
۳۱۳	قبر پر نماز پڑھنے اور بیٹھنے کی ممانعت	۳۰۲	جنازہ پر گمبیر کہنے کا بیان
۳۱۴	نماز جنازہ مسجد میں ادا کرنے کا بیان	۳۰۳	قبر پر نماز جنازہ کا بیان
	قبرستان میں داخل ہوتے وقت اہل قبور کے لیے کیا دعا کی جائے	۳۰۶	جنازہ کے لیے کھڑے ہونے کا بیان
۳۱۵	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رب سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت..... رات	۳۰۸	جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہونا منسوخ ہونے کا بیان
۳۱۸	خودکشی کرنے والے پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان	۳۰۹	نماز جنازہ میں میت کے لیے دعا کرنے کا بیان
۳۱۹		۳۱۰	جنازہ میں امام میت کے کس حصہ کے سامنے کھڑا ہو
		۳۱۱	نماز جنازہ کے بعد سوار ہو کر آنے کا بیان



کِتَابُ الصَّلَاةِ
نماز کے مسائل

ایمان کے بعد تمام عبادات میں نماز مقدم ہے اور طہارت نماز کی شرط ہے یعنی طہارت کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی نیز طہارت کے احکام کے بعد نماز کے احکام رکھے گئے ہیں۔ قیامت میں سب اعمال سے پہلے نماز کی بابت دریافت کیا جائے گا جس کی نماز درست ثابت ہوگی اس کے اعمال کا سبب آسانی لیا جائے گا اور جس کی نماز ہی درست نہ ہوگی اس کے دیگر اعمال کی کوئی قدر و قیمت نہ ہوگی اس لیے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ نماز کا خاص طور پر خیال رکھے۔ ہر نماز اپنے مقررہ وقت پر دل کا اور گھر کا ٹھہر ٹھہر کر پڑھے اور وہ کام جو عبادت الہی میں خلل ڈالتے ہیں جیسے کھانا، پینا اور عیاشیاب و فحشاء وغیرہ پہلے ان سے فراغت کرے اور اس کے بعد مقررہ وقت پر نماز ادا کرے۔ آخرت میں نماز سے بے انتہا فائدہ حاصل ہو سکے جن کے تذکرے احادیث میں موجود ہیں ان کے مسائل و ضامین بھی بے انتہا فوائد ہیں۔

اولیٰ : یہ کہ نماز کے ذریعہ پیچھے ہی سے انسان کو پابندی وقت کی عادت ہو جاتی ہے اور یہ امر بالکل واضح ہے۔ پابندی اوقات دراصل بہترین صفت ہے جس کی اوجھڑائیوں سے مشرق و مغرب میں کسی کو انکار نہیں۔

دوم: یہ کہ ہر نمازی صرف نماز کی وجہ سے اپنی ظاہری و باطنی صفائی و پاکیزگی کا انتظام رکھتا ہے اور صفائی و درحقیقت صحت کی ضامن ہے جو انسانی تندرستی کے لیے ہے انتہا ضروری ہے

نوسم : یہ کہ ہر نماز میں قیام، رکوع، سجود اور قنود کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے جسم کے ہر جوڑ میں حفاظت پیدا ہوتی ہے اور جسم میں جو سستی اور کھلی پیدا ہو جاتی ہے وہاں نیگل نماز یعنی نماز کی نشست و برخاست کی وجہ سے رفع ہو جاتی ہے۔

چہارم: یہ کہ بچہ وقت کی فہم نہ ہونے کی وجہ سے انسان میں شکر گزاری اور خلوص و اخلاص کی خصلت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ بات بالکل واضح ہے کہ لوگوں کے احسان و کرم کو وہی مانتا ہے جو پروردگار عالم کا شکر ادا کرتا ہے اور ایک انسان فہم کی حالت میں پروردگار کے احسانات کا شکر ادا کرتا ہے۔

پنججم : یہ کہ اکثر و بیشتر گناہوں سے روکنے والی چیز صرف نماز ہے بعض اوقات ایک شخص اپنی شامت نفس کی وجہ سے کسی گناہ کے ارتکاب کے لیے تیار ہو جاتا ہے لیکن جو فی حق اسے نماز کے نامہ ہو جائے کہ خیال آئے تو وہ فوراً ہی اس گناہ کے کام سے الگ ہو جاتا ہے۔

نکستہ : یہ کہ دل کی صفائی اور ازدیاد قوت توجہ کا سبب اصلی صرف نماز ہے اور جب تک کوئی شخص نماز کا عالمی نہ ہو جائے اس وقت تک قوت توجہ اسے حاصل نہیں ہوتی اور جب تک یہ قوت حاصل نہیں ہوتی اس وقت تک فکر سلیم اور عقل و شعور حاصل نہیں ہو سکتا اور اللہ ہی سب سے زیادہ جانتا ہے۔

بَابُ بَدْءِ الْاَذَانِ

باب: اذان کی ابتداء

۸۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَحْتَمِلُونَ فَيَحْتَمِلُونَ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخَذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرَأْنَا مِثْلَ قُرْآنِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ أَوَلَا تَتَعَوَّنَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا بَلَاءُ فَمَ قَدَادٍ بِالصَّلَاةِ))

۸۳۷- عہد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ مسلمان جب مدینہ میں آئے تو جمع ہو کر وقت مقررہ پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور کوئی شخص اذان نہیں دیتا تھا۔ ایک دن ان مسلمانوں نے مشورہ کیا کہ اطلاع نماز کے لیے عیسائیوں کی طرح ناقوس بجا لیا کریں یا یہودیوں کی طرح زنگا بجا لیا کریں اور حضرت عمرؓ نے مشورہ دیا کہ ایک آدمی کو مقرر کر دیا جائے جو لوگوں کو نماز کے لیے مطلع کر دیا کرے جس پر رسول اکرمؐ نے فرمایا ابے بلال! اٹھو اور نماز کے لیے اعلان کرو۔

بَابُ الْأَمْرِ بِشَفْعِ الْاَذَانِ وَإِيتَارِ الْإِقَامَةِ

باب: اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور تکبیر کے کلمات قد قامت الصلوٰۃ کے سوائے ایک ایک مرتبہ کہے جائیں

۸۳۸- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ اذان کے الفاظ دو دو مرتبہ اور اقامت کے الفاظ ایک ایک مرتبہ کہنے کے لیے حضرت بلالؓ کو حکم دیا گیا اور یحییٰ نے ابن علیہ کے ذریعہ یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے اسے حضرت ابوبہؓ سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ اقامت میں صرف قد قامت الصلوٰۃ کے الفاظ دو دو مرتبہ کہے جائیں۔

۸۳۸- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُؤَيِّرَ الْإِقَامَةَ زَادَ يَحْتَمِلُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ ابْنِ عُلَيْبَةَ حَدَّثْتُ بِهِ أَبُو بَ قَالَ إِنْ الْإِقَامَةَ

(۸۳۷) حضرت عمر فاروقؓ کے مشورہ کو رسول اللہؐ نے قبول فرمایا۔ اس حدیث سے حضرت عمر فاروقؓ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ دینی امور اور اسلامی کاموں میں مشورہ کرنا بہتر ہے حضرت کو یہ مشورہ کرنا واجب تھا یا مستحب اس کے بارے میں علماء کا باہمی اختلاف ہے لیکن صحیح مسئلہ یہ ہے کہ حضرت کو یہ مشورہ کرنا واجب تھا کیونکہ پروردگار نے کہا ہے و مشاورهم فی الامر علاوہ انہیں رسول اللہؐ کا حضرت بلالؓ سے یہ ارشاد کہ اسے بلالؓ اٹھو اور نماز کے لیے اعلان کرو۔ یہ اس وقت شرعی اذان نہ تھی بلکہ عبد اللہ بن زید کے خواب بیان کرنے کے بعد رسول اللہؐ نے موجودہ شرعی اذان کہنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ اذان کھڑے ہو کر کہی جائے اور اکثر علماء کے نزدیک جیشہ کے اذان اور غدار مت نہیں ہے۔ علامہ امام نوویؒ کا بیان ہے کہ ہمارے علماء کے نزدیک کھڑے ہو کر اذان دینا سنت ہے اور بیٹھ کر بھی اذان دی جاسکتی ہے جو سنت کے خلاف ہے۔

(۸۳۸) امام نوویؒ نے کہا کہ ہمارا اور جمہور علماء کا قول یہی ہے کہ تکبیر کے گیارہ کلمات ہیں جو حسب ذیل ہیں۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان محمداً رسول اللہ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح، قد قامت الصلوٰۃ،

۸۳۹- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرُوا أَنَّ يُعْلَمُوا وَقْتُ الصَّلَاةِ بِشَيْءٍ يُغْرَفُونَ فَذَكَرُوا أَنَّ يُؤْزَرُوا نَارًا أَوْ يَضْرَبُوا نَافِثًا فَأَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُؤْزَرَ الْإِقَامَةَ.

۸۳۹- انس بن مالک کا بیان ہے صحابہؓ نے باہمی طور پر تذکرہ کیا کہ لوگوں کو نماز کا وقت بتانے کے لیے کسی چیز کا تعین ہونا چاہیے جس پر بعض لوگوں نے کہا کہ اس کیلئے آگ روشن کی جائے یا ناقوس بجایا جائے چنانچہ حضرت بلالؓ کو حکم دیا گیا کہ وہ دو مرتبہ اذان کے کلمات ادا کریں اور اقامت کے الفاظ ایک ایک مرتبہ کہا کریں۔

۸۴۰- عَنْ حَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ ذَكَرُوا أَنَّ يُعْلَمُوا بِمَنْحِلِ حَدِيثِ التَّقْفِي غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَنَّ يُؤْزَرُوا نَارًا.

۸۴۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ایک یا دو الفاظ کے فرق سے آئی ہے۔

۸۴۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُؤْزَرَ الْإِقَامَةَ.

۸۴۱- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ دو مرتبہ اذان کے کلمات ادا کریں اور اقامت کے الفاظ ایک ایک مرتبہ کہا کریں۔

بَابُ صِفَةِ الْأَذَانَ

۸۴۲- عَنْ أَبِي مَحْزُومَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ عَلَّمَهُ هَذَا الْأَذَانَ ((اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ))

۸۴۲- ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اس طرح اذان سکھائی ہے جو درج ذیل ہے

ثم قد قامت الصلوة، الله اكبر، الله اكبر، لا اله الا الله.

امام مالکؒ کے نزدیک تکبیر کے دس کلمات ہیں جن میں قد قامت الصلوة بھی ایک ہی مرتبہ کہی جاتی ہے اور امام شافعیؒ کا قدیم قول امام مالکؒ کے باطل مواضع ہے نیز انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اول و آخر میں اللہ اکبر ایک ایک مرتبہ کہے۔ اس بنا پر امام شافعیؒ کے نزدیک تکبیر کے صرف آٹھ کلمات ہیں اور امام ابو حنیفہؒ کا مذہب شافعیؒ کے نزدیک ہر کلمہ کو دو مرتبہ کہنا چاہیے اس طرح کلمات تکبیر کی تعداد سترہ ہو جاتی ہے۔ خطابی کا بیان ہے کہ حرمین، قاز، شام، مصر، یمن اور مغربی ممالک میں جمہور علماء کا مذہب یہی ہے کہ قد قامت الصلوة کو دو مرتبہ اور باقی کلمات اقامت کو ایک ایک مرتبہ کہنا چاہیے اور اللہ اکبر جو اول و آخر میں دو مرتبہ کہنا جاتا ہے وہ درحقیقت ایک ہی بار کی طرح ہے اس لیے کہ اذان میں اللہ اکبر جو چار مرتبہ کہنا جاتا ہے اس کا قاعدہ یہ ہے کہ دو مرتبہ اللہ اکبر کو ایک ہی سانس میں کیا جاتا ہے اور بعد کو پھر دو مرتبہ اللہ اکبر ایک ہی سانس میں ادا کیا جاتا ہے اور اسی طرح کہنا چاہیے۔ (نودی)

(۸۳۹) چونکہ اذان دراصل نماز کے لیے جمع ہو جانے اور نماز کا وقت شروع ہو جانے کا اعلان ہے اس لیے اذان کے الفاظ کو دو دو مرتبہ کہنا چاہیے تاکہ سب لوگ سن سکیں اور مسجد میں وقت مقررہ پر جمع ہو جائیں اور اقامت میں اس کی ضرورت باقی نہیں رہتی اس لیے اقامت کے الفاظ ایک ایک مرتبہ کہنا چاہیے۔ (امام نودی)

(۸۴۲) رسول اللہؐ نے ابو محذورہؓ کو اذان کہنے کی ترکیب اور اس کے الفاظ سکھائے۔ صحیح مسلم کے اکثر نسخوں میں لکھا ہے کہ "اللہ اکبر" دو مرتبہ کہا جائے اور دیگر کتب میں اللہ اکبر چار مرتبہ کہنا درج ہے۔ قاضی عیاض کا بیان ہے کہ صحیح مسلم کے بعض نسخوں میں بھی اللہ اکبر تین

اللہ اکبر اللہ اکبر، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان رسول اللہ، اشہد ان محمداً
رسول اللہ۔ اس کے بعد پھر از سر نو اشہد ان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ کہے اور اس کے بعد اشہد ان محمداً رسول اللہ دو مرتبہ کہے اور اس کے بعد حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح دو دو مرتبہ کہے اور اسحاق کا بیان ہے کہ اس کے بعد اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ کہے۔

باب : دو موزن ایک مسجد کے لئے

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ
مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ
اللَّهِ ثُمَّ يَتَوَدَّ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ
عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ زَادَ
إِسْحَاقُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ))

بَابُ اسْتِحْبَابِ اتِّخَاذِ مُؤَدِّينَ

لِلْمَسْجِدِ الْوَّاحِدِ

۸۴۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ - عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

تھ چار مرتبہ کہنا لکھا ہوا ہے الحاصل اللہ اکبر کہنے کے بعد اشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد ان محمدًا رسول اللہ دودوم مرتبہ کہے اور اس کے بعد پھر اشہد ان لا الہ الا اللہ دوسرے مرتبہ اور اشہد ان محمدًا رسول اللہ دوسرے مرتبہ کہے اور اسے ترجیع کہتے ہیں یعنی کلمات شہادت میں کو پہلی بار دودوم مرتبہ آجہتہ کہے اور دوسری بار خوب بلند آواز سے کہے۔ امام مالک شافعی احمد اور جمہور علماء کا یہی مسلک ہے البتہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ترجیع جائز نہیں۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن زید کی حدیث میں ترجیع کہنے کا ثبوت نہیں جس کا صحیح جواب یہ ہے کہ عبد اللہ بن زید کی روایت بہت پہلے کی ہے اور اس کے بعد ۸۰۰ھ میں ابو مخذومہ نے جو حدیث ترجیع کے ثبوت میں بیان کی ہے وہ بالکل صحیح حدیث ہے اور قاعدہ اصول یہ ہے کہ پہلی روایت پر آخری روایت کو اولیت و برتری حاصل ہوتی ہے نیز صحیح حدیث ترجیع اس کے لیے بھی قائل قبول ہے کہ ابو مخذومہ ثقہ ہے۔ علاوہ انیس اہل مکہ و مدینہ اور تمام علماء کا عمل ترجیع یہی ہے۔ (امام نووی)

کلمہ شہادتین کہنے کے بعد حی علی الصلوٰۃ ، حی علی الفلاح اور اللہ اکبر دو مرتبہ کہے پھر لا الہ الا اللہ ایک مرتبہ کہہ کر اذان مکمل کی جائے۔ اذان فجر میں حی علی الفلاح کے بعد الصلوٰۃ عبور من النوم دو مرتبہ کہا جائے جسے تحویب کہتے ہیں اذان فجر کے علاوہ کسی اور اذان میں تحویب کہنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے بلکہ دوسری اذانوں میں تحویب کہنا مکمل نہ وقت ہے اگرچہ شبیر فرقہ کی کتب میں درج ہے کہ اذان میں حی علی عبور العمل کہنے کو حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ میں موقوف کر دیا لیکن اس کے جولو کا کسی صحیح کتاب میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔ یسین نے سنن کبریٰ میں یاسناد عبد اللہ بن زید لکھا ہے کہ وہ زمانہ قدیم کہی کہی اذان میں حی علی عبور العمل کہتے تے نیز علی بن حسین کی بھی روایت اسی طرح ہے۔

بہر حال جو کچھ کہا گیا ہے وہ موقوف روایت ہے اور حسی علی خیر العمل کے لڑکان میں کہنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے نیز بزمانہ رسالت تا اب اس کا جو رواج بتایا جاتا ہے اس کا عبداللہ بن زید اور ابو حمزہ رو کی کسی مشہور روایت میں سرے سے پتہ نہیں ملتا اور اگر اس روایت کو مان بھی لیا جائے تو ۵۸ھ سے پہلے ہی اس کو رسول اللہ نے منسوخ فرمایا تھا۔ (نیل الاوطار)

(۸۳۳) ☆ ایک مسجد میں دو مؤذنوں کا تقدر ایک یا دوسرے کے غائب رہنے کا وجہ سے نہیں بلکہ اگر ام، احسان اور عرفان کے لیے ہے اور حدیث شریف کے معنی بالکل صاف ہیں کہ ایک مسجد میں دو مؤذنوں کا مامور و مقرر کیے جا سکتے ہیں جس طرح کہ حضرت بلالؓ اور عبداللہؓ

إِلَّا اللَّهُ)) فقال رسول الله ﷺ حَرَجَتْ مِنْ
النَّارِ فَتَقَرُّوا فَإِذَا هُوَ رَاجِعِي مَعْرِي.

باب اسْتِحْبَابِ الْقَوْلِ مِثْلَ قَوْلِ
الْمُؤَذِّنِ لِمَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ يَصَلِّي عَلَى
النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَسْأَلُ اللَّهَ لَهُ الْوَسِيلَةَ
۸۴۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا سَمِعْتُمْ النِّدَاءَ
فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ)).

۸۴۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُبَرٍ بْنِ الْغَصَّاسِ أَنَّهُ
سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا
سَمِعْتُمْ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ
صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ
فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ
عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ
لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ)).

۸۵۰- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ
أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمْ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ
قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ
اللَّهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ

ارشاد ہوا اے شخص تو نے دوزخ سے نجات پائی۔ اس کے بعد
لوگوں نے دیکھا کہ وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔

باب: اذان سننے والا وہی کلمات کہے جو مؤذن کہتا ہے
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور آپ
کے لیے وسیلہ مانگے

۸۴۸- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کا یہ حکم بیان کیا کہ جب تم اذان سنو تو مؤذن کے الفاظ
دہراتے رہو۔

۸۴۹- عبداللہ بن عمرو بن عاص کا بیان ہے کہ انھوں نے
رسول اکرم کو فرماتے سنا ہے جب مؤذن کی اذان سنو تو تم وہی کہو
جو مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو کوئی مجھ پر ایک
مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا
ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو کیونکہ وسیلہ
در اصل جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک
بندہ کو دیا جائے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا اور جو
کوئی میرے لیے وسیلہ (مقام محمود) طلب کرے گا اس کے لیے
میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

۸۵۰- حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب
مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو سننے والا بھی یہی الفاظ
دہرائے اور جب واشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد ان لا
رسول الا اللہ کہے تو سننے والا بھی یہی الفاظ کہے اور جب مؤذن حی
على الصلوة کہے تو سننے والا لا حول ولا قوة الا باللہ کہے۔
پھر مؤذن جب حی علی الفلاح کہے تو سننے والے کو لا حول

(۸۴۸) اذان میں جب مؤذن "حی علی الصلوة" کے تو ربنا حدیث حضرت عمرؓ کے سننے والے کو لا حول ولا قوة الا باللہ
کہنا چاہیے۔ (تام نووی)

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ))۔

۸۵۱- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ)) قَالَ ابْنُ رُمَيْحٍ فِي رِوَايَتِهِ ((مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ)) وَلَمْ يَذْكُرْ قَبْلَهُ قَوْلَهُ وَأَنَا۔

۸۵۱- سعد بن ابی وقاصؓ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد بیان کیا کہ مؤذن کی اذان سن کر جس نے یہ کہا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی اور دوسرا معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ یکساں ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں میں اللہ کی ربوبیت اور حضرت محمدؐ کی رسالت سے سرور خوش ہوں اور میں نے مذہب اسلام کو قبول کر لیا ہے تو ایسے شخص کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

بَابُ فَضْلِ الْإِذَاَنِ وَهَرَبِ الشَّيْطَانِ
عَنْ سَمَاعِهِ

۸۵۲- عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ جَعْلًا كِيَانِ كَمَا كَرِهَتْ حَضْرَتِ مُعَاوِيَةَ كَيْ پَاسِ مِثْطَحِي هُوَ تَحْتِ اسْتَحْتِ مِثْ اَنْحِصِ مَوْذِنِ نَمَازِ كَيْ

(۸۵۱) ان احادیث سے ثابت ہوا کہ مؤذن کے ہر کلمہ کو سننے والا ہر اذان جائے اور اذان کے ختم ہونے کا انتظار نہ کرے اور کلمہ شہادتین کے بعد وہ نماز پڑھے جو حضرت سعدؓ نے بیان کی ہے۔

واضح رہے کہ ہر عمل میں خلوص لازمی ہے وگرنہ کوئی فائدہ نہ ہو گا علاوہ ازیں اذان کا جواب دینا مستحب ہے اگرچہ اذان سننے والا ناپاک، جنسی یا جاحد ہو۔ البتہ سننے والا اگر ناگھنا یا جماع کی حالت میں ہو تو اذان کو نہ دہرائے اسی طرح بحالت نماز بھی اذان کے الفاظ پڑھنا مکروہ ہے۔ قاضی عیاضؒ کا بیان ہے کہ اذان دراصل تمام عقائد ایمانی کی جامع ہے جس میں اثبات ذات خداوندی، توحید الہی اور شہادت رسالت ہے اور اس کے ساتھ ہی نماز جو بہترین عبادت ہے اس کے پڑھنے کی تاکید اور آخرت کی تدبیر ہے۔ الحاصل اذان کے الفاظ سے توحید باری تعالیٰ کا ثبوت اور اثبات رسالت ہے تاکہ ہر شخص کو بخوبی معلوم ہو جائے کہ تمام اعمال کا نتیجہ صرف حسن خاتمہ پر موقوف ہے اور حسن خاتمہ کا ثبوت یہی ہے کہ انسان توحید و رسالت کے عقیدہ پر قائم رہ کر فوت ہو۔ واللہ اعلم (عام نووی)۔

(۸۵۲) اذان کے الفاظ سننے ہی شیطان بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ اور مؤذنین کی گردن سب سے زیادہ لمبی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہ رحمت و فضل ربی کے سب سے زیادہ مشتاق و منتظر ہوں اس لیے اوپر کی چیز دیکھنے کے باعث شوق میں ان کی گردنیں سب سے زیادہ لمبی نظر آئیں گی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ قیامت کے دن جب کہ دوسرے لوگ پسینہ میں ڈوب جائیں گے تو مؤذنین کی گردن لمبی ہوگی وہ پسینہ

المُؤَذِّنُ يَذْعُوهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۸۵۳- عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۸۵۴- عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ الدَّاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتَّى يَكُونَ مَكَانَ الرُّوحَاءِ)) قَالَ سُلَيْمَانُ فَسَأَلَهُ عَنْ ((الرُّوحَاءِ)) فَقَالَ هِيَ مِنَ الْمَدِينَةِ سِتَّةٌ وَثَلَاثُونَ مِيلًا

۸۵۵- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۸۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ الدَّاءَ بِالصَّلَاةِ أَحَالَ لَهُ ضَرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوْسُوسٌ فَإِذَا سَمِعَ الْإِقَامَةَ ذَهَبَ حَتَّى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوْسُوسٌ))

۸۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ أَدْبَرُ

۸۵۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے۔

۸۵۴- جابر بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اکرم کو فرماتے سنا ہے کہ نماز کے لیے اذان کے الفاظ سن کے شیطان اتنی دور بھاگ جاتا ہے جیسے روحاء۔ اعمش نے کہا میں نے ابو سفیان سے پوچھا روحاء کہاں ہے؟ تو انھوں نے بتایا کہ مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلہ پر روحاء کی آبادی واقع ہے۔

۸۵۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۸۵۶- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا اذان کی آواز سننے ہی شیطان پاد تا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان کے کلمات نہ سن سکے اور اذان ختم ہو جاتی ہے تو شیطان پھر لوٹ آتا ہے اور لوگوں کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور تکبیر اقامت کے وقت پھر چل دیتا ہے تاکہ اقامت کی آواز سنائی نہ دے اور جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو پھر لوٹ کر لوگوں کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔

۸۵۷- ابو ہریرہؓ کا بیان ہے رسول اکرمؐ نے فرمایا مؤذن جب اذان دیتا ہے تو شیطان وہاں سے پیٹھ موڑ کر دوڑتا ہوا بھاگ کھڑا

حق میں فرق نہ ہو گئے بلکہ عذاب آخرت سے محفوظ رہیں گے۔ بعض لوگوں نے کہا گردن لمبی ہونے کے معنی یہ ہیں کہ چونکہ اہل عرب ہر سردار کو لمبی گردن والا اور گردن فراخ کہتے ہیں اور مؤذن بھی قیامت کے دن گردن فراخ سردار ہو گئے۔ ابن عربی نے کہا لمبی گردن ہونے کے معنی یہ ہیں کہ مؤذنوں کے اعمال دوسرے لوگوں کی بہ نسبت زیادہ اچھے ہوں گے۔ قاضی عیاضؒ نے لکھا ہے کہ کچھ لوگوں نے حدیث کے لفظ اعتناقاً الف کے زیر سے لکھا ہے اس صورت میں یہ معنی ہو گئے کہ دوسروں کی بہ نسبت مؤذن حضرات سب سے جلد جنت میں دوڑتے جائیں گے اور شاد و غم رہیں گے۔ (نہام نوئی)

(۸۵۷) ☆ اذان کے وقت شیطان اس لیے بھاگ کھڑا ہوتا ہے تاکہ اسے اذان کے کلمات سنائی نہ دیں اور قیامت کے دن اس کو

الشَّيْطَانُ وَلَهُ حُصَاصٌ))۔

ہوتا ہے۔

۸۵۸- سبیل کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد نے بنو حارثہ کے پاس روانہ کیا جاتے وقت میرے ساتھ ایک لڑکا ایک آدمی بھی تھا چنانچہ یہ دوران مسافت ایک بارغ کے احاطہ میں سے کسی نے اس کا نام لے کر اسے آواز دی اور میرے ساتھی نے دیکھا کہ بارغ میں کوئی نہ تھا۔ اس واقعہ کی میں نے اپنے والد کو اطلاع دی تو انھوں نے کہا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم اس واقعہ سے دوچار ہو گے تو میں تم کو ہرگز نہ بھیجتا۔ اب آئندہ کے لیے یاد رکھو کہ اگر تم اس قسم کی کوئی آواز سنو (اور آواز دینے والا تم کو دیکھتا نہ دے) تو یقین کر لینا کہ وہ شیطان ہے اور اس وقت اسی طرح اذان دینا جس طرح نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے کیونکہ ابو ہریرہؓ نے کہا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان وہاں سے پاتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔

۸۵۹- ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پیچھے موڑ کے پاتا ہوا بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان نہ سن سکے اور اذان کے بعد پھر لوٹ آتا ہے اور جب تکبیر اقامت کہی جاتی ہے تو پھر بھاگ کھڑا ہوتا ہے اور تکبیر اقامت کے بعد پھر واپس آ جاتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں دوسو ڈال اور ان کو وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو نماز سے پہلے اس شخص کے خیال میں بھی نہ تھیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نمازی کو یاد ہی نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں۔

۸۶۰- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ نے مندرجہ بالا حدیث کی

۸۵۸- عَنْ سُبَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَنِي أَبِي إِلَى نَبِيِّ حَارِثَةَ قَالَ وَمَعِيَ غُلَامٌ لَنَا أَوْ صَاحِبٌ لَنَا فَتَذَاهُ مُنَادٍ مِنْ حَاطِطٍ بِاسْمِهِ قَالَ وَأَشْرَفَ الَّذِي مَعِيَ عَلَى الْحَاطِطِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي فَقَالَ لَوْ شَعَرْتُ أَنَّكَ تَلْقَى هَذَا لَمْ أُرْسِلْكَ وَلَكِنْ إِذَا سَمِعْتَ صَوْتًا فَتَنَادٍ بِالصَّلَاةِ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ ((إِنْ الشَّيْطَانُ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ وَتَلَّى وَلَهُ حُصَاصٌ))۔

۸۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضَرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأَذُّبَ فَإِذَا قُضِيَ التَّأَذُّبُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا نُوبَ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّوْبِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ لَهُ اذْكُرْ كَذَا وَاذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ مَا يَذْهَبُ كَمْ صَلَّى))۔

۸۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

ظہر گواہی دیتی ہے کہ چونکہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ جنت یا انسان جو کوئی دنیا میں اذان کے کلمات سے گناہ سے قیامت کے دن اس کی گواہی دینا پڑے گی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ گواہی دینے والے مسلمان ہونگے کیونکہ کافر کی گواہی صحیح اور لائق قبول نہیں ہے۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ شیطان دراصل اذان کی عظمت و بڑائی سے بھگتا ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ شیطان دراصل اذان کے الفاظ سے صرف ناامیدی اور پاموسی کی وجہ سے بھگتا ہے کیونکہ اذان میں توحید الہی اور رسالت پناہی کا اقرار و اعلان ہے۔ (مختصر از امام نووی)

النَّبِيِّ ﷺ بِجَنَابِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((حَتَّى يَظُلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَذُرِي كَيْفَ صَلَّى))
 طرح فرمایا۔ نیز ارشاد فرمایا کہ آدمی کو خیال ہی نہیں رہتا کہ اس نے کیوں کر نماز پڑھی (یعنی اس کے منتشر خیالات میں اس کا دھیان بٹ جاتا ہے)۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوِ الْمَنْكِبَيْنِ مَعَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ وَالرُّكُوعِ وَفِي الرُّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ وَأَنَّهُ لَا يَفْعَلُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ

باب: تکبیر تحریمہ، رکوع اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت مونڈھوں تک دونوں ہاتھ اٹھانے اور سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھانے کے احکام

۸۶۱- عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَقِيلَ أَنَّهُ يَرْمِكُ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُهُمَا نِزْنِ السَّجْدَتَيْنِ.

۸۶۱- عبد اللہ بن عمرؓ بیان ہے کہ رسول اکرمؐ جب نماز پڑھتے تو اپنے مونڈھوں تک اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور اسی طرح رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے اور سجدوں کے درمیان میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

(۸۶۱) امام نوویؒ نے کہا ہے کہ نماز کی ابتدا میں رفع الیدین (گندھوں تک دونوں ہاتھ اٹھانے) کرنے کے لیے پوری استیلا کا اجماع ہے لیکن اور دوسرے مقامات میں ان کا باہمی اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ، امام احمدؒ، امام مالکؒ اور دیگر جمہور علماء کے نزدیک رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا مستحب ہے نیز امام شافعیؒ نے کہا کہ جب قصد پڑھ کر کھڑا ہو تو بھی رفع الیدین کرے کیونکہ امام بخاریؒ نے بحوالہ عبد اللہ بن عمرؓ لکھا ہے کہ رسول اللہؐ ایسا ہی کیا کرتے تھے اور ابو حنیدہ ساعدیؒ نے بھی ہامانیدہ صحیحہ میں بیان کیا ہے جنہیں ابو داؤد اور ترمذیؒ نے تحریر کیا ہے علاوہ ازیں ابو بکر بن منذر ابو علی طبریؒ اور بعض ائمہ ریث کے نزدیک دونوں سجدوں کے درمیان میں بھی رفع الیدین کرنا مستحب ہے امام ابو حنیفہؒ اہل کوفہ اور امام مالکؒ کی مشہور روایت یہی ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت کے علاوہ دیگر اوقات میں رفع الیدین نہیں ہے اور بالاتفاق رفع الیدین کرنا کسی وقت بھی واجب نہیں ہے (ہاں سخت نبوی ضرور ہے) اس کے برخلاف امام داؤدؒ ظاہری نے بوقت تکبیر تحریمہ رفع الیدین کرنے کو واجب لکھا ہے نیز امام ابو الحسن احمد بن سید کا قول ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین واجب ہے۔

کہاں تک ہاتھ اٹھائے جائیں:

جمہور علماء کا عمل اور بیان ہے کہ دونوں ہاتھوں کو دونوں مونڈھوں تک اس طرح اٹھایا جائے کہ انگلیوں کے سرے کانوں کے اوپر تک پہنچ جائیں اور انگوٹھے کانوں کی لو تک رہیں۔

رفع الیدین کرنے کا وقت:

پہلی روایت کے بموجب تکبیر سے پہلے ہے اور دوسری روایت کے مد نظر تکبیر کے بعد ہے اور تیسری روایت کے تحت عین تکبیر کے ساتھ ہی ہے۔

۸۶۲- ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں مونڈھوں تک اٹھا کے اللہ اکبر کہتے اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے تب بھی ایسا ہی کرتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو ایسا نہ کرتے یعنی رفع یدین سجدوں کے درمیان نہ کرتے۔

۸۶۳- اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھے تک اٹھاتے پھر تکبیر کہتے۔

۸۶۴- ابو قتادہؓ کا بیان ہے کہ انھوں نے مالک بن حویرثؓ کو نماز پڑھتے دیکھا انھوں نے نماز پڑھنے کے لیے تکبیر کہی اور رفع یدین کیا اور پھر رکوع میں جاتے وقت رفع یدین کیا اور رکوع سے سر اٹھا کر بھی اور بیان کیا کہ رسول اکرمؐ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۸۶۵- مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور رفع یدین کرتے تھے۔

۸۶۶- ابو قتادہؓ سے بھی یہ حدیث مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں ہاتھوں کو کان کی لوؤں تک اٹھاتے دیکھا۔

باب: نماز میں جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہنے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کا حکم

۸۶۲- عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوِ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ فَعَلَ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ مِنْ الرُّكُوعِ فَعَلَ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَلَمْ يَفْعَلْهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ.

۸۶۳- عَنْ الزُّهْرِيِّ يَهَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوِ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ.

۸۶۴- عَنْ أَبِي قَلَابَةَ أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلَّى كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ هَكَذَا

۸۶۵- عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِثِي بِيَمَانِ أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِثِي بِيَمَانِ أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) فَعَلَ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

۸۶۶- عَنْ قَتَادَةَ يَهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ رَأَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَتَّى يُحَادِثِي بِيَمَانِ فُرُوعِ أُذُنَيْهِ.

بَابُ اثْبَاتِ التَّكْبِيرِ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفَعٍ فِي الصَّلَاةِ إِلَّا رَفَعَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

(۸۶۵) ✽ امام مالکؒ، ثوری شافعیؒ، احمدؒ، ابو حنیفہؒ اور اکبر و پیشہ علماء کے نزدیک تکبیر تحریم واجب ہے لیکن قاضی عیاض نے بروایت ابن مسیبؒ حسن زہریؒ قوادہؒ حکم اور ابو زامیؒ بیان کیا کہ تکبیر تحریمہ دراصل سنت ہے اور واجب نہیں ہے نیز نماز پڑھنے کے لیے صرف دل میں نیت کر لینا کافی ہے اور صحیح احادیث سے تکبیر کا وجوب ثابت ہے۔ امام نوویؒ

يَقُولُ فِيهِ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

۸۶۷- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ يَكْبِّرُ كُلَّمَا عَضَّ وَرَفَعَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَشْتَهُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يَكْبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يَكْبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صَلَاتِهِ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَكْبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يَكْبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَكْبِّرُ حِينَ يَسْتَحْدِثُ ثُمَّ يَكْبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشَلِّ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلَّهَا حَتَّى يَقْبِضَهَا وَيَكْبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْفَلَاحِ بَعْدَ الْحُلُوسِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي لَأَشْتَهُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۸۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يَكْبِّرُ حِينَ يَقُومُ بِبَيْتِ خَدِيجِ بْنِ خُرَيْجٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنِّي أَشْتَهُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۷۰- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ حِينَ يَسْتَحْبِلُهُ مَرَّوَانُ عَلَى الْمَدِينَةِ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ فَذَكَرَ نَحْوَ خَدِيجِ بْنِ خُرَيْجٍ وَفِي حَدِيثِهِ فَإِذَا قَضَاهَا وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَشْتَهُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ

۸۶۷- ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ ابو ہریرہؓ جب نماز پڑھتے تو ہمیشہ جھکتے اور اٹھتے وقت اللہ اکبر کہتے پھر انھوں نے نماز سے فراغت کے بعد کہا میں تم سب لوگوں کی بہ نسبت رسول اکرمؐ جتنی نماز پڑھتا ہوں۔

۸۶۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر رکوع کے وقت تکبیر کہتے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور پھر یونہی کھڑے کھڑے دینا ولک الحمد پڑھتے اور پھر جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت بھی تکبیر کہتے اور فتم نماز تک ہر نشست و برخاست کے وقت تکبیر کہتے تھے اور دو رکعت کے بعد جب قیام کرتے تو پھر اللہ اکبر کہتے اس کے بعد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم سب لوگوں کی بہ نسبت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی طرح نماز پڑھتا ہوں۔

۸۶۹- ابن جریج کی روایت کی مانند ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہر قیام کے وقت اللہ اکبر کہتے تھے۔ اس روایت میں ابو ہریرہؓ نے یہ نہیں کہا کہ دوسروں کی بہ نسبت میں رسول اکرمؐ کی طرح نماز پڑھتا ہوں۔

۸۷۰- ابو سلمہ کا بیان ہے کہ مروانؓ نے جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا خلیفہ مقرر کیا تو وہ فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے تھے پھر اس کو ابن جریج کی مانند بیان کیا اور اس میں مذکور ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے فراغت کے بعد کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم لوگوں کی نسبت میری نماز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز

سے زیادہ مشابہ ہے۔

۸۷۱- ابو سلمہ کا بیان ہے کہ جھٹکتے اور اٹھتے وقت ابو ہریرہؓ ہر نماز میں تکبیر کہتے تھے۔ ہم نے پوچھا یہ تکبیریں کیسی؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ یہ تو رسول اکرمؐ کی نماز ہے (یعنی رحمت و دعا کی طرح نماز پڑھا کرتے تھے)۔

۸۷۲- ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ جب نماز میں جھٹکتے یا اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے اور بیان کرتے کہ رسول اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

۸۷۳- مطرف کا بیان ہے کہ میں نے اور عمران بن حصینؓ نے حضرت علیؓ کے پیچھے نماز پڑھی وہ جب سجدے کرتے تو تکبیر کہتے اور جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ اور جب دو رکعات پڑھنے کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے الحاصل جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمرانؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ رسول اکرمؐ کی نماز کی طرح انھوں نے نماز پڑھائی ہے یا یہ کہا کہ انھوں نے مجھے رسول اکرمؐ کی نماز یاد دلادی۔

باب : ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے

۸۷۴- عبادہ بن صامتؓ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورۃ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نمازی نہیں ہوتی۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۷۱- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ كُلَّمَا رَفَعَ وَوَضَعَ فَقُلْنَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا هَذَا التَّكْبِيرُ قَالَ إِنَّهَا لَصَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

۸۷۳- عَنْ مَطْرَفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ أَحَدُ عِمْرَانَ يَبْنِي ثُمَّ قَالَ لَقَدْ صَلَّى بِنَا هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَدْ ذَكَرَنِي هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

بَابُ وَجُوبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَإِنَّهُ إِذَا لَمْ يُحْمِسِ الْفَاتِحَةَ وَلَمْ أَمْكُهُ تَعَلَّمَهَا قَرَأَ مَا تَسَّرَ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا

۸۷۴- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَتْلُغُ بِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)).

(۸۷۳) ☆ ہر رکعت میں تکبیر کہنا چاہیے البتہ رکوع کے بعد قیام کرتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہے جس پر تمام گزشتہ اور موجودہ علماء ک اتفاق ہے۔ رسول اکرمؐ کے اس فعل کی لوگوں کو اطلاع نہ ملنے کی وجہ ہی سے حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ تم سب کی یہ نسبت میری نماز رسول اکرمؐ کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔ واضح ہو کہ ہر دو رکعت والی نماز میں گیارہ تکبیریں ہیں ایک تو تکبیر تحریمہ ہے اور باقی ہر رکعت میں پانچ پانچ ہیں اسی طرح تین رکعت میں سترہ اور چار رکعت میں بائیس اور پانچوں نمازوں میں چار دانو تکبیر کہنا چاہیے جیسے جملہ تکبیر تحریمہ واجب ہے اور باقی تکبیریں سنت ہیں البتہ ایک روایت میں امام احمد بن حنبل نے کہا کہ سب تکبیریں واجب ہیں۔ (نووی)

- ۸۷۵- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ)) .
- ۸۷۶- عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ الرَّبِيعِ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ مِنْ بَقَرِهِمْ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ)) .
- ۸۷۷- عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فَصَاعِدًا .
- ۸۷۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَفِيهَا عِلَاجٌ)) ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الْإِيمَانِ فَقَالَ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ .
- ۸۷۵- عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کا یہ حکم بیان کیا کہ جس نے ام القرآن یعنی سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نمازی نہیں ہوئی۔
- ۸۷۶- عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے ام القرآن سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نمازی نہیں ہوئی۔
- ۸۷۷- اور معمر نے اتنا زیادہ بیان کیا پس زاد۔

۸۷۸- ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا جس نے نماز میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز پوری نہیں ہوئی بلکہ اس کی نماز ناقص رہی۔ یہ جملہ آپؐ نے تین بار ارشاد فرمایا لوگوں نے پوچھا کہ جب ہم امام کے پیچھے ہوں تو کیا کریں؟ ابو ہریرہؓ نے جواباً کہا اس وقت تم لوگ آہستہ سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو کیونکہ میں

(۸۷۷) امام نوویؒ نے کہا ہے کہ ان احادیث سے سورہ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا واجب ثابت ہوا ہے۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ جو کوئی نماز میں سورہ فاتحہ پڑھ کر سکا ہو اس کو اس کا پڑھنا ضروری ہے اور امام ابو حنیفہؒ نے کہا ہے کہ قرآن کریم کی ایک آیت پڑھنا فرض ہے جو ان احادیث کے خلاف ہے۔ امام شافعیؒ نے ان احادیث کو دلیل بنا کے کہا ہے کہ امام اور مقتدی دونوں کو سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور منفرد کو بھی سورہ فاتحہ (المائدہ) پڑھنا واجب ہے جیسا کہ ابو ہریرہؓ نے کہا ہے کہ ہر نماز پڑھنے والے کو سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور وہ اتنی آہستہ پڑھے کہ خود ہی سن سکے۔ بعض مالکی مسلک کے علماء کا بیان ہے کہ صرف دل میں پڑھ لینا کافی ہے لیکن یہ درست نہیں کیونکہ سورہ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے اور کوئی نیز پڑھی اور وقت جاتی ہے جب کہ زبان حرکت کرے اور پڑھنے کا کم از کم معیار یہ ہے کہ پڑھنے والا خود سن لے اور جو کوئی زبان بلائے بغیر صرف لو پڑھی دل سے پڑھے تو دو قرات نہیں ہوتی حالانکہ سورہ فاتحہ کی قرات واجب ہے۔ قاضی عیاضؒ نے ایک روایت حضرت علیؓ، ربیعؓ، اور محمد بن ابی صفرةؓ اور اصحاب مالکؒ کی زبانی جو بیان کی ہے کہ قرات باطل واجب نہیں ہے صرف شاذ اور غیر مرفوع روایت ہے علامہ ثوریؒ، ابوزائی اور امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے کہ آخر کی دو رکعتوں میں قرات واجب نہیں بلکہ نمازی کو اختیار ہے خواہ پڑھے خواہ چپ رہے اور خواہ سبحان اللہ کہے لے لیکن صحیح مذہب جس پر تمام سلف و خلف کا اجتہاد ہے یہی ہے کہ ہر نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے جیسا کہ ایک دیہاتی سے رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھا کرو۔

(۸۷۸) اس حدیث شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہر نمازی کو نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے کیونکہ سورہ فاتحہ نماز کا وہ جزو اعظم ہے کہ جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور نصف نصف تقسیم ہونے کے معنی یہ ہیں کہ نصف سورہ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد

فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نَصْفَيْنِ وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ ((الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)) قَالَ اللَّهُ تَعَالَى حَمِيدِي عَبْدِي وَإِذَا)) قَالَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَتَى عَلَيَّ عَبْدِي وَإِذَا)) قَالَ مَالِكُ يَوْمَ الدِّينِ ((قَالَ مُحَمَّدِي عَبْدِي وَقَالَ مَرَّةً قَوْضُ إِلَيَّ عَبْدِي فَإِذَا)) قَالَ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ((قَالَ هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ)) أَهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ((قَالَ هَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ)) قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنِي أَبُو الْعَلَاءِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ مَرِيضٌ فِي بَيْتِهِ فَسَأَلْتُهُ أَنَا عَنْهُ.

میرے اور میرے بندہ کے درمیان آدمی آدمی تقسیم ہو چکا ہے اور میرا بندہ جو سوال کرتا ہے وہ پورا کیا جاتا ہے۔ جب کوئی شخص الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے میری تعریف کی اور نمازی جب الرحمن الرحیم کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے میری توصیف کی اور نمازی جب مالک یوم الدین کہتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے میری بزرگی بیان کی اور یوں بھی کہتا ہے کہ میرے بندہ نے اپنے سب کام میرے سپرد کر دئے ہیں اور نمازی جب ایاک نعبد و ایاک نستعین پڑھتا ہے تو اللہ عزوجل کہتا ہے یہ میرے اور میرے بندہ کا درمیانی معاملہ ہے میرا بندہ جو سوال کرے گا وہ اسکو ملے گا۔ پھر جب نمازی اپنی نماز میں اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے کہ یہ سب میرے اس بندہ کے لیے ہے اور یہ جو کچھ طلب کرے گا وہ اسے دیا جائے گا۔ سفیان نے کہا میری دریافت پر یہ حدیث مجھ سے علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب نے اس وقت بیان کی جب کہ وہ بیمار تھے اور میں ان کی عیادت کے لیے ان کے گھر گیا تھا۔

۸۷۹- عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ

ابو تعریف و تمجید ہے اور نصف میں وہ دعا ہے جس نے فوائد نمازی کو حاصل ہوتے ہیں جو لوگ بسم اللہ الخ کو سورۃ فاتحہ سے علیحدہ تصور کرتے ہیں وہ اسی حدیث سے استدلال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر بسم اللہ الخ اس سورت میں داخل ہوتی تو رسول اللہ اس کو بھی بیان فرماتے اور جو لوگ بسم اللہ الخ کو سورۃ فاتحہ میں داخل و شامل کہتے ہیں وہ بھی اسی حدیث سے یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے وہ خصوصیات بیان فرمائی ہیں جو سورۃ فاتحہ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ (مختصر الزیلام نووی)

چونکہ سورۃ فاتحہ دراصل قرآن کریم کا خلاصہ ہے اور اس کے پڑھنے کا رحمت عالم نے حکم دیا ہے اس لیے ہر رکعت میں پڑھی جائے۔ (از ترجم)

أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۸۸۰- یہ حدیث بھی گذشتہ حدیث کی مانند ایک اور سند سے
بھی منقول ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں
نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کیا
ہے اس کا نصف میرے لیے اور نصف میرے بندے کے لیے
ہے۔

۸۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً فَلَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ
الْقُرْآنِ)) بِمِثْلِ حَدِيثِ سَفْيَانَ وَفِي حَدِيثِهِمَا
((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ
عَبْدِي بِصَافَيْنِ فَيَصِفُهَا لِي وَتَصِفُهَا لِعَبْدِي))

۸۸۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جس نے نماز میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی
نماز نامکمل ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد
فرمایا۔

۸۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خَدَاجٌ)) يَقُولُهَا ثَلَاثًا
بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ

۸۸۲- ابو ہریرہ نے رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد بیان کیا کہ بغیر قرأت
کے نماز درست نہیں ہوتی اس کے بعد ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول
اکرمؐ نے جو نماز پاؤں بلند پڑھی ہم نے بھی پاؤں بلند پڑھی اور جو
نماز آپؐ نے غیر جہری پڑھی اسے ہم نے بھی ویسے ہی ادا کیا۔

۸۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ))
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمَا أَعْلَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَغْلَانَهُ
لَكُمْ وَمَا أَخْفَاهُ أَخْفَيْنَا لَكُمْ

۸۸۳- عطاء نے ابو ہریرہ کا قول بیان کیا کہ نماز کی ہر رکعت میں
قرأت کرنا چاہیے۔ رسول اکرمؐ نے جس نماز میں ہم کو قرأت سنائی
وہی ہی ہم نے تم کو سنائی اور جو نماز رسول اکرمؐ نے غیر جہری
پڑھی وہی ہی ہم نے بھی پڑھ کر تم کو بتادی جس پہ ایک آدمی
نے کہا کہ اگر میں سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ اور نہ پڑھوں تو کیا حرج
ہے؟ ابو ہریرہ نے جواب دیا سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن کریم کی
حرید آیات پڑھو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اگر صرف سورۃ

۸۸۳- عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي كُلِّ
الصَّلَاةِ يَقْرَأُ فَمَا أَسْمَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى مِنَّا أَخْفَيْنَا
مِنْكُمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّ لَمْ أَرُذْ عَلَى أُمَّ الْقُرْآنِ
فَقَالَ إِنَّ رِذْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ خَيْرٌ وَإِنْ انْتَهَيْتِ
إِلَيْهَا أَجْزَأَتْ عَنْكَ

(۸۸۳) ☆ اس حدیث سے بھی ثابت ہے کہ سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور اسی پر اجماع ہے کہ مزید کسی سورت کا پڑھنا مستحب ہے، جہر، جہو
اور دوسری نمازوں میں۔ سورۃ فاتحہ کی قرأت کے ساتھ اور کسی سورت کا ملانا تمام علماء کے نزدیک سنت ہے۔ قاضی عیاضؒ نے بعض مالکی مسلک
کے اصحاب کا یہ قول بیان کیا ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنا واجب ہے حالانکہ یہ قول شاذ اور مردود ہے البتہ تیسری اور چوتھی
رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن کریم کی کسی سورت یا آیت کا پڑھنا مستحب ہے یا غیر مستحب؟ اس بارے میں علماء کا طے

الحمد پڑھو تو وہ بھی کافی ہے۔

۸۸۳- عطاء نے ابو ہریرہؓ کا یہ قول بیان کیا کہ ہر نماز میں قرات ہے اور جس نماز میں رسول اکرمؐ نے پکڑا بلند قرات کر کے ہمیں اس کی تعلیم دی ویسی ہی ہم نے تم کو سنا دی اور جو نماز آپؐ نے غیر جہری اور فرمائی ویسی ہی ہم نے تم کو ادا کر کے بتادی۔ جس نے سونا فاتحہ پڑھی اس کی نماز پوری ہوئی اور جس نے اس پر مزید کسی سورہ یا آیات کا اضافہ کیا تو یہ بہتر ہے۔

۸۸۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اتنے میں ایک آدمی آیا اس نے نماز پڑھنے کے بعد آپؐ کو سلام کیا آپؐ نے سلام کا جواب دیتے فرمایا جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تو اس نے واپس ہو کر پہلے کی طرح پھر نماز پڑھی اور لوٹ کر آپؐ کو سلام کیا آپؐ نے وعلیکم السلام کہتے ہوئے فرمایا جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز ادا نہیں کی۔ چنانچہ اسی طرح وہ نماز پڑھتا اور لوٹ کر آپؐ کو سلام کرتا اور آپؐ یہی فرماتے کہ جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز ادا نہیں کی۔ آخر اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو رسول برحق بنایا ہے میں اس سے زیادہ اچھے طریقہ کے علاوہ مزید کسی چیز سے ناواقف ہوں براہ کرم آپؐ ہی مجھے بتا دیجئے تو ارشاد ہوا تم جب نماز کے لیے کھڑے ہو تو پہلے اللہ اکبر کہو اور پھر جتنا قرآن کریم تمہا سانی پڑھ سکتے ہو وہ پڑھو اس کے بعد رکوع کرو اور پھر یہ آرام بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ اس کے بعد بہ اطمینان سجدہ

۸۸۴- عَنْ عَطَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ فَمَا أَسْمَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَعْفَى مِنَّا أَحْفَيْنَاهُ مِنْكُمْ وَمَنْ قَرَأَ بِأَمِّ الْكِتَابِ فَقَدْ أَجْزَأَتْ عَنْهُ وَمَنْ زَادَ فَهُوَ أَفْضَلُ.

۸۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّلَامَ قَالَ ((ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ)) فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى كَمَا كَانَ صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ)) ثُمَّ قَالَ ((ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ حَتَّى)) فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَخَلْتُ بِالنَّحْوِ مَا أَحْسِنَ غَيْرَ هَذَا عَلَيَّ قَالَ ((إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ وَارْكَعْ ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَغْدِلَ فَإِنَّمَا تَمَّ اسْجُدَ حَتَّى

لہ یہی اختلاف ہے امام مالک سورت کے ملانے کو کمرہ کہتے ہیں امام شافعی نے اپنے آخری بیان میں اسے مستحب قرار دیا ہے اور ان کا قہم اور ابتدائی بیان یہی ہے کہ سورت ملانا غیر مستحب ہے۔ بعض دوسرے ائمہ کا بیان ہے کہ نمازی کو اختیار ہے چاہے وہ سورت ملانے یا صرف تسبیح کہے اور یہ قول ضعیف ہے۔ جمہور کا متفق بیان ہے کہ نماز جتازہ میں صرف سورہ فاتحہ پڑھ کے آمین کہ لے البتہ نفل نماز میں سورہ ملانا مستحب ہے اور حقیقت یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت یا آیات پڑھنا مستحب ہے اور اس کے ترک سے سجدہ سہولام نہیں آتا۔ (مختصر از امام نووی)

۱۷۹۴- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر بار اور خیال رکھتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کر نماز پڑھتے ہیں اور آپ اٹھتے اور بیٹھتے کیا اور منہ دھویا اور دونوں ہتھیلیاں دھوئیں پھر سو رہے پھر اٹھتے اور مشک کے پاس گئے اور اس کا بندھن کھولا اور لگن یا بڑے پیالے میں پانی ڈالا اور اس کو اپنے ہاتھ سے جھکایا اور وضو کیا۔ بہت اچھا وضو کے نیچے کا (یعنی نہ بہت لمکا نہ مبالغہ کا)۔ پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھنے لگے پھر میں بھی آیا یعنی وضو کر کے اور آپ کے بائیں بازو کی طرف کھڑا ہوا تو مجھ کو پکڑا اور داہنے طرف کھڑا کیا پھر آپ کی پوری نماز تیرہ رکعت ہوئی پھر سو گئے یہاں تک کہ خرائے لینے لگے اور ہم آپ کے سو جانے کو خرائے ہی سے بچا رہے تھے۔ پھر نماز کو نکلے اور نماز پڑھی اور اپنی نماز یا سجدہ میں کہتے تھے یا اللہ کر دے میرے دل میں نور اور میرے کان میں نور اور میری آنکھ میں نور اور میرے داہنے نور اور میرے بائیں نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور کر دے میرے لیے نور یا کہتے تھے مجھے نور کر دے۔

۱۷۹۵- سلمہ کہتے ہیں کہ میں کریم کو ملتا تو انہوں نے کہا کہ ابن عباس نے روایت کیا کہ میں اپنی خالہ میمونہ کے پاس تھا کہ نبی اکرم ﷺ آئے پھر آگے غندر کی حدیث جیسی روایت بیان کی اور کہا آپ نے فرمایا کہ "واجعلنی نوراً راوی کو اس میں کوئی شے نہیں۔

۱۷۹۶- ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہی مضمون جو اوپر گزرایا بیان کیا مگر منہ اور ہتھیلیاں دھونے کا ذکر نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ پھر آپ مشک کے پاس آئے اور اس کا بندھن کھولا پھر دونوں وضو کے درمیان کا وضو کیا پھر اپنی خواب گاہ پر آئے اور سوئے۔ پھر دوسری دفعہ کھڑے ہوئے اور مشک کے پاس آئے اور

۱۷۹۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَثُّ فِي نَيْتِ خَالَاتِي مَيْمُونَةَ فَبَقِيتُ كَيْفَ يُصَلِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ قَبَالَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِبَاقَهَا ثُمَّ سَبَّ فِي الْحَقِيقَةِ أَوْ الْقَصَصَةِ فَأَكْبَهُ يَدِيهِ عَلَيْهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوَضُوعَيْنِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى حَنْبِهِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ فَأَخَذَنِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَكَأَمَلْتُ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكُنَّا نَعْرِفُهُ إِذَا نَامَ يَنْفَخُهُ ثُمَّ حَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى فَجَعَلَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ أَوْ فِي سُجُودِهِ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَأَقَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا أَوْ قَالَ وَاجْعَلْنِي نُورًا)).

۱۷۹۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلَّمَةُ فَلَقِيتُ كُرَيْبًا فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ عِنْدَ خَالَاتِي مَيْمُونَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ بَيْتَهُ حَدِيثَ غَنْدَرٍ وَقَالَ ((وَاجْعَلْنِي نُورًا وَلَمْ يَشْكُ)).

۱۷۹۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَثُّ عِنْدَ خَالَاتِي مَيْمُونَةَ وَأَقْصَصَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسَلَ الْوُجْهِ وَالْكَفَّيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِبَاقَهَا فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا بَيْنَ الْوَضُوعَيْنِ ثُمَّ أَتَى رِيشَةَ قَنَامٍ ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً أُخْرَى فَأَتَى الْقِرْبَةَ

کر دو اور پھر یہ اطمینان قعدہ میں بیٹھو اور اسی طرح اپنی پوری نماز میں کیا کرو۔

۸۸۶- ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھی اور رسول اکرمؐ مسجد کے ایک گوشہ میں تشریف فرما تھے۔ اس کے بعد پوری حدیث متذکرہ بالا بیان کرتے ہوئے اس کے آخر میں فرمایا تم جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ رو کھڑے ہو اور اس کے بعد تکبیر کہو۔

باب: مقتدی کو امام کے پیچھے بلند آواز سے قرآن

شریف پڑھنے کی ممانعت

۸۸۷- عمران بن حصینؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی۔ بعد ختم نماز آپؐ نے فرمایا تم میں سے کس مقتدی نے سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھی؟ تو ایک مقتدی نے عرض کیا یا رسول اللہ! بغرض حصول ثواب میں نے پڑھی تھی جس پر ارشاد فرمایا مجھے معلوم ہوا کہ تم میں سے کوئی مجھ سے قرآن کریم چھین رہا ہے۔

۸۸۸- عمران بن حصینؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی تو ایک شخص آپؐ کے پیچھے سورہ اعلیٰ

تَظْمِنُ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعُ حَتَّى تَظْمِنَ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا))۔

۸۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةِ رِسَاقِ الْحَدِيثِ بِجَنْبِ هَذِهِ الْقِبْصَةِ ((وَزَادَ فِيهِ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ))۔

بَابُ نَهْيِ الْمُتَأَمِّرِ عَنْ جَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ

خَلْفَ إِمَامِهِ

۸۸۷- عَنْ عُمَرَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ فَقَالَ أَتَيْكُمْ قَرَأَ خَلْفِي بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا وَلَمْ أَرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ ((قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجِيهَا))۔

۸۸۸- عَنْ عُمَرَ ابْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ بِسَبِّحِ

(۸۸۶) ☆ ظہر ظہر کر اطمینان کے ساتھ تمام نماز کے ارکان ادا کیے جائیں اس کو قعدہ میں ارکان کہتے ہیں جو تمام علماء کے نزدیک فرض ہے اور اسی حدیث کو قعدہ میں ارکان کے لیے جمہور علماء دلیل و ثبوت میں پیش کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہؒ نے اسے واجب کہا ہے۔ (امام نووی)

(۸۸۷) ☆ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی کو پاد بلند قرآن کریم پڑھنے کی ممانعت ہے جیسا کہ رسول اکرمؐ نے اپنے پیچھے مقتدی کو پاد بلند قرآن پڑھنے سے باز رکھا واقعہ یہ ہے کہ کچھ لوگ سری نماز یعنی ظہر و عصر میں بھی امام کے پیچھے بحیثیت مقتدی الحمد کے بعد کوئی اور سورت پڑھا کرتے تھے جس کی بابت رحمت عالمؑ نے منع فرمایا کہ تم یہ آواز بلند نہ پڑھو۔ البتہ ایک شاذ و ضعیف قول یہ ہے کہ مقتدی سری نماز میں بھی جبری نماز کی مانند کوئی سورت نہ پڑھے اور یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ جبری نماز میں مقتدی کو بالکل خاموش رہ کر صرف سنتے رہنے کا حکم ہے اور سری نماز میں سورت پڑھنے کی تاکید ہے علاوہ ازیں اگر جبری نماز میں مقتدی اپنے امام سے اس قدر زیادہ فاصلہ ہو کہ وہ امام کی قرأت نہ سن سکا ہو تو اس مقتدی کو چاہیے کہ وہ خاموش نہ رہے بلکہ الحمد کے ساتھ حزیہ کوئی سورت یا قرآن کی آیات تلاوت کرے اور یہی مسلک بالکل صحیح ہے۔ (نووی)

پڑھنے لگ گیا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے سوال کیا کہ پڑھنے والا کون تھا؟ تو ایک آدمی نے عرض کیا ”میں“۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے گمان کیا کہ کوئی میری فرات میں غلبان پیدا کر رہا ہے۔
۸۸۹- اوپر والی حدیث کی طرح یہ حدیث اس سند سے آئی ہے۔

اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا انصَرَفَ قَالَ ((أَتَيْكُمْ قُرْأَ أَوْ أَتَيْكُمْ الْفَارِئ)) فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا فَقَالَ ((قَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجِيهَا))
۸۸۹- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَالَ ((قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجِيهَا))

باب : بسم اللہ زور سے نہ پڑھنے کی دلیل۔

۸۹۰- انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ اور حضرت صدیق اکبرؓ و فاروق اعظمؓ و حضرت عثمانؓ کے ساتھ نماز پڑھی لیکن ان میں سے کسی ایک کو بھی نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم (جر سے) پڑھتے نہیں سنا۔

بَابُ حُجَّةٍ مَنِ قَالَ لَا يُجْهَرُ بِالسَّمْلَةِ
۸۹۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۸۹۱- شعبہ نے اسی اسناد کے ساتھ بیان کیا کہ میں نے قتادہ سے پوچھا کیا آپ نے خود یہ حدیث حضرت انسؓ کی زبانی سنی ہے تو انہوں نے جواب دیا ہاں ہم نے یہ مسئلہ ان سے پوچھا تھا تو انہوں نے یہ حدیث سنائی تھی۔

۸۹۱- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ أَسْمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَمْ وَنَحْنُ سَأَلْنَاهُ عَنْهُ

۸۹۲- عہدہ نے بیان کیا کہ حضرت فاروق اعظمؓ و عائشہؓ ثانیہؓ کلمات ذیل بلند آواز سے پڑھتے تھے سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جددک ولا الہ غیرک۔ نیز قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انسؓ نے کہا ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ اور حضرت صدیق اکبرؓ، حضرت فاروق اعظمؓ اور حضرت عثمانؓ غنیؓ کے پیچھے نماز پڑھی ہے یہ حضرات کرام الحمد لله رب العالمین سے

۸۹۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُجْهَرُ بِهَوْلَاءِ الْكَلِمَاتِ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ وَعَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ يُخْبِرُهُ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ صَلَّيْتُ حَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَكَانُوا يَسْتَفِيحُونَ بِ

(۸۹۰) یعنی رحمت عالم اور خلفائے راشدین بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بابت پڑھ کر سورۃ الحمد سے قرأت شروع کرتے تھے۔ امام شافعی اور جمہور سلف کا یہ قول ہے کہ بسم اللہ دراصل سورۃ فاتحہ کا جزو ہے اس لیے جب سورۃ فاتحہ پڑھا جائے تو بسم اللہ اس کو بھی پڑھنا چاہیے۔ (نووی)

(۸۹۱) اس حدیث سے وہ شبہ بھی رفع ہو گیا کہ شاید یہ حدیث قتادہ نے انسؓ سے خود سنی ہو بلکہ صرف انسؓ کا حوالہ دے دیا ہو۔ شبہ اس لیے کیا جاتا ہے کہ قتادہ کی عادت تھیں کہ ہر شخص کے بارے میں یہ شبہ ہرگز نہ کہیں ہو سکتا۔

قرأت شروع کیا کرتے تھے اور سورۃ فاتحہ سے پہلے یا بعد میں بسم اللہ الخ (جبرے) نہیں پڑھتے تھے۔

۸۹۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

باب: سورہ رات (توبہ) کے علاوہ بسم اللہ الخ کو ہر سورۃ کا جزو کہنے والوں کی دلیل

۸۹۴- انس بن مالکؓ بیان ہے کہ ایک دن ہم لوگ رسول اکرمؐ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر ایک غفلت سی طاری ہوئی پھر مسکراتے ہوئے آپؐ نے سر اٹھایا جس پر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ کو کس چیز پر ہنسی آ رہی ہے؟ ارشاد ہوا مجھ پہ ابھی ابھی قرآن کریم کی ایک سورت نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ آپؐ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر انا اعطیناک الکونین کی پوری سورت پڑھی اور فرمایا تم لوگ جانتے ہو کوثر کیا چیز ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور رسولؐ ہی زیادہ جانتے ہیں تو ارشاد ہوا کہ کوثر ایک نہر ہے جس کا پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ اس میں بہت سی خوبیاں ہیں اور بروز محشر میرے امتیٰی اس حوض کا پانی پینے کے لیے آئیں گے۔ اس حوض پر اسے گلاس ہیں جتنے آسمان کے تارے۔ ایک شخص کو وہاں سے بھگا دیا جائے گا جس پہ میں کہوں گا اللہ ایہ شخص میرا امتیٰی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں یہ آپؐ کا امتیٰی نہیں بلکہ یہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے آپؐ کے بعد نئے کام نکالے اور بدعتیں کیں۔ ابن جبر نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کے پاس مسجد میں تشریف فرما تھے اور اللہ نے کہا یہ وہ شخص ہے جس نے آپؐ کے بعد بدعتیں نکالیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا يَذْكُرُونَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فِي أَوَّلِ قِرَاءَةٍ وَلَا فِي آخِرِهَا.

۸۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

مُسْلِمٍ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ ذَلِكَ

بَابُ حُجَّةٍ مَنْ قَالَ الْبِسْمَلَةَ آيَةً مِنْ

أَوَّلِ كُلِّ سُورَةٍ سِوَى بَرَاءَةِ

۸۹۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ أَظْهُرِنَا إِذْ أَغْفَى إِغْفَاءَةً ثُمَّ

رَفَعَ رَأْسَهُ مَبْسُتًا فَقُلْنَا مَا أَضْحَكُكَ يَا

رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((أَنْزَلْتَ عَلَيَّ آيَةً

سُورَةٍ)) فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا

أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ

شِتَابَكَ هُوَ الْأَثَرُ ثُمَّ قَالَ ((اتَّذَرُونَ مَا

الْكَوْثَرُ)) فَقُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ

((فَإِنَّهُ نَهَرٌ وَعَذِيْبُهُ رَمِي عَزٍّ وَجَلٍّ عَلَيْهِ

خَيْرٌ كَثِيرٌ هُوَ حَوْضٌ تَرْدُ عَلَيْهِ أُمِّي يَوْمَ

الْقِيَامَةِ آيَتُهُ عَذْدُ النُّجُومِ فَيَخْتَلِجُ الْعَبْدُ

مِنْهُمْ فَأَقُولُ رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي فَقُولُ مَا

تَذَرِي مَا أَخَذْتُ بِعَذْدِكَ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِي

حَدِيثِهِ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ مَا

أَخَذْتُ بِعَذْدِكَ))

(۸۹۳) اس حدیث سے ظاہر ہے کہ بسم اللہ الخ سورہ کوثر کا جزء ہے اور اسی طرح ہر سورت کے اول میں داخل ہے نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ

مسجد میں سونا درست ہے اور تابع کو اپنے آقا سے ایسی کاسب کو چھٹا بھی جائز ہے۔ (لام نوٹی)

۸۹۵- انس بن مالک نے اس روایت میں ابن مسبر کی مانند بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر غفلت سی طاری ہوئی۔ اس روایت میں حوض کوثر کے گلاسوں کا ستاروں کی مانند ہونا مرقوم نہیں بلکہ اتنا تحریر ہے کہ کوثر ایک بہترین نہر ہے جس کے عطیہ کا مجھ سے میرے پروردگار نے وعدہ کیا ہے کہ جنت کا یہ حوض کوثر آپ کو دیا گیا ہے۔

باب: تکبیر تحریمہ کے بعد سیدھا ہاتھ اٹھائے ہاتھ پر سینہ کے نیچے اور ناف کے اوپر باندھنے اور سجدوں میں موٹہ ہوں کے برابر ہاتھ رکھنے کا بیان

۸۹۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَغْنَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِغْفَاءَهُ يَنْحَوِ حَدِيثُ ابْنِ مَسْنُورٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((نَهَوْا وَغَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ عَلَيْهِ حَوْضٌ)) وَلَمْ يَذْكُرْ ((آيَتُهُ غَدُّهُ النَّحْوَمِ)).

بَابُ وَضْعِ يَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى بَعْدَ تَكْبِيرَةِ الْأَحْرَامِ تَحْتَ صَدْرِهِ فَوْقَ سُرَّتِهِ وَوَضْعُهُمَا فِي السُّجُودِ عَلَى الْأَرْضِ حَذْوً مُنَكْبِهَةً

۸۹۶- واصل بن حجر کا بیان ہے کہ انھوں نے رسول اکرم کو بدیں طور دیکھا کہ آپ نے نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہا۔ اس حدیث کے راوی ہمام کا بیان ہے کہ رسول اکرم نے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے پھر چادر اوڑھ لی اس کے بعد سیدھا ہاتھ اٹھائے ہاتھ پر رکھا پھر آپ نے چادر میں سے ہاتھ باہر نکال کے دونوں کانوں تک اٹھا کر تکبیر پڑھی اس کے بعد رکوع میں گئے۔ اور بحالت قیام سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ کر رفع الیدین کیا اور پھر آپ نے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں سجدہ کیا۔

۸۹۶- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ ذَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَصَفَّ هَتَامَ حِيَالٍ أَذْنَيْهِ ثُمَّ التَّحَفَّ بَنَوِيهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَعْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَسَخَ فَلَمَّا قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ.

(۸۹۶) جب اس حدیث شریف سے بھی ثابت ہوا کہ شروع نماز میں اور رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع الیدین کرنا چاہیے اور تکبیر تحریمہ کے بعد سیدھا ہاتھ اٹھائے ہاتھ پر سینہ کے نیچے اور ناف کے اوپر رکھے اور سجدہ کے وقت دونوں ہاتھوں کے برابر زمین پر رکھے یہ قول جمہور علماء و محدثین کا ہے جسے اہل حدیث نے اختیار کیا ہے امام ابو حنیفہ، سفیان ثوری ابو اخطی بن ربیعہ، ابو اخطی مرزوقی کی روایات جو دار قطنی اور ترمذی نے بحوالہ حضرت علیؓ لکھی ہیں وہ با اتفاق جمہور علماء سب کی سب ضعیف ہیں۔ امام احمدؒ، ابوداؤدیؒ اور ابن منذرؒ کا بیان ہے کہ نمازی کو اختیار ہے جیسا چاہے کرے۔ امام مالکؒ نے بیان کیا کہ نمازی کو اختیار ہے چاہے تو سینہ پر ہاتھ باندھے اور چاہے نہ باندھے اور یہی قول مالکیہ حضرات کے نزدیک مشہور اور رواں یافتہ ہے نیز انھوں نے کہا ہے کہ نفل میں ہاتھ باندھے اور فرض نمازوں میں ہاتھ چھوڑ دے۔ اور لیث بن سعد کا بھی یہی قول ہے علاوہ ازیں جمہور علماء اور اہل حدیث نے واصل بن حجر، سہل بن سعد، باب طاہی کی روایات کو ترجیح دی ہے اور اختیار کیا ہے جیسا کہ امام بخاری اور ترمذی نے لکھا ہے کہ رسول اللہ نے نماز پڑھتے سینہ پر ہاتھ باندھے۔ (مختصر النووی)

بَابُ التَّشْهَدِ فِي الصَّلَاةِ

٨٩٧- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ((إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَبِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِيَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَبِذَا قَالَهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَخْتَارُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ)) .

٨٩٨- عَنْ مُتَّصِرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ((ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ)) .

٨٩٩- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا
وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ لِيَنْخَبِرَ بَعْدَ مِنَ الْعَمَلَةِ
مَا شَاءَ أَوْ مَا أَحَبَّ.

باب: نماز میں تشہد پڑھنے کا حکم

۸۹۷- عبد اللہ بن مسعودؓ گایان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے ہم لوگ یوں کہا کرتے تھے سلام ہے اللہ پر سلام ہے فلاں شخص پر۔ چنانچہ ایک دن رسول اکرمؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا نام سلام ہے اور وہ تمام برائیوں سے سالم و پاک و صاف ہے اس لیے تم لوگ تشہید میں یہ کلمات پڑھا کرو التحیات للہ والصلوٰت والطیبات علیک السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشهد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبیدہ ورسولہ اس کے بعد نمازی جو تہا چاہے دو دعا کرے کیونکہ ان کلمات کے ادا کرنے سے ہر نیک بندہ کو جو زمین پہ ہوا آسمان میں ہو سلام پہنچ جاتا ہے۔

۸۹۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے۔ صرف اس میں یہ الفاظ نہیں کہ ”اس کے بعد جو چاہے مانگے۔“

۸۹۹- منطور ہے اسی سند کے ساتھ ان دونوں کی حدیث کی طرح مروی ہے اور اس روایت میں ذکر ہے پھر اس سے یہ اس کا جی چاہے دعا کرے۔

(۸۹۷) تین طرح کے تشہد احادیث میں بیان کیے گئے ہیں اور باخلاق علماء ہر ایک کا پڑھنا درست ہے امام شافعی اور بعض مالکی اشخاص کے نزدیک عبد اللہ بن عباسؓ کا بیان کردہ تشہد افضل ہے کیونکہ اس میں مبارکات کا لفظ ہے جو قرآن کریم کی آیت تحیہ میں عبد اللہ مبارک طیبہ کے عین موافق ہے نیز ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے ہم کو تشہد اس طرح سکھایا جس طرح قرآن کریم کی سورتیں اور آیات سکھائی ہیں اور یہ تشہد امام ابو حنیفہؒ امام احمدؒ مجاہدؒ فقہاء اور اہل حدیث کے نزدیک بھی افضل ہے کیونکہ بصحت تامہ روایت کیا گیا ہے۔ امام مالکؒ نے حضرت عمرؓ کے بیان کردہ تشہد کو جو آپؐ نے صحابہ کی موجودگی میں ہر سر منبر سکھایا اور جس پر کسی نے اعتراض نہیں کیا افضل قرار دیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں التحیات لله والزاکیات لله الطیبات الصلوات لله سلام علیک ایہا النبی اثر تک۔

علامہ ازہری شافعی نے پہلے تشہد کو سنت اور دوسرے کو واجب کہا ہے امام احمد نے پہلے کو واجب اور دوسرے کو فرض کہا ہے۔ امام ابو حنیفہ و امام مالک اور دیگر فقہاء کے نزدیک دونوں تشہد سنت ہیں لیکن بالفاق جمہور علماء اہل حدیث کے نزدیک دونوں تشہد واجب ہیں کہ ان کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی (تشہد کے سوا ترک سے کچھ سبوا لازی ہے۔ (امام نووی)

۹۰۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ يَمِثِلُ حَدِيثَ مَنْصُورٍ وَقَالَ ((ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدَ مِنَ الدُّعَاءِ)).

۹۰۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّشَهُّدَ كَقِيٍّ بَيْنَ كَقِيٍّ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَأَقْصَرَ التَّشَهُّدَ يَمِثِلُ مَا أَقْصَا.

۹۰۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُولُ ((التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ)) وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ رُمُحٍ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ.

۹۰۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ.

۹۰۴- عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ صَلَاةً فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ قَالَ رَحُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَمَرْتُ الصَّلَاةَ بِالْبُرِّ وَالرَّكَاعَةِ قَالَ فَلَمَّا قَضَى أَبُو مُوسَى الصَّلَاةَ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ أَيُّكُمْ الْقَائِلُ كَذًا وَكَذَا قَالَ فَاَرَمَ الْقَوْمُ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ الْقَائِلُ كَلِمَةً كَذًا وَكَذَا فَاَرَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا قَالَ مَا قُلْتُهَا وَلَقَدْ رَهَيْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ رَحُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا قُلْتُهَا وَلَمْ

۹۰۰- عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ رسول اکرمؐ کے ساتھ ہم لوگ نماز میں تشہد پڑھتے تھے جیسا کہ منصور نے بیان کیا اور رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے تشہد پڑھنے کے بعد نمازی کو اختیار ہے کہ جو دعا چاہے کرے۔

۹۰۱- عبد اللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑ کے مندرجہ بالا تشہد اس طرح سکھایا جس طرح آپ مجھے قرآن کی سورتیں سکھایا کرتے تھے۔

۹۰۲- ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اس طرح سکھایا کرتے تھے جس طرح قرآن کریم کی سورتیں سکھاتے تھے اور آپ فرمایا کرتے تھے التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ السلام علیکؐ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علی عباد اللہ الصالحین اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ)) وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ رُمُحٍ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ.

۹۰۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے جس طرح قرآن کی کوئی سورت۔

۹۰۴- حطان بن عبد اللہ رقاشی کا بیان ہے کہ میں ابو موسیٰ اشعرئؓ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا جب ہم لوگ تشہد میں بیٹھے تھے تو پیچھے سے کسی آدمی نے کہا نماز نیکی اور زکوٰۃ کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔ ابو موسیٰ اشعرئؓ نے بعد ختم نماز پوچھا یہ بات تم میں سے کس نے کہی ہے؟ سب لوگ خاموش رہے تو آپؐ نے پھر کہا تم لوگ سن رہے ہو بتاؤ کہ تم میں سے یہ بات کس نے کہی؟ جب سب لوگ چپکے رہے تو آپؐ نے مجھ سے کہا اے حطان! شاید تم نے یہ کلمے کہے ہیں۔ میں نے عرض کیا جی نہیں میں نے نہیں کہے مجھے تو خوف تھا کہ کہیں آپؐ فحانہ ہو جائیں۔ اتنے میں ایک شخص

نے کہا یہ کلمات میں نے کہے ہیں اور اس میں میری نیت صرف بھلائی اور نیکی کی تھی۔ ابو موسیٰؓ نے جواب دیا کہ تم لوگ نہیں جانتے کہ تم کو اپنی نماز میں کیا پڑھنا چاہیے حالانکہ رسول اکرمؐ نے ہم کو یہ دورانِ خطبہ تمام امور بتائے اور نماز پڑھنا سکھائی ہے وہ اس طرح کہ تم لوگ نماز پڑھنے سے پہلے صفیں سیدھی کر لو پھر تم میں سے کوئی امام بنے اور جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی کہو اور جب وہ ولا الضالین کہہ چکے تو تم آمین کہو تاکہ اللہ تم سے خوش رہے۔ امام کی تکبیر و رکوع کے بعد تم تکبیر و رکوع ادا کرو اور امام سے پہلے تکبیر و رکوع ادا نہ کرو۔ کیوں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے تمہارا ایک لمحہ تاخیر کرنا امام کے رکوع و تکبیرات کے برابر ہی شمار کیا جاتا ہے۔ پھر جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا للک الحمد کہو اور اللہ تعالیٰ تمہاری دعاؤں کو سنتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبانی کہا ہے کہ جو کوئی اللہ کی تعریف و توصیف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو سنتا ہے۔ امام جب تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر اور سجدہ کرو کیونکہ تم سے ایک لمحہ پہلے امام تکبیر کہتا اور سجدہ و رفع کرتا ہے اور ایک لمحہ بعد یہ اعمال کرو تو تم میں سے ہر ایک یہ دعا پڑھے الصلوات الطیبات للہ الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشدھ ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عیدہ ورسولہ۔

۹۰۵- قتادہؓ نے ایک دوسری روایت بھی اسی اسناد کے ساتھ بیان کی ہے علاوہ انیس جریر نے سلیمان کے ذریعہ قتادہ کی زبانی یہ حدیث بیان کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں کہ امام جب قرات کرے

أَرُدُّ بِهَا إِلَى الْحَيْرِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَمَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ إِذْ رَسَوْنَ اللَّهُ عَلَيْهِ حَظَبًا فَيَقِيَنَّ لَنَا سُبُتًا وَعَلَمًا صَلَاتًا فَقَالَ ((إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيُؤْتِكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ)) غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ((فَقُولُوا آمِينَ يُحِبُّكُمْ اللَّهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِيمَانَ يَرْسَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ)) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَيَلِكْ يَلِكْ)) وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللَّهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِيمَانَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَلِكْ يَلِكْ وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقُعُودَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلٍ أَحَدِكُمْ الصَّحِيَّاتِ الطَّيِّبَاتِ الصَّلَوَاتِ لِلَّهِ السَّلَامَ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامَ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ))

۹۰۵- عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ قَتَادَةَ مِنَ الزِّيَادَةِ وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا وَلَيْسَ

(۹۰۵) بعض لوگوں نے امام مسلمؒ کی اس کتاب پر اعتراض کیا ہے کہ اس میں اکثر وہ احادیث ہیں جن پر جمہور کا اتفاق نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ صحیح مسلم میں چھٹی احادیث درج ہیں امام مسلمؒ کے نزدیک ان سب پر جمہور کا اتفاق ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ امام مسلمؒ اسباب و علل میں دوسروں کی تقلید نہیں کرتے تھے یعنی اس حدیث میں واذقوا فانصتوا کے الفاظ کی زیادتی پر علماء کا بھی اکتشاف ہے۔ لہٰذا

فِي حَدِيثٍ أَحَدٍ مِنْهُمْ ((فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّ)) صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) إِنْ فِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ وَحَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنْ أَحَبَّ أَبِي النَّضْرِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ مُسْلِمٌ تَرِيدُ أَحْفَظُ مِنْ سَلِيمَانَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ فَحَدَّثْتُ أَبِي مُرَيْرَةَ فَقَالَ هُوَ صَحِيحٌ يَعْنِي وَإِذَا قُرَأَ فَأَنْصِتُوا فَقَالَ هُوَ عِنْدِي صَحِيحٌ فَقَالَ لِمَ لَمْ تَضَعْ هَا هُنَا قَالَ لَيْسَ كُلُّ شَيْءٍ عِنْدِي صَحِيحٌ وَضَعْتُ هَا هُنَا إِنَّمَا وَضَعْتُ هَا هُنَا مَا أَحْمَدُوهَا عَلَيْهِ.

تو مقتدی خاموش سنتے رہیں۔ ابو کمال کی روایت جو صرف ابو عوانہ کی زبانی ہے اس کے علاوہ کسی اور حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرمؐ کی زبانی یہ فرمایا ہو کہ جو بندہ تعریف الہی کرتا ہے تو اللہ اس کی تعریف سنتا ہے البتہ امام مسلمؒ کے شاگرد ابو اسحقؒ نے کہا کہ ابو بکرؓ جو ابو نصر کے بھانجے ہیں وہ اس روایت کو محل گفتگو کہتے ہیں۔ امام مسلمؒ کا بیان ہے کہ سلیمان سے زیادہ حافظ کون ہے (یعنی یہ روایت بالکل صحیح ہے جسے سلیمان نے بیان کیا ہے کہ امام جب قرأت کرے تو مقتدی کو خاموش سنتے رہنا چاہیے)۔ ابو بکرؓ کی دریافت پر امام مسلمؒ نے کہا کہ ابو ہریرہؓ کی روایت کردہ حدیث بالکل صحیح ہے کہ امام کی قرأت پر مقتدی خاموش سنتا رہے پھر امام مسلمؒ نے دریافت پر جواب دیا یہ ضروری نہیں کہ جس روایت کو میں صحیح سمجھوں اسے اپنی کتاب میں لکھوں بلکہ میں نے اس کتاب میں وہ احادیث لکھی ہیں جو متفقہ طور پر صحیح ہیں۔

۹۰۶- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ((فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَضَى عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)).

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

۹۰۷- عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسٍ سَعِيدٍ بَيْنَ

۹۰۶- قتادہ نے اسی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرمؐ کی زبانی کہا ہے جو کوئی اللہ کی تعریف کرتا ہے تو اللہ اس کو سنتا ہے۔

باب: تشہد کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے احکام

۹۰۷- ابو مسعود انصاریؓ کا بیان ہے کہ ہم لوگ سعد بن عبادہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اسنے میں رسول اکرمؐ وہاں تشریف

لے گئے تھے، ابو حاتم رازیؒ اور قسطلیؒ اور حاکم ابو عبد اللہ کے شیخ حافظ ابو علی نیشاپوریؒ نیز امام بیہقیؒ نے اپنی سنن کبیر میں ابوداؤد کی طرح لکھا ہے کہ ان الفاظ کی تریاتی غیر محفوظ ہے۔ نیز سلیمان یحییٰ نے اس حدیث کے بیان کرنے میں قتادہ کے تمام دوستوں کی مخالفت کی ہے علاوہ ان میں تمام حافظین حدیث کا اتفاق ہے کہ اس حدیث میں ان الفاظ کی زیادتی صرف ایک ضعیف روایت میں ہے اور اس سے بڑھ کر امام مسلمؒ کی صحت بیان کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ انھوں نے خود اس روایت کو اپنی صحیح میں شامل نہیں کیا۔ (از امام نوویؒ)

(۹۰۷) علماء کا باہمی اختلاف ہے کہ درود آخری تشہد کے بعد پڑھنا واجب ہے یا نہیں؟ چنانچہ امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور جمہور علماء

لائے چنانچہ بشیر بن سعدؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! اللہ نے ہم کو آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے اس لیے بتائیے کہ ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ یہ سننے کے بعد آپؐ بالکل خاموش رہے اور ہم نے تمنا کی کہ کاش ہم آپ سے نہ پوچھتے پھر تھوڑی دیر بعد آپ نے فرمایا اس طرح درود پڑھا کرو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ال ابراھیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ال ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید اور سلام بھیجنے کا طریقہ تم کو معلوم ہی ہے۔

۹۰۸-۱ ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے مل کر کہا میں تم کو یہ تحفہ دیتا ہوں کہ ایک مرتبہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ! آپ پر سلام پہنچنے کی ترکیب تو ہم نے معلوم کر لی ہے مگر یہ بتا دیجئے کہ آپ پر دوردس طرح پڑھیں؟ ارشاد ہوا کہ اے اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم ائک حمید مجید اللھم بارک علی محمد کما بارک علی آل ابراہیم ائک حمید مجید۔

۹۰۹- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے لیکن اس میں بدیہ کا ذکر نہیں۔

۹۱۰۔ ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں ”و بارک علی محمد“ کے الفاظ ہیں ”اللہم“ کا لفظ نہیں ہے۔

۹۱- ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ صحابہ نے عرض

عِبَادَةُ فَقَالَ لَهُ يُشِيرُ مِنْ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللَّهُ تَعَالَى أَنْ
نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيُ عَلَيْكَ
قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى تَمَنَّبَا أَنَّهُ لَمْ
يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قُولُوا لِلَّهِ صَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى
آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ
خَيْرُ مَجِيدٍ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ))

٩٠٨- عَنْ أَبِي أَيْبٍ أَيْلَى قَالَ لَقِيتُ كَعْبَ بْنَ
عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أَهْدِي لَكَ هَدِيَّةً حَرَجَ عَلَيْنَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَلْنَا قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ
عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ ((قُولُوا اللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى
آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ)) .

٩٩- عَنْ شُعْبَةَ وَمِسْعَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ مِسْعَرٍ أَلَا أَهْدِي
لَكَ هَدِيَّةً.

٩١٠- عَنْ الْحَكَمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَتَبَارَكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَلَمْ يَقُلِ اللَّهُمَّ.

٩١١- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا

طلبہ درود پڑھنے کو سنت کہتے ہیں یعنی اگر کوئی شخص تشہد کے بعد درود نہ پڑھے تب بھی نماز ہو جائے گی اور امام شافعی اور امام احمد امام شافعی عبد اللہ بن عمر کے نزدیک درود پڑھنا واجب ہے یعنی اگر درود نہ پڑھا جائے تو نماز تہیٰ کا بیان ہے کہ جن لوگوں نے امام شافعی اور امام شافعی پر یہ الزام لگایا ہے کہ انھوں نے اجماع کی مخالفت کی ہے تو یہ الزام خود غلط ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ تشہد کے بعد درود پڑھنا واجب ہے۔

کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ ارشاد ہوا کہو اللہم صل علی محمد وعلیٰ ازواجہ وزرینہ کما صلیت علی ابراہیم وعلیٰ ال ابراہیم وبارک علی محمد وعلیٰ ازواجہ وذرینہ کما بارکت علی ابراہیم وعلیٰ ال ابراہیم انک حمید مجید۔

۹۱۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد بیان کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔

باب: سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد اور آمین کہنے کا حکم ۹۱۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق ہو گیا تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

۹۱۴- (سند کے اختلاف کے ساتھ) گزشتہ روایت والا مضمون ی ہے۔

۹۱۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا امام جب آمین کہے تو مقتدی بھی آمین کہیں اور جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے برابر ہو جائے گی تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ رحمت دو عالم ولا الضالین کے بعد آمین کہا کرتے تھے۔

رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ ((فَوَلَوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی آلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارَكْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ))۔

۹۱۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ صَلَّی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا))۔

بَابُ التَّسْمِيْعِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّأْمِيْنِ ۹۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))۔

۹۱۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سَمِيٍّ۔

۹۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا أَقَمَّ الْإِمَامُ قَامَتُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنَهُ تَأْمِيْنُ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ آمِينَ))۔

(۹۱۲) قاضی میاض کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر دس مرتبہ اپنی رحمتیں نازل کرے گا یا دس گنا زیادہ اس کو ثواب عطا کرے گا جیسے کہ پروردگار کا یہ حکم ہے کہ جو کوئی نیک کا ایک کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دس گنا سے بھی زیادہ چھائیاں عطا کرے گا۔ (نمام نوادی) واضح ہو کہ درود کے معنی رحمتیں، مبارکبادیاں اور نوازشیں ہیں علاوہ ان میں درود کے معنی ہیں اللہ او کرنا اللہ کام کی پیروی کرنے کا حکم دینا۔ (از مترجم)

(۹۱۵) اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ امام اور مقتدی دونوں کو آمین کہنا مستحب ہے نیز جو شخص تجاہد یا چھ رہا ہو اس کو بھی آمین کہنا ضروری ہے مقتدی کو امام کے ساتھ ہی آمین کہنا چاہیے۔ امام کی آمین سے پہلے ایک لمحہ پہلے یا ایک لمحہ بعد آمین نہ کہی جائے نیز لہ

۹۱۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا قَامَ الرَّسُولُ فِي صَلَاتِهِ أَمَرَ بِالنَّاسِ أَنْ يَتَوَكَّفُوا عَلَى أَرْبَعِ مَوَاقِفَ: مَوَاقِفَ الْإِيمَانِ، وَمَوَاقِفَ الْإِيمَانِ، وَمَوَاقِفَ الْإِيمَانِ، وَمَوَاقِفَ الْإِيمَانِ. (ترمذی)

۹۱۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ آمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقُوا إِحْدَاهُمَا الْآخَرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))۔

۹۱۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْآخَرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))۔

۹۱۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا قَالَ الْقَارِئُ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ مَنْ خَلْفَهُ آمِينَ فَوَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلُ أَهْلِ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))۔

۹۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الْقَارِئُ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ مَنْ خَلْفَهُ آمِينَ فَوَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلُ أَهْلِ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))۔

بَابُ اتِّمَامِ الْمَأْمُومِ بِالْإِمَامِ

۹۲۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ سَقَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْسٍ فَحُجِبَ شَيْئُهُ فَأَتَيْنَهُ فَأَخَذُوا يَدَيْهِ وَنَعُوذُهُ فَخَصَرَتْ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا وَرَأَاهُ قُعُودًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: ((إِنِّي لَأَعْلَمُ مَا تَعْمَلُونَ))۔

۹۲۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا قَامَ الرَّسُولُ فِي صَلَاتِهِ أَمَرَ بِالنَّاسِ أَنْ يَتَوَكَّفُوا عَلَى أَرْبَعِ مَوَاقِفَ: مَوَاقِفَ الْإِيمَانِ، وَمَوَاقِفَ الْإِيمَانِ، وَمَوَاقِفَ الْإِيمَانِ، وَمَوَاقِفَ الْإِيمَانِ. (ترمذی)

حضرت عمرؓ کی صاحبزادی تھیں) تو حضرت عمرؓ نے فرمایا ہے میری بیٹی چپ رہو۔ کیا تم چاہتی نہیں ہو کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ مردہ پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھروالوں کے اس پر رونے سے۔
۲۱۳۳- حضرت عمرؓ نے کہا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ میت کو تکلیف ہوتی ہے قبر میں اس کے اوپر نوحہ کرنے کے سبب سے۔
۲۱۳۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ حَفْصَةَ بَكَتْ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ مَهْلًا يَا بَنِيَّةَ أَلَمْ تَعْلَمِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِكَلَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ))

۲۱۴۳- عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا يَبْغِ عَلَيْهِ ۲۱۴۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا يَبْغِ عَلَيْهِ))

۲۱۳۵- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے۔ بے ہوش ہو گئے اور لوگ ان پر چیخ کر رونے لگے۔ پھر جب ان کو ہوش ہوا تو انھوں نے فرمایا کہ تم کو معلوم نہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ زندہ کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے۔

۲۱۴۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ أَغْمِيَ عَلَيْهِ فَصَبَّحَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَمَا عَلَيَّكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِكَلَاءِ الْخَلْقِ))

۲۱۳۶- ابو بردہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے تو صہیب رو کر کہنے لگے کہ ہائے میرے بھائی۔ تب حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے صہیب! تو جانتا نہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ زندہ کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے۔

۲۱۴۶- عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أَصِيبَ عُمَرُ جَعَلَ صُهْبٌ يَقُولُ وَآ أَخَاهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا صُهْبُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِكَلَاءِ الْخَلْقِ))

۲۱۳۷- ابو موسیٰ نے کہا جب حضرت عمرؓ کو زخم لگا تو صہیبؓ اپنے گھر آئے اور حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے اور ان کے آگے کھڑے ہو کر رونے لگے۔ سو حضرت عمرؓ نے فرمایا تم کیوں روتے ہو؟ کیا

۲۱۴۷- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ لَمَّا أَصِيبَ عُمَرُ أَقْبَلَ صُهْبٌ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عُمَرَ فَقَامَ بِحِجَالِهِ يَبْكِي فَقَالَ عُمَرُ عَلَّامٌ يَبْكِي أَعْلَى

تھو ہو رہا ہے۔ غرض اس پر عذاب اس کے کفر کی جہت سے تھا ان کے رونے سے۔ اور علماء نے حضرت عمرؓ کی روایتوں کی یوں تاویل کی ہے کہ مردان سے وہ مردہ ہے جو رونے اور نوحہ کرنے کے لیے وصیت کر گیا ہو اور اس کی وصیت پر عمل ہو تو بے شک اس پر عذاب ہو گا اور جس میت پر لوگ خود روئیں اور اس نے وصیت نہ کی ہو یا اس کے دل میں کراہت نوحہ سے ہو تو اس پر غیروں کے رونے سے کیوں عذاب ہونے لگا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور عرب کی عادت تھی کہ رونے کی وصیت کیا کرتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مرد اس سے یہ ہے کہ میت اپنے لوگوں کے رونے کو سنتا ہے اور اس سے تکلیف پاتا ہے اور اس پر غم کھاتا ہے اور دل دکھاتا ہے۔ قاضی عیاضؒ نے اس قول کو پسند کیا ہے اور سب قولوں سے عمدہ کہا ہے۔ (نووی)

» إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِزَوْتِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا رَفَعَ فَأَرْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ بِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى فَأَعْبُدُوا فَصَلُّوا فَعُودًا جَمْعُونَ))

امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے وہ جب تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو وہ جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور وہ جب تسبیح پڑھے تو تم تحمید پڑھو اور وہ جب بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر ہی نماز ادا کرو۔

۹۲۲- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَحُجِشَ فَصَلَّى لَنَا فَأَعْبَدُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ گھوڑے سے گر کر زخمی ہو گئے تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی پھر باقی حدیث اوپر والی کی طرح ہے۔

۹۲۳- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صُرِعَ عَنْ فَرَسٍ فَحُجِشَ شِقَهُ الْأَيْمَنُ بَنَحُو حَدِيثَهُمَا وَزَادَ « فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قَائِمًا ».

انس بن مالک سے یہ حدیث بھی ویسے ہی منقول ہے۔ اس میں دائیں پہلو کے زخمی ہونے کا ذکر ہے یہ الفاظ زائد ہیں کہ جب کھڑے ہو کر پڑھاتے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔

۹۲۴- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَحُجِشَ شِقَهُ الْأَيْمَنُ بَنَحُو حَدِيثَهُمْ وَفِيهِ « إِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قَائِمًا ».

مذکورہ بالا حدیث بھی اس سند سے اوپر والی حدیث کی طرح منقول ہے۔

۹۲۵- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَقَطَ مِنْ فَرَسِهِ فَحُجِشَ شِقَهُ الْأَيْمَنُ وَسَاقِي الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ يُونس وَمَالِك.

ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

پھر پڑھنے تو نماز نہ ہوگی اور اس روایت میں کہ امام اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی کو بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہیے اس روایت میں علماء کا یہی اختلاف ہے۔ امام اوزاعی اور امام احمد کے نزدیک اس حدیث پر عمل کا ضروری ہے۔ امام مالک کہتے ہیں کہ جو شخص کھڑا ہو سکا ہو اس کی نماز بیٹھ کر پڑھانے والے کے پیچھے درست نہیں، لیکن امام ابو حنیفہ، امام شافعی، اور جمہور علماء کے نزدیک بیٹھ کر نماز پڑھانے والے کے پیچھے مقتدیوں کو کھڑے ہو کر ہی نماز پڑھنا چاہیے کیونکہ رسول اکرم نے مرض الموت کی حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور حضرت ابو بکرؓ و دیگر صحابہؓ نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ اگرچہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ رسالت مآب کے مرض کی حالت میں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے امامت کی تھی۔ پھر وہی امام کا مقصد یہ ہے کہ مقتدی اگر کان غابری کی ادائی میں امام کی پیروی کرے۔ فرض نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے اور اس کے برعکس جائز اور درست ہے نیز عصر کی نماز ظہر کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے اور اسکے بالعکس بھی جائز و درست ہے۔ البتہ امام مالک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایسی نماز درست نہیں ہوتی۔ ہماری اور تمام اہل حدیث کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ نے نماز خوف دوسرے نماز پڑھی دوسری مرتبہ کی نماز آپ کے لیے نفل تھی اور دوسرے مقتدیوں کے لیے فرض تھی اسی طرح حضرت معاذ عشاء کی نماز رسول اکرم کے ساتھ ادا کرنے کے بعد اپنی قوم میں جا کر عشاء کے فرض پڑھاتے تھے اس صورت میں دوسری مرتبہ کی نماز حضرت معاذ کے لیے نفل ہوتی اور آپ کے مقتدیوں کے لیے فرض تھی۔ (امام نووی)

۹۲۶- ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کا ارشاد ہے کہ رسول اکرمؐ کی عیادت کے لیے صحابہ کرامؓ آئے آپؐ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی لیکن کچھ لوگ آپؐ کے پیچھے کھڑے تھے تو آپؐ نے اشارہ سے انہیں بیٹھنے کا حکم دیا پھر آپؐ نے بعد فراغت نماز فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کرو وہ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور وہ جب سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور وہ جب بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۹۲۷- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۹۲۸- جابرؓ کا بیان ہے کہ رسالت مآبؐ کی بیماری میں ہم نے آپؐ کے پیچھے اس طرح نماز پڑھی کہ آپؐ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور حضرت صدیق اکبرؓ مکر کی حیثیت میں تکبیرات کہتے تھے۔ نماز میں ہمیں کھڑا دیکھ کر آپؐ نے اشارہ سے ہمیں بیٹھنے کا حکم دیا تو ہم بیٹھ گئے پھر بعد فراغت نماز ارشاد عالی ہوا تم نے اس وقت وہ کام کیا جیسا کہ فارس و روم والے اپنے بادشاہ کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھا رہتا ہے۔ اب آئندہ ایسا نہ کرنا بلکہ ہمیشہ اپنے امام کی پیروی کرو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۹۲۹- جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے ہمیں نماز پڑھائی اور ابو بکرؓ آپؐ کے پیچھے تھے جب نبی اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تو حضرت ابو بکرؓ تکبیر کہتے تاکہ ہمیں سنائیں۔ باقی حدیث وہی ہے۔

۹۳۰- ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ تم اس کی مخالفت نہ کرنا وہ جب تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور وہ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور وہ جب تسبیح پڑھے تو تم تحمید پڑھو اس کے بعد کہ ساتھ تم سجدہ کرو اور وہ جب بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز

۹۲۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَغُفُّونَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ اجْلِسُوا فَجَلَسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا))

۹۲۷- عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرَافَةَ يَهْدِي الْإِسْنَادُ نَحْوَهُ.

۹۲۸- عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّيْنَا وَرَأَاهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ فَاتَّفَقَتْ إِلَيْنَا فَرَأَيْنَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ فَعُودًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ ((إِنْ كِدْتُمْ إِنَّمَا تَتَعَلَّوْنَ فِعْلَ فَارِسٍ وَالرُّومِ يَقُومُونَ عَلَى مَلُوكِهِمْ وَهُمْ فَعُودٌ فَلَا تَفْعَلُوا اتَّمُوا بِأَمْرِيكُمْ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا))

۹۲۹- عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ خَلْفَهُ فَإِذَا كَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ أَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُنَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الثَّيْبِيِّ.

۹۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تُخَلِّفُوا عَلَيْهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى

ادا کرو۔

جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ))۔

۹۳۱- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۹۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِذِّهِ

باب: امام کی پیروی اور ہر رکن اس کے بعد کرنے کا بیان

بَابُ النَّهْيِ عَنِ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ بِالْتَّكْبِيرِ وَغَيْرِهِ

۹۳۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو تعلیم دیتے اور فرماتے تھے امام سے پہلے کوئی کام نہ کرنا وہ جب تکبیر کہے اس وقت تکبیر کہنا اور جب وہ والا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ وہ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور وہ جب تسبیح کہے تو تم تحمید پڑھا کرو۔

۹۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا يَقُولُ ((لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْتَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ))

۹۳۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس سند سے بھی روایت بیان کرتے ہیں مگر اس میں ”والا الضالین“ کے بعد آمین کہو مذکور نہیں ہے۔

۹۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَحْوِيهِ إِلَا قَوْلَهُ ((وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ)) وَزَادَ ((لَا تَرْفَعُوا قُلُوبَكُمْ))

۹۳۴- ابو ہریرہ نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد بیان کیا کہ امام ایک وحال کی طرح ہے وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو اور وہ جب تسبیح کہے تو تم تحمید کہو کیونکہ جس کا کہنا آسمان والوں کے کہنے کے ساتھ موافق ہو جاتا ہے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

۹۳۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا فَعُودًا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِذَا وَافَقَ قَوْلَ أَهْلِ الْأَرْضِ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

۹۳۵- ابو ہریرہ نے رسالت مآب کا ارشاد بیان کیا کہ امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ تم اس کی پیروی کرو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور وہ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور وہ جب تسبیح پڑھے تو تم تحمید کہو اور وہ جب بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

۹۳۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْتَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ))

عَدَا مُؤْجِلُونَ وَإِنَّا إِذْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ)) وَلَمْ يُعَمِّ
قَبِيَّةَ قَوْلَهُ ((وَآتَاكُمْ))۔

۲۲۵۶- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ يَقُولُ مَخْرَجَةً
بِْنِ الْمُجَلِّبِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا آلا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي
وَعَنْ أُمِّي قَالَ قَطَنَّا أَنَّهُ مُرِيدُ أُمِّهِ الَّتِي وَلَدَتْهُ
قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ آلا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا بَلَى قَالَ قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلِي
الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا عِنْدِي انْقَلَبَ فَوَضَعَ
رِدَائَهُ وَحَلَعَ ثَوْبَهُ فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَتَسَطَّ
طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَاضْطَجَعَ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا
رُتْمًا ظَنُّ أَنْ قَدْ رَقَدْتُ فَأَخَذَ رِدَائَهُ رُوَيْدًا
وَاتَّخَذَ رُوَيْدًا وَفَتَحَ الْبَابَ فَخَرَجَ ثُمَّ أَهَانَهُ
رُوَيْدًا فَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَاحْتَمَرْتُ
وَنَقَعْتُ إِزَارِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلَى إِفْرِهِ حَتَّى
جَاءَ الْبَقِيعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ فَأَنْحَرَفَ فَأَسْرَعَ
فَأَسْرَعَتْ فَهَوَّزَ فَهَوَّزْتُ فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ
فَسَبَقَتْهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنْ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ
فَقَالَ ((مَا لَكَ يَا عَائِشَةُ حَشِينًا رَأَيْتِ)) قَالَتْ
قُلْتُ لَا شَيْءَ قَالَ ((لَتُخْبِرَنِي أَوْ لَتُخْبِرَنِي
اللطيف الخبير)) قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
بَابِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبِرْنِي قَالَ ((فَأَنْتِ السَّوَادُ

(۲۲۵۶) اس حدیث سے دلیل لائے ہیں جو لوگ عورتوں کے لیے زیارت قبور کو جائز کہتے ہیں اور اس میں علماء کا اختلاف تین طور پر ہے
ایک تو یہ کہ عورتوں کو زیارت حرام ہے اس لیے کہ آپ نے فرمایا لعن الله ذوات القبور لعن کرے اللہ ان عورتوں پر جو قبروں کی
زیارت کرتی ہیں اور دوسرے یہ کہ عورتوں کو مکروہ ہے۔ تیسرے یہ کہ مباح ہے۔ اور جو مباح کہتے ہیں وہ اس حدیث سے اور حدیث

بَابُ اسْتِخْلَافِ الْإِمَامِ إِذَا عَرَضَ لَهُ
عُذْرٌ مِنْ مَرَضٍ وَسَفَرٍ وَغَيْرِهِمَا مَنْ
يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَأَنْ مَنْ صَلَّى خَلْفَ
إِمَامٍ جَالِسٍ لِعَجْزِهِ عَنِ الْقِيَامِ لَزِمَهُ
الْقِيَامُ إِذَا قَدَّرَ عَلَيْهِ وَنَسَخَ الْقُعُودُ
خَلْفَ الْقَاعِدِ فِي حَقِّ مَنْ قَدَّرَ عَلَى الْقِيَامِ

٩٣٦- عَنْ عُثَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَلَا تَحْلِيئِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالَّت بَلَى نَقَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((أَصَلَّى النَّاسُ)) قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضِ)) فَفَعَلْنَا فَاتَّسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ يَتَوَضَّأُ فَأَغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ ((أَصَلَّى النَّاسُ)) قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضِ فَفَعَلْنَا فَاتَّسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ يَتَوَضَّأُ فَأَغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ ((أَصَلَّى النَّاسُ)) قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضِ فَفَعَلْنَا

باب: امام کو اگر بیماری یا سفر وغیرہ کا عذر ہو تو وہ نماز پڑھانے کے لیے اپنا خلیفہ مقرر کرے۔ امام اگر بیٹھ کر نماز پڑھائے اور مقتدی کھڑا ہو سکتا ہو تو کھڑا ہو کر نماز پڑھے کیونکہ مقتدی قادر قیام کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے

۹۳۶- عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضری دی اور عرض کیا آپ مجھے رسول اکرمؐ کی بیماری کے واقعات بتائیں انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرمؐ بیمار ہوئے تو ارشاد ہوا کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے کہا جی نہیں بلکہ وہ آپ کے منتظر ہیں۔ ارشاد ہوا ہمارے لیے گھن میں پانی رکھو۔ ہم نے پانی رکھا تو آپؐ نے غسل فرمایا اس کے بعد چلنا چاہا لیکن آپ کو غش آگیا اور جب افادہ ہوا تو پھر پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے کہا جی نہیں یا رسول اللہ! وہ سب آپ کے منتظر ہیں۔ فرمایا ہمارے لیے طشت میں پانی رکھو چنانچہ ہم نے آپ کے حکم کی تعمیل کی اور آپؐ نے غسل کیا۔ پھر آپؐ چلنے کے لیے تیار ہوئے لیکن دوبارہ وہ آپ کو غش آگیا اور پھر ہوش میں آنے کے بعد ارشاد ہوا کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے عرض کیا جی نہیں یا رسول اللہ! وہ سب لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں اور دواھر لوگوں کی حالت

(۹۳۶) ☆ رسول اکرم کا غسل کرنا، پھر مسجد کی خواہش کرنا اور پے در پے بے ہوش ہو جانا یہ سب شدت مرض کی وجہ سے تھا حاشاؤ کلا ہرگز ہرگز آپ کو کسی قسم کا جنون نہیں تھا کیونکہ جنوں و پاگل ہیں ایک نقص ہے اور تغیر ہر نقص سے بالکل پاک و صاف ہیں۔ بیماریوں کی شدت سے اللہ تعالیٰ کو درجہ اور ثواب بڑھانا منظور ہے۔ صحابہ نے نماز کے لیے آپ کا انتظار کیا اس سے ثابت ہو کہ امام کے آنے کی امید ہو تو اس کا انتظار کرنا جائز ہے بشرطیکہ وقت نماز باقی ہو اور ہر مرتبہ بے ہوشی کے بعد غسل کرنا مستحب ہے اگر کئی مرتبہ کی بے ہوشی کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کر لیا جائے تب بھی کافی ہے۔ قاضی عیاض نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث میں غسل سے مراد وضو کرنا ہے کیونکہ بے ہوش ہونے کے بعد غسل واجب نہیں بلکہ وضو کرنا ضروری ہے۔

اور حضرت عمرؓ کے اس بیان سے کہ اے صدیق اکبرؓ! نماز پڑھانے کے آپ زیادہ مستحق ہیں کئی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

یہ تھی کہ وہ سب نماز عشاء کے لئے رسالت مآبؐ کی تشریف آوری کے مسجد میں منتظر تھے۔ آخر آپؐ نے ایک آدمی کے ہاتھ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کہلا بھیجا کہ آپ نماز پڑھائیں چنانچہ اس آدمی نے حضرت صدیق اکبرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ رحمت دو عالمؐ نے حکم دیا ہے کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نہایت نرم دل تھے وہ جلد روئے گئے تھے اسی لیے انھوں نے حضرت عمرؓ سے کہا اے عمر! تم نماز پڑھاؤ جس پر حضرت عمرؓ نے کہا میں آپ ہی امامت کے زیادہ حق ہیں اور آپ ہی کو نماز پڑھانے کیلئے حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت صدیق اکبرؓ نے کئی دن تک نماز پڑھائی اسی دوران ایک دن رسول اکرمؐ کی طبیعت ذرا اہلکی ہوئی تو آپؐ دو آدمیوں کا سپہارالے کر نماز ظہر کے لیے مسجد میں تشریف لے گئے۔ ان دو آدمیوں میں سے ایک حضرت عباسؓ تھے (جو آپ کے چچا تھے)۔ غریبیکہ رسول اکرمؐ مسجد میں اس وقت پہنچے جب کہ حضرت صدیق اکبرؓ بحیثیت امام نماز پڑھا رہے تھے۔ انھوں نے جب رسول اکرمؐ کو دیکھا تو پیچھے ہٹا چاہا لیکن آپؐ نے اشارہ سے فرمایا پیچھے نہ ہو اور اپنے ساتھ والوں سے فرمایا مجھے ابو بکرؓ کے برابر میں بٹھاؤ۔ چنانچہ ان دونوں نے آپ کو حضرت ابو بکر صدیقؓ کے برابر بٹھا دیا۔ رسالت مآبؐ بیٹھے بیٹھے نماز پڑھنے لگے اور حضرت صدیق اکبرؓ دویسے ہی کھڑے کھڑے رسول اکرمؐ کی نماز میں پیروی کرنے لگے گویا رسول اکرمؐ

فَاعْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنْوُءَ فَأَنْعَبِي عَلَيْهِ ثُمَّ افَاقَ فَقَالَ ((أَصَلَّى النَّاسُ)) فَقُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ قَالَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَفِيقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ قَالَتْ فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ بِلَاكِ الْإِهَامِ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّ مِنْ نَفْسِهِ حِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعِيسَى لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَأَى أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْثَمًا إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ لَا يَتَأَخَّرُ وَقَالَ لِهَمَّا ((أَجْلِسَا إِلَيَّ جَنِبِي)) فَأَجْلَسَاهُ إِلَى حَنْبِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّيَ وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ

لہ ایک تو یہ کہ تمام صحابہ کرام پر حضرت صدیق اکبرؓ کو فضیلت ثابت ہے دوسرے یہ کہ امام کو جب کوئی عذر ہو تو وہ اپنا خلیفہ مقرر کرے تیسرے یہ کہ حضرت صدیق اکبرؓ کے بعد حضرت عمرؓ فاروق تمام دیگر صحابہ پر افضل ہیں نیز اس حدیث شریف سے حسب مذہب امام شافعیؒ یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اگر امام بیٹھا ہو تو مقتدیوں کو بشرط طاقت قیام کر کے ہو کر نماز ادا کرنا چاہیے۔

اس حدیث شریف میں دوسرے سہار دینے والے شخص کا نام جو حضرت عباسؓ کے ساتھ تھے حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے حضرت علیؓ بتایا ہے۔ ایک روایت یہ ہے کہ دوسرے شخص فضل بن عباسؓ تھے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ دوسرے شخص دراصل اسامہ بن زیدؓ تھے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان سب لوگوں نے باری باری آپ کو سہارا دیا اور پہلی طرف حضرت عباسؓ جوں کے توں سہارا دیتے تھے

امام تھے اور حضرت صدیق اکبر مقتدی اور تمام صحابہ کرام حسب سابق اس فرض نماز ظہر میں حضرت صدیق اکبرؓ کی پیروی کر رہے تھے۔ عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عباسؓ کے پاس جا کر کہا میں تم کو وہ حدیث سنا تا ہوں جو حضرت عائشہؓ نے مجھے سنائی ہے اور ان کی طلب پہ میں نے پوری حدیث ان سے کہہ سنائی جسے سننے کے بعد انھوں نے کہا یہ پوری حدیث بالکل صحیح ہے۔ پھر پوچھا دوسرے شخص جو رسول اکرمؐ کے ساتھ تھے کیا ان کا نام ابو موئین حضرت عائشہؓ نے نہیں بتایا؟ میں نے جواب دیا جی نہیں۔ تو انھوں نے کہا وہ دوسرے آدمی حضرت علیؓ تھے۔

۹۳۷- حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ سب سے پہلے حضرت یمنہ کے گھر میں بیمار ہوئے پھر آپؐ نے تمام ازواج مطہرات سے میرے (عائشہؓ) گھر میں رہنے کی خواہش کی۔ چنانچہ سب نے اجازت دے دی کہ آپ میرے گھر میں رہیں اور میں آپ کی تیمارداری کروں۔ ایک دن آپ مسجد میں جانے کے لیے اس طرح روانہ ہوئے کہ آپ اپنا ایک ہاتھ فضل بن عباسؓ کے مونڈھے پر رکھے ہوئے تھے اور ایک ہاتھ ایک دوسرے شخص کے مونڈھے پر تھا اور ضعف کی وجہ سے آپ کے پاؤں زمین پر خطوط کھینچ رہے تھے۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث ابن عباسؓ کو سنائی تو انھوں نے کہا تم جانے ہو کہ دوسرا آدمی کس کا جس کا حضرت عائشہؓ نے نام نہیں لیا کون تھا؟ وہ حضرت علیؓ تھے۔

فَدَخَلْتُ عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أُعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرْضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ حَدِيثَهَا عَلَيْهِ فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمِعْتُ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ.

۹۳۷- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا اسْتَشْكَيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَاسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُعْرِضَ فِي بَيْتِهَا وَأَذِنَتْ لَهُ قَالَتْ فَخَرَجَ وَيَدُّهُ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَيَدُّهُ عَلَى رَجُلٍ آخَرَ وَهُوَ يَحْطُ بِرَجُلَيْهِ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَخَذَنِي مِنَ الرَّجُلِ الَّذِي لَمْ تَسْمَعْ عَائِشَةَ هُوَ عَلِيٌّ.

تہ رہے۔ اسی لیے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اس دوسرے شخص کا نام نہیں لیا کیونکہ وہ صرف ایک ہی شخص نہ تھے بلکہ کئی آدمی تھے جو باری باری رسول اکرمؐ کو سہارا دیتے ہوئے مسجد مکہ گئے تھے اور ان لوگوں میں حضرت علیؓ بھی شریک تھے۔ (نووی)

(۹۳۷) یہ حدیث شریف بھی اس امر کی دلیل ہے کہ باری باری ہر نبی کے پاس رہنما رسول اکرمؐ پر بھی واجب تھا اور جو لوگ سنت کہتے ہیں وہ اس اجازت کو صالح معاشرت اور حسن خلق کی دلیل بناتے ہیں نیز تمام علماء کا اتفاق ہے کہ دیگر ازواج مطہرات پر حضرت عائشہؓ صدیقہؓ کو افضلیت حاصل تھی۔ البتہ اس امر میں اختلاف ہے کہ حضرت خدیجہ الکبریٰؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ میں سے باہمی طور پر افضل کون تھیں۔

۹۳۸- حضرت عائشہؓ زوجہ نبی ﷺ روایت بیان کرتی ہیں کہ جب نبی اکرمؐ زیادہ بیمار ہو گئے تو آپؐ نے اپنی ازواجِ مطہرات سے اجازت طلب کی کہ آپ اپنی بیماری کے ایام میرے گھر گذاریں گے تو انہوں نے اس کی اجازت دے دی تو آپؐ دو آدمیوں کا سہارا لے کر اس حال میں آئے کہ آپ کے پاؤں زمین پر گھسیت رہے تھے عباس بن عبدالمطلب کے درمیان اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان۔ عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ کی بات کی عبد اللہ کو خبر دی تو عبد اللہ بن عباسؓ نے پوچھا کہ کیا تو جانتا ہے کہ وہ دوسرا شخص جس کا نام عائشہؓ نے نہ لیا وہ کون تھا؟ میں نے کہا نہیں فرمایا وہ علیؓ تھے۔

۹۳۹- حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے جب والد بزرگوار حضرت صدیق اکبرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تو میں نے اس بارے میں آپؐ کو باز رکھنے کی کوشش کی کہ مجھے خیال ہوا کہ آپؐ کے بعد جو کوئی آپ کا قائم مقام ہو گا لوگ اس کو منحوس کہیں گے اور اس سے محبت نہیں رکھیں گے اسی خیال کے مد نظر میں نے حضور اکرم ﷺ سے کہا کہ آپ حضرت صدیق اکبرؓ کو امامت کرنے سے معاف رکھیں تو مناسب ہو گا۔

۹۴۰- حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ بحالتِ مرض الموت جب رسول اللہؐ میرے گھر تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا حضرت ابو بکرؓ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں؟ جس پہ میں نے کہا یا رسول اللہ! حضرت ابو بکرؓ بہت نرم دل ہیں وہ جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں تو ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں بہہ نکلتی ہیں ان کے ماسوا کسی اور کو امامت کا حکم دیں تو مناسب ہو گا اور بخدا

۹۳۸- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَمَّا نَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَرْوَاحُهُ أَنْ يُعْرَضَ فِي بَيْتِي فَأُذِنَ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَحْلَيْنِ تَحْطُ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَأَحْبَبْتُ عَبْدَ اللَّهِ بِالَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى هَلْ تَدْرِي مَنْ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تَسْمَعْ عَائِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ابْنُ عِيسَى هُوَ عَلِيٌّ.

۹۳۹- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ وَمَا حَمَلَنِي عَلَى تَكْوَرٍ مَرَّعَتِيهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ يُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَحَلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا. وَإِلَّا أَنِّي كُنْتُ أَرَى أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ مَقَامَهُ أَحَدٌ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ فَأَرَدْتُ أَنْ يَغْدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَبِي بَكْرٍ.

۹۴۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي قَالَ ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ وَاقِعٌ إِذَا قُرَأَ الْقُرْآنُ لَا يَمِيلُ ذِمَّتُهُ قَلْبُهُ أَمَرْتُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا بِي إِلَّا

(۹۴۰) اس حدیث شریف کے آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح خواتین یوسفؑ پر بار بار ہٹ کرتی تھیں اسی طرح اسے عائشہؓ آپ اصرار نہ کریں کیونکہ رسول اللہؐ کی مصلحت اجرائے حکم امامت کو آپؐ نہیں سمجھ رہی ہیں اور حضرت صدیق اکبرؓ کا یہ اصرار بطور مشورہ و نیک صلاح تھا ورنہ نعوذ باللہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی نزاع کا مخالفت کو یہ انہیں کرنا چاہتی تھیں۔ نیز آپ وہ پیاری بی بی ہیں جن کے لیے قرآن کریم میں گیارہ آیات نازل ہوئیں۔ آپ کو رحمتِ دو عالم سے بے انتہا محبت تھی وہ اپنے خاوند کے حکم کو مانا انہیں چاہتی تھیں اور حق

میں نے یہ اس لیے کہا کہ لوگ میرے والد بزرگوار کو منحوس نہ سمجھیں کہ یہی وہ شخص ہیں جو پہلے پہل رسول اکرم کے خلیفہ اور قائم مقام ہوئے ہیں۔ میں نے دو تین مرتبہ حضورؐ کو والد بزرگوار کی امامت سے باز رکھنے کی کوشش کی لیکن رسول اکرمؐ نے یہی فیصلہ دیا کہ حضرت صدیق اکبرؓ ہی امامت کریں گے اور تم خواتین حضرت یوسفؑ کی خواتین کی مانند ہو۔

۹۴۱- حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ کی بیماری کے زمانہ میں حضرت بلالؓ آپکو نماز پڑھانے کے لیے بلانے آئے تو آپؐ نے فرمایا جاؤ حضرت ابو بکرؓ سے کہو کہ وہ امامت کرائیں جس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! وہ بہت نرم دل ہیں وہ جب آپؐ کی جگہ کھڑے ہو گئے تو لوگوں کو قرآن کریم نہ سنا سکیں گے کیونکہ قرآن کریم پڑھتے وقت ان کے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ آپؐ حضرت عمرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیں تو مناسب ہو گا لیکن دوبارہ ارشاد ہوا کہ جاؤ اور ابو بکرؓ کو حکم پہنچاؤ کہ وہ نماز پڑھائیں اور امامت کریں جس پہ حصہ سے میں نے کہا تم رسول اللہؐ سے کہو کہ حضرت ابو بکرؓ بڑے انتہا نرم دل ہیں وہ آپؐ کی جگہ کھڑے ہو کر قرآن کریم کی قرات نہ کر سکیں گے اس لیے حضرت عمرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیجئے۔ چنانچہ حصہ نے ایسا ہی کہا جس پر حضورؐ نے فرمایا تم یوسفؑ کی ساتھ والیوں کی مانند نہ بنو اور جاؤ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے کہو کہ وہ امامت کریں۔ آخر حضرت صدیق اکبرؓ نے امامت کے فرائض انجام دئے۔ ایک دن جب رسالت مآبؐ کی طبیعت ذرا ہلکی ہوئی تو آپؐ آدمیوں کے مونڈھوں کا سہارا لے کر مسجد میں تشریف لے گئے لیکن آپؐ کے پاؤں مبارک زمین

كَرَاهِيَةً أَنْ يَشَاءَهُمُ النَّاسُ بِأَوَّلِ مَنْ يَقُومُ فِي مَقَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَرَأَيْتُمْ مَرْثِيَّ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ ((لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ فَإِنْ كُنَّ صَوَاحِبُ يَوْسُفَ))

۹۴۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُتِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤَدِّنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يَسْمَعُ النَّاسُ فَلَوْ أَمَرْتُ عُمَرَ فَقَالَ ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) قَالَتْ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قَوْلِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يَسْمَعُ النَّاسُ فَلَوْ أَمَرْتُ عُمَرَ فَقَالَتْ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ كُنَّ لَأَتَيْنَ صَوَاحِبُ يَوْسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) قَالَتْ فَأَمَرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ حِقَّةَ قَتَامٍ يُهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرَجُلَاهُ تَخَطَّانِ فِي الْأَرْضِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّةَ ذَهَبٍ يَنَاقِرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

نمودہ اللہ آپؐ سے بدھتی سے بھی یہ اصرار نہیں کیا اگر نہ اپنے والد کے قاتلہ کے لیے جو چیز مفید ہوتی ہے اس سے کون انکار کر سکتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ آپؐ کا نشانہ دہی تھا جو حدیث میں ہے کہ آپؐ نے یہ نیک مشورہ صرف اسی لیے دیا تھا کہ لوگ آپؐ کے والد کو منحوس نہ کہیں۔ (تووی)

سے گھسٹتے چارہ تھے۔ اس وقت حضرت صدیق اکبرؓ نماز پڑھا رہے تھے چنانچہ حضور ﷺ نے اشارہ سے اپنی جگہ کھڑے رہنے کا حکم دیا اور خود حضرت صدیق اکبرؓ کی بائیں جانب بیٹھ گئے رسول اکرمؐ بیٹھے بیٹھے نماز پڑھا رہے تھے اور صدیق اکبرؓ پہلے کی طرح کھڑے ہوئے رسول اکرمؐ کی اقتدا کر رہے تھے اور باقی دیگر نمازی پہلے کی طرح حضرت صدیق اکبرؓ رضی اللہ عنہ کے پیچھے بحیثیت مقتدی نماز پڑھ رہے تھے۔

۹۴۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث نقل کی گئی ہے اور ان دونوں کی حدیث میں ”نقل“ کے بجائے ”مرض“ کے الفاظ آتے ہیں باقی حدیث میں بھی چند الفاظ کا فرق ہے باقی متنی وہی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَكَانَتْ فَحَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ جَالِسًا وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمًا يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْتَدِي النَّاسُ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ.

۹۴۲- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثَيْهِمَا نَحْوُ مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَضَةً الَّتِي تَوُفِّيَ فِيهِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مَسْرُورٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَجْلَسَ إِلَى جَنْبِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَأَبُو بَكْرٍ يُنْمِئُهُمُ التَّكْبِيرَ وَفِي حَدِيثِ عِيْسَى فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَبُو بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ وَأَبُو بَكْرٍ يُنْمِئُ النَّاسَ.

۹۴۳- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے زمانہ میں حضرت صدیق اکبرؓ کو امامت کا حکم دیا وہ نماز پڑھاتے تھے۔ حضرت عروہ کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت جب اچلی ہوئی تو بر بنائے تخفیف نفس مسجد میں تشریف لائے حضرت صدیق اکبرؓ نماز پڑھا رہے تھے انھوں نے آپ کی آہٹ پا کر پیچھے ہٹنا چاہا لیکن رسول اکرمؐ نے اشارہ سے فرمایا کہ تم اپنی جگہ کھڑے رہو۔ اس کے بعد آپ حضرت صدیق اکبرؓ کے برابر بیٹھ گئے پھر رسول اللہ کی امامت میں حضرت ابو بکرؓ نے نماز پڑھی اور دوسرے لوگوں نے پہلے کی مانند حضرت ابو بکرؓ کی امامت میں نماز پوری کی۔

۹۴۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ حَقَّةً فَخَرَجَ وَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يُؤْمُ النَّاسَ فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ كُنَّا أَنْتَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ.

۹۴۴- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي رَجَعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي تَوَفَّيَ فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْبَاقِيَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِيرَ الْحُمْرَةِ فَظَفَرُ بَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةٌ مُصْطَفَى ثُمَّ تَسَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا قَالَ قَبِيهَتَا وَنَحْنُ فِي الصَّلَاةِ مِنْ فَرَحٍ بِخُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَخَصَّ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقْبَتِهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَارَجَ لِلصَّلَاةِ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدُوهُ أَنْ أَتَيْمُوا صَلَاتَكُمْ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْحَى السُّتْرَ قَالَ تَوَفَّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ.

۹۴۵- عَنْ أَنَسٍ قَالَ آخِرُ نَظَرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَشَفَ السَّيَّارَةَ يَوْمَ الْبَاقِيَيْنِ بِهَذِهِ الْقُوصَةِ وَحَدِيثُ صَالِحٍ أَنَّهُ وَأَشْتَبَعُ.

۹۴۶- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْبَاقِيَيْنِ بَنَحُو حَدِيثَهُمَا.

۹۴۷- عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَخْرُجْ بَيْنَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثًا فَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ بِالْحِجَابِ فَرَقَعَهُ فَلَمَّا

۹۴۴- حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ رسول اکرم کے زمانہ علالت میں جس میں آپ نے رحلت فرمائی حضرت صدیق اکبر نماز پڑھاتے تھے۔ پیر کے دن جب کہ تمام لوگ صف باندھے نماز پڑھ رہے تھے کہ رسول اکرم نے اپنے کمرہ کا پردہ اٹھا کر ہماری طرف دیکھا آپ کھڑے ہوئے تھے اور آپ کا چہرہ مبارک مصحف کے ورق کی طرح درخشاں تھا آپ نے ہم لوگوں کو مذہب اسلام پر مستعد اور نماز میں مشغول دیکھ کر تبسم فرمایا اور مجھے اور ہم لوگوں کی حالت یہ تھی کہ ہم نماز پڑھنے کے دوران ہی بے انتہا مسرور ہو گئے کہ رسول اکرم نماز پڑھاتے تشریف لارہے ہیں حضرت صدیق اکبر نے آپ کی آہٹ محسوس کر کے کہ آپ تشریف لارہے ہیں پیچھے ہٹنا چاہا کہ رسول اکرم نے ہاتھ کے اشارہ سے فرمایا کہ تم لوگ اپنی نماز مکمل کرو اس کے بعد رسالت مآب پھر اپنے کمرہ میں واپس تشریف لے گئے اور دروازہ کا پردہ چھوڑ لیا اور اسی دن آپ نے رحلت فرمائی۔

۹۴۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کا آخری دیدار سوموار کے روز پردہ اٹھاتے وقت کیا۔ باقی حدیث وہی ہے۔

۹۴۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۹۴۷- انس بن مالک کا بیان ہے کہ رسول اکرم نے اپنی علالت کے زمانہ میں تین دن تک ہم کو نماز نہیں پڑھائی۔ اس زمانہ میں حضرت صدیق اکبر امامت کر رہے تھے ایک دن آپ نے اپنے

(۹۴۳) * ممکن ہے کہ آپ نماز پڑھانے کے لیے تشریف لارہے ہوں لیکن آپ خود میں اتنی طاقت نہ دیکھ کر واپس تشریف لے گئے اور یہ بھی ممکن ہے کہ چونکہ آپ نے حضرت صدیق اکبر کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا اور آپ کو معلوم بھی ہو چکا تھا کہ حضرت صدیق اکبر امامت کر رہے ہیں تاہم جو غم مساند کرنے کے لیے تشریف لائے تھے کہ دوسرے لوگ ان کے پیچھے کس طرح نماز پڑھتے اور اقتدار کر رہے ہیں۔ الحاصل حضرت صدیق اکبر نے رسول اکرم کی زندگی میں ہی امامت کی اور آپ ہی خلیفہ اول ہیں۔ (لا مخرج)

حجرہ مبارک کا پردہ اٹھایا ہم نے آپ کے چہرہ مبارک کا دیدار کیا اور یہ افواہ منظر ہم کو بے اعتناء اچھا معلوم ہوا۔ آپ نے حضرت صدیق اکبرؓ کو نماز پڑھاتے رہنے کا دست مبارک سے اشارہ کیا اور پھر حجرہ کا پردہ چھوڑ لیا۔ اس کے بعد ہم لوگوں نے وفات تک رسالت مآبؐ کو نہیں دیکھا۔

۹۳۸- ابو موسیٰؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ طویل ہوئے اور آپؐ نے اپنی اس سخت علالت کے زمانہ میں حکم دیا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نماز پڑھائیں جس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا رسول اللہؐ حضرت صدیقؓ کو بہت نرم دل ہیں وہ جب آپؐ کے قائم مقام امامت کریں گے تو نماز نہ پڑھا سکیں گے تو پھر دوبارہ ارشاد ہوا کہ جاؤ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کو حکم دو کہ وہ امامت کریں اور اے عائشہ! تم عورتیں حضرت یوسفؑ کی صاحبان ہو اور پھر تادم آخر حضرت ابو بکرؓ نماز پڑھاتے رہے۔

باب: جب امام کے آنے میں تاخیر ہو اور کسی فتنہ و فساد کا خوف نہ ہو تو اندریں حالت کسی

اور کو وقتی امام بنا سکتے ہیں

۹۳۹- سہل بن سعد ساعدیؓ کا بیان ہے کہ بنی عمرو بن عوف والوں میں رسول اللہؐ بغرض مصالحت تشریف لے گئے چونکہ نماز کا وقت ہو چکا تھا اس لیے مؤذن نے اذان دینے کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ سے کہا میں تکبیر کہتا ہوں آپ نماز پڑھائیے۔ چنانچہ حضرت صدیق اکبرؓ نماز پڑھا رہے تھے کہ رسول اکرمؐ پیچھے

وَضَحَّ لَنَا وَجْهَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَرْنَا مَنَظَرًا قَطُّ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ وَضَحَ لَنَا قَالَ فَأَوْرَأْنَا نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَأَرْحَى نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ الْحِجَابَ فَلَمْ تَقْدِرْ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ.

۹۴۸- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَدْرَجَتْهُ مَرَضُهُ فَقَالَ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ مَتَى يَغْمُ مَقَامُكَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ ((مُؤَيَّ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكَ صَوَاحِبٌ يَوْسَفَ)) قَالَ فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ حَيَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ تَقْدِيمِ الْجَمَاعَةِ مَنْ يُصَلِّي بِهِمْ إِذَا تَأَخَّرَ الْإِمَامُ وَلَمْ يَخَافُوا مَفْسَدَةَ

بِالتَّقْدِيمِ

۹۴۹- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَخَانَتْ الصَّلَاةَ فَخَاءَ الْمُؤَذِّنِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتُصَلِّي بِالنَّاسِ فَأُتِيتُمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَخَاءَ رَسُولِ

(۹۳۹) اس حدیث شریف سے کئی فائدے ثابت ہوئے پہلا یہ کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی امامت اور باقی دیگر صحابہ پر آپؐ کی فضیلت دوسرے یہ کہ امام کا خود جا کر لوگوں میں مصالحت کرانا۔ تیسرے یہ کہ امام کی غیر موجودگی میں کسی اور کو خلیفہ بنالینا بشرطیکہ اس خلافت کو خود امام پسند کرے اور کسی فساد کا اندیشہ نہ ہو۔ چوتھے یہ کہ وہ شخص خلیفہ بنایا جائے جو امامت کے لیے سب سے زیادہ موزوں ہو۔ پانچویں یہ کہ مؤذن اسی کو امامت کے لیے کہے جو سب سے زیادہ افضل ہو اور اسی حالت میں مؤذن کے کہے کو ماننا چاہیے۔ چھٹے یہ کہ عمل قلیل مثلاً دستک دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ ساتویں یہ کہ بشرط ضرورت نماز میں ایک دو قدم آگے پیچھے ہٹنا درست ہے۔ آٹھویں یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف

سے آئے اور لوگوں میں سے نکلے ہوئے صف میں شریک ہو گئے۔ مقتدی دستک دینے لگے۔ لیکن حضرت صدیقؓ نماز میں کسی دوسری طرف متوجہ نہ ہوتے تھے۔ مقتدی جب بکثرت دستک دینے لگے تو آپ متوجہ ہوئے اور رحمتِ دو عالم کو دیکھ کر آپ نے پیچھے ہٹنا چاہا جس پر حضورؐ نے اشارہ سے فرمایا تم اپنی جگہ کھڑے رہو۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضورؐ کے اس شرفِ امامت بخشے پر اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پیچھے آکر صف میں شریک ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے اور نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد آپ نے پوچھا اے ابو بکرؓ تم اپنی جگہ کھڑے کیوں نہیں رہے ہیں نے تو تم کو کھڑے رہنے کا حکم دیا تھا؟ جس پر حضرت صدیقؓ اکبرؓ نے عرض کیا ابو قحافہ کے بیٹے میں اتنی سکت نہیں کہ وہ رسول اللہؐ کی امامت کرے پھر حضورؐ نے مقتدیوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا تم نے بہت زیادہ دستک دی دستک تو عورتوں کے لیے ہے جہیں جب نماز میں کوئی حادثہ پیش آجائے تو تم لوگ سبحان اللہ کہو۔ جب تم سبحان اللہ کہو گے تو امام تمہاری طرف متوجہ ہو جائے گا۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَحْلُصْنَ حَتَّى وَتَقُ فِي الصَّفِّ فَصَغُ النَّاسِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّنْفِيضَ تَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ ((يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقِفْتَ إِذَا أَمَرْتُكَ)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِإِبْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمْ التَّنْفِيضَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْبَحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ التَّنْفِيضَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّنْفِيضُ لِلنِّسَاءِ))

ابو مزید فوت ملے پر ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر کا اور ست ہے۔ نویں یہ کہ بشرطِ ضرورت نماز میں دوسری طرف دیکھنا جائز ہے۔ دسویں یہ کہ نماز پوری کرنے کے لیے امام کسی کو اپنا خلیفہ مقرر کر سکتا ہے اور یہی نہ جب تمام اہل حدیث کا ہے۔ گیارہویں یہ کہ امام نماز میں شریک ہونے کے بعد بحیثیت تابع و مقتدی امامت کرنے والے سے اس کی عزت و توقیر بڑھانے کے لیے کوئی بات کہے تو اس امامت کرنے والے کو لحاظِ ادب و عزت اپنے امام کی جو بحالت موجود مقتدی ہو بات نہ ماننا چاہیے کیونکہ حقیقی عزت امام کی ہی ہے۔ بارہویں یہ کہ بزرگوں کا ادب کیا جائے۔ تیرہویں یہ کہ اگر نماز میں کوئی حادثہ پیش آجائے تو مرد و بواہر سبحان اللہ کہے اور عورت اپنی داہنی ہتھیلی اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر مار کر دستک دے وگرت اگر کھیل کود کی مانند تالی بجائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ چودہویں یہ کہ اول وقت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ پندرہویں یہ کہ تکبیر اس وقت کہی جائے جب کہ نماز پڑھانے کے لیے امام تیار ہو۔ سولہویں یہ کہ اذان دینے والا ہی تکبیر اقامت کہے سترہویں یہ کہ بشرطِ ضرورت صف چیر کر آگے بڑھنا یا پیچھے لوٹ جانا درست ہے۔ اٹھارہویں یہ کہ امام اس شخص کی اقتدا کر سکتا ہے جب کہ اس تابع یا خلیفہ کے ساتھ ہی اس امام نے تکبیر تحریر بھی ہو اور رسول اکرمؐ نے حضرت صدیق اکبرؓ کی نماز پڑھاتے میں شرکت کی تھی۔ (امام نووی)

- ۹۵۰۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِعَنْ خَالِدِ بْنِ مَلِكٍ وَبِهِ حَدِيثُهُمَا قَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَأَاهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ.
- ۹۵۱۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ ذَهَبَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِعَنْ خَالِدِ بْنِ وَزَّادٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَرَّقَ الصُّفُوفَ حَتَّى قَامَ عِنْدَ الصَّفِّ الْمُتَمَدِّمْ وَفِيهِ أَنْ أَبَا بَكْرٍ رَجَعَ الْقَهْقَرَى.
- ۹۵۲۔ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَبُوكَ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَنَبَزَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ الْغَائِطِ فَحَمَلَتْ مَعَهُ إِذَاؤُهُ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيَّ أَخَذْتُ أَهْرَيقَ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِذَاؤِ وَغَسَلْتُ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلْتُ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُخْرِجُ حَبْتَهُ عَنِ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمًا حَبْتَهُ فَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي الْحَبْتِ حَتَّى أَخْرَجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْ أَشْطَلِ الْحَبْتِ وَغَسَلْتُ ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْبِرْفَقَيْنِ ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلَى خَفِيهِ ثُمَّ أَقْبَلَ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَأَقْبَلْتُ مَعَهُ حَتَّى نَجَدْتُ النَّاسَ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَصَلَّى لَهُمْ فَأَذْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلَّى مَعَ النَّاسِ الرَّكْعَةَ الْآخِرَةَ فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُبَسِّمُ صَلَاتَهُ فَأَفْزَعَ ذَلِكَ الْمُسْلِمِينَ فَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ
- ۹۵۰۔ سہل بن سعدؓ کی اس روایت میں یہی ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے بحالت نماز اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ کی تعریف کی اور پھر اٹلے پاؤں پیچھے ہٹ کر صف میں شریک ہو گئے۔
- ۹۵۱۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں مصالحت کے لیے تشریف لے گئے وہاں سے واپسی پر آپؐ پچھلی صفوں سے نکلے ہوئے پہلی صف میں آکر کھڑے ہو گئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اٹلے پاؤں پیچھے ہٹ گئے۔
- ۹۵۲۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ تبوک میں شرکت کی۔ ایک صبح قبل نماز فجر اسی مقام تبوک میں آپؐ رفع حاجت کے لیے روانہ ہوئے اور میں پانی کا لٹا لٹا کر ہوئے آپ کے ساتھ تھا۔ رفع حاجت کے بعد جب آپؐ تشریف لائے تو میں نے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا آپؐ نے پہلے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے پھر منہ دھویا پھر جبہ کو ہاتھوں پہ چڑھانا چاہا لیکن اس کی آستینیں چھوٹی تھیں اس لیے آپؐ نے جبہ کے نیچے سے اپنے دونوں ہاتھ نکال کر کہنوں تک دھوئے اور اس کے بعد موزوں پر مسح کیا۔ پھر میں آپؐ کے ساتھ ہی روانہ ہوا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ عبدالرحمن بن عوف نماز پڑھا رہے ہیں چنانچہ ان کے پیچھے حضور اکرمؐ نے ایک رکعت پڑھی۔ عبدالرحمن بن عوف نے دونوں رکعتیں پڑھنے کے بعد سلام بھیج کر دیکھا تو رسول اکرمؐ نماز پوری کرنے کی خاطر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو گئے تھے۔ مسلمان یہ دیکھ کر گھبرا گئے اور انھوں نے بکثرت تسبیح پڑھی پھر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فراغت نماز فرمایا تم لوگوں

(۹۵۱) ☆ امام بحالت نماز جب پیچھے ہٹے تو قبل کی طرف پیٹھ کر کے پیچھے نہ ہٹے بلکہ اس کو اٹلے پاؤں پیچھے ہٹنا چاہیے۔ (امام نوویؒ)

نے اچھا کیا اور بحالت مسرت فرمایا تم لوگ وقت مقررہ پر نماز پڑھا کرو۔

۹۵۳- حمزہ بن مغیرہ بن نے بھی عباد کی مانند حدیث بیان کی۔ مغیرہ کا قول ہے کہ میں نے عبدالرحمن بن عوف کو پیچھے ہٹانا چاہا لیکن رسول اکرم نے ارشاد فرمایا کہ انہیں نماز پڑھانے دو۔

باب: نماز میں اگر کوئی حادثہ پیش آئے تو مرد تسبیح کہیں اور خواتین دستک دیں

۹۵۴- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رحمت عالم نے فرمایا نماز میں مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہیے اور خواتین کو دستک دینا چاہیے۔ حرمہ نے ابن شہاب کا یہ قول بیان کیا میں نے چند علماء کو دیکھا جو بحالت نماز تسبیح پڑھتے اور اشارہ کرتے تھے۔

۹۵۵-

باب: دل لگا کر اچھی طرح پڑھانے کے احکام

۹۵۷- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک دن نماز پڑھانے کے بعد فرمایا اے فلاں! تم اپنی نماز اچھی طرح کیوں ادا نہیں کرتے؟ کیا نمازی کو یہ دکھائی نہیں دیتا کہ وہ

ﷺ صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ ((أَحْسَنْتُمْ)) أَوْ قَالَ قَدْ أَصَبْتُمْ يَغِطُّهُمْ أَنْ صَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْحَتِهَا.

۹۵۳- عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ نَحْوَ حَدِيثِ عُبَادٍ قَالَ الْمُغِيرَةُ قَارَدَتْ تَأْخِيرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((دَعَهُ)).

بَابُ تَسْبِيحِ الرَّجُلِ وَتَصْفِيكِ الْمَرْأَةِ إِذَا نَابَهُمَا شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ

۹۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيكِ لِلنِّسَاءِ)) زَادَ حَرْمَلَةُ فِي رَوَاتِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُسَبِّحُونَ وَيُصَفِّوْنَ.

۹۵۵- عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۹۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ ((فِي الصَّلَاةِ)).

بَابُ الْأَمْرِ بِتَحْسِينِ الصَّلَاةِ وَإِتْمَامِهَا وَالْخُشُوعِ فِيهَا

۹۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ ((يَا فَلَانُ أَلَا تَحْسِنُ صَلَاتَكَ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّيُّ

(۹۵۳) ☆ اوپر والی حدیث کتاب الطہارت میں بیان ہو چکی ہے۔ ان ہر دو احادیث سے ثابت ہوا کہ اچھی طرح وضو کیا جائے اور دوسرا آدمی بھی وضو کر سکتا ہے۔ نیز امام نماز کو نہ ہٹا کر بھی اس کے پیچھے امام وقت نماز پڑھ سکتا ہے۔ بہر حال نماز وقت مقررہ پر پڑھنا ضروری ہے۔ اگر مقررہ امام کی آمد میں تاخیر ہو تو اس کا غلیفہ بتایا جاسکتا ہے۔

(۹۵۴) ☆ بشرط ضرورت دوران نماز مردوں کو تسبیح پڑھنا و اشارہ کرنا اور خواتین کو دستک دینا جائز ہے اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ دستک دینے کی ترکیب یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی پھٹی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر زور سے مار جائے۔ (از مترجم اقبال الدین احمد)

کس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ حالانکہ نمازی اپنے فائدوں کے لیے نماز پڑھتا ہے اور بخدا میں جس طرح آگے سے دیکھتا ہوں اسی طرح پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

۹۵۸- حضرت ابو ہریرہؓ نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد بیان کیا تم سمجھتے ہو کہ میں صرف قبلہ کی طرف دیکھ رہا ہوں حالانکہ بخدا مجھ پر تمہارے رکوع و سجود پوشیدہ نہیں میں تم کو پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

۹۵۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بیان کیا رکوع و سجود اچھی طرح ادا کرو اور تم جب رکوع و سجود کرتے ہو تو بخدا میں پیٹھ پیچھے سے یا اپنے پیچھے سے تم کو دیکھتا ہوں۔

۹۶۰- حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا لوگو! تم اپنے رکوع و سجود اچھی طرح ادا کرو اور جب تم رکوع و سجود کرتے ہو تو خدا کی قسم میں پیٹھ پیچھے سے تم کو رکوع و سجود کرتے دیکھتا ہوں۔

باب: امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کرنا حرام ہے

إِذَا صَلَّى كَيْفَ يُصَلِّي فَإِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفْسِهِ
إِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْصُرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أَنْصُرُ مِنْ
بَيْنِ يَدَيَّ))

۹۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((هَلْ تَرَوْنَ قِبَلَتِي هَا هُنَا
فَوَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا سُجُودُكُمْ
إِنِّي لَأَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِي))

۹۵۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
((أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّي
لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي وَرَبَّنَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي
إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ))

۹۶۰- عَنْ أَنَسِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَتِمُّوا
الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ
ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ)) وَفِي
حَدِيثٍ سَعِيدٍ ((إِذَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا سَجَدْتُمْ))

بَابُ تَحْرِيمِ سَبْقِ الْإِمَامِ بِرُكُوعٍ أَوْ
سُجُودٍ وَتَحَوُّلِهَا

۹۶۱- عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا

۹۶۱- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے ایک دن نماز پڑھانے کے فوراً ہی بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا لوگو! میں

(۹۶۰) ☆ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرمؐ کو پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھنے کی اس طرح قوت عطا فرمائی تھی جس طرح ہم کو سامنے سے دیکھنے کی طاقت دی ہے۔ پیٹھ پیچھے یعنی پشت کی چیزوں کو دیکھنے کی قوت بطور عرق عادات انسانی آپ کو عنایت کی گئی تھی اور یہ امر خلاف شرع یا مخالف عقل نہیں آج ہزار ہا میل دور کی چیزیں معمولی لوگ بھی دیکھ رہے ہیں اور جب کہ رسالت مآبؐ نے پشت کی اشیاء کو خود ملاحظہ فرمایا تو یہ عین شریعت سے جس کا ماننا واجب ہے۔ امام احمد بن حنبل اور دیگر بڑے بڑے علماء کا قول ہے کہ پیٹھ پیچھے سے دیکھنے کا مطلب ھینچنا دیکھنا ہے (اور یہ پشت کے پیچھے سے دیکھنا نماز ہی کے ساتھ مخصوص تھا جیسا کہ احادیث میں صراحت ہے) نیز اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز یا طہیستان ادا کی جائے اور بشرط ضرورت اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا جائز ہے علاوہ ازیں بغیر ضرورت قسم نہ کھائی جائے۔

(۹۶۱) ☆ مقتدی پر واجب اور فرض ہے کہ وہ نماز میں امام سے پہلے کوئی فعل نہ کرے وگرنہ اس کا وہ فعل حرام ہے۔

تمہارا امام ہوں اس لیے مجھ سے پہلے رکوع، سجدہ، قنوت اور سلام نہ پھیرو میں آگے اور پیچھے سے تم کو دیکھتا ہوں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو چیزیں میں دیکھتا ہوں اگر تم انہیں دیکھ لو تو سونو کم اور روزِ یادہ۔ لوگوں نے پوچھا رسول اللہ! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ ارشاد ہوا میں نے جنت اور دوزخ دیکھی ہے۔

۹۶۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہی روایت کرتے ہیں لیکن اس میں نماز سے پھرنے کا ذکر نہیں۔

۹۶۳- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا جو کوئی امام سے پہلے سجدہ سے اٹھتا اٹھتا ہے اسے ڈرتا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر کی طرح کر دے گا۔

۹۶۴- حضرت ابوہریرہؓ نے رحمت دو عالم ﷺ کا ارشاد بیان کیا کہ امام سے پہلے سجدہ سے جو کوئی سر اٹھاتا ہے تو پروردگار عالم اس کی صورت پلٹ کر گدھے کی مانند کر دے گا۔

۹۶۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

باب: نماز میں آسمان کی طرف دیکھنے کی ممانعت

۹۶۶- حضرت جابر بن سمرہ نے رسول اکرمؐ کا ارشاد بیان کیا جو لوگ نماز میں آسمان کی طرف دیکھتے ہیں وہ اس حرکت سے باز

يُوجِبُهُ فَقَالَ ((أَتَيْهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْقُوفُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْإِصْرَافِ فَإِنِّي أَرَأَيْتُمْ مَا خَلْفِي ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي مُمْتَصِدٌّ بِيَدِهِ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُمْ لَفَضَحْتُمْ قَلِيلًا وَلَكَيْتُمْ كَثِيرًا)) قَالُوا وَمَا رَأَيْتُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ.

۹۶۲- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ حَرِيرٍ ((وَلَا بِالْإِصْرَافِ)).

۹۶۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ ((أَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوَّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ جَمَارٍ)).

۹۶۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((أَمَا يَأْمَنُ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ فِي صَلَاتِهِ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوَّلَ اللَّهُ صُورَتَهُ فِي صُورَةِ جَمَارٍ)).

۹۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الرَّبِيعِ بْنِ مُسْلِمٍ ((أَنْ يُجْعَلَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَجْهَ جَمَارٍ)).

بَابُ النَّهْيِ عَنِ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى

السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

۹۶۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْتَهُنَّ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ

(۹۶۳) ☆ جنھوں نے انسانی پیدائش اور کالہائے فطرت سمجھنے کے لیے معمولی سا بھی غور و فکر کیا وہ جانتے ہیں کہ انسان کو گدھا اور گدھے کو انسان بنانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک دشوار نہیں ہے۔ البتہ عقل کے اندھے اور دل و دماغ کے کمزور تقلید پر مرنے والے اس تہذیبی کو خارج از امکان سمجھتے ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جن میں غور و فکر کا مادہ ہے وہی نہیں اور عقل و شعور سے بے بہرہ ہیں ان کا سر پروردگار نے گدھے کی طرح کر دیا ہے جو بظاہر انسان نظر آتے ہیں لیکن دل و دماغ سر اور ہچکے کے مد نظر وہ گدھے سے بھی بدتر ہیں۔ (العیاذ باللہ)

إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ أَوْ لَا تَرْجِعْ إِلَيْهِمْ))
 ۹۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
 ((لَيْتَنِي هُنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارُهُمْ عِنْدَ
 الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخَفَّنَ
 أَبْصَارُهُمْ))

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالْيَدِ وَرَفْعِهَا عِنْدَ
 السَّلَامِ وَإِتْمَامِ الصُّفُوفِ الْأُولَى
 وَالتَّرَاصُّ فِيهَا وَاللَّامِرُ بِالِاجْتِمَاعِ
 ۹۶۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مَا لِي أَرَاكُمْ زَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهُنَّ
 أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسَ اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ)) قَالَ
 ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَأَانَا حَلَقًا فَقَالَ ((مَا لِي أَرَاكُمْ
 عَزِيزِينَ)) قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ ((أَلَا تَصُفُّونَ
 كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا)) فَقُلْنَا يَا رَسُولَ
 اللَّهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ ((يَتَوَسَّوْنَ
 الصُّفُوفَ الْأُولَى وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ))

آئیں وگرنہ اس کی آنکھیں جاتی رہیں گی۔
 ۹۶۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رحمت دو عالم ﷺ کا ارشاد بیان
 کہ لوگ نماز میں آسمان کی جانب نہ دیکھیں وگرنہ ان کی قوت
 بینائی زائل کر دی جائے گی۔

باب: نماز میں بیجا حرکت مسلام کے لیے ہاتھ اٹھانے
 کی ممانعت نیز اگلی صف پوری کرنے اور باہم مل کر
 کھڑے ہونے کے احکام

۹۶۸- حضرت جابر بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف
 لائے اور فرمایا میں تم کو اس طرح ہاتھ اٹھاتے دیکھ رہا ہوں گویا وہ
 شریگھوڑوں کی دم ہیں تم لوگ نماز میں حرکت نہ کیا کرو۔ پھر ایک
 مرتبہ آپ نے ہم کو حلقہ باندھے دیکھ فرمایا تم لوگ الگ الگ کیوں
 ہو؟ پھر ایک مرتبہ آپ نے فرمایا تم لوگ اس طرح صف باندھا
 کرو جس طرح بارگاہ الہی میں فرشتے صف بستہ رہتے ہیں۔ تم لوگ
 سب سے پہلے اگلی صف پوری کیا کرو اور صف میں مل کر کھڑے
 ہو ا کرو۔

(۹۶۷) ☆ ذات مقدس پروردگار عالم ساتوں آسمانوں کے اوپر عرش پر مستوی ہے اس بناء پر نماز کی کے لیے ضروری ہے کہ وہ نماز میں اپنی
 نظریں نیچی رکھے۔ نماز میں آسمان کی جانب دیکھنا بالاجماع ممنوع ہے البتہ دعا کی حالت میں آسمان کی جانب دیکھنے کی بابت قاضی عیاض نے علماء کا
 باہمی اختلاف بیان کیا ہے۔ قاضی شریع وغیرہ نے بحالت دعا بھی آسمان کی جانب نظریں جمائے رکھنے کو مکروہ کہا ہے علاوہ ازیں جمہور علماء کا
 بیان ہے کہ بحالت دعا آسمان کی طرف دیکھنا جائز ہے کیونکہ جس طرح نماز کے لیے کعبہ کو قبلہ گردانا گیا ہے بالکل اسی طرح دعا کے لیے آسمان
 کو قبلہ کہا گیا ہے۔ اسی لیے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی جائے اور ہر دعا کو صرف اللہ تعالیٰ ہی قبول کر تا ہوا دیتا ہے۔

(۹۶۸) ☆ صفیں پوری کرنے کا مطلب یہ ہے کہ سب سے پہلے اگلی صف پوری کی جائے اس کے بعد دوسری اور پھر تیسری وغیرہ یعنی جب
 تک پہلی صف پوری نہ ہو جائے اس وقت تک دوسری شروع نہ کی جائے۔ نیز نماز کی صفوں میں اس طرح کھڑا ہونا چاہیے کہ دو آدمیوں کے
 درمیان کوئی جگہ خالی نہ رہے اب کے ساتھ ایک قطار میں برابر کھڑا ہوا کریں۔ اس حدیث شریف میں ہاتھ اٹھانے کی جو ممانعت ہے اس سے
 مراد یہ ہے کہ سلام پھیرتے وقت ہاتھ نہ اٹھائیں جیسے کہ دوسری روایت میں اس کی تصریح موجود ہے اس سے رکوع میں جلتے اور رکوع سے
 سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنے کی ممانعت مقصود نہیں ہے کیونکہ وہ تو مستحب بلکہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ جو احتلاف اس حدیث کو قطع

۹۶۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۹۷۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْحَائِضِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((غَلَامٌ قَوْمُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهُمَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شَمْسِي إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخْذِهِ ثُمَّ يَسْلَمَ عَلَى أَخِيهِ مَنْ عَلَى يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ))

۹۷۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِأَيْدِينَا السَّلَامَ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَظَنَرُ الْيَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَا شَأْنُكُمْ تُشِيرُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهُمَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شَمْسِي إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْقَ إِلَى صَاحِبِهِ وَلَا يُؤْمِئْ بِيَدِهِ))

بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ وَإِقَامَتِهَا وَفَضْلِ الْأَوَّلِ فَأَلَّوْلُ مِنْهَا وَالْأَزْدِحَامِ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَالْمُسَابَقَةِ إِلَيْهَا وَتَقْدِيمِ أُولِي الْفَضْلِ وَتَقْرِيْبِهِمْ مِنَ الْإِمَامِ

۹۷۲- عَنْ أَبِي سَمُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ ((اسْتَوْوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ

۹۶۹- اعمش کی سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۹۷۰ حضرت جابر بن سمرة کا بیان ہے کہ رسول اکرم کے ساتھ جب ہم لوگ نماز پڑھتے تو نماز کے ختم پر دائیں بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے تھے۔ یہ ملاحظہ فرما کر حضور نے ارشاد فرمایا تم لوگ اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے ہو جیسے شری گھوڑوں کی دیش بتی ہیں۔ تمہیں یہی کافی ہے کہ تم قعدہ میں اپنی رانوں پر ہاتھ رکھے ہوئے دائیں اور بائیں منہ موڑ کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرو۔

۹۷۱ حضرت جابر بن سمرة کا بیان ہے ہم لوگ رسالت مآب کے ساتھ نماز پڑھتے تو ختم نماز پر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے تھے۔ یہ دیکھ کر رحمت دواعلم نے فرمایا تمہیں یہ کیا ہو گیا ہے؟ تم اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے ہو گویا وہ شری گھوڑوں کی دیش ہیں۔ تم میں سے جب کوئی نماز ختم کرے تو اپنے بھائی کی جانب منہ کر کے صرف زبان سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے اور ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔

باب: صفوں کو برابر کرنے، پہلی صف کی فضیلت اور پہلی صف پر ازدحام اور سبقت کرنے اور اصحاب فضل کو مقدم کرنے اور امام کے قریب کرنے کے احکام

۹۷۲- ابو سمود کا بیان ہے کہ نماز کے لئے رسول اکرم ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے برابر کھڑے رہو اور آگے پیچھے نہ بنو ورنہ تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ نیز میرے

لئے رتبہ دین کی ممانعت کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں وہ بے علم اور احادیث نبویہ سے ناواقف ہیں۔ (امام نووی)

(۹۷۱) ☆ نماز کا سلام پھیرتے وقت صرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا چاہیے اور ہاتھ سے کوئی اشارہ نہ کرنا چاہیے۔

(۹۷۲) ☆ اس حدیث شریف سے یہ ثابت ہوا کہ امام کے پاس وہ لوگ کھڑے ہوں جو صاحبان عقل و شعور اور دوسروں سے افضل ہوں تاکہ امام بوقت ضرورت کسی کو خلیفہ مقرر کر سکے۔ امام بھول چوک جائے تو اس کی اصلاح کرنے کے اہل ہوں اور نماز کی ترکیب سیکھ کر پھر

قریب وہ کھڑے ہوں جو کہ بہت سمجھدار و عقلمند ہیں اور پھر جوان سے قریب ہوں۔ اس کے بعد ابو مسعودؓ نے کہا آج تم لوگوں میں بے انتہا اختلافات رونما ہو گئے ہیں۔

۹۷۳- ابن عیینہ کی سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔
۹۷۴- عبد اللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا میرے نزدیک وہ لوگ کھڑے ہوں جو عقل و شعور کے مالک ہوں ان کے بعد متوسط لوگ پھر ان کے بعد اور لوگ۔ نیز بازاری حرکات سے تم لوگ پرہیز کرو۔

۹۷۵- حضرت انسؓ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ اپنی صفیں برابر رکھا کرو کیونکہ صف بندی سے نماز کی تکمیل ہوتی ہے۔

۹۷۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ صفیں پوری کیا کرو کیونکہ میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

۹۷۷- ہمام کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے کئی حدیثیں بیان کرتے ہوئے ہم سے کہا کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے نماز میں صفیں سیدھی رکھا کرو کیونکہ عمدہ صف بندی سے نماز اچھی معلوم ہوتی ہے۔

۹۷۸- حضرت نعمانؓ نے کہا کہ میں نے رسول اکرم کو فرماتے سنا ہے تم اپنی صفیں سیدھی رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تم میں مخالفت پیدا کر دے گا۔

قُلُوبُكُمْ لِيَلْبِسِي مِنْكُمْ أَوَّلُو الْأَخْلَامِ وَالنَّهْيُ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمْ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا.

۹۷۳- عَنْ ابْنِ عَيِّنَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.
۹۷۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِيَلْبِسِي مِنْكُمْ أَوَّلُو الْأَخْلَامِ وَالنَّهْيُ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ فَلَانَا وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ النَّاسِ وَقِ)).

۹۷۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ)).

۹۷۶- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اتَّمُوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي)).

۹۷۷- عَنْ هَمَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ ((أَقِيمُوا الصَّفِّ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ)).

۹۷۸- عَنْ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((تَسَوُّوا صُفُوفَكُمْ أَوْ لِيَخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ)).

تقریباً دوسروں کو بھی سکھائیں۔ ان کے بعد وہ لوگ کھڑے ہوں جو اتنے زیادہ فضیلت کے حامل نہ ہوں اور پھر انادوسط درجہ والوں کے بعد دوسرے لوگ کھڑے ہوں۔ واضح رہے کہ یہ حکم صرف نماز کے لیے ہی خاص نہیں بلکہ ہر مجلس میں صاحبان فضل و کمال اور اہل علم کی عزت کی جائے۔

(۹۷۸) ☆ ”وجہ“ کا ترجمہ بعض لوگوں نے یہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں بدل دے گا یعنی تمہیں مسخ کر دے گا تو اللہ تعالیٰ اعلم۔ (امام نووی)

۹۷۹- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفًا حَتَّى كَانُوا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ حَتَّى رَأَى أَنَا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى كَادَ يُكْبِرُ فَرَأَى رَجُلًا يَأْتِي صَدْرَهُ مِنْ الصَّفِّ فَقَالَ ((عِبَادَ اللَّهِ لَتَسَوِّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيَحْلِقَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وَجُوهِكُمْ)) .

۹۸۰- عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

۹۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْبَنَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَبَقُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهَجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاتَوَهَّمَا وَلَوْ خَبَرَا)) .

۹۸۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخَّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوا فَاتَّمُوا بِهَا وَلَيَاتِمَنَّ بِكُمْ مِنْ بَعْدِكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخَّرَهُمُ اللَّهُ .

۹۷۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا فِي مَوْعِرِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۹۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۹۷۹- نعمان بن بشیر کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفیں برابر کیا کرتے تھے حتیٰ کہ ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ان سے تیر کی لکڑی برابر فرما رہے ہوتے اور یہ سلسلہ جاری رہا تا وقتیکہ آپ نے سمجھا کہ ہم لوگ اس بات کو آپ سے معلوم کر چکے ہیں پھر ایک روز آپ نکلے تو کھڑے ہو گئے تھے کہ آپ بھیج کر کہتے اتنے میں آپ نے ایک آدمی دیکھا جس کا سینہ صف سے نکلا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندو! تم لوگ ضرور بالضرور اپنی صفیں برابر کرو گے ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں میں مخالفت ڈال دے گا۔

۹۸۰- ابو عوانہ سے اسی کی مثل مذکور ہے۔

۹۸۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور پہلی صف کا ثواب اگر لوگوں کو معلوم ہوتا تو وہ قرعہ اندازی کرتے اور اگر اول وقت نماز پڑھنے کی فضیلت سے لوگ واقف ہوتے تو ایک دوسرے پر سبقت کرتے اور اگر عشاء و فجر کی برتری جانتے تو ان دونوں کے لیے سرین کے بل رگڑتے ہوئے آتے۔

۹۸۲- حضرت ابوسعید خدری کا بیان ہے کہ رسول اکرم نے صحابہ کرام کو کھجلی صف میں دیکھ کر فرمایا میرے قریب آؤ اور پہلی صف پوری کرو پھر دوسری صف والے تمہاری پیروی کریں اور جو لوگ پیچھے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں بھی ان کو پیچھے رکھے گا۔

۹۷۳- ابوسعید خدری کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے موعر المسجد میں کھجلی صف دیکھا تو فرمایا: اے لوگو! اس صف میں سے پہلے آؤ، ورنہ تم لوگ اس صف کے بعد رہو گے۔

۹۸۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَوْ تَعْلَمُونَ أَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْمَقْدِمِ لَكَانَتْ قُرْعَةً)) و قَالَ ابْنُ حَرْبٍ ((الصَّفِّ الْأَوَّلُ مَا كَانَتْ إِلَّا قُرْعَةً))۔

۹۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أُولَاهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أُولَاهَا))۔

۹۸۶- عَنْ سَهْلِ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ -
بَابُ أَمْرِ النِّسَاءِ الْمُصَلِّيَاتِ وَرَاءَ الرِّجَالِ أَنْ لَا يَرْفَعْنَ رُءُوسَهُنَّ مِنَ السُّجُودِ حَتَّى يَرْفَعَ الرَّجَالُ

۹۸۷- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الرِّجَالَ عَاقِدِي أَرْجُلِهِمْ فِي أَغْصَانِهِمْ مِثْلَ الصَّيَّانِ مِنْ ضَيْقِ الْأُزْرِ خَلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَرْفَعَ الرَّجَالُ۔

بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ إِذَا لَمْ يَتَرْتَبْ عَلَيْهِ فِتْنَةٌ وَأَنْهَا لَا تَخْرُجَ مُطِيبَةً

۹۸۸- عَنْ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ ((إِذَا اسْتَأْذَنْتَ أَحَدَكُمْ أَمْرًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا))۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگ پہلی صف کی فضیلت جانتے تو اس میں شرکت کے لیے قرعہ اندازی کرتے۔

۹۸۵- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رحمت عالمؐ نے فرمایا مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر پہلی صف ہے اور سب سے بری آخری صف ہے اور خواتین کے لیے سب سے بری صف پہلی صف ہے (جب مردوں کی صفیں ان کے قریب ہوں) اور اچھی صف پچھلی صف ہے (جو کہ مردوں سے دور ہو)۔

۹۸۶- حضرت سہیلؓ سے اسی کی مثل مروی ہے۔

باب : خواتین اگر مردوں کے پیچھے نماز پڑھ رہی ہوں تو مردوں کے سر اٹھانے تک وہ اپنا سر نہ اٹھائیں

۹۸۷- کہلؓ کا بیان ہے میں نے دیکھا ہے کہ کیزاکم ہونے کی وجہ سے لوگ اپنے تہجد اپنے گلے میں باندھے رسول اکرمؐ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے جس پر کسی نے رسول اکرمؐ کا یہ حکم بیان کیا اے خواتین! جب تک مرد سجدہ سے سر نہ اٹھائیں اس وقت تک تم بھی سجدہ سے سر نہ اٹھانا۔

باب: خواتین کا مسجدوں کی طرف جانا جبکہ فتنہ کا خوف نہ ہو اور وہ خوشبو لگا کر نہ جائیں

۹۸۸- حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا تمہاری خواتین جب مسجد میں جانا چاہیں تو ان کو منع نہ کرو۔

(۹۸۵) ☆ جماعت میں اگر صرف خواتین ہی ہوں تو مردوں کی طرح پہلی صف ان کے لیے اچھی ہے۔ پہلی صف سے وہ صف مراد ہے جو امام کے پاس ہو عام اذین کہ یہ صف ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک برابر ہو یا درمیان میں کسی چیز کے حائل ہو جانے کی وجہ سے ناقص ہو اور خواہ اس صف بندی سے پہلے کچھ مرد اس مقام پر موجود ہوں یا صف بندی کے بعد آئے ہوں۔ (امام نووی)

(۹۸۷) ☆ کپڑا چھوٹا ہونے کی وجہ سے بعض صحابہ کرام ستر مکمل جانے کے ڈرتے اپنے گلے میں باندھ لیا کرتے تھے۔ اسی لیے عورتوں کو حکم ہوا تاکہ کسی مرد کے ستر پر کسی عورت کی نظر نہ پڑ جائے۔

۹۸۹۔ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان نقل کیا کہ میں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے سنا ہے تمہاری خواتین جب مسجد جانا چاہیں تو انہیں مسجد میں جانے سے نہ روکو۔ بلال بن عبداللہؓ نے حضرت ابن عمرؓ کی زبانی یہ حدیث سنے کے بعد کہا بخدا ہم ان خواتین کو باز رکھیں گے۔ جس پر حضرت عبداللہؓ نے ان کو اتنی بری گالی دی جو اب تک ان سے سنی نہیں تھی۔ میں نے پھر اس کے بعد فرمایا میں تو رسول اکرمؐ کی حدیث تم کو بتلا رہا ہوں اور تم کہتے ہو کہ ہم خواتین کو باز رکھیں گے۔

۹۹۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا اللہ کی لوٹریوں کو اللہ کی مساجد میں جانے سے منع نہ کرو۔

۹۹۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے سنا ہے جب تمہاری خواتین مسجد میں جانے کے لیے تم سے اجازت مانگیں تو انہیں مسجد میں جانے دو۔

۹۹۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جب رسول اکرمؐ کی یہ حدیث بیان کی کہ تم لوگ رات کے وقت اپنی خواتین کو مسجد جانے سے نہ روکو تو ان کے لڑکے نے کہا ہم تو انہیں منع کریں گے تاکہ وہ مکرو فریب نہ کریں جس پر انھوں نے اپنے بیٹے کو برا بھلا کہنے کے بعد کہا میں تو رسول اللہ ﷺ کا حکم سنا تاہوں اور تم اس کی مخالفت کرتے ہو۔

۹۹۳۔ مندرجہ بالا حدیث کی دوسری سند بیان کی ہے۔

۹۸۹۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْكَافَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمْ الْمَسَاجِدَ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ إِلَيْهَا)) قَالَ فَقَالَ بَلَاءُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّهِ لَنَمْنَعُهُنَّ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ فَسَبَّهُ سَبًّا شَدِيدًا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ أَخْبَرْتُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ وَاللَّهِ لَنَمْنَعُهُنَّ.

۹۹۰۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ)).

۹۹۱۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاءُكُمْ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَأَذِنُوا لَهُنَّ)).

۹۹۲۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ مِنَ الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ)) فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بَنِي عُمَرَ لَا نَدْعُهُنَّ يَخْرُجْنَ فَيُضْحِكُنَّ دَعْلًا قَالَ فَرَبْرَهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ لَا نَدْعُهُنَّ.

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

(۹۸۹) ☆ حدیث شریف کا اپنی ذاتی رائے سے مقابلہ نہ کرنا چاہیے۔ بعض مقلد حدیث کے مقابلہ میں اپنے مجاہد کی رائے اور قیاس کو پیش کرتے ہیں۔ (نمود باللہ) مسلمان کا کام یہ ہے کہ وہ حضور اکرمؐ کے حکم یا فعل کے مقابلہ میں کسی اور کے قول و فعل کی سند نہ لائے وگرنہ بے ادبی اور شیطانی کام ہے جس میں کفر کا خوف لگا ہوا ہے۔ ہمارا اعتقاد اور عمل یہ ہے کہ حضورؐ کے حکم و فعل کے مقابلہ میں پوری دنیا کے قول و فعل کی کوئی حقیقت نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کا ماترہ بالخیر کرے اور رحمت عالمؐ کی محبت و اطاعت کی ہر وقت توفیق دے۔ طاعت غیر محمدؐ نہیں ملے گی۔

۹۹۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((انْثَنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ)) فَقَالَ ابْنُ لَهْ يُقَالُ لَهُ وَافِدًا إِذْهُ يَنْتَحِذُهُ دَعْلًا قَالَ فَصَرَبَ فِي صَدْرِهِ وَقَالَ أَحَدُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ لَا.

۹۹۳- ابن عمر کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے تم اپنی خواتین کو رات کے وقت مسجد جانے کی اجازت دو جس پر انکے ایک بیٹے نے جس کا نام واقعہ ہے جواب دیا وہ وہاں جا کر مکرو فریب کریں گی۔ یہ سن کر عبد اللہ بن عمرؓ نے اس کے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ میں تم سے حکم رحمت عالم بیان کرتا ہوں اور تو کہتا ہے کہ انہیں نہیں جانے دیں گے۔

۹۹۵- بلال بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کی زبانی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم بیان کیا بشرط حصول اجازت تم لوگ اپنی خواتین کو مسجد میں ثواب حاصل کرنے کے لیے جانے کی اجازت دو جس پر میں نے کہا بخدا ہم تو انہیں منع کریں گے جس پر والد محترم نے فرمایا ہم تو رسول اکرمؐ کا حکم بیان کرتے ہیں اور تم اس کی مخالفت کرتے ہو۔

۹۹۴- عَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُطُوطَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِذَا اسْتَأْذَنُوكُمْ)) فَقَالَ بِلَالٌ وَاللَّهِ لَتَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَفَوَلَّى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ أَنْتَ لَتَمْنَعُهُنَّ.

۹۹۶- عَنْ زَيْنَبِ الثَّقَفِيَّةِ كَانَتْ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَطْبِيبَ لَكَ اللَّيْلَةَ)).

۹۹۵- حضرت زینبؓ نے رسول اکرمؐ کی احادیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ رحمت دو عالمؐ نے فرمایا ہے کوئی خاتون جب عشاء کی نماز کے لیے مسجد آتا چاہے تو وہ اس رات کو خوشبو نہ لگائے۔

۹۹۷- عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمْسِ طِبًّا)).

۹۹۶- حضرت زینب زوجہ عبد اللہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت مسجد میں آتا چاہے تو وہ خوشبو کو ہاتھ نہ لگائے۔

۹۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَحُورًا فَلَا تَشْهَدُ مَعَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ)).

۹۹۷- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت کسی خوشبو کی دھونی لے تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء میں شریک نہ ہو۔

۹۹۹- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۹۸- حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اگر زمانہ موجودہ کی بناؤ سنگھار کرنے والی خواتین کو دیکھتے تو انہیں بھی

(۹۹۹) احادیث مندرجہ بالا سے صاف ظاہر ہے کہ خواتین کو مسجدوں میں نماز کے لیے جانے دینا چاہیے لیکن بناؤ سنگھار کر کے خوشبو لگا کر اور آوازدار زور پکین کر مسجد نہ جائیں جس سے فتنہ کا اندیشہ ہے اور فساد کی بو آتی ہے نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ عہد نبویؐ میں خواتین بلا حرامت مسجدوں میں جایا کرتی تھیں اور حضرت عائشہؓ کا بیان اس امر کی دلیل ہے کہ بناؤ سنگھار وغیرہ کر کے عورتوں کو گھر سے باہر کسی مقام پر

یہودوں کی طرح مسجد میں داخل ہونے کی ممانعت کر دیتے۔
 یحییٰ بن سعید نے پوچھا اے عمرہ! کیا نبی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد
 میں آنے سے روک دیا گیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۱۰۰۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: جب فساد کا اندیشہ ہو تو جہری نماز میں بھی قرأت
 درمیانی آواز سے پڑھی جائے

۱۰۰۱- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا درمیانی
 آواز سے نماز پڑھنے کی آیت مکہ مکرمہ میں اس وقت نازل ہوئی
 جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوف کی وجہ سے ایک گھر
 میں پوشیدہ تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ مشرک جب قرآن کریم کی آواز
 سنتے تو قرآن کریم اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو
 گالیاں دیتے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا کہ آپ
 اتنے زور سے قرآن کریم نہ پڑھیں جسے مشرک سن سکیں اور اتنا
 آہستہ بھی نہ پڑھے کہ اصحاب سن نہ سکیں بلکہ درمیانی آواز سے
 قرآن پڑھے۔

۱۰۰۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ یہ حکم الہی
 ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بها دعا کے بارے میں نازل
 ہوا ہے (یعنی دعا نہ بہت زور سے مانگے نہ بہت آہستہ)۔

۱۰۰۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: قرات سننے کا حکم

۱۰۰۴- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ کے فرمان کہ ”اپنی
 زبان کو مت ہلائیے“ کے بارے میں مروی ہے کہ جبرائیل جب
 وحی لاتے تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ اپنی زبان اور ہونٹ

وَسَلَّمَ رَأَى مَا أَخَذَتْ النِّسَاءُ لَمَنْعَهُنَّ الْمُسْجِدَ
 كَمَا مَنَعَتْ نِسَاءَ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ فَقُلْتُ لِعُمْرَةَ
 أُنِسَاءَ بَنِي إِسْرَائِيلَ مَنَعْنَ الْمَسْجِدَ قَالَتْ نَعَمْ۔

۱۰۰۰- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

بَابُ التَّوَسُّطِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ
 الْجَهْرِيَّةِ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْإِسْرَارِ إِذَا
 خَافَ مِنَ الْجَهْرِ مَفْسَدَةً

۱۰۰۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا
 تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ
 رَوَعَ صَوْتُهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَ ذَلِكَ الْمُشْرِكُونَ
 سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَزَلَّهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ
 تَعَالَى لِنَبِيِّهِ ﷺ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ فَيَسْمَعُ
 الْمُشْرِكُونَ قِرَاءَتَكَ وَلَا تُخَافُتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ
 أَسْمِعْهُمْ الْقُرْآنَ وَلَا تَجْهَرُ ذَلِكَ الْجَهْرُ وَابْتِغِ بَيْنَ
 ذَلِكَ سَبِيلًا يَقُولُ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْمَخَافَةِ۔

۱۰۰۲- عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا
 تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتْ بِهَا قَالَتْ أَنْزَلَ هَذَا
 فِي الدُّعَاءِ۔

۱۰۰۳- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

بَابُ الْإِسْتِمَاعِ لِلْقِرَاءَةِ

۱۰۰۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي
 قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَحْرُكُوا بِوُجُوهِكُمْ فَإِذَا قَرَأَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ

ظہر پر بھی قدم نہیں رکھنا چاہیے۔ یاد رہے کہ جب نیت بری ہو تو ہر مہاج اور مستحب کام بھی ممنوع ہو جاتا ہے۔

ہلاتے ہوئے دہرایا کرتے تھے اور اس طرح ادائیگی میں آپ کو وقت ہوتی تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ آپ مشقت برداشت نہ کریں ہم پر لازم ہے کہ وحی کے الفاظ آپ کے دل پر نقش کر دیں گے اور آپ کو یاد کرادیں گے جبرائیل جو کچھ کہتے جائیں آپ اسے سماعت کرتے رہا کیجئے اور الفاظ کا یاد کرادینا اور آپ کی زبان سے انکو دہرا دینا یہ ہمارا مذہب ہے۔ اس کے بعد جبرائیل آتے تو آپ بخاموشی گردن جھکا کر سنتے اور ان کی روانگی کے بعد وہی الفاظ آپ حسب وعدہ الہی اپنے اصحاب کو سنایا کرتے تھے۔

۱۰۰۵- حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ حکم الہی کہ آپ اپنی زبان کو بسرعت یاد کرنے کے لیے نہ ہلائے اس کا واقعہ یہ ہے کہ نزول قرآن کریم کے وقت رسول اکرم ﷺ بہ وقت اپنی زبان سے الفاظ وحی ادا کیا کرتے تھے۔ ابن عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ کی طرح ہونٹ ہلاتے ہوئے سعید سے حدیث بیان کی اور سعید نے کہا جس طرح ابن عباسؓ اپنے ہونٹ ہلا رہے تھے میں بھی اسی طرح اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں تب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ آپ بسرعت یاد کرنے کے لیے اپنی زبان نہ ہلائے آپ کے دل میں الفاظ وحی یاد کرادینا اور پھر آپ کی زبان سے ان کو کہلوادینا یہ ہمارا کام ہے۔ جب ہم یعنی ہمارا فرشتہ جبرائیل اسے پڑھے تو آپ خاموش سنتے رہے۔ اس حکم الہی کے بعد جب جبرائیل وحی لاتے تو آپ ان کے الفاظ بہ خاموشی سنتے رہتے اور ان کی روانگی کے بعد آپ وہی الفاظ دہرا دیتے جو حضرت جبرائیل کہہ جاتے تھے۔

بِالْوَحْيِ كَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَسْتَنْدُ عَلَيْهِ فَيَكُنْ ذَلِكَ يُعَرِّفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لَّا تُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ لِتُحْضِلَ فِيهِ مِنْ حِمِّهِ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نَحْمِلَهُ فِي صَدْرِكَ وَنُفَرِّقَهُ فَإِذَا قَرَأَهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ أَنْزَلْنَاهُ فَاَسْمِعْ لَهُ إِنَّ عَلَيْنَا نِيبَانَهُ أَنْ يُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ فَكَانَ إِذَا أَنَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قُرْآنُهُ كَمَا وَعَدَهُ اللَّهُ.

۱۰۰۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَّا تُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ لِتُحْضِلَ فِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لَّا تُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ لِتُحْضِلَ فِيهِ مِنْ حِمِّهِ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نَحْمِلَهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَفَرَّقُوا فَإِذَا قَرَأَهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاَسْمِعْ وَأَنْصِتْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نَقْرَأَهُ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنَاهُ جِبْرِيلُ اسْمَعْتَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَفْرَأَهُ.

بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ وَالْقِرَاءَةِ عَلَى الْجَنِّ

باب: نماز فجر میں اور جنات کے روبرو بلند آواز سے قرآن پڑھنے کا حکم

۱۰۰۶- حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے جنات کو قرآن نہیں سنایا اور ان کو دیکھا بھی نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہؐ اپنے اصحاب کے ساتھ اس زمانہ میں عکاظ کے بازار گئے جب کہ شیطانوں پہ آسمانی دروازے بند ہو گئے تھے اور ان پر آگ کے شعلے برسائے جا رہے تھے چنانچہ شیطانوں کے ایک گروہ نے اپنے لوگوں میں جا کر کہا کہ ہمارا آسمان پر جانا بند ہو گیا اور ہم پر آگ کے شعلے برسنے لگے۔ انھوں نے کہا کہ اس کا سبب ضرور کوئی نیا امر ہے تو پورب و پچھم یعنی مشرق و مغرب کی طرف پھر کر خبر لو اور دیکھو کیا وجہ ہے جو آسمان کی خبریں آتا بند ہو گئیں۔ وہ زمین میں مشرق و مغرب کی طرف پھرنے لگے ان میں سے کچھ لوگ تہامہ (ملک حجاز) کی طرف عکاظ کے بازار کو جانے کے لیے آئے آپ اس وقت (مقام) غل میں اپنے اصحاب کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے جب انھوں نے قرآن سنا تو اوہ دل لگا یا تو کہنے لگے کہ آسمان کی خبریں موقوف ہونے کا یہی سبب ہے پھر وہ اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گئے اور کہنے لگے اے ہماری قوم کے لوگو! ہم نے ایک عجب قرآن سنا جو چچی راہ کی طرف لے جاتا ہے۔ پس ہم اس پر

۱۰۰۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْجِنَّ وَمَا رَأَهُمْ أَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِلِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ وَأُزِيلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتْ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ قَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ وَأُزِيلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوا مَا ذَلِكَ إِلَّا مِنْ شَيْءٍ حَدَّثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ فَانْطَلَقُوا يَضْرِبُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَمَرَّ النَّفَرُ الَّذِينَ أُخْلُوا نَحْوَ تِهَامَةٍ وَهُوَ يَنْخُلُ عَامِلِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمِعُوا لَهُ وَقَالُوا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ فَرَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا

(۱۰۰۶) ☆ رسول اللہؐ نے جنوں کو قرآن نہیں سنایا۔ نووی نے کہا اس کے بعد ابن مسعودؓ کی حدیث ہے جس میں یہ ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے پاس جنوں کا قاصد آیا میں اس کے ساتھ گیا اور جنوں کو قرآن سنایا علماء نے کہا کہ یہ دونوں الگ الگ تھے ہیں۔ ابن عباسؓ کی حدیث ابتداء نبوتؐ کی ہے جب جن خود آئے تھے اور قرآن سن کر گئے تھے لیکن رسول اللہؐ کو اس کا علم وحی اترنے کے بعد ہوا اور عبد اللہ بن مسعودؓ کی حدیث اس زمانہ کی ہے جب اسلام خوب پھیل گیا تھا۔

شیاطین کہنے لگے ہمارا آسمان پر جانا بند ہو گیا اور ہم پر آگ کے شعلے (کوڑے) برسنے لگے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر ہمارے پیغمبرؐ کی نبوت کے بعد ہوا اس سے پہلے کائنات تھائی واسطے شیطانوں کو اس کی گنجیدہ ابھوئی اور چاروں طرف پھر کر کھوج لگانے لگے اور اس زمانہ میں ملک عرب میں کابن اور نجومی بہت تھے ان کو یہ بات معلوم ہوئی کہ آسمان سے خبروں کا آئینہ ہو گیا اور آگ کے کوڑے برسنے لگے جس کو عوام تاروا کرتے ہیں اور عرب میں اس کو شہاب کہتے ہیں۔ تو شہاب ہمارے پیغمبرؐ کی نبوت کی دلیل ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ شہاب ہمیشہ سے ہے جب سے دنیا قائم ہے۔ ابن عباسؓ اور زہریؓ کا بھی یہی قول ہے عرب کے پرانے اشعار سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے اور ابن عباسؓ سے ایک حدیث بھی اس باب میں مروی ہے۔ زہریؓ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا کہ اب جو کوئی ستارے کا ٹکڑا کھائے گا؟ انھوں نے کہا کہ شہاب پہلے بھی تھا لیکن پیغمبرؐ کی نبوت کے بعد سے وہ نہایت سخت اور مونا ہو گیا اور بعضوں نے حق

يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا
أَحَدًا ۖ فَاتَزَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ
ﷺ قُلْ أَوْحَى إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ
۱۰۰۷- عَنْ غَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلْقَمَةَ هَلْ
كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجَنِّ قَالَ فَقَالَ عَلْقَمَةُ أَنَا
سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ هَلْ شَهِدَ أَخَذَ مِنْكُمْ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجَنِّ
قَالَ لَا وَلَكِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ذَاتَ لَيْلَةٍ
فَفَقَدْنَاهُ فَاتَمَسَّنَاهُ فِي الْوُدِيِّهِ وَالشَّعَابِ فَقُلْنَا
اسْتَطِيرَ أَوْ اغْتَبِيلَ قَالَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا
قَوْمٌ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا هُوَ جَاءَ مِنْ قِبَلِ جِرَاءٍ قَالَ
فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْنَاكَ فَظَلَمْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ
فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَقَالَ ((أَتَانِي
دَاعِي الْجِنِّ فَذَهَبَتْ مَعَهُ فَقَرَأَتْ عَلَيْهِمُ
الْقُرْآنَ)) قَالَ فَانْطَلَقَ بِنَا فَأَرَانَا أَتَارَهُمْ وَاتَّارَ
بِزِينَتِهِمْ وَسَأَلُوهُ الرِّزَاءَ فَقَالَ ((لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ
ذِكْرٌ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَفْعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْفَرُ مَا

ایمان لائے اور ہم کبھی خدا کے ساتھ شریک نہ کریں گے۔ تب
اللہ تعالیٰ نے سورہ جن اپنے پیغمبر پر اتاری قل اوحی الی انہ
استمع نفر من الجن آخر تک۔
۱۰۰۷- عامر سے روایت ہے کہ میں نے علقمہ سے پوچھا کیا
لیلۃ الجن کو ابن مسعودؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے؟ انھوں نے
کہا کہ میں نے ابن مسعودؓ سے پوچھا اور کہا کہ لیلۃ الجن کو تم میں
سے کوئی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا (یعنی جس رات آپ نے
جنوں سے ملاقات فرمائی)۔ انھوں نے کہا نہیں لیکن ایک روز ہم
رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ گم ہو گئے۔ ہم نے آپکو پہاڑ کی
وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کیا پر آپ نہ ملے ہم سمجھے کہ آپ کو
جن اڑالے گئے یا کسی نے چپکے سے بارڈالا اور رات ہم نے نہایت
برے طور سے بسر کی۔ جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ آپ حرا (جبل
نور پہاڑ ہے جو مکہ اور مکی کے بیچ میں ہے) کی طرف سے آرہے
ہیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! رات کو آپ ہم کو نہ ملے ہم نے
تلاش کیا جب بھی نہ پایا آخر ہم نے برے طور سے رات کاٹی۔ آپ
نے فرمایا کہ مجھے جنوں کی طرف سے ایک بلائے والا آیا میں اس
کے ساتھ گیا اور جنوں کو قرآن سنایا پھر ہم کو اپنے ساتھ لے گئے
اور انکے نشان اور ان کے انگاروں کے نشان بتلائے۔ جنوں نے

تو کہا کہ شہاب قدیم ہے لیکن شیاطین کا شہاب سے جلایا جاتا ہے پیغمبر کی نبوت کے بعد ہوا۔ (واللہ اعلم)
آپ مقام نخل میں اپنے اصحاب کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے جب انھوں (یعنی جنوں) نے قرآن سنا تو اوہ دل لگا پور کہنے
لگے کہ آسمان کی خبریں موقوف ہونے کا یہی سبب ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صبح کی نماز میں قرأت پکار کر کرنی چاہیے۔ امام ابو عبد اللہ
ہازری نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ وہ قرآن سننے ہی ایمان لائے اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ جنوں کو آخرت میں گناہوں پر عذاب
ہوگا۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے میں جہنم کو جنوں اور آدمیوں سے مجروں گا۔ اسی طرح صحیح قول یہ ہے کہ انکو مبین کی طرح ثواب بھی ملے گا اور
جنت کی نعمتیں بھی ملیں گی اور بعضوں کے نزدیک وہ جانوروں کی طرح خاک ہو جائیں گے۔

(۱۰۰۷) ☆ نوٹی نے کہا کہ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لیلۃ الجن کو نہ تھے اور وہ روایت
باطل ہوتی ہے جو سنن ابوداؤد میں ہے جس میں نیزہ سے دشمنوں کے کاڈر ہے اس لیے کہ امام مسلم کی روایت صحیح ہے اور ابوداؤد لوطی

يَكُونُ لَحْمًا وَكُلُّ بَعْرَةٍ عُلْفٌ لِدَوَابِّكُمْ))
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَلَا تَمَسُّنَحُوا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا طَعَامٌ إِخْوَانِكُمْ)).

آپ سے توشہ چاہا آپ نے فرمایا اس جانور کی ہر ہڈی جو اللہ کے نام پر کاٹا جاوے تمہاری خوراک ہے تمہارے ہاتھ میں پڑتے ہی وہ گوشت سے پر ہو جاوے گی اور ہر ایک اونٹ کی میٹھی تمہارے جانوروں کی خوراک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہڈی اور میٹھی سے استنجا مت کرو کیونکہ وہ تمہارے بھائی جنوں اور ان کے جانوروں کی خوراک ہے۔

۱۰۰۸- عَنْ دَاوُدَ بْنِ هَازِمٍ الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَأَنَارَ يَرِائِهِمْ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَأَلُوهُ الرَّادَّ وَكَانُوا مِنْ جَنِّ الْحَزِيرَةِ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ مِنْ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ مُفَصَّلًا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ.

۱۰۰۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى قَوْلِهِ وَأَنَارَ يَرِائِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۱۰۱۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمْ أَكُنْ لَيْلَةَ الْحَجِّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَهُ.

۱۰۱۱- عَنْ مَعْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مَنِ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ لَيْلَةَ اسْتَمْعَوْا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ مَسْعُودٌ أَنَّهُ آذَنَهُ بِهِمْ شَحْرَةً.

۱۰۱۲- عَنْ مَعْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مَنِ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ لَيْلَةَ اسْتَمْعَوْا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ مَسْعُودٌ أَنَّهُ آذَنَهُ بِهِمْ شَحْرَةً.

تھ کی روایت میں زید ہے مولیٰ عمرو بن حرب سے کہ وہ بھول ہے۔
(۱۰۱۱) نوٹی نے کہا یہ حدیث دلیل ہے اس امر کی کہ اللہ تعالیٰ کبھی عباد کو قوت تیز عطا کرتا ہے اور قرآن کی آیتوں میں اس کا ثبوت موجود ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بعض پتھر خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں اور فرمایا کہ ہر چیز اس کی پائی ہوئی ہے لیکن تم نہیں سمجھتے اور رسول اللہ نے فرمایا میں کہ میں اس پتھر کو پچھتا ہوں جو مجھے سلام کیا کہ تمہارا اور ایک حدیث میں ہے کہ دودرخت آپ کے پاس آئے اور ستون حنظل نے آپ کے ہی فراق میں روناشروع کر دیا اور کھانے سے تنبیج کی اور موسیقی کے کپڑے ایک پتھر لے کر بھاگا اور امداد اور حراء نے جنبش کی۔ انہی میں کہا ہوں کہ ان باتوں میں عقل سلیم کی رو سے ذرا بھی شبہ نہیں ہو سکتا اس لیے کہ قوت تکلم اور تیز جوا انسان کے دماغ تھ

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

۱۰۱۲- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسَمِّعُنَا آيَاتَهُ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَيُقْصِرُ الثَّانِيَةَ وَكَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ.

۱۰۱۳- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَيُسَمِّعُنَا آيَاتَهُ أَحْيَانًا وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

۱۰۱۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزَرُ بَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدَرِ قِرَاءَةِ أَلَمْ تَنْزِيلِ السَّحْدَةِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْآخِرَتَيْنِ قَدَرِ النُّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدَرِ قِيَامِهِ فِي الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النُّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَكُنَّ يَذْكُرُ أَبُو

باب: ظہر اور عصر میں قراءت کا بیان

۱۰۱۲- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز پڑھاتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور کبھی ایک آدھ آیت ہم کو سنا دیتے تھے اور ظہر کی پہلی رکعت دوسری رکعت سے لمبی ہوتی اسی طرح صبح کی نماز میں۔

۱۰۱۳- ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھتے تھے اور کبھی ایک آدھ آیت ہم کو سنا دیتے اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے۔

۱۰۱۴- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ظہر اور عصر کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ کرتے تھے تو معلوم ہوا کہ آپ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں اتنی دیر قیام کرتے تھے جتنی دیر میں اَلَمْ تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ پڑھی جائے اور پچھلی دو رکعتوں میں اس کا آدھا اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر اور عصر کی پچھلی دو رکعتوں میں اس کا آدھا اور ابو بکر ایک راوی نے اپنی روایت میں سورہ اَلَمْ تَنْزِيلِ سجدہ کا ذکر نہیں کیا بلکہ تیس آیتوں کے برابر

لے اور زبان میں ہے یہ بھی خدا کی دی ہوئی ہے ورنہ دماغ اور زبان فی نفسہ دونوں پہلازور پتھر کی طرح عبادات ہیں البتہ ان امور میں وہی لوگ شبہ کرتے ہیں جو خداوند کریم کی قدرت کاملہ میں غور نہیں کرتے اور بے وقوفوں کی تقلید پر مڑتے ہیں اور ہر بات کو بے سوچے سمجھے اختیار کر لیتے ہیں۔

(۱۰۱۲) ☆ پہلی رکعت دوسری سے لمبی ہوتی ہے یعنی پہلی رکعت بہ نسبت دوسری کے لمبی ہوتی۔ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر رکعت میں پوری ایک سورت پڑھا کر پڑھوئی ہو افضل ہے اس سے کہ لمبی سورت میں سے ایک یا دو رکوع پڑھے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ظہر کی پہلی رکعت دوسری کی نسبت لمبی کرنا بہتر ہے اور یہی ٹھیک اور صحیح ہے۔

(۱۰۱۳) ☆ پچھلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور دوسری سورت کا پڑھنا افضل ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک پچھلی دو رکعتوں میں قرات واجب نہیں ہے بلکہ خاموشی یا تسبیح کافی ہے۔

کہا۔

۱۰۱۵- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں ہر رکعت میں تیس آیتوں کے برابر قرات کرتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں پندرہ آیتوں کے برابر یاوں کہا اس کا آدھا اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ہر رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر اور پچھلی دو رکعتوں میں اس کا آدھا۔

۱۰۱۶- جابر بن سمرہ سے روایت ہے کوفہ والوں نے حضرت عمرؓ سے حضرت سعدؓ کی شکایت کی یعنی ان کی نماز کی۔ حضرت عمرؓ نے سعدؓ کو بلا بھیجا وہ آئے انھوں نے بیان کیا جو کوفہ والوں نے نماز کی شکایت کی تھی۔ سعدؓ نے کہا میں تو رسول اللہ ﷺ کی طرح نماز پڑھتا ہوں اس میں کمی نہیں کرتا پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے ابواسحاق تم سے یہی امید ہے۔

۱۰۱۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۰۱۸- جابر بن سمرہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے سعدؓ سے کہا لوگ تمہاری شکایت کرتے ہیں ہر بات کی یہاں تک کہ نماز کی بھی۔ سعدؓ نے کہا میں تو پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر پڑھتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں میں کوتاہی نہیں کرتا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم سے ایسا ہی گمان ہے یا میرا گمان تمہارے ساتھ ایسا ہی ہے۔

۱۰۱۹- مذکورہ بالا حدیث کچھ زیادتی کے ساتھ اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۰۲۰- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ظہر کی نماز کھڑی

بُكَرَ فِي رَوَاتِهِ اَلْمُتَنَزِّلُ وَقَالَ قَدَرُ ثَلَاثِينَ آيَةً
۱۰۱۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدَرُ ثَلَاثِينَ آيَةً وَفِي الْآخِرَتَيْنِ قَدَرُ حَسَنَ عَشْرَةِ آيَةٍ أَوْ قَالَ يَنْصِفُ ذَلِكَ وَفِي الْعَصْرِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدَرُ قِرَاءَةِ حَسَنَ عَشْرَةِ آيَةٍ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ قَدَرُ يَنْصِفُ ذَلِكَ
۱۰۱۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ شَكَرُوا سَعْدًا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمَّ كُرُوا مِنْ صَلَاتِهِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَلَمَّ كَرَّ لَهُ مَا غَابَرَهُ بِهِ مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ فَقَالَ إِنِّي لَأُصَلِّيُ بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْرِمُ عَنْهَا إِنِّي لَأُرَكِّدُ بِهِمْ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأُخْذِفُ فِي الْآخِرَتَيْنِ فَقَالَ ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ أَيَا إِسْحَاقَ
۱۰۱۷- عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
۱۰۱۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَرَكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأُخْذِفُ فِي الْآخِرَتَيْنِ وَمَا أَلَوْ مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ أَوْ ذَلِكَ ظَنِّي بِكَ
۱۰۱۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فَقَالَ تَقْلُبُنِي الْأَعْرَابُ بِالصَّلَاةِ
۱۰۲۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقَدْ

(۱۰۱۶) ابواسحاق سعدؓ کی کہیت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ منہ پر تعریف کرنا درست ہے اگر کسی ضرر کا ذرہ ہو۔ اسی طرح امام کا ریافت کرنا بے عاملوں کی شکایت کو ضروری ہے۔

ہو جاتی پھر جانے والا بیعہ کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر وضو کر کے آتا اور رسول اللہ ﷺ پہلی رکعت میں ہوتے اس قدر اس کو لمبا کرتے۔

۱۰۲۱- قرعہ سے روایت ہے کہ میں ابو سعید خدریؓ کے پاس آیا تو ان کے پاس بہت سے لوگ جمع تھے جب سب چلے گئے تو میں نے کہا میں تم سے وہ باتیں نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھتے تھے بلکہ میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھتا ہوں۔ انھوں نے کہا اس کے پوچھنے میں تیری بھلائی نہ ہوگی کیونکہ تو وہی نماز نہ پڑھ سکے گا پھر کیا فائدہ۔ قرعہ نے دوبارہ یہی پوچھا۔ تب ابو سعیدؓ نے کہا کہ ظہر کی نماز کھڑی ہوئی اور ہم میں سے کوئی بیعہ کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر آکر وضو کرتا پھر مسجد میں آتا دیکھتا تو رسول اللہ ﷺ پہلی رکعت میں ہوتے۔

باب : فجر کی نماز میں قرأت کا بیان

۱۰۲۲- عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز مکہ میں پڑھائی اور سورہ مومنون شرون کی یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کا ذکر آیا یا عیسیٰ کا شک ہے محمد بن عباد کو (جو اس حدیث کا راوی ہے) یارایوں کا اختلاف ہے۔ آپ کو کھانسی لگی تو رکوع کر دیا۔ عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ اس وقت موجود تھے۔ عبد الرزاق کی روایت میں ہے آپ نے قرأت موقوف کر دی اور رکوع کر دیا۔

۱۰۲۳- عمرو بن حریش سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز میں واللیل اذا عسعس پڑھی۔

كَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْبَيْعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِمَّا يَطْوُلُهَا ۱۰۲۱- عَنْ قُرْعَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَهُوَ مَكْتُورٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هَؤُلَاءِ عَنْهُ قُلْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ فِي ذَلِكَ مِنْ حَبْرٍ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ كَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَنْطَلِقُ أَحَدُنَا إِلَى الْبَيْعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَأْتِي أَهْلَهُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى.

بابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ

۱۰۲۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ ﷺ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى خَاءَ ذَكَرَ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذَكَرَ عِيسَى مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ يَشْكُ أَوْ احْتَفَلُوا عَلَيْهِ أَحَدَاتِ النَّبِيِّ ﷺ سَعْلَةً فَرَكَعَ وَعَبَدَ اللَّهُ بْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذَلِكَ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فَحَذَفَ فَرَكَعَ وَفِي حَدِيثِهِ وَعَبَدَ اللَّهُ بْنُ عَمْرِو وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ الْعَاصِ.

۱۰۲۳- عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ.

(۱۰۲۲) نوٹی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ سورت کا پڑھنا ضروری نہیں اور قرأت موقوف کرنا جائز ہے اگر غدار ہے جو باحق علماء اور جو غدار نہ ہو تب بھی جائز ہے اور مکروہ نہیں مگر ہمارے نزدیک اولیٰ کے خلاف ہے اور مالک کے نزدیک مشہور روایت میں مکروہ ہے۔

۱۰۲۴- قطبہ بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے نماز پڑھی اور رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی تو سورۃ ق پڑھی جب آپ نے یہ آیت پڑھی والنخل باسقات میں بھی اس کو پڑھنے لگا لیکن مطلب نہ سمجھا (مطلب اس کا یہ ہے اور درخت کھجور کے لمبے لمبے جن میں گھنے خوشے لگے ہیں)۔

۱۰۲۵- قطبہ بن مالک نے رسول اللہ ﷺ کو فجر میں پڑھتے سنا والنخل باسقات لہا طلع نصید (یہ آیت سورۃ ق میں ہے)۔

۱۰۲۶- زید بن علاقہ نے اپنے چچا (قطبہ بن مالک) سے سنا انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی۔ آپ نے پہلی رکعت میں یہ پڑھا والنخل باسقات لہا طلع نصید اور کبھی کہا کہ سورۃ ق پڑھی۔

۱۰۲۷- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں سورۃ ق والقرآن المجید پڑھتے تھے اور باقی نمازیں ہلکی پڑھتے تھے۔

۱۰۲۸- سناک سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں انھوں نے کہا آپ ہلکی نماز پڑھتے تھے ان لوگوں کی طرح (بڑی بڑی سورتیں) نہیں پڑھتے تھے اور فجر کی نماز میں توالقرآن المجید یا اس کے برابر سورتیں پڑھتے تھے۔

۱۰۲۹- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں واللیل اذا یغشی پڑھتے اور عصر میں بھی اتنی بڑی سورتیں اور فجر کی نماز میں اس سے لمبی سورتیں پڑھتے تھے۔

۱۰۳۰- جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھتے تھے اور فجر کی نماز میں اس سے لمبی سورتیں پڑھتے تھے۔

۱۰۲۴- عَنْ قُطَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ حَتَّى قَرَأَ وَالنَّخْلُ بِاسِقَاتٍ قَالَ فَجَعَلْتُ أُرَدُّهَا وَلَا أَذْري مَا قَالَ

۱۰۲۵- عَنْ قُطَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَالنَّخْلُ بِاسِقَاتٍ لَهَا طَلَعٌ نَصِيدٌ.

۱۰۲۶- عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِي أَوَّلِ رَكْعَتِهِ ((وَالنَّخْلُ بِاسِقَاتٍ)) لَهَا طَلَعٌ نَصِيدٌ وَرَبَّمَا قَالَ فِي.

۱۰۲۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بَقِي وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَكَانَ صَلَاتُهُ بَعْدَ تَخْفِيفٍ.

۱۰۲۸- عَنْ سَيْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ وَلَا يُصَلِّي صَلَاةَ هَوَاءٍ قَالَ وَأَبْنَابِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بَقِي وَالْقُرْآنِ وَتَحْوِهَا.

۱۰۲۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَفِي الْعَصْرِ تَحْوِ ذَلِكَ وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذَلِكَ

۱۰۳۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِسُبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الصُّبْحِ بِأَطْوَلَ مِنْ ذَلِكَ.

۱۰۳۱- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک پڑھتے تھے۔
 ۱۰۳۲- ابو ہریرہؓ سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں ساٹھ سے سو آیات تک پڑھا کرتے۔

باب: نماز مغرب میں قراءت کا بیان

۱۰۳۳- ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے عبد اللہ بن عباسؓ کو سورۃ والموسلات عروفا پڑھتے سنا تو کہا بیٹا تو نے یہ سورت پڑھ کر مجھ کو یاد دلایا اب سے آخر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سورت سنی تھی آپ نے مغرب کی نماز میں اسے پڑھا تھا۔
 ۱۰۳۴- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت مروی ہے۔

۱۰۳۵- جبیر بن مطعم روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سورۃ طور کو مغرب کی نماز میں سنا۔
 ۱۰۳۶- زہری سے بھی اسی سند کے ساتھ یہ روایت ہے۔

باب: عشاء کی نماز میں قراءت کا بیان

۱۰۳۷- براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے آپ نے عشاء کی نماز پڑھا کی تو سورۃ والتین والزینون ایک رکعت میں پڑھی۔
 ۱۰۳۸- براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی آپ نے اس میں سورۃ والتین والزینون پڑھی۔
 ۱۰۳۹- براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں سورۃ والتین پڑھی۔ میں نے ایسا خوش

۱۰۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ مِنَ السُّورَةِ إِلَى الْعِشَاءِ ۱۰۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مَا بَيْنَ السُّورَةِ إِلَى الْعِشَاءِ آيَةً

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

۱۰۳۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُوسَلَّاتِ عَرُفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةِ إِنَّهَا لَأَخِيرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ.

۱۰۳۴- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِ صَلَاحٌ ثُمَّ مَا صَلَّى بَعْدَ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۰۳۵- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ.

۱۰۳۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ

۱۰۳۷- عَنْ الْبَرَاءِ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرُّكْعَتَيْنِ وَالتَّيْنِ وَالزُّيْنُونَ

۱۰۳۸- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَزَابٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فَقَرَأَ بِالتَّيْنِ وَالزُّيْنُونَ

۱۰۳۹- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَزَابٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ بِالتَّيْنِ وَالزُّيْنُونَ فَمَا

الجان کسی کو نہیں پلید۔

سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ.

۱۰۴۰- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبلؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے پھر گھر آکر اپنے لوگوں کی امامت کرتے وہ ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر آئے پھر اپنی قوم کی امامت کی اور سورہ بقرہ شروع کر دی ایک شخص نے منہ موڑ کر سلام پھیر دیا اور اکیلے نماز پڑھ کر چلا گیا لوگوں نے کہا شاید تو منافق ہے وہ بولا نہیں میں منافق نہیں ہوں قسم خدا کی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤں گا اور آپ سے کہوں گا پھر وہ آپ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اونٹوں والے ہیں دن بھر اونٹوں سے پانی نکالتے ہیں اور معاذ آپ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر آئے اور سورہ بقرہ شروع کی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ معاذ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے معاذ! کیا تو فسادی ہے (جو لوگوں میں نفرت دلانا چاہتا ہے اور فتنہ کھڑا کرتا ہے)؟ یہ یہ سورت پڑھا کر۔ سفیان نے کہا کہ میں نے عمرو سے کہا کہ ابو زبیر نے جابرؓ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا کہ والشمس وضحاها واللیل اذا یغشی ، سبح اسم ربك الاعلیٰ پڑھا کر۔ عمرو نے کہا ان جیسی سورتیں پڑھا کر۔

۱۰۴۰- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي فَيُؤْمُ قَوْمَهُ فَصَلَّى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَأَفْتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَأَنْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى وَخِذَهُ وَانْصَرَفَ فَقَالُوا لَهُ أَنَا فَعَلْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللَّهِ وَلَئِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا خَيْرَ لِي فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصْحَابُ نَوَاضِجٍ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَإِنِّي مُعَاذًا صَلَّيْتُ مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى فَأَفْتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَأَنْحَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ مُعَاذٍ فَقَالَ ((يَا مُعَاذُ أَفَلَا أَنْتَ أَقْرَأُ بِكَذَا وَأَقْرَأُ بِكَذَا)) قَالَ سَفِيَانٌ فَقُلْتُ لِعَمْرُو إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ ((أَقْرَأُ وَالشَّمْسُ وَضَحَاها وَالصُّحَى وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى وَسَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى)) فَقَالَ عَمْرُو نَحْنُ هَذَا

۱۰۴۱- جابرؓ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبلؓ نے اپنے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی تو قرأت لمبی کی۔ ایک شخص نے ہم میں سے نماز توڑ دی اور اکیلے پڑھ لی۔ معاذ کو جب یہ خبر پہنچی تو انھوں نے

۱۰۴۱- عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مُعَاذًا مِنْ حَتَبِ الْأَنْصَارِيِّ لِأَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَأَنْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا فَصَلَّى فَأَخْبِرَ مُعَاذٌ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ

(۱۰۴۰) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں ایک یہ کہ فرض پڑھنے والے کی اقتداء نقل پڑھنے والے کے پیچھے جائز ہے کیونکہ معاذؓ فرض رسول اللہ کے ساتھ ادا کر چکے تھے پھر ان کی نماز دوبارہ نقل ہوئی اور ان کی قوم کی فرض اور مسلم کے سوا اور کتابوں میں یہ امر تصریح کے ساتھ منقول ہے اور شافعی کا یہی مذہب ہے لیکن ربیعہ اور مالکؒ اور ابو حنیفہؒ اور اہل کوفہ نے اس کو جائز نہیں رکھا اور معاذ کی حدیث کی تاویل کی ہے کہ وہ منسوخ ہے یا وہ رسول اللہ کے ساتھ نقل کی نیت کرتے ہوئے یا حضرت کو اس کی خبر نہ ہوگی اور یہ سب تاویلیں بلا دلیل ہیں اور ظاہر حدیث کو چھوڑنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ عذر کی وجہ سے نماز کا توڑنا اور اقتداء کا ترک کرنا درست ہے۔ تیسرے یہ کہ جو شخص بری بات کرے اس کو سخت لفظ کہنا درست ہے۔ چوتھے یہ کہ مقتدیوں کی رعایت سے نماز کو بگاڑنا چاہیے۔ واللہ اعلم

کہا وہ منافق ہے۔ یہ خبر اس شخص کو پہنچی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور معاذ نے جو کہا تھا وہ بیان کیا۔ آپ نے معاذ سے کہا اے معاذ تو فسادی ہونا چاہتا ہے جب تو امامت کرے تو الشمس وضحاها اور سبح اسم ربك الا علی اور اقراء باسم ربك اور الیل اذا يغشی پڑھ۔

۱۰۴۲- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل عشاء کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھتے پھر اپنے لوگوں میں آکر وہی نماز پڑھاتے۔

۱۰۴۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ معاذ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے پھر اپنے لوگوں کی مسجد میں آکر امامت کرتے۔

باب: اماموں کے لیے نماز کو پورا اور ہلکا پڑھنے کا حکم

۱۰۴۴- ابو مسعود انصاری سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں فلاں شخص کی وجہ سے صبح کی جماعت میں نہیں آتا کیونکہ وہ قرأت لمبی کرتا ہے تو میں نے آپ کو نصیحت کرنے میں کبھی اتنا غصہ میں نہیں دیکھا تھا اس دن دیکھا۔ آپ نے فرمایا ایسے لوگوں میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو دین سے نفرت کراتے ہیں جو کوئی تم میں امامت کرے تو مختصر نماز پڑھے اس لیے کہ اس کے پیچھے بوڑھا اور ناتواں اور کام والا ہوتا ہے۔

۱۰۴۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے۔

فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ مَا قَالَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فِتْنَةً يَا مُعَاذُ إِذَا أَمَمْتَ النَّاسَ فَأَقْرَأَ بِالشَّمْسِ وَضَحَاها وَسَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَأَقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى))۔

۱۰۴۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعِشَاءَ الْأَخِيرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ۔

۱۰۴۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَالِيَهُ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ۔

بَابُ أَمْرِ الْأَئِمَّةِ بِتَخْفِيفِ الصَّلَاةِ فِي تَمَامٍ

۱۰۴۴- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ أَجْلِ فَلَانٍ مِثًا يُعْطِلُ بَنِي فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَالِيَهُ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ قَطُّ أَشَدَّ مِثًا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَيُّكُمْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيُوجِزْ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِهِ الْكِبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ))۔

۱۰۴۵- عَنْ إِبْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ۔

(۱۰۴۴) یعنی متقللوں میں سب قسم کے لوگ ہوتے ہیں بوڑھے، بیمار، ضعیف ناتواں تو فرض نماز کو بہت لمبا کرنا چاہیے البتہ یہ ضروری ہے کہ ارکان کو اچھی طرح سنت کے موافق ادا کرے اور اس میں کوتاہی نہ کرے اور دوسری پڑھے جو متوسط ہیں جیسے الشمس والضحیٰ، اقراء وغیرہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عذر کی وجہ سے جماعت میں اگر شریک نہ ہو تو جائز ہے۔

۱۰۴۶- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھائے تو بلکی نماز پڑھے اس لیے کہ جماعت میں بچے، بوڑھے، ناتواں اور بیمار ہوتے ہیں اور جب انکے نماز پڑھے تو جس طرح جی چاہے پڑھے۔

۱۰۴۷- امام بن مہدیہ سے روایت ہے کہ ابوہریرہؓ نے حضرت محمدؐ سے سن کر کئی حدیث بیان کیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھائے تو بلکی نماز پڑھے اس لیے کہ جماعت میں بوڑھے اور ناتواں ہوتے ہیں البتہ جب انکے پڑھے تو جس طرح اپنا جی چاہے اپنی نماز لمبا کرے۔

۱۰۴۸- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھائے تو بلکی نماز پڑھے اس لیے کہ لوگوں میں ناتواں بیمار اور کام والے ہوتے ہیں۔

۱۰۴۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی فرمایا جو اوپر گزرا اس روایت میں بیمار کی بجائے بوڑھا ہے۔

۱۰۵۰- عثمان بن ابی العاص ثقفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تم اپنی قوم کی امامت کرو انھوں نے کہا یا رسول اللہ میں اپنے دل میں کچھ پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا میرے نزدیک آ اور مجھے اپنے سامنے بٹھایا پھر اپنی پھٹی میرے سینے پر رکھی اس کے بعد فرمایا پھر جا اور اپنی پھٹی میری پیٹھ پر موٹھوں کے درمیان میں رکھی اس کے بعد فرمایا جا اپنی قوم کی امامت کرو اور جو کوئی کسی

۱۰۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمْ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ وَالْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَالْمَرِيضَ فَإِذَا صَلَّى وَخَذَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ)).

۱۰۴۷- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ الصَّلَاةَ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَفِيهِمُ الضَّعِيفَ وَإِذَا أَمَّ وَخَذَهُ فَلْيُطِلْ صَلَاتَهُ مَا شَاءَ)).

۱۰۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِي النَّاسِ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَذَا الْحَاجَّةِ)).

۱۰۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِّهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ يَذَلُّ السَّقِيمَ الْكَبِيرَ.

۱۰۵۰- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ ((أَمْ قَوْمُكَ)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحَدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا قَالَ ((أَذْنُ)) فَجَلَسَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِي صَدْرِي بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((فَتَحَوُّ)) فَوَضَعَهَا فِي ظَهْرِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((أَمْ قَوْمُكَ فَمَنْ أَمْ قَوْمًا))

(۱۰۴۶) ☆ یعنی جتنی چاہے قربت لے کرے۔

(۱۰۵۰) ☆ نوٹ: انکے کہنا سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم اپنی قوم کی امامت کرو انھوں نے کہا یا رسول اللہ میں اپنے دل میں کچھ پاتا ہوں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کو ذرا ہواؤ گا کہ کہیں امام بننے سے غرور اور تکبر نہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو دور کر دیا۔ رسول اللہ کی پھٹی کی برکت سے یا یہ مراد ہے کہ عثمانؓ کے دل میں دوسرے بہت آتے ہو گئے اور ایسا شخص امامت کے لائق نہیں۔ خود مسلم نے حضرت عثمانؓ سے روایت کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! شیطان نے میری نماز میں حزن ڈال دیا ہے مجھے قرآن پڑھتے پڑھتے بھلا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ایک شیطان ہے جس کا نام خزرب ہے جب تو

فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَإِنَّ فِيهِمُ الضَّرِيفَ وَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَإِنَّ فِيهِمُ ذَا الْحَاجَةِ وَإِذَا صَلَّى أَخَذَكُمْ وَخَذَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ))۔

قوم کی امامت کرے وہ بلکی نماز پڑھے اس لیے کہ لوگوں میں کوئی بوجھ ہے کوئی تیار ہے کوئی ناتواں ہے کوئی کام والا ہے البتہ جب اکیلے پڑھے تو جس طرح جی چاہے پڑھے۔

۱۰۵۱- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ أَخْبَرُ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا فَأَخَفْ بِهِمُ الصَّلَاةَ))۔

عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آخری بات جو مجھ سے بیان کی وہ یہ تھی کہ جب تو لوگوں کی امامت کرے تو نماز کو ہلکا کر۔

۱۰۵۲- انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مختصر نماز پڑھتے تھے لیکن پوری (یعنی رکوع، سجود اور سب ارکان اچھی طرح ادا کرتے تھے)۔

۱۰۵۳- انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ بلکی اور پوری نماز پڑھتے تھے۔

۱۰۵۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے کسی امام کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بلکی اور پوری نماز نہیں پڑھی۔

۱۰۵۵- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بچہ کاروانا سنتے جو اپنی ماں کے ساتھ ہوتا تو آپ چھوٹی سورت پڑھتے۔

۱۰۵۶- انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نماز شروع کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس کو لمبا کروں۔ میں بچہ کاروانا سن کر نماز کو اس خیال سے ہلکا کر دیتا ہوں کہ ماں کو

۱۰۵۳- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ صَلَاةً فِي تَمَامٍ۔

۱۰۵۴- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَهُ إِلَّا أَنَّهُ أَهَفَ صَلَاةً وَلَا أَنَّهُ صَلَاةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۵۵- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ مَعَ أُمِّهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ الْخَفِيفَةِ أَوْ بِالسُّورَةِ الْقَصِيرَةِ۔

۱۰۵۶- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنِّي لَأَدْخُلُ الصَّلَاةَ أُرِيدُ إِطْلَاقَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ))۔

۱۰۵۷- انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نماز شروع کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس کو لمبا کروں۔ میں بچہ کاروانا سن کر نماز کو اس خیال سے ہلکا کر دیتا ہوں کہ ماں کو

۱۰۵۸- انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نماز شروع کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس کو لمبا کروں۔ میں بچہ کاروانا سن کر نماز کو اس خیال سے ہلکا کر دیتا ہوں کہ ماں کو

لہذا اس قسم کا دوسرا پائے تو اللہ کی پناہ مانگ (یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ) اور بائیں طرف تین بار تھوکر۔ حضرت عثمانؓ نے کہا میں نے ایسا ہی کیا وہ حال جانتا ہوا۔ اچھا

(۱۰۵۵) اور نماز کو جلد ختم کر دیتے تاکہ عورت کو تکلیف نہ ہو اور بچہ زیادہ نہ روئے۔ سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص وعام سب پر شفقت تھی اور آپ رحمۃ للعالمین تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو مقتدیوں کی رعایت ضروری ہے اور عورتوں کا مردوں کے ساتھ نماز پڑھنا اور بچوں کا مسجد میں جاننا درست ہے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ بہت چھوٹے بچے جو پانچ گنا یا بیس گنا بزرگہ کر دیتے ہیں مسجد میں نہ لائے جائیں۔ (نووی)

فَاخْفَفَ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أَمَةٍ بِهِ ((

اپنے بچے کے رونے پر بہت رنج ہو گا۔

بَابُ اعْتِدَالِ أَرْكَانِ الصَّلَاةِ وَتَحْقِيقِهَا

باب: نماز میں سب ارکان اعتدال سے پورے کرنے

فی تمام

اور نماز کو ہلکا پڑھنے کا بیان

۱۰۵۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ بْنِ عَارِبٍ قَالَ رَمَقْتُ الصَّلَاةَ مَعَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَوَحَّدْتُ قِيَامَهُ فَرَكَعْتُهُ فَأَعْيَدَالَهُ بَعْدَ رُكُوعِهِ فَسَجَدْتُهُ فَحَلَسْتُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجَدْتُهُ فَحَلَسْتُ مَا بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالْإِنْصِرَافِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

۱۰۵۷- براہ بن عازبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جانچا تو معلوم ہوا کہ آپ کا قیام پھر رکوع پھر رکوع سے کھڑا ہونا پھر سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان کا جلسہ پھر دوسرا سجدہ اور سجدے اور سلام کے بیچ کا جلسہ یہ سب برابر برابر تھے۔

۱۰۵۸- عَنْ الْحَكَمِ قَالَ غَلَبَ عَلَى الْكُوفَةِ رَجُلٌ قَدْ سَمَّاهُ زَمَنُ ابْنِ الْأَشْعَثِ فَأَمَرْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَكَانَ يُصَلِّي قِيَادًا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَامْ قَلَرُ مَا أَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلَّةَ السَّمَاوَاتِ وَمِلَّةَ الْأَرْضِ وَمِلَّةَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَحْدُ لَا مَانِعَ لِمَا أُعْطِيتَ وَلَا مُعْطِي لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ الْحَكَمُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى فَقَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ بْنَ عَارِبٍ يَقُولُ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ

۱۰۵۸- حکم سے روایت ہے کہ ابن اشعث کے زمانہ میں ایک شخص کوفہ پر غالب ہوا اس کا نام حکم نے بیان کیا (وہ شخص مطرب بن ناجیہ تھا جیسے دوسری روایت میں اس کی تصریح ہے) اس نے ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم کیا وہ نماز پڑھا تھے تو جب رکوع سے سر اٹھاتے اتنی دیر کھڑے ہوتے کہ میں یہ دعا پڑھ لیتا اللھم ربنا لک الحمد ملا السموات وملا الارض وملا ما شئت من شئی بعد اهل الثناء والمجد لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجند منك الجد منک الجدد میں نے یہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے بیان کیا انھوں نے کہا میں نے براہ بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام اور رکوع اور رکوع کے بعد قیام

(۱۰۵۷) یعنی قریب قریب تو وہ بہت فرق ہو گا شاید قیام اور تشہد کا جلسہ کچھ زیادہ۔ نو دینی نے کہا یہ حدیث بعض احوال پر محمول ہے ورنہ دوسری احادیث سے یہ امر ثابت ہے کہ آپ کا قیام طویل ہو تا اور آپ فجر کی نماز میں ساتھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک پڑھتے اور ظہر میں اہم تزیل السجدہ پڑھتے اور نماز کھڑی ہوتی پھر جانے والا حاجت کے لیے شفعہ کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر آکر وضو کرتا اور مسجد میں آتا تو آپ پہلی رکعت میں ہوتے اور آپ نے سورہ مومن اور پڑھ لی اور مغرب میں و الطور اور و المورسلات اور بخاری کی روایت میں سورہ اعراف۔

بہر حال ان حدیثوں سے یہ امر ظاہر ہے کہ آپ قیام کو طویل کرتے اور کبھی ایسا بھی کرتے ہو گئے جیسے اس حدیث میں ہے۔

اور سجدہ اور سجدوں کے بیچ کا جلسہ یہ سب برابر برابر ہوتے۔ شعبہ نے کہا میں نے یہ حدیث عمرو بن مرہ سے بیان کی تو انھوں نے کہا میں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کو دیکھا تھا ان کی نماز تو ایسی نہ تھی (اس سے معلوم ہوا کہ حکم کی روایت ابن ابی لیلیٰ نے اعتبار کے قابل نہیں ہے)۔

۱۰۵۹۔ حکم سے روایت ہے مطرب بن ناجیہ جب کوفہ پر غالب ہوا تو ابو عبیدہ کو نماز پڑھانے کا حکم کیا پھر حدیث کو آخر تک اسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گزرل۔

۱۰۶۰۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا میں کوتاہی نہیں کرتا تمہارے ساتھ نماز پڑھنے میں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ پڑھتے تھے۔ ثابت نے کہا انس ایک کام کرتے تھے میں تم کو وہ کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا وہ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہوتے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا کہ وہ بھول گئے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اتنا ٹھہرتے کہ کہنے والا کہتا کہ وہ بھول گئے۔

۱۰۶۱۔ انس سے روایت ہے کہ میں نے کسی کے پیچھے اتنی مختصر نماز نہیں پڑھی جتنی مختصر اور پھر پوری رسول اللہ ﷺ کے پیچھے پڑھی۔ آپ کی نماز قریب قریب ہوتی (یعنی ہر ایک رکن جیسے قیام اور رکوع اور سجود یہ سب ایک دوسرے کے برابر برابر ہوتے) اور ابو بکرؓ کی نماز بھی ایسی تھی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ ہوا تو انھوں نے فجر کی نماز کو لمبا کر دیا اور رسول اللہ ﷺ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ ہم لوگ کہنے لگتے کہ شاید آپ بھول گئے پھر سجدہ میں جاتے اور دونوں سجدوں کے بیچ میں اتنی دیر تک بیٹھتے کہ ہم کہتے آپ بھول گئے۔

اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَرُکُوعُہُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسُہُ مِنَ الرُّکُوعِ وَسُجُودُہُ وَمَا بَیْنَ السُّجُودَیْنِ قَرِیْبًا مِنَ السَّوَاءِ قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ یَعْمُرُوْنَ مِنْ مَرَّةٍ فَقَالَ قَدْ رَأَیْتُہُ اَبِی لَیْلٰی فَلَمْ تَكُنْ صَلَاتُہُ ہِکْذَا۔

۱۰۵۹۔ عَنْ الْحَكَمِ أَنَّ مَطْرِبَ بْنَ نَاجِيَةَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى الْكُوفَةِ أَمَرَ أَبَا عُبَيْدَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ۔

۱۰۶۰۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنِّي لَأَلُو أَنْ أَصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم يُصَلِّي بِنَا قَالَ فَكَانَ أَنَسٌ يَضَعُ شَيْئًا لَا أَرَاكُمْ تَصْنَعُونَهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسُہُ مِنَ الرُّکُوعِ انْتَصَبَ فَإِنَّمَا حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسُہُ مِنَ السُّجُودِ مَكَثَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ۔

۱۰۶۱۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ أَحَدٍ أَوْخَزَ صَلَاةً مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم فِي تَمَامٍ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم مُقَارِبَةً وَكَانَتْ صَلَاةُ أَبِي بَكْرٍ مُقَارِبَةً فَلَمَّا كَانَ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَدَّ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم إِذَا قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) قَامَ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَوْفَاهُمْ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السُّجُودَيْنِ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَوْفَاهُمْ۔

بَابُ مُتَابَعَةِ الْإِمَامِ وَالْعَمَلِ بَعْدَهُ

باب: امام کی پیروی کرنے اور ہر ایک کام امام کے بعد کرنے کا بیان

۱۰۶۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَزَلْ أَحَدًا يَخْنِي ظَهْرَهُ حَتَّى يَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَخِيرُ مِنْ وَرَاقَةٍ سَجْدًا.

۱۰۶۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَخْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ)) حَتَّى يَقَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ تَفَعُّ سُجُودًا بَعْدَهُ.

۱۰۶۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ عَلَى الْمَنِيرِ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا رَكَعُوا وَكَانُوا رُفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) لَمْ يَزَلْ قِيَامًا حَتَّى تَرَاهُ قَدْ وَضَعَ وَجْهَهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ تَتَبِعُهُ.

۱۰۶۵- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَخْنُو أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى تَرَاهُ قَدْ سَجَدَ فَقَالَ

۱۰۶۲- عبد اللہ بن یزید سے روایت ہے مجھ سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی وہ جھوٹے نہ تھے صحابہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے پھر جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو میں کسی کو اپنی پیٹھ جھکاتے نہ دیکھتا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اپنا ہاتھ زمین پر رکھتے اس کے بعد سب لوگ آپ کے پیچھے سجدے میں جاتے۔

۱۰۶۳- عبد اللہ بن یزید سے روایت ہے کہ مجھ سے براءؓ نے بیان کیا اور وہ جھوٹے نہ تھے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم میں سے کوئی نہ جھکنا (سجدہ کے لیے) جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں نہ جاتے پھر ہم آپ کے بعد سجدہ میں جاتے۔

۱۰۶۴- عبد اللہ بن یزید کہتے تھے منبر پر کہ حدیث بیان کی ہم سے براء بن عازبؓ نے وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے جب آپ رکوع کرتے تھے ہم بھی رکوع کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ کو زمین پر پیشانی رکھتے دیکھتے۔ اس وقت ہم بھی سجدہ میں جاتے۔

۱۰۶۵- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (نماز پڑھتے) تھے تو ہم میں سے کوئی اپنی

(۱۰۶۲) یہ جو اس روایت میں ہے وہ جھوٹے نہ تھے عبد اللہ بن یزید کا قول ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ براء تو صحابی تھے اور صحابی سب ثقہ ہیں ان کے ساتھ جھوٹ بولنے کا گمان نہیں ہو سکتا تو حدیث کی صحت میں کوئی شبہ نہیں اور ابن معین نے جو کہا ہے کہ یہ قول ابواسحاق کا ہے اور مطلب یہ ہے کہ عبد اللہ بن یزید جھوٹے نہ تھے تو یہ خطا ہے سو اس کے عبد اللہ بن یزید بھی صحابی ہیں اس حدیث سے یہ لکھا ہے کہ مقتدی سجدہ کے لیے نہ جھکے جب تک امام اپنی پیشانی زمین پر نہ لگا دے البتہ اگر امام کے جلدی سر اٹھانے کا ذرہ ہو تو مضافاً نہیں کہ امام کے ساتھ ہی سجدہ میں جائے پرست یہی ہے کہ ہر ایک رکن کو امام کے شروع کرنے کے بعد شروع کرے۔ (نودی مختصر)

زَهْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكُوفِيُّونَ أَبَانُ
وَعَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَتَّى تَرَاهُ يَسْجُدُ.

۱۰۶۶- عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ صَلَّيْتُ
خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ
فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَلَا أَفْقِسُ بِالْخَنَسِ الْخَوَارِ الْكُنَسِ
وَكَانَ لَا يَحْنِي رَجُلٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَسْتَيْمَ
سَاجِدًا

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ

الرُّكُوعِ

۱۰۶۷- عَنْ أَبِي أُبَيٍّ أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ
الرُّكُوعِ قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ
الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ))

۱۰۶۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُبَيٍّ أَوْفَى قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ ((اللَّهُمَّ
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ
الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ))

۱۰۶۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُبَيٍّ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
مِلْءُ السَّمَاءِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ
شَيْءٍ بَعْدَ اللَّهُمَّ ظَهْرِي بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْمَاءِ

پیٹھ نہ جھکا تا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ میں
نہ دیکھتا۔

۱۰۶۶- عمرو بن حرث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو میں نے سنا آپ کو فلا
اقسم بالخنس الجوار الكنس (یعنی سورہ اذا الشمس
كورت) پڑھتے ہوئے اور ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ نہ جھکا تا جب
تک آپ پوری طرح سجدہ میں نہ جاتے۔

باب: جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے

۱۰۶۷- عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
جب رکوع سے اپنی پیٹھ اٹھاتے تو فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ
اللہم ربنا لك الحمد آخر تک یعنی سنا اللہ نے جو کوئی اس کی
تعریف کرے یا اللہ تیری تعریف کرتا ہوں آسمانوں بھر اور زمین
بھر اور جو چیز تو چاہے اس کے بعد اس بھر۔

۱۰۶۸- عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے اللہم ربنا لك
الحمد ملاء السموات و ملاء الارض و ملاء ما شئت من
شئی بعد۔

۱۰۶۹- عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرمایا کرتے تھے یا اللہ تیری
تعریف ہے آسمان بھر کر اور زمین بھر کر اور پھر جو چیز تو چاہے اس
کو بھر کر یا اللہ پاک کر مجھ کو برف اور اولے اور ٹھنڈے پانی سے

(۱۰۶۷) ☆ نووی نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تعریف اللہ تعالیٰ کی جسم ہو تو آسمان زمین بھر جاتے۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ
مقتدی اور امام سب کے لیے یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔

(۱۰۶۹) ☆ نووی نے کہا یہ مبالغہ ہے مجاز آگنا ہوں سے پاک ہونے کے لیے اور گناہ اور خطا ایک ہیں یا آگنا سے حق العباد مراد ہے اور خطا سے
حق اللہ۔

یا اللہ پاک کر مجھ کو گناہوں سے اور خطاؤں سے جیسے سفید کپڑا صاف ہوتا ہے میل سے۔

۱۰۷۰۔ یہ حدیث شعبہ سے بھی اس سند سے مروی ہے اور معاذ کی روایت میں ”من الدن“ کے الفاظ ہیں اور ایک روایت میں ”من الدس“ کے الفاظ ہیں۔

۱۰۷۱۔ ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے رہنا لك الحمد آخر تک اسے پروردگار ہمارے تجھ کو سراہتا ہوں آسمانوں بھر اور زمین بھر اور پھر جو چیز تو چاہے اس کے بعد اس بھر۔ تو لائق ہے تعریف اور بزرگی کے بہت سچی بات جو بندہ نے کہی (اور ہم سب تیرے بندے ہیں) یہ ہے۔ اے اللہ ہمارے جو تودیلے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو توروکے اس کا کوئی دینے والا نہیں۔ کوشش کرنے والے کی کوشش تیرے سامنے فائدہ نہیں دیتی (بلکہ جو تو چاہے وہ ہوتا ہے)۔

۱۰۷۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے اللھم رہنا لك الحمد آخر تک۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا۔

الْبَارِدِ اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ))۔

۱۰۷۰۔ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةٍ مُعَادٍ ((كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ)) وَفِي رِوَايَةٍ بَرِيدَةٍ ((مِنَ الدَّنَسِ))۔

۱۰۷۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ ((رَهْنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلءُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِثْلُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ أَهْلِ النَّبَاءِ وَالْمُجَدِّ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيٍّ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ))۔

۱۰۷۲۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ ((اللَّهُمَّ رَهْنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلءُ السَّمَاوَاتِ وَمِثْلُ الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِثْلُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ أَهْلِ النَّبَاءِ وَالْمُجَدِّ لَا مَانِعَ لِمَا

(۱۰۷۱) اس دعا کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ بندہ کی سب باتوں میں یہ بڑھ چڑھ کر ہے کیونکہ نہ ہوگی اس میں تقویٰ ہے ہر امر کی خداوند کریم کو اور بیان ہے بندوں کی عازری کا شہنشاہ مالک کی قدرت کاملہ کا۔ سبحان اللہ دنیا کے کاموں اور مقصدوں کے لیے لوگ کوشش کرتے ہیں اور بہت لوگ کوشش سے فائدہ ہونے کے بھی قائل ہیں پر بہت بڑے غور اور خوض کے بعد یہ بات نکلتی ہے کہ ہر ایک مقصد کے لیے صد باہر اسباب ہوتے ہیں اور ان اسباب میں سے بہت سے اتفاقی اور غیر اختیاری اسباب کا جمع کرنا بندہ کی قدرت سے باہر ہے۔ پس ہر ایک مقصد کا حاصل کرنا قدرت سے باہر ہے اور جب باہر ہو تو تقدیر الہی پر شاگرد رہنا اور ظاہر میں جھوٹ موٹھ دینا اداروں کی ملامت سے بچنے کے لیے ہاتھ پاؤں کو بلانا لیکن مجرور سالوار اعتقاد خدا پر رکھنا ٹھیک ہے۔ علماء، فضلاء اور عرفاء کا یہی طریقہ ہے اور اسی میں راحت ہے اور رنج و غم سے خلاصی ہے اس کے خلاف میں تباہی، بربادی اور مصیبت ہے۔ میں تو تدبیر کے بہت خلاف ہوں اور پہلے پہل کچھ تدبیر کا قائل تھا پر اب نہیں اور خدا پر اعتماد کرنے کو بہتر سمجھتا ہوں۔ يفعل الله ما يشاء ويحكم ما يريد۔

أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا
الْعِزِّ مِنْكَ الْعَدُوُّ.

۱۰۷۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْلِهِ ((وَوَلَّيْنَا مَا مَنَعَتْ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۱۰۷۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے کہ ”ملّ ماشت من شیء“ تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کے بعد کے الفاظ کا ذکر نہیں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب : رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے کی ممانعت

۱۰۷۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّيِّئَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ حَلَفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ ((أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مَبَشَرَاتِ النَّبُوَّةِ إِلَّا الرُّوَاتِ الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تَرَى لَهُ أَلَا وَابْنِي نَهَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعِظْمُوا فِيهِ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَنِبُوا فِي الدُّعَاءِ فَقِيمَنَّ أَنْ يُسْتَجَابَ)) لَكُمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُهَيْبَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ.

۱۰۷۴- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مرض الموت میں) پردہ اٹھایا اور لوگ ابوبکر صدیقؓ کے پیچھے صف باندھے کھڑے ہوئے تھے آپ نے فرمایا لوگو! اب نبوت کی خوش خبری دینے والوں میں کچھ نہیں رہا (کیونکہ مجھ پر نبوت کا خاتمہ ہو گیا) مگر نیک خواب جس کو مسلمان دیکھے یا اسے دکھایا جائے اور تم کو معلوم رہے کہ مجھے رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ رکوع میں تو اپنے رب کی بڑائی بیان کرو (یعنی سبحان ربی العظیم کہو) اور سجدہ کے اندر دعائیں کوشش کرو تو تمہاری دعا قبول ہو۔

۱۰۷۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّيِّئَ وَرَأْسُهُ مَغْصُوبٌ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ هَلْ

۱۰۷۵- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پردہ اٹھایا اور مرض الموت میں آپ کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی تو فرمایا اے اللہ میں نے (تیرا پیغام) پہنچایا تین بار ایسا ہی فرمایا پھر

(۱۰۷۴) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے رکوع اور سجود میں قرآن پڑھنے کی ممانعت نکلی بلکہ رکوع میں صرف تسبیح کرے اور سجدہ میں تسبیح اور دعا کرے اگر کسی نے رکوع یا سجدہ میں سورہ فاتحہ کی قرات کے سوا اور کوئی سورت پڑھی تو مکروہ ہے لیکن نماز باطل نہ ہوگی اور سورہ فاتحہ کے پڑھنے میں دو قول ہیں ایک یہ کہ اور سورتوں کی طرح مکروہ ہے اور نماز باطل نہ ہوگی اور دوسرا یہ ہے کہ حرام ہے اور نماز باطل ہو جائے گی۔ یہ جب ہے کہ قصد پڑھنے اور جو جو بے سے پڑھے تو نماز مکروہ نہ ہوگی لیکن امام شافعیؒ کے نزدیک دونوں صورتوں میں سجدہ سبک کرے اور علماء نے رکوع میں سبحان رب العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ تین تین بار کہنا مستحب جانا ہے اگر ایک بار کہے گا تو بھی کافی ہے اور یہ تسبیح رکوع اور سجود میں سنت ہے واجب نہیں۔ مالک، ابو حنیفہ اور شافعی کا یہی قول ہے اور امام احمد اور اہل حدیث کے ایک طائفہ کے نزدیک ظاہر حدیث کی دلیل کی رو سے واجب ہے۔

بَلَّغْتَ فَلَا تَمُرَاتٍ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ
النَّبُوءَةِ إِلَّا الرُّؤْيَا يَرَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ أَوْ تَوَى
لَهُ ۖ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سَفِيَانَ.

۱۰۷۶- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا
أَوْ سَاجِدًا.

۱۰۷۷- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ
الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ.

۱۰۷۸- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ
نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا أَقُولُ نَهَانِي.

۱۰۷۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي
حَبِيبُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ
سَاجِدًا.

۱۰۸۰- عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ قَالُوا نَهَانِي عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا
رَاكِعٌ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي رَوَاتِهِمُ النَّهْيَ عَنْهَا فِي
السُّجُودِ كَمَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمٍ
وَالْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ.

۱۰۸۱- عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلُّهُمْ قَالُوا نَهَانِي عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَ
لَمْ يَذْكُرُوا فِي رَوَاتِهِمُ النَّهْيَ عَنْهَا فِي السُّجُودِ.

۱۰۸۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ

فرمایا اب نبوت کی خبر دینے والوں میں سے کوئی چیز نہیں رہی مگر
نیک خواب جو نیک بندہ دیکھے یا اس کے لیے دکھایا جائے۔ اس کے
بعد ایسا ہی بیان کیا جیسے اوپر گزرا۔

۱۰۷۶- علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب روایت کرتے ہیں کہ مجھے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدہ میں قرأت سے منع
فرمایا۔

۱۰۷۷- علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کہتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدہ میں قرآن کی قراءت سے
منع کیا۔

۱۰۷۸- حضرت علیؑ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے رکوع
اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے مجھ کو منع کیا تھا اور میں یہ نہیں کہتا
کہ تم کو منع کیا۔

۱۰۷۹- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ کو میرے محبوب
(یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے رکوع اور سجدہ میں قرآن
پڑھنے سے منع کیا۔

۱۰۸۰- حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع
میں قرآن کی قرأت سے منع فرمایا۔ ان حضرات کی روایت میں
سجدہ کا ذکر نہیں۔

۱۰۸۱- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ کو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع کیا۔ اس
روایت میں سجدہ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۰۸۲- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے

(۱۰۷۸) ☆ اس سے یہ غرض نہیں کہ تم کو رکوع یا سجدہ میں قرآن پڑھنے کی اجازت ہے بلکہ سب کے لیے ممانعت عام ہے پر احتیاطاً
حضرت علیؑ نے حدیث کے نقل کرنے میں اتنا تصرف بھی جائز نہیں رکھا۔

قَالَ نَهَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ لَا يَذْكُرُ فِي الْإِسْنَادِ عَلَيْهِ.

روکوع میں قرآن پڑھنے کی ممانعت ہوئی۔ اس اسناد میں حضرت علیؓ کا ذکر نہیں ہے۔

باب : روکوع اور سجدہ میں کیا کہنا چاہیے؟

۱۰۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَتَّبِرُوا الدُّعَاءَ)).

۱۰۸۳- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ سجدہ میں اپنے پروردگار سے بہت نزدیک ہوتا ہے تو سجدہ میں بہت دعا کرو۔

۱۰۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّةَ وَجَلِّهِ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ)).

۱۰۸۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں یہ دعا کرتے اللھم اغفر لی آخر تک یعنی اے اللہ بخش دے میرے سب گناہوں کو تھوڑے ہوں یا بہت اول ہوں یا آخر چھپے ہوں یا کھلے۔

۱۰۸۵- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روکوع اور سجدہ میں اکثر یہ فرماتے تھے۔ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي قرآن پر عمل کرتے تھے۔

۱۰۸۶- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات سے پہلے اکثر فرماتے تھے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ میں نے عرض کیا یا رسول

(۱۰۸۳) نوٹی نے کہا ہر ایہ ہے کہ نزدیک ہوتا ہے اس کی رحمت اور فضل سے اور اس حدیث میں رغبت ہے سجدہ میں دعا کے لیے اور دلیل ہے اس شخص کی جو سجدہ کو قیام سے افضل بتاتا ہے اور اس باب میں تین قول ہیں ایک یہ کہ سجدہ میں بہت دیر کرنا اور سجدہ کو کوع زیادہ کرنا طول قیام سے افضل ہے۔ اس کو تردید اور بے یقینی نے علامہ کی ایک جماعت سے نقل کیا اور ابن عمرؓ بھی سجدہ کے طول کو افضل جانتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ طول قیام افضل ہے۔ امام شافعی کا بھی مذہب ہے کہ چونکہ جاہلی کی روایت صحیح مسلم میں موجود ہے کہ افضل نماز وہ ہے جس میں قنوت یعنی قیام طویل ہو اور قیام کا ذکر قنوت ہے اور سجدہ کا ذکر تسبیح ہے اور قرأت افضل ہے اور رسول اللہ سے منقول ہے کہ آپ قیام میں سجدہ سے زیادہ طول کرتے تیسرا یہ کہ فضیلت میں دونوں امر برابر ہیں اور امام احمدؓ نے اس مسئلہ میں توقف کیا ہے اور کوئی حکم نہیں دیا۔ اسحاق بن راہویہ نے کہا کہ دن میں روکوع اور سجدہ زیادہ کرنا افضل ہے اور رات کو قیام طویل۔ اسی

(۱۰۸۵) قرآن میں یہ وارو ہے فسبح بحمد ربك واستغفره اس کے موافق آپ تسبیح اور استغفار بہت کرتے تھے۔

(۱۰۸۶) سورہ اذا جاء نصر اللہ کے فتح ہونے کے بعد انہی جب اسلام تکمیل گیا اور لوگ جوق در جوق مسلمان ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں اپنے پیغمبرؐ کو خوشخبری دی اور فرمایا اب خدا کی پاکی بیان کرو اور استغفار کرو اور ضمناً اس سورت میں آپ کی وفات ظہر

وَأَتُوبَ إِلَيْكَ)) قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي أَرَاكَ أَخَذْتَهَا تَقُولُهَا قَالَ ((جُعِلَتْ لِي عَلَامَةً فِي امْتِي إِذَا رَأَيْتَهَا فَلْتَهَا)) إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ.

۱۰۸۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ نَزَلَ عَلَيْهِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ يُصَلِّي صَلَاةً إِلَّا دَعَا أَوْ قَالَ فِيهَا ((سُبْحَانَكَ رَبِّي وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي)).

۱۰۸۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَاكَ تُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ)) فَقَالَ خَبَّرَنِي رَبِّي أَنِّي سَأَرَى عَلَامَةً فِي امْتِي إِذَا رَأَيْتَهَا أَكْثَرْتَ مِنْ قَوْلِ ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَدْ رَأَيْتَهَا إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَتَحَ مَكَّةَ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ إِنَّكَ كَانَ تَوَّابًا)).

۱۰۸۹- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَيْفَ تَقُولُ أَنْتَ فِي الرُّكُوعِ قَالَ أَمَّا ((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)) فَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي

لہ کے قرب کی طرف اشارہ ہے کیونکہ نبوت کا کام پورا ہو گیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استغفار پسند مستحکم درست ہے اور بعضوں نے اس کو مکروہ جانا ہے اس خیال سے کہ کہیں پھر گناہ نہ

کرے اور جہنم میں مبتلا ہو دے پر بہتر یہ ہے کہ یوں کہے اللہم اغفر لی۔

مَلَائِكَةٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ افْتَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَيَّ بَعْضُ نِسَائِهِ فَتَحَسَّنْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا هُوَ رَاجِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُولُ ((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)) فَقُلْتُ يَا بَابِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنِّي لَفِي شَأْنٍ وَإِنَّكَ لَفِي آخَرٍ.

۱۰۹۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ الْفَرَاسِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعْتُ يَدَيَّ عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَتَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ)).

۱۰۹۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ ((سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ)).

۱۰۹۲- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

عائشہ سے سنا انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک رات اپنے پاس نہ پایا تو میں سمجھی شاید آپ کسی اور بی بی کے پاس گئے ہیں اور میں نے ڈھونڈا پھر لوٹی تو آپ رکوع یا سجدہ میں تھے اور فرما رہے تھے سبحانک وبحمدک لا الہ الا انت۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر صدقے ہوں میں کس خیال میں تھی اور آپ کس کام میں مصروف ہیں۔

۱۰۹۰۔ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات بچھونے پر رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا میں نے ڈھونڈا تو میرا ہاتھ آپ کے تلوے پر پڑا آپ سجدہ میں تھے اور دونوں پاؤں کھڑے تھے اور فرماتے تھے اللھم انی اعوذ برضاک آخر تک یعنی اے اللہ میرے میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی تیرے غصہ سے اور تیری بخشش کی تیرے عذاب سے اور میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں مجھے تیری تعریف کرنے کی طاقت نہیں تو ایسا ہی ہے جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی۔

۱۰۹۱۔ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدہ میں کہتے تھے سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ یعنی پاک ہے وہ خداوند برکت والا پروردگار فرشتوں کا اور روح کا۔

۱۰۹۲۔ اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ایسے ہی مروی ہے۔

(۱۰۹۰) ☆ اس حدیث میں ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں عورت کے چھونے سے وضو نہیں جاتا۔ ابو حنیفہ کا یہی قول ہے پر مالک شافعی احمد اور اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ عورت کے چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اس حدیث میں تاویل کرتے ہیں کہ شاید یہ لمس حائل کے اوپر سے ہو گا اور وہ ضرر نہیں کرتا۔

(۱۰۹۱) ☆ روح ایک بڑا فرشتہ ہے یا حضرت جبرئیل کو کہتے ہیں یا روح ایک مخلوق ہے جن کو فرشتے نہیں دیکھتے جیسے ہم فرشتوں کو نہیں دیکھتے۔ (نوی)

باب : سجدہ کی فضیلت و ترغیب

۱۰۹۳- معدان بن ابی ظہر یحمری سے روایت ہے کہ میں ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا جو مولیٰ (غلام آزاد) تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ مجھ کو ایسا کام بتلاؤ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھ کو جنت میں لے جائے یا یوں کہا کہ مجھے وہ کام بتاؤ جو سب کاموں سے زیادہ اللہ کو پسند ہے؟ یہ سن کر ثوبان چپ ہو رہے پھر میں نے ان سے پوچھا تو چپ رہے پھر تیسری بار پوچھا تو کہا میں نے بھی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا تو سجدہ بہت کیا کر اس واسطے کہ ہر ایک سجدہ سے اللہ تعالیٰ تیرا ایک درجہ بلند کرے گا اور تیرا ایک گناہ معاف کرنے لگا۔ معدان نے کہا پھر میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملا ان سے پوچھا تو انھوں نے بھی ایسا ہی کہا جیسا ثوبان نے کہا تھا۔

۱۰۹۴- ربیعہ بن کعب السخمی سے روایت ہے کہ میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا کر تا اور آپ کے پاس وضو اور حاجت کا پانی لایا کرتا۔ ایک بار آپ نے فرمایا تاک کیا مانگتا ہے میں نے عرض کیا کہ میں جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کچھ اور۔ میں نے عرض کیا اس میں آپ نے فرمایا اچھا کثرت تجود سے تو میری مدد کر۔

باب : سجدہ کے اعضاء، بالوں اور کپڑے کے سمیٹنے کی ممانعت اور جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے کا بیان

باب فَضْلِ السُّجُودِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

۱۰۹۳- عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَمْعَرِيُّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَغْنِيَنِي اللَّهُ بِهِ الْحَنَةَ أَوْ قَالَ قُلْتُ بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلَّهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةٌ)) قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَوِيتُ أَمَّا الدَّرَدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلُ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ.

۱۰۹۴- عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ السَّخْمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْحَنَةِ قَالَ ((أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ)) قُلْتُ هُوَ ذَلِكَ قَالَ ((فَأَعْبَى عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ)).

بابُ أَعْضَاءِ السُّجُودِ وَالنَّهْيِ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ وَالْثَوْبِ وَعَقْصِ الرَّأْسِ فِي الصَّلَاةِ

۱۰۹۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

۱۰۹۵- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو

(۱۰۹۳) ☆ یعنی سجدہ اکثر کیا کر تو امید ہے میرا ساتھ تجھ کو جنت میں مل جائے۔ کیونکہ سجدہ وہ عبادت ہے جس میں بندہ کو خدا سے نہایت قرب حاصل ہوتا ہے۔

(۱۰۹۵) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ کے سات اعضاء ہیں اور سجدہ کرنے والے کو وہ سب اعضاء میں سے لگانا چاہیے اور سجدہ پیشانی پر

سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم کیا گیا اور بال و کپڑے کے سینے سے منع کیا گیا۔ یہ بھیجی کی روایت ہے اور ابوالرجیع نے کہا سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم کیا گیا اور بال اور کپڑے کے سینے کی ممانعت کی گئی۔ سات ہڈیاں یہ ہیں دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں اور پیشانی۔

۱۰۹۶- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا۔ کپڑے اور بال نہ سینے کا حکم ہوا ہے۔

۱۰۹۷- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو سات اعضاء پر سجدہ کا حکم دیا گیا اور کپڑوں اور بال سینے سے روکا گیا۔

۱۰۹۸- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے حکم ہوا سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا پیشانی پر اور اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے ناک پر اور دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں قدموں کی انگلیوں پر اور حکم ہوا کپڑے اور بال نہ سینے کا۔

۱۰۹۹- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا، بالوں اور کپڑوں کو نہ سینے کا۔ وہ سات اعضاء ہیں پیشانی اور ناک (یہ دونوں ایک عضو کے حکم میں ہیں) دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں قدم۔

أَمِيرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَنَهَى أَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ وَثِيَابَهُ هَذَا حَدِيثٌ يَحْتَمِلُ وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ عَلَى سَبْعَةٍ أَكْثَمُ وَنَهَى أَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ وَثِيَابَهُ الْكُفَّيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ وَالنَّيَابَ.

۱۰۹۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَمُرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ أَكْثَمُ لَوْثًا وَلَا شَعْرًا)).

۱۰۹۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَمِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَنَهَى أَنْ يَكُفَّ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ.

۱۰۹۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَمُرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ أَكْثَمُ الْجَنَّةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكُفَّ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ)).

۱۰۹۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَمُرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَلَا أَكُفَّ الشَّعْرَ وَلَا الثِّيَابَ الْجَنَّةِ وَالْأَنْفَ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ)).

تھ اور ناک دونوں پر کرنا چاہیے لیکن پیشانی کا تو زمین پر رکھنا واجب ہے اور ناک لگانا مستحب ہے اگر ناک لگائی اور پیشانی نہ لگائی تو سجدہ درست نہ ہو گا۔ امام مالک، امام شافعی اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں میں سے ایک کا لگانا کافی ہے۔ امام احمد اور ابن حبیب کے نزدیک ظاہر حدیث کے بموجب دونوں کا لگانا ضروری ہے اور اکثر علماء نے کہا ہے ظاہر حدیث کے بموجب ناک اور پیشانی ایک عضو کے حکم میں ہے ورنہ سجدہ کے اعضاء آٹھ ہو جائیں گے۔ دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں، ناک اور پیشانی۔ بال اور کپڑے کے سینے سے منع کیا گیا۔ بال کا سینہ یہ ہے کہ سر پر جو ڈسے کی طرح باندھے۔ اس طرح باقی اعضاء نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۱۰۰- عباس بن عبدالمطلب روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب کوئی بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے سات اعضاء سجدہ کریں۔ اس کی پیشانی، اس کی دونوں ہتھیلیاں اس کے دونوں گھٹنے اس کے دونوں پاؤں۔

۱۱۰۱- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عبد اللہ بن حارث کو دیکھا کہ وہ جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے تو عبد اللہ بن عباس ان کے جوڑے کو کھولنے لگے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا تم نے میرا سر کیوں چھوا؟ عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص ہاتھوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی (ستر کھول کر نماز پڑھے)۔

باب: سجدہ میں دونوں ہتھیلیاں زمین سے لگانے اور دونوں کہنیاں پہلوؤں سے اور پیٹ کو رانوں سے جدا کرنے کا بیان

۱۱۰۲- انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سجدہ میں اعضاء کو برابر رکھو اور کوئی تم میں سے اپنی ہاتھوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

۱۱۰۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی آئی ہے۔

۱۱۰۰- عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجْدَةً مَعَ سَبْعَةِ أَطْرَافٍ وَجْهَهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ)) .

۱۱۰۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَغْفُوصٌ مِنْ وَرَاقِهِ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ)) .

بَابُ الْإِعْتِدَالِ فِي السُّجُودِ وَوَضْعِ الْكَفَّيْنِ عَلَى الْأَرْضِ وَرَفْعِ الْمِرْفَقَيْنِ عَنِ الْجَنْبَيْنِ وَرَفْعِ الْبُطْنِ عَنِ الْفَخْذَيْنِ فِي السُّجُودِ

۱۱۰۲- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِساطَ الْكَلْبِ)) .

۱۱۰۳- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ ((وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِساطَ الْكَلْبِ)) .

(۱۱۰۱) ☆ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کا اعادہ ضروری ہے اگر جوڑا باندھ کر نماز پڑھے لیکن جمہور علماء کے نزدیک اعادہ ضروری نہیں بلکہ نماز مکروہ ہوگی۔

(۱۱۰۲) ☆ یعنی کہنیاں زمین سے نہ لگائے اور نہ پہلوؤں سے ملائے جیسے کتا بیٹھتا ہے بلکہ کہنیاں زمین سے اٹھی رہیں اور دونوں ہاتھیں کشادہ رکھے اتنی کہ اگر بدن نکلا ہو تو بھلیں نظر آئیں۔

۱۱۰۴۔ براہِ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھ اور کہیں زمین سے اٹھالے۔

باب: نماز کی صفت کی جامعیت اور جس سے نماز شروع کی جاتی ہے اس کا بیان رکوع، سجدہ سے اعتدال کی ترتیب، چار رکعت نماز میں ہر دو رکعت کے بعد تشہد کا بیان، دونوں سجدوں کے درمیان اور پہلے تشہد میں بیٹھنے کا بیان

۱۱۰۵۔ عبد اللہ بن مالک ابن محسینہ سے روایت ہے (حسینہ عبد اللہ کی ماں کا نام ہے مالک کی بی بی کا) رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اتنا کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

۱۱۰۶۔ جعفر بن ربیعہ سے دوسری روایت ایسی ہی ہے جیسے اوپر گزری۔ عمرو بن الحارث کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھتے (یعنی پہلوؤں سے جدا رکھتے) یہاں تک کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔ اور لیث کی روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ بغلوں سے جدا رکھتے یہاں تک کہ میں آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھتا۔

۱۱۰۷۔ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ میں ہوتے اس وقت اگر بکری کا بچہ نکلنا چاہتا تو نکل جاتا۔

۱۱۰۸۔ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت

۱۱۰۴۔ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفْفَكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَكَ))

بَابُ مَا يَجْمَعُ صِفَةَ الصَّلَاةِ وَمَا يَفْتَحُ بِهِ وَيُخْتَمُ بِهِ وَصِفَةُ الرُّكُوعِ وَالْإِعْتِدَالِ مِنْهُ وَالسُّجُودِ وَالْإِعْتِدَالِ مِنْهُ وَالتَّشَهُدُ بَعْدَ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ مِنَ الرَّبَاعِيَّةِ وَصِفَةُ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَفِي التَّشَهُدِ الْأَوَّلِ

۱۱۰۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ مُحْسِنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْذُرَ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

۱۱۰۶۔ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ يُخَنِّعُ فِي سُجُودِهِ حَتَّى يُرَى وَضْعُ إِبْطَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ اللَّيْثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ فَرَجَ يَدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ حَتَّى إِنْ لَأَرَى بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

۱۱۰۷۔ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بِهِمَّةٌ أَنْ تَمَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ.

۱۱۰۸۔ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

(۱۱۰۷) ☆ یعنی ہاتھوں کو اتار کشادہ رکھتے کہ ان کے تلے سے بکری کا بچہ نکل سکتا۔

(۱۱۰۸) ☆ نووی نے کہا کہ یہ پہلے قعدے میں ہے لیکن اخیر قعدے میں تو رک سنت ہے جیسے بخاری نے اپنی صحیح میں ابو حیدر

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو (پہلوؤں سے) اتنا چدار کھتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی پیچھے سے دکھائی دیتی اور جب بیٹھے تو اپنی بائیں ران پر ٹیکہ دیتے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ حَوَى يَدَيْهِ بَيْنِي جَنَاحٍ حَتَّى يَرَى وَضَحَ إِبْطَيْهِ مِنْ زَوَالِهِ وَإِذَا قَعَدَ اطمَأَنَّ عَلَى فَيْحِهِ الْيُسْرَى.

۱۱۰۹- ام المومنین حضرت میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو چدار کھتے یہاں تک کہ پیچھے سے آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

۱۱۰۹- عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْخَارِثِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ حَفَا حَتَّى يَرَى مِنْ خَلْفِهِ وَضَحَ إِبْطَيْهِ قَالَ وَكَيْفَ بَيْنِي بَيَاضُهُمَا.

۱۱۱۰- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز کو اللہ اکبر کہہ کر اور قرأت کو الحمد لله رب العالمین سے (توبسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ سے کہتے) اور جب رکوع کرتے تو سر کو نہ اونچا رکھتے نہ نیچا بلکہ (پیچھے کے برابر رکھتے) چل میں اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سجدہ نہ کرتے یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو دوسرا سجدہ نہ کرتے یہاں تک کہ سیدھا بیٹھ جاتے اور ہر دو رکعت کے بعد (قعدے میں) التیات پڑھتے اور بائیں پاؤں بچھا کر داہنا پاؤں کھڑا کرتے اور منع کرتے شیطان کی بیٹھک سے اور منع کرتے تھے اس بات سے کہ آدمی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر درندے جانور کی طرح بچھائے اور نماز کو سلام سے ختم کرتے تھے۔

۱۱۱۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالْكَبِيرِ وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يَصُوِّبْهُ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ خَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَقْرَأُ رَجُلُهُ الْيُسْرَى وَيَنْصِبُ رَجُلُهُ الْيُمْنَى وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عَقَبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهَى أَنْ يَقْرَأَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ أَفْرِاشَ السَّجْدَةِ وَكَانَ يَحْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ وَفِي رِوَايَةٍ ابْنُ تَمِيمٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عَقَبِ الشَّيْطَانِ.

۱۱۱۰) ☆ منع کرتے تھے شیطان کی بیٹھک سے جس کو اتقاء کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ دونوں سرین کو زمین سے لگائے اور پنڈلیوں کو کھڑا کرے اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھے جیسے کتا بیٹھا ہے اور منع کرتے تھے اس بات سے کہ آدمی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر درندے جانور کی طرح بچھائے اور نماز کو سلام سے ختم کرتے تھے۔ اس حدیث سے بہت سے مسئلے معلوم ہوئے پہلے قرأت الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرے۔ یہ دلیل ہے امام ہالک اور ان لوگوں کی جو بسم اللہ کو سورہ فاتحہ میں داخل نہیں سمجھتے۔ اور شافعی اور اکثر علماء نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ مقصود اس عبارت کا یہ ہے کہ قرآن کی سورتوں میں سے پہلے یہ سورت پڑھتے تھے یعنی الحمد کی سورت اور یہ مطلب نہیں کہ الحمد للہ رب العالمین بغیر بسم اللہ کے پڑھتے تھے اور بہت سی دلیلیں اس امر پر قائم ہوئی ہیں کہ بسم اللہ سورہ فاتحہ کا جزو ہے۔ دوسرے یہ کہ رکوع میں پیچھے کو آگے پیچھے سے برابر کھٹنا چاہیے تیسرے یہ کہ جب رکوع سے سر اٹھائے تو سیدھا کھڑا ہو اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھے چوتھے یہ کہ

باب: نمازی کے سترہ کا بیان، سترہ کی طرف نماز پڑھنے کا احتساب اور نمازی کے آگے گزرنے کی ممانعت، گزرنے والے کو دفع کرنے اور نمازی کے آگے لیٹنے کے جواز کا بیان، سواری کی طرف نماز پڑھنے، سترہ کے نزدیک ہونے کا حکم اور اس کے اندازہ کا بیان

مسائل سترہ کے متعلق کا بیان

بَابُ سِتْرَةِ الْمُصَلِّي وَلِذَلِكَ إِلَى الصَّلَاةِ إِلَى سِتْرَةٍ وَالْبَيْتِ عَنِ الْمَرْوُودِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي وَحُكْمُ الْمَرْوُودِ وَدَفْعُ الْمَارِ وَجَوَازُ الْإِغْتِرَاضِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي وَالصَّلَاةُ إِلَى الرَّاحِلَةِ وَالْأَمْرُ بِاللُّتُوِّ مِنَ السِتْرَةِ وَبَيَانُ قُلُوبِ السِتْرَةِ وَمَا يَتَصَلَّقُ بِذَلِكَ

۱۱۱۱- موسیٰ بن طلحہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کچھ رکھ لیوے تو نماز پڑھے اور پرواہ نہ کرے جو چیز چاہے اس کے پرے سے جائے۔

۱۱۱۱- عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يَبَالِ مِنْ مَرٍّ وَرَاءَ ذَلِكَ))

۱۱۱۲- موسیٰ بن طلحہ نے اپنے باپ سے سنا ہم نماز پڑھتے تھے اور جانور ہمارے سامنے سے نکلا کرتے تھے تو بیان کیا ہم نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا اگر پالان کی پچھلی لکڑی برابر کوئی چیز تمہارے سامنے ہو تو پھر سامنے سے کسی چیز کا جانا ضرر نہیں کرتا۔

۱۱۱۲- عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي وَالْأَنْبَاءُ تَمُرُّ بَيْنَ أَيْدِينَا فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مِثْلُ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ أَحَدِكُمْ ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَلَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ))

۱۱۱۳- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۱۱۱۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ

للہ پرورد گشت کے بعد تشہد پڑھے اور امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث کے نزدیک اس حدیث کی رو سے دونوں تشہد واجب ہیں۔ مالک، ابو حنیفہ اور اکثر علماء کے نزدیک دونوں تشہد سنت ہیں اور امام شافعی کے نزدیک پہلا تشہد سنت اور دوسرا واجب ہے۔ پانچویں یہ کہ باباں پاؤں بچھائے اور دو ہاتھ پاؤں کھڑا کرے قعدے میں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں قعدوں میں اسی طرح بیٹھے امام مالک کے نزدیک دونوں قعدوں میں تورک سنت ہے۔ شافعی کے نزدیک جس جلسہ کے بعد سلام ہو اس میں تورک سنت ہے اور تورک کا بیان اوپر گزر چکا ہے۔ شافعی کے نزدیک نماز میں چار چلتے ہیں ایک دونوں سجدوں کے بیچ میں دوسرے ہر رکعت کے بعد دوسرے سجدہ سے فراغت پا کر قیام سے پہلے اس کو جلسہ استراحت کہتے ہیں تیسرے تشہد اٹھائی کا جلسہ چوتھے تشہد اخیر کا جلسہ۔ پانچویں یہ کہ نماز کو سلام پر ختم کرے مالک شافعی احمد اور جمہور سلف کا یہی قول ہے کہ سلام فرض ہے اور بغیر اس کے نماز صحیح نہیں ہوتی لیکن امام ابو حنیفہ، شافعی، اور اوزاعی کے نزدیک سلام سنت ہے اگر نہ کرے تب بھی نماز صحیح ہو جائے گی بلکہ ابو حنیفہ کے نزدیک اگر سلام کے بدلے کوئی فعل نماز کے منافی جیسے حدیث وغیرہ کرے تب بھی نماز تمام ہو جائے گی۔ (نودی مختصر ۱)

(۱۱۱۱) پالان کی لکڑی دو دھاتی ہاتھ کے برابر ہوتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف زمین پر لکیر کھینچ لینا کافی نہیں ہے اگرچہ ایک حدیث اس باب میں آئی ہے کہ لکیر کھینچنا کافی ہے اور امام احمد کا یہی قول ہے پر وہ حدیث ضعیف ہے۔

ﷺ سے سوال ہوا غزوہ تبوک میں نماز کی سترہ کا۔ آپ نے فرمایا لان کی پچھلی لکڑی کے برابر چاہیے۔

۱۱۱۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے غزوہ تبوک کے موقع ہر نماز کی سترہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کھادے کی پچھلی لکڑی کے برابر ہو۔

۱۱۱۵۔ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عید کے دن باہر نکلے تو اپنے سامنے ہر چھاگڑنے کا حکم فرماتے پھر اس کی آڑ میں نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے اور یہ امر سفر میں کرتے۔ اسی وجہ سے امیر دن نے اس کو مقرر کر لیا ہے کہ ہر چھا ساتھ رکھتے ہیں۔

۱۱۱۶۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بر چھی کو گاڑتے اور اسی کی طرف نماز پڑھتے۔

۱۱۱۷۔ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی کو قبلہ کی طرف کر کے اس کی طرف نماز پڑھتے تھے۔

۱۱۱۸۔ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی کی طرف نماز پڑھتے تھے اور ابن نمیر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اونٹ کی طرف۔

۱۱۱۹۔ ابو جحیفہؓ سے روایت ہے کہ میں مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ (ایک مقام ہے باب مکہ پر) میں تھے ایک لال چمڑے کے شامیانے میں تو بلاں آپ کے لیے وضو کپانی لے کر نکلے (آپ نے اس سے وضو کیا) پھر کسی کو پانی ملا اور کسی کو نہ ملا تو

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عَنْ سَفَرَةِ الْمُصْطَلٰی فَقَالَ ((مِنْهُلْ مُؤَخَّرَةُ الْوَحْلِ))۔

۱۱۱۴۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَئِلٌ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَنْ سَفَرَةِ الْمُصْطَلٰی فَقَالَ ((كَمُؤَخَّرَةِ الْوَحْلِ))۔

۱۱۱۵۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ أَمَرَ بِالْحَرَبِيَّةِ فَيُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَافَهُ وَكَانَ يَقْعُلُ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثُمَّ اتَّعَلَّهَا الْأَمْرَاءُ۔

۱۱۱۶۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَرْكُزُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَغْرِزُ الْمَغْرَةَ وَيُصَلِّي إِلَيْهَا زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ غَبِيْثَةُ اللَّهِ وَهِيَ الْحَرَبِيَّةُ۔

۱۱۱۷۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْرِضُ رَاحِلَتَهُ وَهُوَ يُصَلِّي إِلَيْهَا۔

۱۱۱۸۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِلَى رَاحِلَتِهِ وَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى بَعِيرٍ

۱۱۱۹۔ عَنْ أَبِي جَحِيْفَةَ عَنْ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءُ مِنْ أَدَمٍ قَالَ فَخَرَجَ بِلَالٌ يَوْضُوؤُهُ فَمِنْ فَنَابِلٍ وَنَاضِجٍ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

(۱۱۱۷) او نٹنی کی آڑ میں نو دینی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے نماز جائز ہونے پر حیوان کے نزدیک اور اونٹ کے نزدیک اور اونٹوں کے تھان میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اس دوسرے کہ کہیں وہ بگڑ کھڑے ہوں اور نماز میں خلل واقع ہو۔

(۱۱۱۹) کسی کو پانی ملا اور کسی کو نہ ملا تو اس نے دوسرے سے لے کر ذرا سا چمڑا لیا یعنی حضرت کے وضو سے جو پانی پچاس کو لوگوں نے تیرک سمجھ کر لیا شروع کیا۔ کسی کو تو پانی مل گیا اور کسی کو نہ ملا تو دوسرے نے اس پر دو چار قطرے چمڑک دیے اور دوسری روایت تھ

اس نے دوسرے سے لے کر چھڑک لیا پھر رسول اللہ ﷺ سرخ جوڑا پہنے ہوئے باہر نکلے گویا میں اس وقت آپ کی پندلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے وضو کیا اور بلائ نے اذان دی۔ میں نے ان کے منہ کی پیروی کی جو دائیں بائیں طرف پھر کر کہتے تھے جی علی الصلوٰۃ جی علی الفلاح پھر آپ کے لیے ایک چھالاکاڑا گیا آپ آگے بڑھے اور ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں (سفر میں ہونے کی وجہ سے قصر کیا)۔ آپ کے سامنے سے گدھے اور کتے گذر رہے تھے (گھر) آپ روکتے نہ تھے کیونکہ بھالے کا سترہ تھا۔ پھر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں دونوں نمازوں کو جمع کیا پھر برابر دو ہی رکعتیں قصر سے پڑھتے رہے یہاں تک کہ واپس مدینہ میں پہنچے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ خَلَّةٌ خُمْرَاءُ كَأَنِّي أَنْظُرُ بِلَايَ بَيَاضٍ سَاقِيَهُ قَالَ فَتَوَضَّأَ وَأَذَّنَ بِلَايَ قَالَ فَحَمَلْتُ أَتَّبِعُ فَأَهْ هَا هُنَا وَهَا هُنَا يَقُولُ يَمِينًا وَشِمَالًا يَقُولُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ ثُمَّ رَكِيزَتْ لَهُ عِزَّةٌ فَقَدَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ. رَكَعَتَيْنِ يَمْرُ بَيْنَ يَدَيْهِ الْجِمَارُ وَالْكَتَبُ لَا يُسْنَعُ ثُمَّ صَلَّى الْغَصَرَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَصَلِّي رَكَعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

۱۱۲۰- عون بن ابی حنیفہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ نے رسول اللہ ﷺ کو چڑے کے سرخ شامیانے میں دیکھا اور میں نے بلائ کو دیکھا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کا بچا ہو اپانی نکالا تو لوگ اس کو لینے کے لیے جھپٹنے لگے پھر جس کو پانی مل گیا اس نے بدن پر مل لیا اور جس کو نہ ملا اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے ہاتھ ترک کر لیا۔ پھر میں بلائ کو دیکھا انھوں نے پرچھا نکالا اور اس کو گاڑا اور رسول اللہ ﷺ سرخ جوڑا پہنے ہوئے اس کو (پندلیوں تک) اٹھائے ہوئے نکلے اور برجھے کی طرف کھڑے ہو

۱۱۲۰- عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةِ خُمْرَاءَ مِنْ أَدَمَ وَرَأَيْتُ بِلَايَ أَخْرَجَ وَضُوءًا فَرَأَيْتُ النَّاسَ يَتَنَبَّرُونَ ذَلِكَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ أَحَدٌ مِنْ بَلَلٍ يَدِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَايَ أَخْرَجَ عِزَّةً فَرَكَّزَهَا وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَلَّةٍ خُمْرَاءَ مُشْعَرًا فَصَلَّى إِلَى الْعِزَّةِ

تہ میں یہ امر تصریح سے موجود ہے کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ وضو کا بچا ہو اپانی لے رہے تھے۔ نووی نے کہا کہ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صالحین کے آثار سے برکت حاصل کرنا درست ہے اور ان کے بچے ہوئے کھانے پانی کا استعمال بطور تبرک کے جائز ہے۔

نووی نے کہا کہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا ہے کہ مؤذن کو جی علی الصلوٰۃ میں دائیں بائیں طرف منہ پھیرنا چاہیے لیکن قدم اور سینہ اپنا قبلہ کی طرف سے نہ پھیرے صرف سر اور گردن پھر اسے اور اس باب میں تین مذہب ہیں ایک یہ کہ جی علی الصلوٰۃ میں دونوں بار دائیں طرف منہ پھیرے اور یہ صحیح ہے دوسرا یہ کہ پہلے ایک بار جی علی الصلوٰۃ اور دہنی طرف منہ پھیر کر کہے اور ایک بار بائیں طرف منہ پھیر کر اسی طرح جی علی الفلاح کہ تیسرا یہ کہ پہلے دائیں طرف منہ پھیر کر جی علی الصلوٰۃ کہے پھر قبلہ کی طرف منہ کر لے پھر دائیں طرف منہ پھیرے اور جی علی الصلوٰۃ کہے پھر بائیں طرف منہ پھیرے اور جی علی الفلاح کہے پھر قبلہ کی طرف منہ کر لے پھر بائیں طرف منہ کرے اور جی علی الفلاح کہے۔

کر لوگوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے آدمیوں کو اور جانوروں کو دیکھا کہ وہ برتجھے کے سامنے سے گزر رہے تھے۔

۱۱۲۱- ابو جحیفہ سے بھی یہ حدیث اوپر والی حدیث کی طرح مروی ہے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جب دو پہر کا وقت ہوا تو بلالؓ نکلے اور اذان دی۔

۱۱۲۲- ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو پہر کو بطحا کی طرف نکلے اور وضو کیا پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے برچھی لگی ہوئی تھی اس کے پار عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

۱۱۲۳- اس سند سے بھی اوپر والی حدیث مروی ہے اس اضافہ کے ساتھ کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچے ہوئے پانی پر ٹوٹ پڑے۔

۱۱۲۴- ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں گدھی پر سوار ہو کر آیا ان دنوں میں جوان ہونے کو تھا اور رسول اللہ ﷺ منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے۔ میں صف کے سامنے آکر اترا اور گدھی کو چھوڑ دیا۔ وہ چرنے لگی اور میں صف میں شریک ہو گیا پھر کسی نے مجھ پر اعتراض نہ کیا تھا۔

بِالنَّاسِ رَكَعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالذُّوَابَ يَعْمُرُونَ بَيْنَ يَدَيِ الْعِزَّةِ.

۱۱۲۱- عَنْ أَبِي جَحِيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحُو حَدِيثَ سَفِيَّانَ وَعُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ فَلَمَّا كَانَ بِالنَّهْجَةِ خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادَى بِالصَّلَاةِ.

۱۱۲۲- عَنْ أَبِي جَحِيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّهْجَةِ إِلَى الْبُطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عِزَّةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَزَادَ فِيهِ عَوْفٌ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جَحِيْفَةَ وَكَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ

۱۱۲۳- عَنْ شُعْبَةَ بِالسَّيِّدَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْحَكَمِ فَحَمَلَتِ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلٍ وَضُوبِهِ.

۱۱۲۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى أَثَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ بَاهَرْتُ بِالْإِجْتِلَامِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بَيْنِي فَتَمَرَزْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ الصَّفِّ فَتَزَلْتُ فَأَرَسَلْتُ أَثَانًا تَرْمَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ.

(۱۱۲۴) ☆ اس حدیث سے سفر میں قصر اور جمع دونوں ثابت ہو گئے اور یہ بھی نکلا کہ اگر سفر میں پہلی نماز کے وقت اترنے کا اتفاق ہو جیسے ظہر کے وقت تو عصر بھی اسی وقت پڑھ لیوے اور یہ جمع تقدیم ہے اور جو پہلے نماز کے وقت سے چلنے کا اتفاق ہو جیسے ظہر کے وقت تو ظہر کی تاخیر کرے اور عصر کے وقت ظہر اور عصر دونوں پڑھ لیوے اور یہ جمع تاخیر ہے۔

(۱۱۲۴) ☆ کہ تم صف میں کیسے چلے آئے اور گدھی کو دوہا کیوں چھوڑا؟ اس لیے کہ رسول اللہ کے سامنے سترہ تھا اور امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے بھی کافی ہے۔ ابن عباسؓ کی عمر میں اختلاف ہے کہ رسول اللہ کی وفات کے وقت کتنی تھی۔ بعضوں نے کہا اس برس کی بعضوں نے کہا تیرہ برس کی بعضوں نے کہا پندرہ برس کی اور یہی ٹھیک ہے۔

۱۱۲۵- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں حجۃ الوداع میں کھڑے ہوئے نماز پڑھا رہے تھے تو گدھا صفوں کے سامنے سے ہو کر نکلا پھر وہ اترے اور صف میں شریک ہوئے۔

۱۱۲۶- وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ عرفات میں نماز پڑھا رہے تھے۔

۱۱۲۷- اس روایت میں نہ منیٰ کا ذکر ہے نہ عرفات کا بلکہ حجۃ الوداع کہا گیا کہ کہ فتح کا دن کہا (لیکن صحیح حجۃ الوداع ہے)۔

باب: نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت

۱۱۲۸- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے سامنے سے کسی کو نہ نکلنے دے بلکہ اس کو دفع کرے جہاں تک ہو سکے۔ اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۱۱۲۹- ابوصالح سلان سے روایت ہے کہ میں ابو سعید رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا وہ نماز پڑھ رہے تھے جمعہ کے دن کسی چیز کی آڑ میں لوگوں سے علیحدہ رہنے میں ابو سعید کی قوم کا ایک جوان آیا اور اس نے ان کے سامنے سے نکلتا چاہا۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اس کے سینہ میں مارا اس نے دیکھا تو اور طرف راستہ نہ پایا اور پھر دوبارہ ان کے سامنے سے نکلتا چاہا۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اور زور سے

۱۱۲۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَحْمَرُهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ يَمِينَهُ عَلَى جِمَارٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّيُ يَمِينُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُصَلِّيُ بِالنَّاسِ قَالَ فَسَارَ الْجِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ.

۱۱۲۶- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ بَعْرَةً.

۱۱۲۷- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مَنَى وَلَا عَرَفَةَ وَقَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ

بَابُ مَنَعَ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي

۱۱۲۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّيُ فَلَا يَدْعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَيْتَرَاهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ)).

۱۱۲۹- عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ أَنَا أَحَدُكُمْ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَرَأَيْتُ مِنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَبِي سَعِيدٍ يُصَلِّيُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُطَيْعٍ أَرَادَ أَنْ يَحْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَذَفَعْتُ بِي نَحْرَهُ فَنَظَرَ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاسًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي.

(۱۱۲۸) ☆ دفع کرنے کا حکم بطور احتیاج کے ہے نہ بطور وجوب کے اور کسی عالم نے اس کو واجب نہیں کہا اور لانے سے یہ غرض نہیں کہ جھجھکار چلائے یا ایسا مارے کہ وہ مر جائے پھر اگر واجب طور سے دفع کرنے میں مر جائے تو باقی علماء اس پر قصاص نہیں۔ لیکن دیت واجب ہوگی یا نہیں اس میں دو قول ہیں یہ سب اس صورت میں ہے کہ نمازی نے اپنے سامنے آؤ کرئی ہو یا ایسے کو نے میں نماز پڑھتا ہو جہاں سے گزرنے کی ضرورت نہ ہو۔ ابھی مختصراً

(۱۱۲۹) ☆ یعنی شیطان کے کہے پر عمل کرنا ہے اور منع کرنے پر بری بات سے باز نہیں آتا یہ شیطان کے سے کام کرتا ہے جو اچھی بات نہیں مانتا یا خود شیطان ہے یعنی شریر اور خیرہ سرکش ہے۔ یہ سب شیطان کی صفات ہیں۔

ایک بار ماری وہ سیدھا کھڑا ہو گیا اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے لڑنے لگا۔ پھر لوگوں نے آکر اسے روکا پھر نکلا اور مروان (جو مدینہ کا حکم تھا) کے پاس شکوہ کیا ابو سعید رضی اللہ عنہ مروان کے پاس گئے۔ مروان نے کہا تو نے کیا کیا جو تیرے بھائی کا بیٹا شکایت کرتا ہے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب کوئی تم میں سے کسی چیز کی آڑ میں نماز پڑھے اور کوئی شخص اس کے سامنے سے نکلتا چاہے تو اس کے سینہ پر مارے اگر وہ نہ مانے پس اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۱۱۳۰- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے جانے نہ دے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہے (یعنی جس کو خدا قرآن میں نفیض لہ کی آیت میں قرین فرماتا ہے)

۱۱۳۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح آئی ہے۔

۱۱۳۲- بسر بن سعید سے روایت ہے کہ زید بن خالد جہنی نے ان کو بھیجا ابو جہیم (عبد اللہ بن حارث بن صمد انصاری) کے پاس یہ پوچھنے کے لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں کیا فرمایا ہے جو نمازی کے سامنے سے گزرے۔ ابو جہیم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جانے جو وہاں اس پر ہے البتہ اگر چالیس تک کھڑا رہے تو یہ بہتر ہو سامنے سے گزرنے سے۔ ابو انصر نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ کیا کہا چالیس دن یا سینے یا برس۔

۱۱۳۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

سَعِيدٌ فَقَادَ فَلَقَعَ فِي نَحْرِهِ أَشَدَّ مِنْ الدَّفْعَةِ الْأُولَى فَمَنْعَلَ قَاتِلًا مِنْ أَبِي سَعِيدٍ ثُمَّ رَاحَ النَّاسُ فَخَرَجَ فَلَحَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَيْبِي قَالَ وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ عَلَى مَرْوَانَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانَ مَا لَكَ وَلَابْنِ أُحَيْكُ جَاءَ يَشْكُوكُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَخْضُرَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْ فِي نَحْرِهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ))

۱۱۳۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدْعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّ مَعَ الْقَرِينِ))

۱۱۳۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ

۱۱۳۲- عَنْ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جَهْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي قَالَ أَبُو جَهْمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ)) قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً

۱۱۳۳- عَنْ أَبِي جَهْمٍ الْأَنْصَارِيِّ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَلَذَكَرَ بِمَعْنَى

حدیث مالک.

بَابُ دُنُو الْمُصَلِّي مِنَ السُّتْرَةِ

۱۱۳۴- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلِّي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْحِجَابِ مَمَرٌ الشَّاةِ.

۱۱۳۵- عَنْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ يَنْحَرِي مَوْضِعَ مَكَانِ الْمُصْحَفِ يُسَبِّحُ فِيهِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْحَرِي ذَلِكَ الْمَكَانَ وَكَانَ بَيْنَ الْمُسْبِرِ وَالْقِبْلَةِ قَدْرُ مَمَرٍ الشَّاةِ.

۱۱۳۶- عَنْ يَزِيدَ قَالَ كَانَ سَلَمَةُ يَنْحَرِي الصَّلَاةَ عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَأَيْكَ تَنْحَرِي الصَّلَاةَ عِنْدَ هَذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحَرِي الصَّلَاةَ عِنْدَهَا.

بَابُ قَدَرِ مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّي

۱۱۳۷- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ

باب: جائے نماز سترہ کے نزدیک کرنا

۱۱۳۴- سہل بن سعد سادی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس جگہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے اس میں اور قبلہ کی دیوار میں اتنی جگہ رہتی کہ ایک بکری نکل جائے۔

۱۱۳۵- سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ وہ ڈھونڈتے تھے مصحف کی جگہ کو (یعنی جہاں حضرت عثمان مصحف رکھتے تھے) انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اس جگہ کو ڈھونڈتے تھے اور وہ جگہ درمیان منبر اور قبلہ کے ایک بکری کے گزرنے کی جگہ کے مطابق تھی۔

۱۱۳۶- یزید سے روایت ہے کہ سلمہ ڈھونڈ کر اس ستون کے پاس نماز پڑھتے تھے جو مصحف کے نزدیک ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ اے ابو مسلم! میں دیکھتا ہوں کہ جس طرح ہو سکتا ہے تم اسی ستون کے پاس نماز پڑھتے ہو انھوں نے (جواب میں) کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ڈھونڈ کر اسی ستون کے پاس نماز پڑھتے تھے۔

باب: نمازی کے سترہ کی مقدار کے بارے میں

۱۱۳۷- ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو اور اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی شے ہو تو وہ آڑ کے لیے کافی ہے اگر اتنی بڑی (یا اس سے اونچی) کوئی شے اس کے

(۱۱۳۴) آپ دیوار کے بہت قریب کھڑے ہوتے تھے۔ یہی سنت ہے کہ نمازی حتی المقدور سترہ کے قریب کھڑا ہو۔
(۱۱۳۵) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں نماز ادا کرنے کے لیے کوئی جگہ مقرر کرنے میں قیاحت نہیں بشرطیکہ وہ جگہ دوسری جگہوں سے فضیلت رکھتی ہو ورنہ مکروہ ہے اور تدریس یا افتاء کے لیے جگہ مقرر کرنے میں قیاحت نہیں۔
(۱۱۳۷) ☆ سیاہ کرا شیطاں ہوتا ہے یعنی شریر ہوتا ہے۔ نوٹ ہے کہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں ان چیزوں کے سامنے سے گزر جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ عورت اور گدھے میں شبہ ہے مالک، ابو حنیفہ، شافعی، حنبلیہ، علماء کے نزدیک کسی چیز کے سامنے

سانے نہ ہو اور گدھایا عورت یا سیاہ کتا سانے سے جائے تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ میں نے کہا اے ابو ذرؓ یہ سیاہ کتے کی کیا خصوصیت ہے اگر لال کتا ہو یا زرد ہو انھوں نے (جواباً) کہا اے میرے صحیحہ! میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسے ہی پوچھا جیسے تو نے مجھ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔
۱۱۳۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث نقل ہوئی ہے۔

الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ)) قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَخْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ قَالَ يَا ابْنَ أُحَيٍّ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ ((الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ))
۱۱۳۸- عَنْ حُمَيْدٍ بْنِ هِلَالٍ بِإِسْنَادٍ يُؤْنَسُ كَنَحْوِ حَدِيثِهِ

۱۱۳۹- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت اور گدھ سے اور کتے کے سانے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور ان سب سے بچاؤ یوں ہو سکتا ہے کہ نمازی کے سانے کوئی چیز پالان کی پچھلی کھڑی کے برابر ہو۔

۱۱۳۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَيَقْبِي ذَلِكَ مِنْ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ))

باب: نمازی کے سانے لینا

بَابُ الْإِغْتِرَاضِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

۱۱۴۰- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور میں قبلہ کی طرف آپ کے سانے آڑے پڑی ہوتی جیسے جنازہ سانے آڑا پڑا ہوتا ہے۔

۱۱۴۰- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَأَغْتِرَاضِ الْحَنَازَةِ

۱۱۴۱- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی تہجد کی نماز پوری ادا کرتے اور میں آپ کے سانے قبلہ کی طرف آڑی پڑی رہتی۔ جب آپ وتر ادا کرنا چاہتے تو مجھے جگا دیتے میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

۱۱۴۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ كُلَّمَا وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُؤْتِرَ أَتَيْتُنِي فَأَوْتَرْتُ

تہجد سے نکل جانے سے نماز نہیں ٹوٹی انھوں نے اس حدیث کی تاویل کی ہے کہ قطع صلوة سے مراد اس کا نقص ہے نہ ابطال۔ اور بعضوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ حدیث قطع کی منسوخ ہے دوسری حدیث لا یقطع الصلوة مورد شکی پر یہ دعویٰ ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ نسخ کے لیے تاریخ کا ہونا ضروری ہے علاوہ اس کے حدیث لا یقطع الصلوة مورد شکی ضعیف ہے۔ ابھی

(۱۱۴۰) ☆ اس حدیث سے ان علماء نے استدلال کیا ہے جو کہتے ہیں کہ عورت کے سانے جانے سے نماز نہیں ٹوٹی لیکن نماز عورت کے سانے پر حنا مار دیا کہے تاکہ دل پر نشان نہ ہو اور حضرت کی بات اور تھی دوسرے یہ کہ اس وقت گھروں میں چراغ نہ تھا تار کی تھی۔
(۱۱۴۱) ☆ تو دئی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ وتر کی تاخیر آخر رات تک مستحب ہے اور جس شخص کو خود اپنی آنکھ کھلے یا دوسرے کے جگادینے پر مجبور ہو تو اس کو مستحب ہے کہ وتر کو آخر رات میں پڑھے اگرچہ تہجد نہ پڑھتا ہو کیونکہ حضرت عائشہؓ تہجد نہیں پڑھتی تھیں لہذا

۱۱۴۲- عروہ بن زبیر سے روایت ہے حضرت عائشہؓ نے کہا کہ نماز کن چیزوں کے سامنے جانے سے ٹوٹ جاتی ہے؟ ہم نے کہا عورت اور گدھے کے سامنے جانے سے۔ کہا کہ عورت بھی ایک برا جانور ہے میں خود رسول اللہ ﷺ کے سامنے جتناہ کی طرح آڑی پڑی رہتی تھی اور آپ نماز پڑھا کرتے۔

۱۱۴۳- ام المومنین حضرت عائشہؓ کے سامنے ذکر ہوا کہ کتے اور گدھے اور عورت کے سامنے سے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے انھوں نے کہا تم نے ہم کو گدھوں اور کتوں کے برابر کر دیا۔ قسم ہے خدا کی میں نے خود دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے سامنے تخت پر تھی قبلہ کی طرف لیٹی ہوئی مجھے حاجت ہوتی تو آپ کے سامنے بیٹھتا اور آپ کو تکلیف دینا مجھے برا لگتا میں تخت کے پاؤں کے پاس سے کھسک جاتی۔

۱۱۴۴- ام المومنین حضرت عائشہؓ نے کہا تم نے ہم کو کتوں اور گدھوں کے برابر کر دیا حالانکہ میں نے خود اپنے تئیں تخت پر لیٹے ہوئے دیکھا ہے پھر رسول اللہ ﷺ آتے اور تخت کے بیچ میں نماز پڑھتے مجھے آپ کے سامنے کھانا برا معلوم ہوتا تو میں تخت کے پاؤں کی طرف کھسک کر خلف سے باہر آتی۔

۱۱۴۵- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سوتی اور میرے پاؤں آپ کے سامنے قبلہ کی طرف ہوتے تو جب آپ سجدہ کرنے لگتے میرا پاؤں دبا دیتے میں پاؤں سمیٹ لیتی پھر آپ جب کھڑے ہو جاتے میں پاؤں پھیلا لیتی۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ ان دنوں گھر میں چراغ نہ تھا۔

۱۱۴۲- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ قَالَ فَقُلْنَا الْمَرْأَةُ وَالْجَمَارُ فَقَالَتْ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَذَاتُ سُوءٍ لَقَدْ رَأَيْتُنِي بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَرِضَةً كَأَعْيَاضِ الْحَنَازِلِ وَهُوَ يُصَلِّي.

۱۱۴۳- عَنْ عَائِشَةَ وَذَكَرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْجَمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ شَهِدْتُمُونَا بِالْحَمِيرِ وَالْكَلْبِ وَاللَّهُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُطْطَجَّةٌ فَيَقْبِلُ لِي الْحَاجَةَ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأَوْذَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَنْسَلُ مِنْ عِنْدِ رَجُلَيْهِ

۱۱۴۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ عَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحَمِيرِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُطْطَجَّةً عَلَى السَّرِيرِ فَيُجِئُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ فَيُصَلِّي فَأَكْرَهُ أَنْ أَسْتَحْهَ فَأَنْسَلُ مِنْ قِبَلِ رَجُلَيْ السَّرِيرِ حَتَّى أُنْسَلَ مِنْ لِحَافِي.

۱۱۴۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَايَ فِي قِبْلَتِي فَإِذَا سَجَدَ عَمَزَنِي فَتَقَبَضْتُ رَجُلِي وَإِذَا قَامَ بَسَطَتْهُمَا قَالَتْ وَالْيَتُورُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ.

لہ جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے پر تو آپ کے ساتھ پڑھتی تھیں اور جس شخص کو جائے کا بھروسہ نہ ہو وہ عشاء کے بعد ہی وتر پڑھ لے۔

(۱۱۴۵) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور جمہور علماء کے نزدیک ٹوٹ جاتا ہے۔ وہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ یہ چھونا کپڑے وغیرہ کے اوپر سے ہو گا اور اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

۱۱۴۶- ام المؤمنین حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے اور میں حیض کی حالت میں آپ کے سامنے ہوتی کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپ کا کپڑا میرے بدن سے لگ جاتا جب آپ سجدہ کرتے۔

۱۱۴۶- عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَرَبِّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ

۱۱۴۷- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور میں حیض کی حالت میں آپ کے پیلو کی طرف ہوتی اور میں ایک چادر اوڑھے ہوتی اس میں سے کچھ ٹکڑا آپ پر بھی ہوتا۔

۱۱۴۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ وَعَنِي مِرْطٌ وَعَلَيْهِ بَعْضُهُ إِلَى جَنْبِهِ

باب: ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان اور اس کے

بَابُ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَصِفَةِ

پہننے کا طریقہ

لِبَسِيهِ

۱۱۴۸- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا ایک کپڑا (جیسے تہبند) پہنان کر نماز درست ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو دو کپڑے ہیں۔

۱۱۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَابِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ ((أُولَئِكَ لَكُمْ ثَوْبَانِ))

۱۱۴۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۱۱۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنِهِ

۱۱۵۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا کیا ہم میں سے کوئی ایک

۱۱۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَادَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّصَلِّي أَحَدُنَا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ ((أَوْ كَلَّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ))

(۱۱۴۷) نو دینی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورت نماز کی پہلو میں کھڑی ہو تو نماز باطل نہ ہوگی یہی ہمارا اور اکثر علماء کا مذہب ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نماز باطل ہو جائے گی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حائضہ عورت کے کپڑے پاک ہیں مگر وہ مقام جہاں خون لگا ہوا ہو کوئی اور نجاست ہے البتہ وہ نجس ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حائضہ کے سامنے نماز پڑھ سکتے ہیں اور ایک ہی کپڑا کچھ حائضہ پر ہو اور کچھ نماز پر تو بھی قباحت نہیں۔

(۱۱۴۸) یعنی ایسے بہت لوگ ہیں جن کے پاس ایک کپڑے کے سوا دوسرا کپڑا نہیں اور نماز تو سب پر فرض ہے تو ایک کپڑے میں ضرور نماز درست ہوگی۔ اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں البتہ ابن مسعودؓ سے اس کا خلاف منقول ہے پر اس کی سند معلوم نہیں ہوتی اور اس بات پر اجماع ہے کہ نماز دو کپڑوں میں افضل ہے لیکن رسول اللہ اور صحابہ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی ہے۔

۱۱۵۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کاندھے پر کچھ نہ ہو۔

۱۱۵۲- عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ام سلمہ کے گھرایک کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور اس کے دونوں کنارے آپ کے مونڈھوں پر تھے۔

۱۱۵۳- وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ نے اس کپڑے کے ساتھ توشیح کیا۔

۱۱۵۴- عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المومنین ام سلمہ کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اس کے دونوں کناروں میں آپ نے خلاف کیا تھا۔

۱۱۵۵- عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ اس کو لپیٹے ہوئے تھے اور اس کے دونوں کناروں میں مخالفت کی تھی۔

۱۱۵۶- جابر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں توشیح کئے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا (توشیح کے معنی اوپر بیان ہو چکے ہیں)۔

۱۱۵۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ))

۱۱۵۲- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ فِي يَمِينِهِ أَمَّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ.

۱۱۵۳- عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَثُوشَحًا وَلَمْ يَقُلْ مُشْتَمِلًا

۱۱۵۴- عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ أَمَّ سَلَمَةَ فِي ثَوْبٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

۱۱۵۵- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَلَجِّفًا مُخَالَفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ زَادَ عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ فِي رَوَاتِهِ قَالَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ

۱۱۵۶- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مَثُوشَحًا بِهِ.

(۱۱۵۱) ☆ کیونکہ اگر کاندھے پر کپڑا نہ ہوگا تو اقبال سے ستر کھلنے کا اگر ہاتھ سے روکے تو ہاتھ باندھنے کی سنت میں خلل آئے گا اور یہ ممانعت ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کے نزدیک تنزیہی ہے اگر کوئی ایک کپڑے میں اس طرح نماز پڑھے کہ کاندھوں پر کچھ نہ ہو تو نماز مکروہ ہوگی پر باطل نہ ہوگی اور امام احمد اور بعض سلف کے نزدیک اگر کاندھوں پر کچھ کپڑا رکھنے کی تمنا ہو تو اور نہ رکھے تو نماز صحیح نہ ہوگی اور ایک روایت میں امام احمد سے یہ ہے کہ نماز صحیح ہو جائے گی لیکن اگر ناچگار ہوگا۔

(۱۱۵۳) ☆ نوٹی نے کہا توشیح یہ ہے کہ کپڑے کا جو کنارہ اوڑھنے کا ہوتے ہو اس کو بائیں ہاتھ کے سنے سے لے جائے اور جو بائیں کاندھے پر ہو اس کو داہنے ہاتھ کے سنے سے لے جائے پھر دونوں کناروں کو مل کر سینہ پر باندھ لے۔

(۱۱۵۴) ☆ یعنی داہنے کنارے کو بائیں طرف اور بائیں کو داہنی طرف لے گئے تھے جیسے ابھی گزرا۔

۱۱۵۷- عَنْ سُفْيَانَ حَمِيصًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۵۷- مذکورہ بالا روایت ان اسناد سے بھی مروی ہے۔ ابن نمیر کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔

۱۱۵۸- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُصَلِّي فِي تَوْبٍ مَتَوَشِّحًا بِهِ وَعِنْدَهُ يَمَانُهُ وَقَالَ جَابِرُ ابْنُهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ.

۱۱۵۸- ابوالزبیر مکی سے روایت ہے کہ انھوں نے جابرؓ کو ایک کپڑے میں توشیح کئے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا حالانکہ ان کے پاس کپڑے موجود تھے (تو انھوں نے اس لیے کیا کہ جواز معلوم ہو) اور جابرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا۔

۱۱۵۹- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور دیکھا کہ آپ ایک بورے پر نماز پڑھ رہے ہیں اسی پر سجدہ کرتے تھے اور دیکھا آپ کو ایک کپڑے میں توشیح کئے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے۔

۱۱۵۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى خَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي فِي تَوْبٍ وَاسِدٍ مَتَوَشِّحًا بِهِ.

۱۱۶۰- ابوبکرؓ کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے کپڑے کے دونوں کنارے اپنے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے اور ابوبکرؓ اور سید کی روایت میں توشیح کا ذکر ہے۔

۱۱۶۰- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ وَاصْبُعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ وَرِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ وَسُوَيْدٍ مَتَوَشِّحًا بِهِ.



کِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعُ الصَّلَاةِ

مسجدوں اور نماز کی جگہوں کا بیان

۱۱۶۱- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ ((الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ)) قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ((الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى)) قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ ((أَرْبَعُونَ سَنَةً وَأَيْنَمَا أَذْرَكْتُكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ)) وَفِي حَبِيبِ أَبِي كَثَّابٍ ((ثُمَّ خَيْنِمَا أَذْرَكْتُكَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ فَإِنَّهُ مَسْجِدٌ))

۱۱۶۲- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أَبِي الْقُرَآنِ فِي السُّنَّةِ فَإِذَا قُرِئَتِ السُّنَّةُ سَجَدَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَتِ أَسْجُدُ فِي الطَّرِيقِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوَّلِ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ قَالَ ((الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ)) قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ((الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى)) قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَخَيْنِمَا أَذْرَكْتُكَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ

۱۱۶۱- ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! زمین میں سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ)۔ میں نے پوچھا پھر کون سی؟ آپ نے فرمایا پھر مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)۔ میں نے پوچھا ان دونوں مسجدوں کے بننے میں کتنا زمانہ ہے؟ آپ نے فرمایا چالیس برس کا اور تجھ کو تو جہاں نماز کا وقت آجائے وہیں پڑھ لے وہ مسجد ہے۔

۱۱۶۲- ابراہیم بن یزید تمیمی سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ کو قرآن سنایا کرتا تھا میں (سودہ و مقام جو مسجد سے خارج ہو دروازہ کے باہر جہاں لوگ بیٹھ کر خرید و فروخت اور باتیں کرتے ہیں اور نسائی کی روایت میں سکے پر لٹکی گئی ہیں) جب میں سجدہ کی آیت پڑھتا تو وہ سجدہ کرتے۔ میں نے ان سے کہا باوا تم راستہ میں سجدہ کرتے ہو۔ انھوں نے کہا میں نے ابو ذر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلے کون سی مسجد بنی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مسجد حرام۔ میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد؟ آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ میں نے پوچھا ان دونوں میں کتنے برس کا فرق ہے؟ آپ نے فرمایا چالیس برس کا۔ پھر ساری زمین

(۱۱۶۱) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سب مقاموں میں نماز درست ہے مگر وہ مقام مستحب ہیں جہاں نماز پڑھنے کی ممانعت ہوئی ہے جیسے قبرستان یا گھر جو شخص نماز کا غیر جلاوطنوں کے رہنے کی جگہ میں یا سڑک میں یا حمام میں۔

(۱۱۶۲) جو رب نماز پڑھتا ہو نماز درست ہو تو سجدہ بھی درست ہو گا۔ نووی نے کہا استاد اور شاگرد پر جو قرآن پڑھتا یا سجدہ کی آیت میں سجدہ ہے یا نہیں اس میں علماء کا اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک ایک بار پہلی بار میں سجدہ کرے اور بعضوں کے نزدیک ایک بار بھی ضروری نہیں ہے۔

تیرے لیے مسجد ہے جہاں نماز کا وقت آجائے وہاں نماز پڑھ لے۔
 ۱۱۶۳- جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ کو پانچ چیزیں ملی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں۔ ایک تو یہ کہ ہر پیغمبر خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا گیا اور میں سرخ اور سیاہ ہر شخص کی طرف بھیجا گیا (سرد ملکوں کے لوگ سرخ ہیں اور گرم ملکوں کے لوگ سیاہ تو مطلب یہ ہے کہ میری نبوت عام ہے کسی ملک سے خاص نہیں) اور مجھے قیمت (جہاد کی لوٹ کا مال) حلال ہوا مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے لیے ساری زمین پاک اور پاک کرنے والی کی گئی۔ پھر جس شخص کو جہاں نماز کا وقت آجائے وہ وہیں نماز پڑھ لے اور مجھے مدد دی گئی رعب سے جو ایک مہینہ کے فاصلہ پر پڑتا ہے (یعنی میری دھاک ایک مہینے کی راہ سے پڑ جاتی ہے) اور مجھے شفاعت عطا ہوئی ہے۔

۱۱۶۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي كَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ وَأُجِّلْتُ لِي الْعَنَانُ وَلَمْ تُحَلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَهْرًا وَمَسْجِدًا قَائِمًا وَجُلَّ أَوْكُنُهُ الصَّلَاةُ صَلَّى حَيْثُ كَانَ وَتُصَوِّرَتْ بِالرُّعْبِ بَيْنَ يَدَيَّ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ)).

۱۱۶۴- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے۔

۱۱۶۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

۱۱۶۵- حدیث سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم لوگوں کو اور لوگوں پر فضیلت ملی تین باتوں کی وجہ سے ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح کی گئی اور ہمارے لیے ساری زمین نماز کی جگہ ہے اور زمین کی خاک ہم کو پاک کرنے والی ہے جب پانی نلے اور ایک بات اور بیان کی۔

۱۱۶۵- عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ تَرْتِيبُهَا لَنَا طَهْرًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ)) وَذَكَرَ حَصْلَةَ أُخْرَى.

(۱۱۶۳) ☆ میرے لیے ساری زمین پاک کرنے والی کی گئی یہ دلیل ہے مالک اور ابو حنیفہؒ کی کہ عجم زمین کی جنس سے درست ہے جیسے حجر ایست چودا وغیرہ خاک کی خصوصیت نہیں ہے۔

اور مجھے شفاعت عطا ہوئی یعنی شفاعت عام جو عشر والوں کی پریشانی کے وقت ہوگی اور جس وقت سب پیغمبر لوگوں کو جواب دے دیں گے ورنہ شفاعت خاص تو اور لوگ بھی کریں گے یا مودودہ شفاعت ہے جو رونہ ہوگی یا وہ شفاعت جو تری برابر ایمان والے کے لیے بھی فائدہ بخش ہوگی۔

(۱۱۶۵) ☆ نووی نے کہا وہ تیسری بات سنائی کی روایت میں یہ ہے کہ مجھ کو سورہ بقرہ کی اخیر آیتیں عرش کے تلے سے ملیں اور مجھ سے پہلے کسی نبیؐ کو نہیں ملیں نہ میرے بعد ملیں گی۔

۱۱۶۶- عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ خَدِيجَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِثُهُ.
۱۱۶۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی آئی ہے اسی طرح۔

۱۱۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((فَضَّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسَبْتِ أَعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّغْبِ وَأُجِّلْتُ لِي الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَهْرًا وَمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَحُجِّمَ بِي النَّبِيُّونَ))
۱۱۶۷- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے کوچہ باتوں کی وجہ سے اور پیغمبروں پر فضیلت دی گئی۔ پہلی تو مجھے کوہ کلام ملا جس میں لفظ تھوڑے اور معنی بہت ہیں (یعنی کلام اللہ) پانچویں حضرت کے کلمات اور میں مدد دیا گیا رعب سے اور مجھے غنائمیں حلال کی گئیں اور میرے لیے ساری زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ کی گئی اور میں تمام مخلوقات کی طرف (خود جن ہوں یا آدمی عرب کے ہوں یا غیر عرب کے) بھیجا گیا اور میرے اوپر نبوت ختم کی گئی۔

۱۱۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّغْبِ وَبَيَّنَّا أَنَا نَابِئُ آيَةٍ بِمَقَالِيجِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيَّ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَبِلُونَهَا.
۱۱۶۸- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے خدا نے وہ باتیں دیکر بھیجا جن میں لفظ تھوڑے ہیں اور معانی بہت ہیں اور مجھے مدد ملی رعب سے اور میں ایک بار سوراہا کھاتے میں زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تو تشریف لے گئے اور تم زمین کے خزانے نکال رہے ہو (یعنی ملک کے ملک فتح کرتے ہو وہاں کی سب دولتیں لوٹتے ہو)۔

۱۱۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ.
۱۱۶۹- اوپر والی حدیث کی طرح یہ بھی ایک اور سند سے منقول ہے۔

۱۱۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِثُهُ.
۱۱۷۰- مذکورہ بالا حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

۱۱۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((نُصِرْتُ بِالرُّغْبِ عَلَى الْعَذْوِ وَأُوتِيتُ))
۱۱۷۱- ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے دشمن پر مدد ملی رعب سے اور مجھے وہ باتیں ملیں جن میں لفظ کم ہیں پر معانی بہت ہیں اور میں ایک بار سو

(۱۱۷۱) ☆ اب میرے بعد دنیا میں کوئی نئی کتاب یا شریعت لے کر آئے گی۔ حضرت عیسیٰؑ بلا شک قیامت کے قریب آویں گے پر دوسری دین کی باتوں میں ہمارے پیغمبر کے تابع ہو گئے۔

رہا تھا اتنے میں زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔

۱۱۷۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ربع کے ذریعے میری مدد کی گئی اور مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے۔

باب: نبی ﷺ کا مسجد بنانے کا بیان

جَوَامِعِ الْكَلِمِ وَيَسِّرْنَا اَنَا قَاتِمٌ اُنَيْتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوَضِعْتُ فِي يَدَيْيْ)).

۱۱۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نَصَبْتُ بِالرُّعْبِ وَأَوَيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ)).

بَابُ الْبِنَاءِ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۷۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ اَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقَرَأَ فِي غُلُوِّ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ إِنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى مَلَأَ بَنِي النُّجَارِ فَخَافُوا مَقْفَلِينَ يَسْتَوْفِيهِمْ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رَدَفَهُ وَمَلَأَ بَنِي النُّجَارِ حَوْثَهُ حَتَّى الْفَى بَيْنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكْتُهُ الصَّلَاةَ وَتُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِالنَّسْجِدِ قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَأَ بَنِي النُّجَارِ فَخَافُوا فَقَالَ

۱۱۷۳- انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو شہر کے بلند حصہ میں ایک محلہ میں اترے جس کو بنی عمرو بن عوف کا محلہ کہتے ہیں۔ وہاں چودہ دن رہے پھر آپ نے بنی نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ اپنی کمراں لٹکائے ہوئے آئے۔ انس نے کہا گویا میں اس وقت رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں آپ اپنی اونٹنی پر تھے اور ابو بکر آپ کے پیچھے تھے اور بنو نجار کے لوگ آپ کے گرد اُگرد تھے یہاں تک کہ آپ ابو ایوب کے مکان کے صحن میں اترے تو رسول اللہ ﷺ جہاں نماز کا وقت آجاتا وہاں نماز پڑھ لیتے اور کمریوں کے رہنے کی جگہ میں بھی نماز پڑھ لیتے (کیونکہ بکریاں غریب ہوتی ہیں ان سے اندیشہ نہیں ہے کہ وہ ستاویں گی) اس کے بعد آپ کو مسجد بنانے کا حکم کیا گیا تو بنو نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا۔ وہ آئے آپ نے ان سے فرمایا تم

(۱۱۷۳) ہم خدا سے اس کا بدلہ چاہتے ہیں۔ نو دینی نے کہا یہی حدیث یوں ہی مشہور ہے صحیحین وغیرہ میں لیکن محمد بن سعد نے طبقات میں واحدی سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ نے وہاں دس دینار میں خرید لیا اور ابو بکر نے وہ دینار ادا کیے۔

آپ نے حکم دیا تو درخت کاٹنے لگے اور مشرکوں کی قبریں کھود کر پھینک دی گئیں۔ نو دینی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نبیہ درود و خشوع کا کائنات کی ضرورت کے وقت درست ہے جیسے گلہری کی ضرورت ہو یا اور درختوں کا کٹنے پر لگانا منظور ہو یا کٹنے کے گرنے کا درود یا مسجد بنانے کی ضرورت ہو یا کافروں کے ملک میں ان کو سزا دینے کے لیے کالے۔ اسی طرح پرانی قبروں کا کھودنا اور جب وہ مٹی جس میں خون اور پیپ مردہ کی ٹی ہو نکال کر پھینک دی جائے تو اس زمین میں نماز درست ہے اور اس کو مسجد کر سکتے ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی ظاہر

((يَا بَنِي النَّجَارِ ثَامِنُونِي بِحَاظِطِكُمْ هَذَا))
 قَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ فَإِنْ
 أَنَسَ فَكَأَنَّمَا فِيهِ مَا أَقُولُ كَانَ فِيهِ نَحْلٌ وَبَقُورُ
 الْمُشْرِكِينَ وَخِزْبٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّحْلِ فَقُطِعَ وَبَقُورُ الْمُشْرِكِينَ
 قَتِيبَتْ وَبِالْخِزْبِ فَسُوتِ فَإِنْ فَصَّصُوا النَّحْلَ
 ثَبَلَهُ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً فَإِنْ فَكَأَنُوا
 بِرُحْزُورٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ
 الْآخِرَةِ فَانْصُرْ الْآخِرَةَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

اپنا باغ میرے ہاتھ بیچ ڈالو۔ انھوں نے کہا قسم خدا کی ہم تو اس
 باغ کی قیمت نہ لیں گے ہم خدا ہی سے اس کا بدلہ چاہتے ہیں (یعنی
 آخرت کا ثواب چاہتے ہیں ہم کو روپیہ درکار نہیں)۔ انسؓ نے کہا
 اس باغ میں جو چیزیں تھیں ان کو میں کہتا ہوں اس میں کھجور کے
 درخت تھے اور مشرکوں کی قبریں تھیں اور کھنڈر تھے۔ آپ نے
 حکم کیا تو درخت کاٹے گئے اور مشرکوں کی قبریں کھود کر پھینک دی
 گئیں اور کھنڈر برابر کے گئے اور درختوں کی لکڑی قبلہ کی طرف
 رکھ دی گئی اور دروازہ کے دونوں طرف پتھر لگائے گئے۔ جب یہ
 کام شروع ہوا تو صحابہؓ رجز پڑھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی ان
 کے ساتھ تھے۔ وہ لوگ یہ کہتے تھے یا اللہ بہتری اور بھلائی تو
 آخرت کی بہتری اور بھلائی ہے تو انصار اور مہاجرین کی مدد فرما (یہ
 ترجمہ اس موزوں کلام کا ہے جو حدیث میں عربی زبان میں ہے)۔
 ۱۱۷۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم مسجد بننے سے پہلے بکریوں کے رہنے کی جگہ میں نماز
 پڑھا کرتے تھے۔
 ۱۱۷۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث انس رضی اللہ عنہ سے
 مروی ہے۔

۱۱۷۴- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ
 أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ.
 ۱۱۷۵- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَلِي.

باب: بیت المقدس کی طرف سے خانہ کعبہ کی طرف

بَابُ تَحْوِيلِ الْقِبْلَةِ مِنَ الْقُدْسِ إِلَى

قبلہ کا ہونا

الْمَكَّةِ

یہ معلوم ہوا کہ قبرستان کی زمین مالک کی ملک میں رہتی ہے اور وہ اس کو بیچ سکتا ہے بشرطیکہ وقف نہ کر چکا ہو۔

جب یہ (یعنی مسجد کی تعمیر کا) کام شروع ہوا تو صحابہؓ رجز پڑھتے تھے یعنی شعر پڑھ کر گاتے جاتے تھے تاکہ مشقت سہل ہو جائے۔
 علماء نے کہا کہ اگر کلام موزوں ہو تو اس کا شعر نہ کہیں گے جب تک کہنے والے کی شعر کہنے کی نیت نہ ہو اور اسی سبب سے بعض موزوں کلام خود
 رسول اللہؐ سے مروی ہیں پر وہ شعر نہیں ہیں کیونکہ شعر کہنا آپ پر حرام تھا۔

(۱۱۷۳) ☆ نوویؒ نے کہا امام احمدؒ اور امام مالکؒ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جس جانور کا گوشت حلال ہے اس کا پیشاب پاخانہ
 پاک ہے۔

۱۱۷۶- عن البراء بن عازب سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی سولہ مہینے تک یہاں تک کہ یہ آیت اتری جو سورہ بقرہ میں ہے تم جہاں پر ہو منہ اپنا کیے کی طرف کرو۔ تو یہ آیت اس وقت اتری جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تھے۔ ایک شخص آپ کے ساتھیوں میں سے یہ سن کر چلا راستے میں انصار کے کچھ لوگوں کو بیت المقدس کی طرف حسب معمول نماز پڑھتے ہوئے پایا اس نے ان سے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت کو کیے کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا ہے۔ یہ سن کر وہ لوگ نماز ہی میں کیے کی طرف پھر گئے۔

۱۱۷۷- عن البراء بن عازب سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ مہینے یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی پھر ہم کو کیے کی طرف پھیر دیا گیا۔

۱۱۷۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ لوگ قہا میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا رات کو رسول اللہ ﷺ پر قرآن اتر اور کیے کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا ہے سن کر لوگ کیے کی طرف پھر گئے اور پہلے ان کے منہ شام کی طرف تھے پھر کیے کی طرف گھوم گئے۔

۱۱۷۹- اوپر والی حدیث کی طرح یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۱۸۰- انس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ بیت المقدس کی

۱۱۷۶- عن البراء بن عازب رضي الله عنه قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم إلى بيت المقدس سبعة عشر شهرا حتى نزلت الآية التي في البقرة وحيث ما كنتم فولتوا وجوهكم شطره فنزلت بعد ما صلى النبي صلى الله عليه وسلم فانطلق رجل من القوم فمر بناس من الأنصار وهم يصلون فحدثتهم فقلوا فولتوا وجوههم قبل القبلة.

۱۱۷۷- عن البراء يقول صلينا مع رسول الله ﷺ نحو بيت المقدس سبعة عشر شهرا أو سبعة عشر شهرا ثم صرفنا نحو الكعبة.

۱۱۷۸- عن ابن عمر قال بينما الناس في صلاة الصبح بقباء إذ جاءهم آت فقال إن رسول الله ﷺ قد أنزل عليه الليلة وقد أمر أن يستقبل الكعبة فاستقبلوها وكانت وجوههم إلى الشام فاستدأروا إلى الكعبة.

۱۱۷۹- عن ابن عمر قال بينما الناس في صلاة العشاء إذ جاءهم رجل بمثل حديث مائل.

۱۱۸۰- عن أنس رضي الله عنه أن رسول

(۱۱۷۹) امام نووی نے کہا اس حدیث سے نسخ کا نزول درود قیامت ہوتا ہے اور یہ بھی لکھتا ہے کہ ایک معتبر شخص کی خبر اس باب میں مقبول ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اگر ایک ہی نماز کی وجہ سے دو طرف پڑھی جائے جسے قبلہ کی جانب میں شبہ ہو پہلے ایک طرف شروع کرے پھر نماز ہی میں معلوم ہو کہ قبلہ دوسری طرف ہے اور اوپر پھر جائے بلکہ اگر چار رکعتیں نماز کی ہر ایک رکعت ایک طرف پڑھی جائے (اس طرح کہ نماز کی اسے ہر رکعت پر قبلہ کی جانب پر لٹی جائے) تو نماز صحیح ہے۔ پھر علماء نے اختلاف کیا ہے کہ بیت المقدس کی طرف آپ کا نماز پڑھنا قرآن سے تھا یا حدیث نے اسے اگر حدیث سے ہو گا تو یہ بھی ثابت ہوا کہ قرآن سے حدیث منسوخ ہو سکتی ہے۔ اسی طرح حدیث سے قرآن منسوخ ہوتا ہے اکثر علماء ماحول کا یہی قول ہے پر شافعی سے اس کے خلاف منقول ہے۔

طرف نماز پڑھا کرتے تھے اتنے میں یہ آیت اتری قد نوى نفل وجہک اخیر تک یعنی ہم دیکھتے ہیں تیرے منہ پھرانے کو آسمان کی طرف پیٹک ہم پھیر دینگے منہ تہا اس قبلہ کی طرف جس کو تم پسند کرتے ہو تو پھیرو تم اپنا منہ کبے کی طرف۔ پھر ایک شخص بنی سلمہ میں سے جا رہا تھا اس نے دیکھا لوگوں کو فجر کی نماز میں رکوع میں اور ایک رکعت بڑھ چکے تو پکارا سنو! قبلہ بدل گیا یہ سن کر وہ لوگ اسی حالت میں قبلہ کی طرف پھر گئے۔

باب: قبروں پر مسجد بنانے اور ان میں مورتیں رکھنے کی ممانعت، قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَزَلَّتْ قَدْ فَرَى نَفْلَهُ وَجْهَكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُؤْتِيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلَّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَمَنْ رَحِلَ مِنْ بَيْتِي سَلَامَةً وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَقَدْ صَلَّوْا رُكْعَةً فَتَنَادَى أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حَوَّلْتُ فَمَا لَوْ كَمَا هُمْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ.

بَابُ النَّهْيِ عَنْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ وَاتِّخَاذِ الصُّورِ فِيهَا وَالنَّهْيِ عَنْ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ

۱۱۸۱- ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کو انھوں نے حبشہ میں دیکھا تھا۔ اس میں تصویریں لگی تھیں آپ نے فرمایا ان لوگوں کا یہی حال تھا جب ان میں کوئی نیک آدمی مر جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بناتے اور وہاں صورتیں بناتے۔ یہ لوگ قیامت کے دن خدا کے سامنے سب سے بدتر ہوں گے۔

۱۱۸۱- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرْنَا كَيْسَةَ رَأَيْنَاهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَوْلَيْكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرِ أَوْلَيْكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۱۱۸۲- ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لوگوں نے باتیں کیں آپ کی بیماری میں تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ایک گرجا کا حال بیان کیا پھر ذکر کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

۱۱۸۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهُمْ تَذَكَّرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَذَكَرَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ كَيْسَةَ ثُمَّ ذَكَرَتْ نَحْوَهُ.

۱۱۸۳- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے ایک گرجا کا حال بیان

۱۱۸۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ذَكَرْنَا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۱۸۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کے پاس یا قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے کیونکہ اگلے مشرکین اور یہود نصاریٰ ایسا کرتے تھے کہ پیغمبروں یا نیک لوگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بناتے تھے اگر کوئی قبر کو مسجد نہ بنائے لیکن مسجد کی طرح وہاں ہر وقت آیا جایا کرے یا قبر کے سامنے گھٹے یا اس طرف نماز پڑھے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

کیا جراحوں نے دیکھا تھا جیشہ کے ملک میں جس کا نام ہار یہ تھا پھر
وہی روایت کیا جیسے اوپر ذکر کیا۔

۱۱۸۴- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا اس بیماری میں جس کے بعد پھر تندرست نہیں ہوئے لعنت
کرے اللہ یہود اور نصاریٰ پر کہ انھوں نے اپنے پیغمبروں کی
قبروں کو مسجد بنالیا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ اگر رسول اللہ ﷺ کو
اس بات کا خیال نہ ہو تا تو آپ کی قبر کھلی جگہ میں ہوتی حجرہ میں نہ
ہوتی مگر آپ ڈرے کہ کہیں لوگ آپ کی قبر کو مسجد نہ بنائیں۔

۱۱۸۵- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ
تبارک و تعالیٰ یہودیوں کو کہ انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو
مسجد بنالیا۔

۱۱۸۶- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
لعنت کرے اللہ یہود اور نصاریٰ پر کہ انھوں نے اپنے پیغمبروں کی
قبروں کو مسجد بنالیا۔

۱۱۸۷- عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے حضرت عائشہؓ اور
عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت
قریب ہوا تو آپ نے چادر اپنے منہ پر ڈالنا شروع کی۔ جب آپ
گھبراتے تو چادر کو منہ پر سے ہٹاتے اور فرماتے یہود و نصاریٰ پر
اللہ کی لعنت ہو کہ انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد
بنالیا۔ آپ ڈراتے تھے کہ کہیں اپنے لوگ بھی ایسا نہ کریں۔

۱۱۸۸- جنید بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ
سے وفات سے پانچ روز پہلے سنا آپ فرماتے تھے میں بیزار

(۱۱۸۳) ☆ یہود و نصاریٰ نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا یعنی مسجدوں کی طرح وہاں روشنی کرنے، نذر نیاز چڑھانے، دعا مانگنے،
عبادت کرنے، روزمرہ آنے جاتے گئے۔

(۱۱۸۸) ☆ دوست سے مراد یہاں وہ ہے کہ جس کی طرف دل لگا رہے۔ پیغمبر کو ایسی دوستی کسی سے نہ تھی کیونکہ یہ دوستی خدا کی دوستی
میں غلط ڈالتی ہے۔

ہوں اس بات سے کہ کسی کو تم میں سے اپنا دوست بناؤں سوا خدا کے کیونکہ اللہ نے مجھے دوست بنایا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا اور جو میں اپنی امت میں سے کسی کو دوست بنانے والا ہوتا تو ابو بکرؓ کو دوست بناتا۔ تم خبردار ہو تم سے پہلے لوگ اپنے پیغمبروں اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجد بنالیت تھے کہیں تم قبروں کو مسجد نہ بنانا میں تم کو اس بات سے منع کرتا ہوں۔

باب: مسجد بنانے کی فضیلت اور اس کی رغبت دلانا

۱۱۸۹- عید اللہ خولانی سے روایت ہے حضرت عثمانؓ نے جب رسول اللہ ﷺ کی مسجد کو بنایا تو لوگوں نے برا سمجھا۔ حضرت عثمانؓ نے کہا تم نے مجھ پر بہت زیادتی کی میں نے تو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کے لیے مسجد بنائے اور اصل راوی حدیث بکیر کہتے ہیں میرا خیال یہ ہے کہ انھوں نے کہا کہ خالص خدا کی رضا مندی اس کو مقصود ہو (شہرت و ناموری یا ضد یا نفسانیت) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا اور ابن عسائی کی روایت میں ہے ویسا ہی ایک گھر جنت میں بنائے گا۔

۱۱۹۰- محمود بن لبید سے روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے مسجد بنانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے برا سمجھا اس کو اور یہ چاہا کہ مسجد کو اپنے حال پر چھوڑ دیں (یعنی جیسے حضرت رسول اللہؐ کے زمانہ میں

اللَّهُ أَنْ يَكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أَهْلِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا أَلَا وَإِنْ مَنْ كَانَ فَلْيُكَلِّمُ كُنَّاوَا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ إِنِّي أَنْهَاكُم عَنْ ذَلِكَ))

بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا

۱۱۸۹- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَوَلِيِّ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ تَعَالَى)) قَالَ بُكَيرٌ حَبِيبْتُ أَنَّهُ قَالَ ((يَتَّبِعِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ يَنْشَأُ فِي الْجَنَّةِ)) ابْنُ عِبْسَى فِي رِوَايَتِهِ ((مِثْلُهُ فِي الْجَنَّةِ))

۱۱۹۰- عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَّرَهُ النَّاسُ ذَلِكَ فَأَحْجَبُوا أَنْ يَدْعُوهُ عَلَى هَيْبَتِهِ فَقَالَ

مجھ آپ نے فرمایا کہ اگر میں دوستی میں کسی سے رکھتا تو ابو بکر صدیقؓ سے رکھتا اس حدیث سے ابو بکرؓ کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی۔ نوویؒ نے کہا آپ نے اپنی قبر اور کسی کی قبر کو مسجد بنانے سے اس لیے ممانعت کی کہ کہیں لوگ قبر کی تعظیم حد سے بڑھ جائیں اور گناہ میں پڑ جائیں اور کبھی یہ گناہ کفر تک پہنچ جائے گا جس میں اگلی امتوں کا حال ہو اور جب صحابہؓ اور تابعین کے زمانہ میں مسجد نبویؐ کو بڑھانے کی ضرورت ہوئی اور حضرت عائشہؓ کا حجرہ جس میں قبریں تھیں وہاں تک مسجد آجینچی تو ان لوگوں نے قبر کو چھپا دیا اور اس کے گرد اونچی اونچی دیواریں اٹھوائیں تاکہ آپ کی قبر دکھائی نہ دے اور عوام اس طرف نرا نہ پڑھیں اور آفت میں نہ پڑیں پھر دو دیواریں مثالی جانب سے اور اٹھائیں کہ کوئی شخص قبر کی طرف نہ نہ کر سکے۔ اور اسی لیے دوسری حدیث میں وارد ہوا کہ اگر یہ ذر نہ ہوتا تو آپ اپنی قبر کو کھلا رکھتے۔

(۱۱۸۹) ویسا ہی گھر یعنی صرف گھر کہلانے میں کیونکہ جنت کے گھر کو دنیا کے گھر سے کیا نسبت ہے یا وہ گھر جنت کے گھروں پر ایسی فضیلت رکھتا ہوگا جیسے مسجد نبیائیں اور گھروں پر رکھتی ہے۔

تھی)۔ حضرت عثمان نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص خدا کے لیے ایک مسجد بنائے تو اللہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر دیا ہی بنائے گا۔

باب: رکوع میں ہاتھوں کا گھٹنوں پر رکھنا اور تطبیق کا منسوخ ہونا

۱۱۹۱- اسود اور علقمہ سے روایت ہے کہ ہم دونوں عبد اللہ بن مسعود کے پاس آئے ان کے گھر میں انھوں نے پوچھا کیا ان لوگوں نے (یعنی اس زمانہ کے نوابوں اور امیروں نے) نماز پڑھ لی تمہارے پیچھے۔ ہم نے کہا نہیں۔ انھوں نے کہا انھو نماز پڑھ لو کیونکہ نماز کا وقت ہو گیا اور امیروں اور نوابوں کی انتظاری میں اپنی نماز میں دیر کرنا ضروری نہیں۔ پھر ہم کو حکم نہ کیا اذان دینے کا اور نہ اقامت کا ہم ان کے پیچھے کھڑے ہونے لگے تو ہمارے ہاتھ پکڑ کر ایک کو دائیں طرف کیا اور دوسرے کو بائیں طرف جب رکوع کیا تو ہم نے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے انھوں نے ہمارے ہاتھ مارا اور ہتھیلیوں کو جوڑ کر رانوں کے بیچ میں رکھا۔ جب نماز پڑھ چکے تو کہا اب تمہارے نواب اور امیر ایسے پیدا ہونگے جو نماز میں اس کے وقت سے دیر کریں گے اور نماز کو ٹک کریں گے یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے کے قریب ہوگا (یعنی عصر کی نماز میں اتنی دیر کریں

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ))

بَابُ النَّدْبِ إِلَى وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبِ فِي الرُّكُوعِ وَنَسْخُ التَّطْبِيقِ

۱۱۹۱- عَنْ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فِي دَارِهِ فَقَالَ أَصَلَّى هَؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ فَقَالَا نَأَى قَالَ فَقُومُوا فَصَلُّوا فَلَمْ يَأْمُرْنَا بِإِذَانٍ وَلَا بِقَامَةٍ قَالَ وَذَعَبْنَا لِنَقُومَ خَلْفَهُ فَأَخَذَ بِيَدَيْنَا فَفَعَلَ أَحَدُنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ قَالَ فَلَمَّا رَسَعُوا وَضَعْنَا يَدَيْنَا عَلَى رُكْبِنَا قَالَ فَضَرَبَ يَدَيْنَا وَطَبَّقَ بَيْنَ كَفَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُمَا بَيْنَ فَجْذَيْهِ قَالَ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ إِنَّهُ سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ لَا يَرْوُونَ الصَّلَاةَ عَنْ يَمِينَاتِهِا وَيَحْتَقِبْنَهَا إِلَى شَرْقِ شَمُوسٍ فَإِذَا رَأَوْهُمْ فَذُفَعُوا فَعَلُوا ذَلِكَ فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِيَمِينَاتِهِا وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ سَبْعَةً وَدَكُتُمْ ثَلَاثَةَ فَصَلُّوا جَمِيعًا وَإِذَا كُنْتُمْ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ فَلْيُؤَمِّكُمْ

۱۔ تطبیق اسے کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر رانوں کے بیچ میں رکھ لیتا۔ پہلے حکم تھا کہ رکوع میں ایسا ہی کرے بعد اس کے یہ حکم منسوخ ہو گیا اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا حکم ہوا۔ اب اگر کوئی تطبیق کرے تو سحر وہ ہے۔ اکثر علماء کا یہی قول ہے مگر ابن مسعود اور علقمہ اسود کے نزدیک تطبیق سنت ہے ان کو حج کی حدیث نہیں پہنچی جس کو سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے۔ (نوری)

(۱۱۹۱) امیروں اور نوابوں کی انتظاری میں اپنی نماز میں دیر کرنا ضروری نہیں۔ پھر ہم کو حکم نہ کیا اذان دینے کا اور نہ اقامت کا یہ مذہب عبد اللہ بن مسعود کا ہے اور بعض سلف کا جو کوئی گھر میں ایک نماز پڑھے اس ہستی میں جہاں اذان اور اقامت ہوتی ہے تو اس کو اذان اور اقامت کہنا ضروری نہیں۔ لیکن جمہور علماء سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ اقامت سنت ہے اس کے لیے بھی اذان اور اذان میں اختلاف ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جماعت گھر میں بھی ادا کرنا درست ہے لیکن اس سے فرض کفایہ ادا نہ ہو گا جب تک جماعت مسجد میں نہ پڑھی جائے اور عبد اللہ بن مسعود نے یہ خیال کیا کہ فرض ساقط ہو جائے گا امیروں اور نوابوں کی جماعت ادا کرنے سے گو وہ دیر میں پڑھیں۔ ۱۱

گے۔ جب تم ان کو ایسا کرتے دیکھو تو اپنی نماز وقت پر پڑھ لو (یعنی افضل وقت پر) پھر ان کے ساتھ دوبارہ نفل کے طور پر پڑھ لو اور جب تم تین آدمی ہو تو سب مل کر نماز پڑھو (یعنی برابر کھڑے ہو امام سچ میں رہے) اور جب تین سے زیادہ ہوں تو ایک آدمی امام بنے اور وہ آگے کھڑا ہو اور جب رکوع کرے تو اپنے ہاتھوں کو رانوں پر رکھے اور جھکے اور دونوں ہتھیلیاں جوڑ کر رانوں میں رکھ لے گویا میں اس وقت رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کو دیکھ رہا ہوں۔

۱۱۹۲- یہ روایت بھی ایک دوسری سند سے اسی طرح مروی ہے سوائے ان الفاظ کے ”وَهُوَ رَاقِعٌ“۔

۱۱۹۳- علقمہ اور اسود سے روایت ہے وہ دونوں عبد اللہ بن مسعود کے پاس آئے انھوں نے کہا کیا تمہارے پیچھے کے لوگ نماز پڑھ چکے؟ انھوں نے کہا ہاں۔ پھر عبد اللہ ان دونوں کے سچ میں کھڑے ہوئے اور ایک کو داہنی طرف کھڑا کیا اور دوسرے کو بائیں طرف پھر رکوع کیا تو ہم نے اپنے ہاتھوں کو گھنٹوں پر رکھا۔ عبد اللہ نے ہمارے ہاتھ پر مارا اور تطبیق کی (یعنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا یا) اور رانوں کے سچ میں رکھا۔ جب نماز پڑھ چکے تو کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا ہے۔

۱۱۹۴- مصعب بن سعد سے روایت ہے میں نے اپنے باپ کے

أَحَدُكُمْ وَإِذَا رَسَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْرُسْ ذِرَاعَيْهِ عَلَى فَعِيدِهِ وَتَحْتَا وَيُطْبِقْ بَيْنَ كَفَيْهِ فَلْيَكُنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَاهُمْ.

۱۱۹۲- عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَتَحْرِيرِ فَلْيَكُنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاقِعٌ.

۱۱۹۳- عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَصَلْتُمَا مِنْ خَلْفِكُمَا قَالَ نَعَمْ فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ رَكَعَا فَوَضَعَا أَثْيَابَهُمَا عَلَى رُكْبَتَيْمَا فَضَرَبَ أَثْيَابَهُمَا ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جَعَلَهُمَا بَيْنَ فَعِيدِهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۹۴- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ

اللہ جب تم ان کو ایسا کرتے یعنی عمر کی نماز پر سے پڑھتے دیکھو تو اپنی نماز وقت پر پڑھ لو پھر ان کے ساتھ دوبارہ نفل کے طور پر پڑھ لو تاکہ شر و فساد پیدا ہو اور امیروں کی تکلیف سے بچے۔ وہ یہ جانیں گے کہ تم فرض لگے ساتھ پڑھتے ہو اور تم اپنا فرض ادا کر چکے ہو گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فتور و فساد سے بچنا بہتر ہے اگر گناہ میں نہ پڑے اور جو بغیر گناہ میں فتور سے نہ بچ سکے گناہ نہ کرے اور فتور پر صبر کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اول وقت پڑھنا بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی ایک نماز کو دوبارہ پڑھے تو پہلی بار کی نماز فرض ہوگی اور دوسرے بار کی نفل۔ یہی صحیح ہے۔

ہزاروں نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھے تو میرے باپ نے کہا اپنی دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھ۔ کہا کہ پھر میں نے دوبارہ دیئے ہی کیا تو انھوں نے میرے ہاتھ پر مارا اور کہا کہ ہم منع کئے گئے ایسا کرنے سے اور حکم ہوا دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا (یعنی رکوع میں)۔

۱۱۹۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ان الفاظ تک مروی ہے کہ ہم منع کئے گئے ایسا کرنے سے بعد کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۱۹۶- مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو ملا کر انھوں کے بیچ میں رکھ لیا میرے باپ نے کہا پہلے ہم ایسا کیا کرتے تھے پھر ہم کو گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم ہوا۔

۱۱۹۷- مصعب بن سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ کے ہاتھوں میں نماز پڑھی جب میں رکوع میں گیا تو دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک میں ایک ڈال کر دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھ لیا۔ انھوں نے میرے ہاتھ پر مارا۔ جب نماز پڑھ چکے تو کہا پہلے ہم ایسا کرتے تھے پھر ہم کو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا حکم ہوا۔

باب: ایڑیوں پر سرین رکھ کر بیٹھنا

۱۱۹۸- طاووسؓ سے روایت ہے کہ ہم نے ابن عباسؓ سے کہا اقامۃ کی بیٹھک میں کیا کہتے ہو؟ انھوں نے کہا یہ سنت ہے۔ ہم نے کہا ہم تو اس بیٹھک کو آدمی پر (یا پاؤں پر) تسم سمجھتے ہیں۔ انھوں نے کہا اودھ تو سنت ہے تیرے نبی ﷺ کی۔

إِلَى حَنْسَبِ أَبِي قَالَ وَحَلَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْنَيْي فَقَالَ لِي أَبِي اضْرِبْ بِكُمُوكَ عَلَى رُكْنَيْكَ قَالَ ثُمَّ فَعَلْتُ ذَلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَضَرَبَ يَدَيَّ وَقَالَ إِنَّا نَهَيْتُمْ عَنْ هَذَا وَأَمَرْنَا أَنْ نَضْرِبَ بِالْأَكْفِ عَلَى الرُّكْبِ.

۱۱۹۵- عَنْ أَبِي يَغْفُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ فَهَيَّا عَنْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

۱۱۹۶- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكْعَتِي فَقُلْتُ يَدَيَّ هَكَذَا يَعْنِي طَبْنَ بَيْنَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ فَحَذَّيْهِ فَقَالَ أَبِي قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أَمَرْنَا أَمِيرَنَا بِالرُّكْبِ.

۱۱۹۷- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى حَنْسَبِ أَبِي فَلَمَّا رَكَعْتُ شَبَّكَتُ أَصَابِعِي وَحَلَلْتُهُمَا بَيْنَ رُكْنَيْي فَضَرَبَ يَدَيَّ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أَمَرْنَا أَنْ نَرْفَعَ إِلَى الرُّكْبِ

بَابُ جَوَازِ الْإِقْعَاءِ عَلَى الْعَقِينِ ۱
۱۱۹۸- عَنْ طَاوُسٍ يَقُولُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَلَّ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱. ایڑیوں پر سرین رکھ کر بیٹھنے کو عربی میں اقامۃ کہتے ہیں۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ تطہیق کا حکم منسوخ ہو گیا ہے۔

(۱۱۹۸) ۱. نوویؒ نے کہا کہ اقامۃ کے باب میں دو حدیثیں وارد ہیں ایک حدیث کی رو سے تو اقامۃ سنت ہے اور دوسری حدیث میں ممانعت ہے اور علماء نے اختلاف کیا ہے اقامۃ کے حکم اور اقامۃ کی تقریر میں اور صحیح یہ ہے کہ اقامۃ کی دو قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ اپنے دونوں سرین زمین پر لگا دیے اور پتھریوں کو کھڑا کرے اور ہاتھوں کو کتے کی طرح زمین پر رکھے یہ کردہ ہے اور حدیث میں اس کی ممانعت ہے۔ دوسرے یہ کہ دونوں سجدوں کے بیچ میں ایڑیوں پر بیٹھے اور یہی ابن عباسؓ کی مراد ہے اور یہ اقامۃ دونوں سجدوں کے بیچ میں مسنون ہے شافعی کے ہن

بَابُ تَحْرِيمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ وَنَسْخِ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَتِهِ

باب: نماز میں باتیں کرنا حرام ہے

۱۱۹۹- معاویہ بن حکم سلمیٰ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا اتنے میں ہم لوگوں میں سے ایک شخص چھینکا میں نے کہا ہر حمت اللہ تو لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا کہ کاش مجھ پر میری ماں رو پھینکتی (یعنی میں مرجاتا) تم کیوں مجھ کو گھورتے ہو۔ یہ سن کر وہ لوگ اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے۔ جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھ کو چپ کرانا چاہتے ہیں تو میں چپ ہو رہا۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تو قربان ہوں آپ پر میرے ماں باپ کے میں نے آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد کوئی آپ سے بہتر سکھانے والا دیکھا قسم اللہ کی تـ آپ نے مجھ کو جھڑکانہ مارا نہ گالی دی یوں فرمایا کہ نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں وہ تو شیخ اور تکبر اور قرآن مجید پڑھنا ہے یا جیسا آپ نے فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا جاہلیت کا زمانہ ابھی گزر رہا ہے اب اللہ تعالیٰ نے اسلام نصیب کیا ہم میں سے بعض لوگ کاہنوں (پندتوں، نجومیوں) کے پاس جاتے ہیں۔

۱۱۹۹- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السَّلْمِيِّ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَصَلُّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَآ نَكُلُ أُمِّيَاءَ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ فَحَقَلُوا يَضْرِبُونَ بَأْيُودِهِمْ عَلَى أَفْخَادِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصْطَوْنِي لَكَيْتِي سَكَتُ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَائِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ فَوَاللَّهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَنَنِي قَالَ ((إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةُ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ)) أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثٌ عَقِيدٌ بِحَاثِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ

نزدیک اور صحابہ اور سلف سے منقول ہے (ابھی مختصر)۔

(۱۱۹۹) ☆ یہ سن کر وہ لوگ اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے میرے چپ کرنے کے لیے شاید اس وقت تک ایسے کاموں کے لیے شیخ کا دراج نہ ہوا ہو گا اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں ضرورت کے واسطے فعل قلیل درست ہے اور اس میں کراہیت نہیں ہے (نوٹنی) میں نے آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد کوئی آپ سے بہتر سکھانے والا دیکھا اس حدیث میں بیان ہے رسول اللہ کے خلق عظیم کا جن کی گواہی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دی ہے اور ظہر ہے سکھانے والوں کے لئے کہ کس طرح تحمل اور نرمی اور شفقت تعلیم میں لازم ہے۔

نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز میں بات کرنی حرام ہے اگرچہ ضرورت یا مصلحت سے ہو پھر اگر بہت ہی ضرورت کسی کو آگاہ کرنے کی یا نذر آنے کے لئے اجازت دینے کی واقع ہو تو شیخ کے اگر نماز پڑھنے والا مرد ہے اور جو عورت ہو تو دستک دے سبکی ہمارا مالک، ابو حنیفہ اور جہور سلف و خلف کا مذہب ہے اور علماء کی ایک جماعت کے نزدیک جیسے اوزاعی وغیرہ نماز میں بات کرنا کسی مصلحت کی وجہ سے درست ہے اور دلیل ان کی ذوالیدین کی حدیث ہے جس کو ہم اپنے مقام پر بیان کریں گے انشاء اللہ۔ یہ اختلاف اس شخص میں ہے جو جان بوجھ کر قصد نماز میں بات کرے لیکن اگر بھولے سے بات کرے تو خود ہی بات کرنے سے ہمارے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی اور امام مالک اور احمد اور جہور علماء کا بھی یہی قول ہے اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک نماز باطل ہو جائے گی ہماری دلیل تـ

اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رَجُلًا يَأْتُونَ الْكُفَّانَ قَالَ ((فَلَا تَأْتِيهِمْ)) قَالَ وَمِنَّا رَجُلٌ يَنْطَلِقُونَ فَلَا شَيْءَ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدُّنَهُمْ)) قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فَلَا يَصُدُّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رَجُلٌ يَخْطُونَ قَالَ ((كَانَ نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ فَضَنُّ وَافَقَ خَطُّهُ فَذَلِكَ)) قَالَ وَكَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَزْعُمُ غَنَمًا لِي قَتَلَ أَحَدُ

آپ نے فرمایا تو ان کے پاس مت جا۔ پھر میں نے کہا کہ بعض ہم میں سے برا بھلا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ان کے دلوں کی بات ہے تو کسی کام سے ان کو نہ روکے یا تم کو نہ روکے۔ پھر میں نے کہا ہم میں سے بعض لوگ لکیریں کھینچتے ہیں (یعنی کاغذ پر یا زمین پر) جیسے رمال کیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک پیغمبر لکیریں کیا کرتے تھے پھر جو ویسی ہی لکیر کرے وہ تو درست ہے۔ معاویہؓ نے کہا میری ایک لونڈی تھی جو احد اور جواہیہ (ایک مقام کا نام ہے) کی

لئے ذوالیدین کی حد بیٹھ ہے اور جو بھول کر بہت سی باتیں کرنے تو اس میں ہمارے اصحاب کے دو قول ہیں صحیح یہ ہے کہ نماز باطل ہو جائے گی اسی طرح اگر وہ شخص باتیں کرے جو تو مسلم ہو اور نماز کے احکام سے خوب واقف نہ ہو تو اس کی نماز بھی باطل نہ ہوگی اور دلیل اس کی یہی حد بیٹھ معاویہؓ بن حکم کی ہے۔ انھوں نے ناواقفیت کی وجہ سے نماز میں باتیں کیں لیکن رسول اللہؐ نے ان کو نماز لڑوانے کا حکم نہ کیا صرف اتنا سکھادیا کہ نماز میں باتیں کرنا حرام ہے۔

وہ توضیح اور تکبیر اور قرآن مجید پڑھتا ہے یا جیسا آپؐ نے فرمایا یعنی نماز میں اللہ کی پاکی بیان کرنا تکبیر کہنا قرآن پڑھنا ہے اور جو باتیں اس کے مثل ہیں جیسے تشہد، دعا، سلام، وغیرہ یہ سب احکام مشروع ہیں پر لوگوں میں جو آپس میں باتیں ہوتی ہیں اس قسم کی باتیں نماز میں نہ کرنی چاہیے۔ اس حد بیٹھ سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں بات نہ کروں گا پھر شیعہ کہے یا تکبیر یا قرآن پڑھے تو اس کی قسم نہ ٹوٹے گی ہمارا صحیح اور مشہور مذہب یہی ہے اور یہ بھی نکلا کہ تکبیر تحریمہ فرض ہے اور نماز کا جزو ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جینک کا جواب دینا درست نہیں اور جینک کا جواب بھی دنیا کی باتوں میں داخل ہے جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے البتہ جینک والا آہستہ سے الحمد للہ کہہ لوے۔ ہمارا اور مالک کا یہی قول ہے اور عبد اللہ بن عمرؓ اور شعبیؓ اور احمد کے نزدیک پکار کر کہے۔ (نودہ)

ہم میں سے بعض لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں آپؐ نے فرمایا تو ان کے پاس مت جا۔ علماء نے کہا آپؐ نے کاہنوں کے پاس جانے سے منع فرمایا کیونکہ وہ آئندہ کی بات بتلاتے ہیں اور کبھی اتفاق سے ان کی کوئی بات ٹھیک ہو جاتی ہے تو ذرے کہ آدمی دھوکہ میں پڑ جائے اور ان کا اعتقاد پیدا ہو جائے اور اس صحیح حدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ آپؐ نے کاہنوں کے پاس جانے اور ان کی بات سنانے سے منع فرمایا۔ ان کو جو شیرینی وغیرہ ملتی ہے وہ باجماع اہل اسلام بالکل حرام ہے۔ یعنی آپؐ نے کہا کہ اتفاق کیا ہے علماء نے کاہن کی شیرینی کے حرام ہونے پر یعنی جو شیرینی وغیرہ واسکو کہانت (آئندہ کی بات بتلانے پر) ملتی ہے۔ کیونکہ کہانت کا فعل باطل ہے اس پر اجرت لینا جائز نہیں۔ ماوردی نے احکام سلطانہ میں لکھا ہے کہ محنت کو باز رکھنا چاہیے کہانت کی اجرت دینے اور لینے سے اسی طرح پر کھیل کی اجرت سے اور سزا دینی چاہیے دینے اور لینے والے کو اور خطائی نے کہا کہ کاہن کو جو شیرینی ملتی ہے کہانت کے عوض وہ حرام ہے اسی طرح عراف کو۔ اور کاہن اور عراف میں یہ فرق ہے کہ کاہن تو خبیث دہائی کا دعویٰ کرتا ہے اور آئندہ کی باتیں اور راز کی باتیں بتلاتا ہے اور عراف وہ ہے جو چور کا پتہ لگاتا ہے اور چوری کا مال نکال دینے کا دعویٰ کرتا ہے یا کھوئی ہوئی چیز کے سراغ لگانے کا اپنے علم کے زور سے۔ خطائی نے دوسری حدیث کی شرح میں یہ بھی کہا کہ عرب کے ملک میں کاہن وہ لوگ تھے جو بہت باتوں کے پچھاننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض یہ کہتے ہیں کہ ہمارا دوست کوئی جن ہے جو خبریں بتلادیا کرتا ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ ہم کو ایسی سمجھ ملی ہے جس کی وجہ سے ہم یہ باتیں دریافت کر لیا کرتے ہیں۔ ان ہی لوگوں میں عراف بھی تھے جو چوری کا مال نکال دینے کا اور چور کو پچھان لینے اور عورت کے آشنا کو پچھان لینے کا دعویٰ کرتے۔ کاہن حرم کو بھی کہتے ہیں۔ بہر حال

وَالْجَوْنِيَّةُ فَاطِلَعَتْ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّبُّ قَدْ
ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ عَنَمِهَا وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ
أَسْفُ كَمَا يَأْتِفُونَ لِكَيْتِي صَكَكْتُهَا صَكَّةً
فَأَنْتَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَطْتُمْ
ذَلِكَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أَغْنَيْتُهَا قَالَ

طرف بکریاں چرایا کرتی تھی ایک دن میں جو وہاں آ نکلا تو دیکھا کہ
بھینڑ یا ایک بکری کو لے گیا ہے۔ آخر میں بھی آدمی ہوں مجھ کو
بھی غصہ آ جاتا ہے۔ جیسے ان کو غصہ آتا ہے میں نے اس کو ایک
طمانچہ مارا پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو رسول اللہ ﷺ
نے میرا یہ فعل بہت برا قرار دیا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں اس

تھ۔ حدیث سے یہ امر صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے پاس جانا یا ان سے کوئی بات پوچھنا یا ان کی بات کو ماننا یہ سب منع ہے تمام ہوا
کلام خطابی کا۔

مترجم کہتا ہے کہ دین اسلام کی خوبیوں اور برکتوں میں سے یہ بھی ایک بڑی خوبی اور برکت ہے جو وہ لوگوں کو غلط خیالات اور جھوٹے
دوسے اور بے اصل دہشوں سے نجات دیتا ہے جو لوگ مسلمان نہیں ہیں اور جو میوں، رمالوں، پندتوں کے معتقد ہیں ان کی جان آئے دن شیط
نیں ہے کہ ہر بات کے کرنے یا نہ کرنے میں ان کو تاہل ہے وہ اپنی عقل سے کام نہیں لے سکتے۔ آخر میں ساری دنیا میں بدنام اور بے وقوف بنے
ہیں ہمارے زمانہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوئے ہیں جو اگلے مسلمانوں سے بھی زیادہ عقل پر چلنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اپنے دعویٰ پر شرم نہیں کرتے
اور جو میوں اور رمالوں سے غیب کی باتیں پوچھتے ہیں اور ان پر اعتقاد رکھتے ہیں لا حول ولا قوة الا باللہ۔

میں نے کہا ہم میں سے بعض برا شگون لیتے ہیں یعنی بد شگون لیکن انرا ذکوہ کو سلا ہے دل کا ایک لغو سوسہ ہے تو بد شگون کے خیال سے
کسی نیک کام سے باز نہ آتا چاہے یعنی بد شگون کا خیال اگر دل میں گزرے تو قیامت نہیں آتی آدمی اس کی وجہ سے گنہگار ہوتا ہے لیکن اس پر عمل
کرنا منع ہے اور گناہ کا باعث ہے اور بہت سی صحیح حدیثیں یہ امر ثابت ہے کہ بد فاقی منع ہے۔

پھر میں نے کہا ہم میں سے بعض لوگ لکیریں کھینچ کر کرتے ہیں جیسے رمال کاغذ یا زمین پر کھینچ کر کرتے ہیں آپ نے فرمایا ایک پیغمبر
لکیریں کیا کرتے تھے پھر جو دیکھی لکیر کرے وہ دودرست ہے دوزخ میں نہیں اور چونکہ ہم کو وہ علم جو اس پیغمبر کو ملتا صحیح طور پر نہیں پہنچتا
اس لیے ہم کو لکیریں کھینچ کر بات تلاوت درست نہیں۔ نو دینی نے کہا علماء کی تمام گفتگو کا اس باب میں حاصل یہ ہے کہ ہماری شریعت میں علم رمل
بالکل منع ہے۔

آخر میں بھی آدمی ہوں مجھ کو بھی غصہ آ جاتا ہے جیسے ان کو آتا ہے میں نے اس کو ایک طمانچہ مار دیا اور میرے دل پر یہ امر بہت
گراں گزرا یعنی اس لوٹری کا بارنا۔ ہر چند غلام لوٹری کو قصور کے اوپر سزا دینا درست ہے مگر اتنی سزا جو ظلم کے درجہ کو پہنچ جائے بھول چوک
غفلت سے یہ ہوتی ہے خود میاں سے ہوتی ہے پھر غلام لوٹری کو بھی اپنی طرح سمجھے انکی بھول چوک غفلت کو بھی معاف کرے اگر کوئی
شخص ایسا براؤ نہ کرے اور غلام لوٹری پر ظلم کرے تو حاکم وقت اس کو سزا دے سکتا ہے۔ اس زمانہ میں بہت لوگ نا سمجھی سے اسلام پر معرض
ہوتے ہیں کہ اس دین میں غلامی جائز کی گئی ہے حالانکہ وہ غلامی جو شریعت اسلام کی رو سے جائز کی گئی ہے اور جیسا اس کا استعمال شریعت میں بتایا
گیا ہے وہ شل خزانہ کے ہے اور نوکری سے بدرجہ فاقہ ہے مگر ہند کے لوگ شاید نوکری کو عربوں کی غلامی سے بہتر خیال کرتے ہیں ان کو یہ
معلوم نہیں کہ عرب میں غلام میاں کے ساتھ کھاتا ہے میاں کے برابر بیٹھتا ہے میاں کا سا کپڑا پہنتا ہے اور ہند میں نوکروں کو ساتھ کھانا پکھانا
ایک گناہ عظیم خیال کیا جاتا ہے۔ پھر جس امر کا تم خود برابر تاؤ کرو تو یہ تمہاری برائی ہے اس امر میں کوئی برائی نہیں۔ شریعت اور اخلاق کے
سارے کام ایسے ہیں جو نہایت عمدہ ہیں پر اگر ان کو کوئی بری طرح استعمال کرے تو برے معلوم ہوتے ہیں ایسے ہی غلامی کو خیال لہ

((اَلَيْسَ بِهَا)) فَاتَّيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا اِنَّ اللهَ
قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ ((مَنْ اَنَا)) قَالَتْ اَنْتَ
رَسُولُ اللهِ قَالَ ((اَعْبُدْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ))
لوٹری کو آزاد نہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا اس کو میرے پاس لے کر
آ۔ میں آپ کے پاس لے کر گیا۔ آپ نے اس سے پوچھا اللہ
کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان پر۔ آپ نے فرمایا میں کون ہوں؟
اس نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں یعنی آپ کو اللہ نے بھیجا ہے۔
تب آپ نے فرمایا تو اس کو آزاد کر دے یہ مومنہ ہے۔

لے کر ناپا ہے۔

آپ نے اس لوٹری سے پوچھا اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان پر۔ حدیث میں فی السماء کا لفظ ہے جس کے معنی علی السماء
ہے کیونکہ علی کے معنوں میں مشعل ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فسروا فی الارض اور فرمایا ولا صلیتکم فی جزوع النخل۔ لودی
نے کہا یہ حدیث احادیث معانی میں ہے اور اس میں وہ مذہب ہیں جن کا بیان کتاب الایمان میں گذر لیا ایک مذہب یہ ہے کہ ان حدیثوں پر
ایمان لائیں اور زیادہ کونج ان کے مطلب میں نہ کریں اور اس بات کا اعتقاد رکھیں کہ اللہ کے مثل کوئی چیز نہیں ہے اور وہ مخلوقات کی نشانیوں
سے پاک ہے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ ان کی تاویل کریں جس طرح سے لائق ہے۔ اب جس نے تاویل کی ہے وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ کو اس
لوٹری کا امتحان منظور تھا کہ وہ موحدہ ہے خدا کے واحد کو مانتی ہے یا مشرک بت پرست ہے۔ جب اس لوٹری نے کہا کہ خدا آسمان پر ہے تو معلوم ہو
گیا کہ وہ موحدہ ہے توں کو نہیں پوچھی اور اس سے یہ مطلب نہیں کہ خدا آسمان میں رکھا ہوا ہے بلکہ آسمان دعا کا قبلہ ہے جیسے کعبہ نماز کا قبلہ ہے۔
قاضی عیاضؒ نے کہا مسلمانوں کی فقہاء اور محدثین اور متکلمین اور ناظرین اور مقلدین ان میں سے کسی کا اختلاف نہیں کہ جو ظاہر نصوص اللہ
تعالیٰ کے آسمان کے اندر ہونے کے باب میں آئے جیسے اعمشمن من فی السماء ان یعصف بکم الارض ان میں تاویل کی گئی ہے اب جو
جہت فوقی کے قائل ہیں بغیر تحدید اور تکلیف کے محدثین اور فقہاء اور متکلمین میں سے وہ کہتے ہیں فی السماء (جس کے ظاہری معنی آسمان
کے اندر ہیں) علی السماء مراد ہے (یعنی آسمان کے اوپر) اور جو لوگ ناظرین اور متکلمین میں سے فنی اور احتمال جہت کے قائل ہیں وہ اور طرح
کی تاویلیں کرتے ہیں مثلاً کہتے ہیں فی السماء سے مراد یہ ہے کہ اس کی سلطنت اور حکومت آسمان میں ہے بہر حال اہل سنت اور اہل حق اس
بات پر متفق ہیں کہ ذات الہی میں فکر نہ کرنی چاہیے اور تکلیف اور شکل بیان کرنا حرام ہے اور اس سے خدا کے وجود یا تحدید میں شک نہیں پیدا ہوتا۔
اب بعضوں نے اس بات سے ڈر کر خدا کے لیے جہت کو بھی ثابت کر دیا ہے اور تکلیف اور اثبات جہات میں فرق نہیں ہے لیکن جو باتیں شرع
میں خدا کے لیے وارد ہوئی ہیں جیسے وہ اپنے بندوں پر قابض ہے اور وہ عرش کے اوپر ہے ان کا قائل ہو نا اور تنزیہ کے باب میں اس جامع آیت لیس
مکملہ شئی پر تجھے رہنا سب برابر انہوں نے بچا ہے جس کو خدا توفیق دے۔ تمام ہوا کا ماضی قاضی حاضر کا۔

مترجم کہتا ہے کہ قاضی عیاضؒ نے جو عقیدہ بیان کیا ہے وہی اعتقاد ہے تمام سلف اہل سنت کا جیسے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا۔ ان
سب کا اعتقاد یہی ہے کہ شرع میں جو بات خدا کے لیے وارد ہے اس کو بولنا چاہیے اور جو وارد نہیں ہے وہ نہ بولنا چاہیے۔ اب شرع سے یہ امر غایت ہے
کہ خدا عرش کے اوپر ہے اپنے بندوں کے اوپر آسمان کے اوپر اور ہمارے ساتھ ہے اور گردن کی رنگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے اور اس کا نزدیک اور
ساتھ ہونا عرش پر ہونے کے خلاف نہیں ہے کیونکہ وہ عرش پر رہ کر ہماری چھپی اور کھلی رتی رتی سب باتوں کو جانتا ہے تو وہ ہمارے ساتھ ہوا
جہاں ہم ہوں۔ اسی واسطے ایک ہی آیت میں خدا نے فرمایا کہ وہ عرش پر ہے اور وہ ہمارے ساتھ ہے۔ اب یہ باتیں کہ خدا کسی اور مکان اور جہت
میں نہیں ہے یا وہ ہر مکان اور ہر جہت میں ہے اور نہ جو ہر نہ نہ عرش اور وہ جسم نہیں ہے پچھلے لوگوں کی تراشی ہوئی باتیں ہیں جن کی اصل کتاب
اور سنت سے بالکل نہیں پائی جاتی اور ہم نے اس مسئلہ کو بہت تفصیل سے کتاب انجہانی الامتوا میں بیان کیا ہے جس کا بھی چاہیے ملاحظہ کرے۔

۱۲۰۰- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
نَحْوَهُ.

۱۲۰۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا
نُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيُرَدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ
النَّحَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ فَتَرَدُّ
عَلَيْنَا فَقَالَ ((إِنْ فِي الصَّلَاةِ شُعْلًا)).

۱۲۰۲- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

۱۲۰۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْثَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كُنَّا تَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ يَكَلِّمُ الرَّجُلُ
صَاحِبَهُ وَهُوَ إِلَى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى نَزَلَتْ
وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ فَامِرَنَا بِالسُّكُوتِ وَنَهَيْنَا
عَنِ الْكَلَامِ.

۱۲۰۴- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۱۲۰۵- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

کہ آپ نے نوٹ فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں تب آپ نے فرمایا اس کو آزاد کر دے یہ مومن ہے۔ نووی نے
کہا اس حدیث سے یہ نکلا ہے کہ مسلمان بڑے کا آزاد کرنا کافر بڑے کا آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ لیکن علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ کفارہ
کے سوا اور مقاموں میں کافر بڑے کا بھی آزاد کرنا درست ہے اور کفارہ قتل میں کافر بڑے کا آزاد کرنا درست نہیں ہے کیونکہ قرآن میں
مومن کی قید ہے اور کفارہ ظہار اور عین اور صوم میں شافعی اور مالک اور چہرہ کے نزدیک مومن ہونا ضروری ہے ابو حنیفہؒ اور اہل کوفہ کے
نزدیک کافر بھی درست ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ایمان پورا نہیں ہوتا جب تک خدا کی توحید اور حضرت کی رسالت کا قائل نہ
ہو اور جو ان دونوں باتوں کا قائل ہو اس کا ایمان صحیح ہے اور وہ اہل قبلہ اور اہل جنت میں سے ہے۔ اب یہ ضروری نہیں کہ دلائل سے ان
باتوں کو سمجھ لیں اور یہی صحیح ہے۔

((إِنَّ)) رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْتَنِي لِإِحَاطَةِ نَمِّ أَذْرُكْتَهُ وَهُوَ يَسِيرُ قَالَ قُتَيْبَةُ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِي فَقَالَ ((إِنَّكَ سَلَّمْتَ آتِنَا وَأَنَا أَصَلِّي)) وَهُوَ مُوَحَّهٌ حِينَئِذٍ قَبْلَ الْمَشْرِقِ.

مجھ کو کام کے لیے بھیجا پھر میں لوٹ کر آپ کے پاس پہنچا آپ چل رہے تھے (سواری پر) تھبیہ کی روایت میں ہے نماز پڑھ رہے تھے (نفل کیونکہ نفل سواری پر درست ہے) میں نے سلام کیا آپ نے اشارہ سے جواب دیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو مجھ کو بلایا اور فرمایا کہ تو نے ابھی مجھ کو سلام کیا تھا اور میں نماز پڑھ رہا تھا (اس لیے جواب نہ دے سکا) حالانکہ آپ کا منہ پورب کی طرف تھا (اور قبلہ پورب کی طرف نہ تھا تو معلوم ہوا کہ نفل سواری پر پڑھنے کے لیے قبلہ کی طرف منہ ہونا ضروری نہیں)۔

۱۲۰۶- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَيَّ نَبِيَّ الْمُصْطَلِقِ فَأَنَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي يَبْنُو هَكَذَا وَأَوْمًا زُهَيْرٌ يَبْنُو ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي هَكَذَا فَأَوْمًا زُهَيْرٌ أَيْضًا يَبْنُو نَحْوُ الْأَرْضِ وَأَنَا أَسْمَعُهُ يَقْرَأُ يُؤْمِي بِرَأْسِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ ((مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي أَرْسَلْتُكَ لَهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكَلِمْتُ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أَصَلِّي)) قَالَ زُهَيْرٌ وَأَبُو الزُّبَيْرِ حَالِسٌ مُسْتَقْبِلُ الْكَعْبَةِ فَقَالَ يَبْنُو أَبُو الزُّبَيْرِ إِلَيَّ نَبِيَّ الْمُصْطَلِقِ فَقَالَ يَبْنُو إِلَيَّ غَيْرِ الْكَعْبَةِ.

۱۲۰۶- جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ بنی مصطلق (ایک قبیلہ ہے) کی طرف جا رہے تھے راہ میں مجھے ایک کام کو بھیجا پھر میں لوٹ کر آپ کے پاس آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے میں نے بات کی تو آپ نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا۔ زہیر نے بتلایا جس طرح آپ نے اشارہ کیا پھر میں نے بات کی تو آپ نے اس طرح اشارہ کیا۔ زہیر نے اس کو بھی بتلایا زمین کی طرف اشارہ کر کے اور میں سن رہا تھا آپ قرآن پڑھ رہے تھے اور سر سے اشارہ کر رہے تھے (رکوع اور سجدہ کے لیے)۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تو نے اس کام میں جس کام کے لیے میں نے تجھ کو بھیجا تھا کیا گیا۔ اور میں تجھ سے بات نہ کر سکا کیونکہ میں نماز پڑھتا تھا۔ زہیر نے کہا ابو الزہیر قبلہ کی طرف منہ کئے بیٹھے تھے۔ (جب یہ حدیث بیان کی) انھوں نے بنی مصطلق کی طرف اشارہ کیا تو وہ کعبہ کی طرف نہ تھے (بلکہ بنی مصطلق کا رخ اور تھا تو معلوم ہوا کہ آپ نے نفل سوا کہیے کے اور طرف بھی سواری پر پڑھا)۔

۱۲۰۷- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا

(۱۲۰۷) نووی نے کہا ان حدیثوں میں گناہ سے ہیں۔ ایک تو یہ کہ نماز میں بات کرنا حرام ہے خواہ ضرورت سے ہو یا بلا ضرورت دوسرے یہ کہ سلام کا جواب دینا زبان سے حرام ہے الیت اشارے سے جائز بلکہ مستحب ہے شافعی اور اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور علماء کی ایک جماعت جیسے ابو ہریرہؓ اور جابرؓ اور سعید بن المسیبؓ اور قتادہؓ اور اسحقؓ نے یہ کہا ہے کہ زبان سے جواب دے اور بعضوں نے کہا ہے

علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا جب میں لوٹ کر آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کا منہ قیلے کی طرف تھا میں نے سلام کیا۔ آپ نے جواب نہ دیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میں جواب ضرور دیتا مگر میں نماز پڑھ رہا تھا۔

۱۲۰۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَحْتَنِي فِي حَاجَةٍ فَرَجَعْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَوَجْهُهُ عَلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ ((إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أَصَلِّي))

۱۲۰۸- عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَحْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ.

باب: نماز کے اندر شیطان پر لعنت کرنا اور اس سے پناہ مانگنا اور عمل قلیل کرنا درست ہے

بَابُ جَوَازِ لَعْنِ الشَّيْطَانِ فِي أَثْنَاءِ الصَّلَاةِ وَالْتِمُذُّ مِنْهُ وَجَوَازِ الْعَمَلِ الْقَلِيلِ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۰۹- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شریر جن میری نماز توڑنے کے لیے بچھلی رات کے وقت مجھے پکڑنے لگا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے قابو میں کر دیا۔ میں

۱۲۰۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ عَفَرْنَا مِنَ الْجَنِّ جَعَلْ يَفْقِتْ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ لِقَطْعِ عَلَيَّ الصَّلَاةِ))

ظہ ہے کہ دل میں جواب دے۔ اور عطا اور کھٹی اور ٹوڑنے کے کہا ہے کہ نماز پڑھے بعد جواب دے اور ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ جواب نہ دے نہ زبان نہ اشارے سے۔ اب نمازی کو سلام کرنا مکروہ ہے یا جائز اس میں اختلاف ہے۔ شافعی نے کہا کہ نمازی کو سلام نہ کرے اگر کرے تو جواب کا حق نہیں رکھتا کیونکہ وہ نماز میں ہے کیوں کر جواب دے گا علماء نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ نمازی کو قصداً جان بوجھ کر نماز میں بات کرنا حرام ہے بلا ضرورت بات کرے تو نماز باطل ہو جائے گی لیکن اگر ضرورت سے کرے تو شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد کے نزدیک نماز باطل ہو جائے گی اور لوذاقی اور بعض مالکیہ کے نزدیک ضرورت سے بات کرنا نماز میں جائز ہے اور اگر مجبور سے بات کرے تو ہمارے نزدیک نماز باطل نہ ہوگی اور اکثر علماء مالکیہ قول ہے اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک باطل ہو جائے گی۔ تیسرے یہ کہ اشارے سے سلام کا جواب نماز میں درست ہے اور خفیف عمل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ چوتھے یہ کہ اگر کسی عذر سے سلام کا جواب نہ دے سکے تو سلام کرنے والے سے وہ عذر بیان کر دے تاکہ اس کے دل کو رنج نہ ہو۔

(۱۲۰۹) ☆ نوٹی لے لیا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن موجود ہیں اور بعض آدمیوں کو دکھائی دیتے ہیں اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شیطان اور اس کے کئے والے تم کو دیکھتے ہیں اس طرح سے کہ تم ان کو نہیں دیکھتے تو یہ محمول ہے غالب اور اکثر اقول پر اور اگر شیطان اور جنوں کا دیکھنا محال ہو تو رسول اللہ ﷺ کو کیونکر دیکھتے اور کیسے فرماتے کہ میرا قصد اس کے ہاتھ دینے کا تھا تاکہ سب لوگ اس کو دیکھیں بلکہ دینے کے سچے اس سے کھلیں۔ قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ انکار دیکھنا ان کی اصلی صورتوں میں دلیل ظاہر آیت کے محال ہے مگر پیغمبروں کے لیے جائز ہے اور جن کے لیے خرق عادت ہو سکتی ہے اور اور لوگ جو دیکھتے ہیں وہ دوسری صورتوں میں دیکھتے ہیں۔ نوٹی لے لیا یہ نرا دعویٰ ہے اگر اس کی کوئی صحیح دلیل نہ ہو تو وہ قول کے لائق نہیں۔ امام ابو عبد اللہؒ نے کہا کہ جن اجسام صح

وَأَنَّ اللَّهَ أَمْكَنُيْ مِنْهُ فَذَعْنَهُ فَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ
أَرْبِطَهُ إِلَى خَنْبِ سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ
حَتَّى تَصْبُحُوا تَنْظُرُونَ إِلَيْهِ أَجْمَعُونَ أَوْ كُلُّكُمْ
ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ أَحْيَى سَلِيمَانَ رَبِّ اغْفِرْ لِي
وَهَبْ لِي مَلِكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي قُوَّةُ
اللَّهِ خَاسِنًا)) وَ قَالَ إِنَّ مَنصُورَ شُعْبَةَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ زَيْادٍ.

۱۲۱۰- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيهِ
خَالِدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَوْلُهُ فَذَعْنَهُ وَأَمَّا أَبُو أَيُّوبَ
شَيْبَةَ فَقَالَ فِي رَوَاتِهِ فَذَعْنَهُ.

۱۲۱۱- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَسِعْنَاهُ يَقُولُ ((أَغُوذُ
بِاللَّهِ مِنْكَ)) ثُمَّ قَالَ أَلْعَنَكَ بَلْعَنَةُ اللَّهِ ثَلَاثًا
وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَقَاوِلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ
الصَّلَاةِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ
فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذَلِكَ
وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ ((إِذَا عَذُوَ اللَّهُ
إِبْلِيسَ جَاءَ بِشَهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَ فِيهِ
وَجْهِي فَقُلْتُ أَغُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ قُلْتُ أَلْعَنُكَ بَلْعَنَةُ اللَّهِ الثَّامِنَةَ فَلَمْ
يَسْتَأْخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَخْذَهُ وَاللَّهِ

نے اس کا گلا دیا اور میرا قصد یہ تھا کہ میں اس کو مسجد کے ایک
ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح کو تم سب اس کو دیکھ لو لیکن مجھے
اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آئی۔ انھوں نے یہ دعا کی
تھی اے میرے پروردگار مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت
دے جو میرے بعد پھر کسی کو نہ ملے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی ہی
سلطنت دی شیطان ان کے تابع تھے جن مسخر تھے اور پرند ان کی
اطاعت میں تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو ذلت کے ساتھ بھگا دیا۔
۱۲۱۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی الفاظ کی کچھ تبدیلی کے
ساتھ اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

۱۲۱۱- ابوالدرداء سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے
کھڑے ہوئے تو ہم نے سنا آپ کہتے تھے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی
تجھ سے پھر فرمایا کہ میں تجھ پر لعنت کرتا ہوں جیسی اللہ نے تجھ پر
لعنت کی تین بار اور اپنا ہاتھ بڑھایا جیسے کوئی چیز لیتے ہیں۔ جب نماز
سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج ہم نے نماز
میں آپ کو وہ باتیں کرتے سنا جو پہلے کبھی نہیں سنی تھیں اور یہ
بھی ہم نے دیکھا آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ آپ نے فرمایا اللہ کا دشمن
ابلیس میرا منہ جلانے کے لیے انگارے کا ایک شعلہ لے کر آیا میں
نے تین بار کہا میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں پھر میں نے کہا کہ
میں تجھ پر لعنت کرتا ہوں جیسی اللہ نے تجھ پر لعنت کی پوری لعنت۔
وہ پیچھے نہ ہٹا تینوں بار آخر میں نے چاہا کہ اس کو پکڑ لوں۔ قسم خدا

حق العین روحانیہ میں تو احتمال ہے کہ وہ ایسی صورت پکڑ لیں جس کی وجہ سے ان کو باندھ سکیں پھر وہ اپنی اصلی صورت پر نہ جائیں تاکہ بچہ ان
سے کھیل سکیں اور خرق عادت ہو تو اور باتیں بھی ممکن ہیں۔ اچھی یہ جو فرمایا کہ مجھ کو حضرت سلیمان کی دعا یاد آئی اس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ
اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی تھی اور ایسی سلطنت جو جنوں اور پرندوں اور ہوا کو بھی شامل ہوا انہیں کے واسطے خاص تھی اس لیے میں نے
اس سلطنت میں ان کا شریک ہونا مناسب نہ جانا مجھ سے نہ ہو سکا۔

(۱۲۱۱) نووی نے کہا کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بغیر قسم دے کے بھی قسم کھانا درست ہے جب کوئی امر عظیم ہو یا بھ

کی اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعائے ہوتی تو وہ صحیح تک بندھا رہتا اور مدینے کے بچے اس سے کھیتے۔

باب : نماز میں بچوں کا اٹھالینا درست ہے، ان کے کپڑے جب تک نجاست ثابت نہ ہو طہارت پر محمول ہیں اور قلیل و عمل متفرق نماز کو باطل نہیں کرتا

۱۲۱۲- ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے اور ابوالامہ بنت زینب اپنی نواسی کو جو ابوالعاص کی بیٹی تھی اٹھائے تھے جب آپ کھڑے ہوتے تو اس کو اٹھالیتے پھر جب سجدہ کرتے تو اس کو زمین پر بٹھا دیتے۔

۱۲۱۳- ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امامت کرتے ہوئے دیکھا اور امامہ بنت ابوالعاص آپ کی نواسی آپ کے کاندھے پر تھیں۔ جب آپ رکوع کرتے تو ان کو بٹھا دیتے اور جب سجدہ سے کھڑے ہوتے تو پھر ان کو کاندھے پر بٹھا لیتے۔

۱۲۱۴- ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز پڑھا رہے تھے اور امامہ بنت ابی العاص آپ کی گردن پر تھیں۔ آپ جب سجدہ کرتے تو ان کو بٹھا دیتے۔

۱۲۱۵- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم مسجد میں

لَوْنَا دَعْوَةً أُخِيْنَا سَلَمَانًا لَأَصْبَحَ مُوَفَّقًا يَلْعَبُ بِهِ وَلَدَانِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ))

بَابُ جَوَازِ حَمْلِ الصَّبِيَانِ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۱۲- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَيَأْبَى الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ فَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا قَالَ يُحْيَى قَالَ مَا لَكَ نَعَمْ

۱۲۱۳- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّاسِ وَأُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ وَهِيَ ابْنَةُ زَيْنَبَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُنُقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ أَعَادَهَا

۱۲۱۴- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لِلنَّاسِ وَأُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عُنُقِهِ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا

۱۲۱۵- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ فِي

فی مبالغہ منظور ہو کسی خبر کی صحت میں اور حدیثوں میں ایسا بہت آیا ہے۔

(۱۲۱۲) ☆ نووٹی نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ لڑکوں کا بدن اور کپڑا پاک سمجھا جائے گا جب تک ان کی نجاست پر یقین نہ ہو اور قلیل و عمل متفرق نماز باطل نہیں ہوتی اور امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ لڑکے یا لڑکی یا لڑکا یا لڑکی کا جو فرض یا قلیل نماز میں اٹھانا درست ہے اور امام اور مقتدی اور متقدم سب کے لیے جائز ہے اور مالکی نے اس کا جواز قلیل نماز سے خاص کیا ہے لیکن یہ لغو ہے کیونکہ خود حدیث سے ثابت ہے کہ آپ امام تھے اور امامہ کو اٹھائے ہوئے تھے۔ بعض مالکی نے کہا کہ حدیث منسوخ ہے۔ بعضوں نے کہا کہ ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا۔ مگر یہ سب باتیں باطل اور مردود ہیں اور حدیث سے اس امر کا جواز ثابت ہے کہ قواعد شرع کے یہ امر خلاف نہیں ہے کیونکہ آدمی پاک ہے اور بچے کے بدن اور کپڑے کو پاک سمجھنا چاہیے جب تک نجاست پر کوئی دلیل قائم نہ ہو۔ (انجی مختصراً)

بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے صرف اتنا ذکر نہیں کہ آپ نے لوگوں کی ناست کرائی۔

باب: نماز میں ضرورت سے ایک دو قدم چلنا درست ہے اور کسی ضرورت کی وجہ سے امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ ہونا بھی درست ہے جیسے نماز کی تعلیم وغیرہ

الْمُسْتَجِدُّ جُلُوسٌ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحُو حَذِييْهِمْ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ أَمَّ النَّاسَ فِي بَيْتِكَ الصَّفَاءِ.

بَابُ جَوَازِ الْخَطْوَةِ وَالْخَطْوَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ وَآتَهُ لَا كَرَاهَةَ فِي ذَلِكَ إِذَا كَانَ لِحَاجَةٍ وَجَوَازِ صَلَاةِ الْإِمَامِ عَلَى مَوْضِعٍ أَرْفَعَ مِنَ الْمَأْمُومِينَ لِلْحَاجَةِ كَتَعْلِيمِهِمُ الصَّلَاةَ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ

۱۲۱۶- عَنْ أَبِي حَازِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَفَرًا جَاءُوا إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَدْ تَمَلَّوْا فِي الْمَجْمَرِ مِنْ أَبِي عُرْوَةَ هُوَ فَقَالَ أَمَّا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِنْ أَبِي عُرْوَةَ هُوَ وَتَمَنِّي عَيْلَةً وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ فَخَلَقْنَا قَالَ أُرْسَلْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ امْرَأَةٌ قَالَتْ أَبُو حَازِمٍ إِنَّهُ لَيْسَتْ بِهَا يَوْمَئِذٍ ((انظُرِي عِلْمًا مَكَاتِ الشَّجَارِ يَغْمَلُ لِي أَغْوَادًا أَكَلَمْتُ النَّاسَ عَلَيْهَا)) فَتَبِعَ هَذِهِ الثَّلَاثَ ذَرَحَاتٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضِعَتْ هَذَا الْمَوْضِعَ فَهِيَ مِنْ طَرَفَاءِ الْغَابَةِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۱۶- ابو حازم سے روایت ہے کہ کچھ لوگ سہل بن سعدؓ کے پاس آئے اور منبر کے بارے میں جھگڑنے لگے کہ وہ کس لکڑی کا تھا انھوں نے کہا کہ میں جانتا ہوں وہ جس لکڑی کا تھا اور جس نے اسے بنایا اور میں نے دیکھا جب پہلی بار رسول اللہ ﷺ اس پر بیٹھے۔ میں نے کہا اے ابو عباس! ہم سے یہ سب حال پھر بیان کرو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو کہلا بھیجا۔ ابو حازم نے کہا سہل بن سعدؓ اس دن اس عورت کا نام لے رہے تھے تو اپنے تلام کو جو بڑھئی ہے اتنی فرصت دے کہ میرے لیے چند لکڑیاں بنائے میں ان لکڑیوں پر لوگوں سے بات کروں گا (یعنی وعظ و نصیحت کروں گا)۔ پھر اس تلام نے تین سیر حیوں کا منبر بنایا اور رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا تو وہ مسجد میں اس مقام میں رکھا گیا۔ اس کی لکڑی عابہ کے جھاو کی تھی (عابہ مدینہ کی بلندی میں ایک مقام ہے) اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے

(۱۲۱۶) ☆ یعنی میں اونچی جگہ اس واسطے کھڑا ہوا کہ تم سب کو دکھائی دوں ورنہ بعض لوگ مجھ کو نہ دیکھ سکتے اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ضرورت کے لیے نماز میں ایک دو قدم پیچھے یا آگے یا دائیں یا بائیں بنانا درست ہے اور اس سے نماز میں کچھ کرہت نہیں ہوتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی ضرورت سے امام بلندی پر کھڑا ہو اور مقتدی پست جگہ میں ہوں تو کچھ تاخیر نہیں ہے۔ علامہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ کے منبر میں تین سیر حیوں تھے تو آپ دو قدم چل کر نیچے اترے اور منبر کے بازو پر سجدہ کیا۔ منبر بنانے کا انتخاب اور خلیف کا منبر پر کھڑا ہونا صحیح

ہوئے اور تکبیر کہی۔ لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے تکبیر کہی اور آپ منبر پر تھے پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھا یا اور اٹلے پاؤں پیچھے اترے یہاں تک کہ سجدہ کیا منبر کی چڑ میں پھر لوٹے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوئے۔ اس کے بعد آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو! میں نے یہ اس لیے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری طرح نماز پڑھنا سیکھو۔

۱۲۱۷- ابو حازم روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ سہل بن سعد کے پاس تشریف لائے اور سوال کیا کہ نبی اکرم ﷺ کا منبر کس چیز کا بنا ہوا تھا؟ باقی حدیث اسی طرح ہے جیسے اوپر والی۔

باب: نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

۱۲۱۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع کی اور ابو بکر کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

باب: نماز میں کنکریاں پونچھنے اور مٹی برابر کرنے کی ممانعت

۱۲۱۹- معقیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے کنکریاں پونچھنے کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ضرورت پڑے تو

وَسَلَّمَ قَامَ عَلَيْهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ وَرَأَاهُ رَهْوًا عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ رَفَعَ فَتَوَلَّى الْفَيْفَرَى حَتَّى سَخَدَ فِي أَصْلِ النَّبِيِّ ثُمَّ عَادَ حَتَّى فَرَّغَ مِنْ آخِرِ صَلَاتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتُوا بِي وَلِتَعْلَمُوا صَلَاتِي))۔

۱۲۱۷- عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَسَأَلُوهُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ مَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَسَأَفُوا الْحَدِيثَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْأَخْصَارِ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۱۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّحْلُ مُخْتَصِرًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ كَرَاهَةِ مَسْحِ الْخَصْيِ وَتَسْوِيَةِ

الْتَرَابِ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۱۹- عَنْ مُعْتَمِدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسْحَ فِي الْمَسْحِلِ يَعْنِي الْخَصْيَ قَالَ ((إِنْ

لہ یا اور کسی اونچے مقام پر عمل فلیل سے نماز قاسد نہ ہو تا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے اگرچہ عمل فلیل سے نماز نہیں ٹوٹی مگر بلا ضرورت مکروہ ہے۔ اسی طرح عمل کثیر بدعات ہو تو نماز نہیں ٹوٹی کیونکہ حضرت علی ہار منبر پر چڑھے اور اترے ہوں گے۔

(۱۲۱۸) ☆ حدیث میں مختصراً کا لفظ آیا ہے جسکے معنی اکثر علماء کے نزدیک یہی ہیں کہ کمر پر ہاتھ رکھ کر اور بعضوں نے کہا لنگڑی ہاتھ میں لے کر اس پر ٹیکاسے کر اور بعضوں نے کہا کہ مختصراً کے معنی یہ ہیں کہ پوری سورت نہ پڑھے اول یا آخر سے دو چار آیتیں پڑھ لے اور بعضوں نے کہا کہ نماز کے ارکان اچھی طرح ادا نہ کرے اور قیام اور رکوع اور سجدہ میں جتنا ضرورت پڑے اتنا پڑھے اور صحیح وہی معنی ہے جو پہلے مذکور ہو اور اس کے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یہودی ایسا کیا کرتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ یہ فعل شیطان کا ہے اور بعضوں نے کہا انیس جنت سے اسی طرح اتار دیا یعنی ہاتھ کمر پر رکھے ہوئے۔ بعضوں نے کہا کہ مغرور لوگ ایسا کیا کرتے ہیں۔

(۱۲۱۹) ☆ اور بار بار ایسا کرنا مکروہ ہے کیونکہ یہ ادب اور تواضع کے خلاف ہے۔

كُنْتُ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً))

ایک بار پوچھ لے۔

۱۲۲۰- عَنْ مُعْتَبِرٍ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَسْجِدِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ ((وَاحِدَةً))

۱۲۲۰- معقیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے جگہ پر مٹی برابر کرنے کے بارے میں فرمایا کہ اگر ضرورت پڑے تو ایک بار کرے۔

۱۲۲۱- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِيهِ حَدَّثَنِي مُعْتَبِرٌ

۱۲۲۱- ہشام ان اسناد کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۲- عَنْ مُعْتَبِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ ((إِنْ كُنْتُ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً))

۱۲۲۲- معقیب بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے جو سجدہ کرتے وقت مٹی برابر کرتا تھا فرمایا کہ اگر تجھ کو ایسا کرنا ہو تو ایک ہی دفعہ کر لے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا

باب: مسجد میں تھوکنے کی ممانعت نماز میں ہو یا نماز کے سوا

۱۲۲۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بَصَاقًا فِي جِدَارِ الْفَيْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يَصَلِّي فَلَا يَتَضَعُ قَبْلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللَّهَ قَبْلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى))

۱۲۲۳- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی دیوار میں تھوک لگا ہوا دیکھا (یعنی گاڑھا ٹھم) آپ نے اس کو کھرج ڈالا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ اللہ اس کے منہ کے سامنے ہے جب وہ نماز پڑھ رہا ہے۔

۱۲۲۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى نُحَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ بِإِلَّا الصُّحَاكُ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ نُحَامَةً فِي الْقَيْلَةِ بِمَعْنَى خَدِيشٍ مَالِئٍ

۱۲۲۴- ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مذکورہ بالا حدیث چند الفاظ کے رد بدل کے ساتھ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

۱۲۲۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

۱۲۲۵- ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں

(۱۲۲۳) پھر جب اللہ تعالیٰ منہ کے سامنے ہوا تو اوپر تھوکنا بڑی بے لوثی اور گستاخی ہے تو وہی نے کہا اللہ کے سامنے ہونے سے یہاں مراد یہ ہے کہ وہ جہت سامنے ہے جس نے اس کو بڑا کیا (یعنی قبلہ) اور بعضوں نے کہا قبلہ اللہ مراد ہے یعنی قبلہ اللہ کا سامنے ہے اور بعضوں نے کہا ثواب اس کا۔

(۱۲۲۵) اس حدیث سے جہیہ کار وہ ہو گیا جو قائل ہیں کہ خدا ہر ایک جگہ اور ہر مکان میں ہے اور دلیل لاتے ہیں ابن عمر کی حدیث سے جو ابھی گزری کہ اللہ نماز کے سامنے ہے کیونکہ اگر اللہ ہر جگہ اور مکان میں ہوتا تو بائیں طرف اور قدم کے نیچے بھی معاذ اللہ وہ ہو گا کہ

رَأَى نُحَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ
نَهَى أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ أَمَامَهُ وَلَكِنْ
يَبْزُقُ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ الْيُسْرَى.

۱۲۲۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُحَامَةً
بِوَيْلٍ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

۱۲۲۷- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَأَى مُصَافًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ أَوْ مُخَاطًا أَوْ
نُحَامَةً فَحَكَّهُ.

۱۲۲۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُحَامَةً
فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ
(مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ رَبِّهِ
فَيَسْتَنْعِفُ أَمَامَهُ أَيُّجِبُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُسْتَقْبَلَ
فَيَسْتَنْعِفَ فِي وَجْهِهِ فَإِذَا تَنَحَّعَ أَحَدُكُمْ
فَلْيَسْتَنْعِفْ عَنْ يَسَارِهِ تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَإِنْ لَمْ
يَجِدْ فَلْيَقُلْ هَكَذَا)) وَوَصَفَ الْقَاسِمُ فَقَالَ
فِي تَوْبِهِ ثُمَّ مَسَحَ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ.

۱۲۲۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَزَادَ فِي
حَدِيثِ هُثَيْمٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى

کہ پھر اور حق تو کہنا کیونکر جائز ہو۔ اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے اور اس کا علم اور قدرت سب جگہ ہے یعنی
وہ عرش پر رہ کر ہر ایک چیز کو جانتا ہے اور سب پر اختیار رکھتا ہے۔

(۱۲۲۸) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس قدر فعل نماز میں درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تحوٰک یا بغم یا ریخت یہ سب پاک ہیں
اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے مگر خطابی نے ابراہیم نخعی سے نقل کیا کہ تحوٰک نجس ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ روایت صحیح نہیں
ہے۔ (نوی)

کر رہے ہیں۔

۱۲۳۰- انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہے تو گویا اپنے پروردگار سے کان میں بات کرتا ہے ایسا قرب نماز میں ہوتا ہے تو خوب دل لگا کر نماز پڑھتی چاہیے اس لیے اپنے سامنے اور دایمی طرف نہ تھو کہ لیکن بائیں طرف یا قدم کے نیچے۔

۱۲۳۱- انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسجد میں تھو کنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اگر تھو کہ تو مٹی میں دبا دیوے۔

۱۲۳۲- شعبہ سے روایت ہے کہ میں نے قتادہ سے پوچھا مسجد میں تھو کنا کیا ہے؟ انھوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مسجد میں تھو کنا گناہ ہے لاؤ کفارہ اس کا یہ ہے کہ اس کو مٹی میں دباوے۔

۱۲۳۳- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے میری امت کے اچھے برے سب اعمال لائے گئے تو میں نے ان کے نیک کاموں میں یہ بھی دیکھا راہ سے ایذا دینے والی چیز (جیسے کانٹا، پتھر، نجاست وغیرہ) ہٹانا اور ان کے برے اعمال میں میں نے دیکھا نغم جو مسجد میں ہیں اور دفن نہ کیا جائے۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرُدُّ ثَوْبَهُ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ.

۱۲۳۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَزُقُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ شِمَالِهِ تَحْتَ قَدَمَيْهِ)).

۱۲۳۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْتَوَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا)).

۱۲۳۲- عَنْ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ قَتَادَةَ عَنِ التَّغْلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّغْلُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا.

۱۲۳۳- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((غُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أَهْلِي حَسَنَتُهَا وَسَيِّئَتُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَابِسِ أَعْمَالِهَا الْإِذَى بِضَاطٍ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا السُّخَاعَةُ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تَدْفَنُ)).

(۱۲۳۱) ☆ یہ جب ہے کہ مسجد چکی ہو اور اگر زمین کی ہو تو تھوک کو پونچھ ڈالے تاکہ اور نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔

(۱۲۳۲) ☆ نوٹی نے کہا کہ مسجد میں تھو کنا بالکل گناہ ہے۔ اگر تھو کہے کی ضرورت پڑے تو اپنے کپڑے میں تھو کہے۔ اگر مسجد میں تھو کا تو گناہ گار ہو۔ اب اس کا کفارہ یہ ہے کہ مٹی میں دباوے اور جس شخص نے یہ کہا ہے کہ تھو کنا اسی کے لیے گناہ ہے جو اس کو مٹی میں نہ دباوے تو اس نے غلطی کی۔

(۱۲۳۳) ☆ یعنی پوچھنا نہ جائے یا مٹی میں دبا دیا جائے اس سے معلوم ہوا کہ صرف تھو کہے والا گناہ گار نہ ہو گا بلکہ اور جو کوئی مسجد میں تھوک دیکھے اور اس کو دفن نہ کرے وہ بھی گناہ گار ہو گا۔

۱۲۳۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخْرِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ تَتَمَعُّ فَذَلِكُمَا بَنِيْلُهُ.

۱۲۳۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخْرِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَتَمَعُّ فَذَلِكُمَا بَنِيْلُهُ الْيُسْرَى.

۱۲۳۶- عَنْ أَبِي مُسْلِمَةَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ فَلْتُ يَأْتِسُ بِنِ مَالِكٍ أَكَّانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ.

۱۲۳۷- عَنْ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ أَبُو مُسْلِمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا بَنِيْلُهُ.

۱۲۳۴- عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے تمھو کا پھر زمین پر ل ڈالا اپنی جوتی سے۔

۱۲۳۵- عبد اللہ بن شخیر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو انہوں نے تمھو اور اپنے بائیں جوتے سے مسل دیا۔

بَابُ جَوَازِ الصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ

باب: جوتیاں پہن کر نماز پڑھنے کا بیان

۱۲۳۶- ابو مسلمہ سعید بن زید سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ جوتیاں پہن کر نماز پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا ہاں۔

۱۲۳۷- اوپر والی حدیث اس سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

۱۲۳۶- عَنْ أَبِي مُسْلِمَةَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ فَلْتُ يَأْتِسُ بِنِ مَالِكٍ أَكَّانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ.

۱۲۳۷- عَنْ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ أَبُو مُسْلِمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا بَنِيْلُهُ.

باب: پھول دار کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ لَهُ أَغْلَامٌ

۱۲۳۸- ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس میں نقش و نگار تھے اور فرمایا میرا دل ان نقشوں میں پڑ گیا اس کو لے جاؤ ابو جہم کے پاس اور مجھے اس کی کھلی لا دو۔

۱۲۳۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي حَبِيبَةٍ لَهَا أَغْلَامٌ وَقَالَ ((شَغَلَنِي أَغْلَامُ هَذِهِ فَأَذْهَبُوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأَتَوَيْتُ بِأَنْبِجَانِيَّةٍ)).

(۱۲۳۴) ☆ اس وقت مسجد بھی تھی تو زمین پر ل ڈالنا کافی تھا اگر مسجد کی ہو تو پونچھنا ضروری ہے۔

(۱۲۳۶) ☆ نوٹی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جوتی اور موزے پہننے ہوئے نماز پڑھنا درست ہے جب تک کہ ان کی نجاست کا یقین نہ ہو۔ اگر موزے کے نیچے نجاست لگ جائے تو صرف زمین پر اس کا رگڑنا نماز کے لیے کافی ہے یا نہیں اس میں دو قول ہیں۔

(۱۲۳۸) ☆ ابو جہم نے یہ نقش و نگار کی چادر رسول اللہ کو تحفہ میں دی تھی آپ نے قبول کیا پھر نماز میں دل اس کے تہل بوٹوں پر چلا گیا اور خشوع اور خضوع میں غلل واقع ہو اس واسطے آپ نے اس کو واپس کر دیا اور اس کے بدلے ابو جہم سے سادہ کپڑا منگوایا تاکہ ابو جہم کو رنج نہ ہو۔

سچاں اللہ پیغمبروں کی نماز کیسے غلو سے ہوتی ہے کہ جس چیز کا راز بھی خیال نماز میں آجائے اس چیز کو دور کر دیتے۔ نوٹی نے کہا کہ اس حدیث سے یہ بات ظہور کی نماز میں کمال حضور اور خضوع لازم ہے اور جو چیز حضور قلب کو مانع ہو اس کو دور کر دینا چاہیے۔ اس حدیث سے یہ بھی ظہور ہوا کہ اگر نماز میں کوئی اور خیال آجائے تو نماز ہو جاتی ہے اور اس پر فقہاء کا اجماع ہے لیکن بعض سلف اور اصحاب زہد سے منقول ہے کہ

۱۲۳۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي حَبِيبَةِ ذَاتِ أَظْلَامَ فَظَلَّ إِلَى عُلَمِيهَا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ ((اذْهَبُوا بِهَذِهِ الْحَبِيبَةِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ بْنِ حَذِيفَةَ وَأَتُونِي بِأَبِي جَاهِيهَ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آيَا فِي صَلَاتِي))

۱۲۳۹- ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک چادر اونٹھ کر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے جس پر نقش و نگار تھے آپ اس کے نشانوں کی طرف دیکھنے لگے جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اس چادر کو ابو جہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور ان کا کمال مجھ کو لادو کیونکہ اس چادر نے مجھے ابھی نماز میں غافل کر دیا۔

۱۲۴۰- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ حَبِيبَةٌ لَهَا عِلْمٌ فَكَانَ يَتَسَاوَلُ بِهَا فِي الصَّلَاةِ فَأَعْطَاهَا أَبَا جَهْمٍ وَأَعَدَّ كِسَاءً لَهُ أَنْجِيًا.

۱۲۴۰- ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چادر تھی جس میں عیل بولنے کی طرف لگ جاتے آخر آپ نے وہ چادر ابو جہم کو دے دی اور ان سے سادہ کمال لے لیا (جس میں نقش و نگار نہ تھا)۔

بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ الَّذِي يُرِيدُ أَكْلَهُ فِي الْحَالِ وَكَرَاهَةِ الصَّلَاةِ مَعَ مُدَافَعَةِ الْأَخْيَارِ

باب: جب کھانا سامنے آجائے اور اس کے کھانے کا قصد ہو تو بغیر کھائے نماز پڑھنا مکروہ ہے

۱۲۴۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْذَنُوا بِالْعَشَاءِ))

۱۲۴۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب شام کا کھانا سامنے آجائے اور نماز کھڑی ہو تو پہلے کھانا کھا لو۔

۱۲۴۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا قُرِبَ الْعَشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْذَنُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تَصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعَجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ))

۱۲۴۲- انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نماز قریب آئے اور کھانا بھی سامنے آجائے تو مغرب کی نماز سے پہلے کھانا کھا لو اور کھانا چھوڑ کر نماز کی طرف جلدی نہ کرو (اس لیے کہ کھانے کی طرف دل لگا رہے گا)۔

۱۲۴۳- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ.

۱۲۴۳- ام المومنین عائشہ سے روایت نبی کریم ﷺ سے مثل حدیث ابن عیینہ عن الزہری عن انس۔

۱۲۴۴- عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۲۴۴- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

نہ کہ نماز صحیح نہیں ہے۔ ہمارے اصحاب کے نزدیک نماز میں جدے کی جگہ دیکھا چاہیے اور دوسری طرف نگاہ ڈالنی چاہیے اور بعضوں نے کہا کہ آنکھیں بند کرنا مکروہ ہے اور میرے نزدیک کراہت کی کوئی وجہ نہیں ہے مگر جب نقصان کا ڈر ہو۔ ابھی مختصر

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا وَضِعَ غُشَاؤُ أَحَدِكُمْ وَأَقِيَمَتِ الصَّلَاةُ فَاذْبَعُوا بِالْغُشَاةِ وَلَا تَفْعَلُوا حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ))

۱۲۴۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْخَرُو.

۱۲۴۶- عَنْ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ قَالَ تَخَذْتُ أَنَا وَالْقَاسِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدِيثًا وَكَانَ الْقَاسِمُ رَجُلًا لَحَانَةً وَكَانَ يَأْمُ وَكَدَّ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ مَا لَكَ لَا تَخَذْتُ كَمَا يَتَخَذْتُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ هَذَا أَمَا إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ مِنْ أَيْنَ أَتَيْتَ هَذَا أَذْبَعْتَهُ أَمْ وَأَنْتَ أَذْبَعْتَ أَمْكَ قَالَ فَغَضِبَ الْقَاسِمُ وَأَضْبَعَ عَلَيْهَا فَلَمَّا رَأَى مَا بَدَأَ عَائِشَةُ قَدْ أَتَتْ بِهَا قَامَ قَالَتْ أَيْنَ قَالَ أَصْلِي قَالَتْ اجْلِسْ قَالَ إِنِّي أَصْلِي قَالَتْ اجْلِسْ غَدْرُ ابْنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبِثَانِ))

فرمایا جب تم میں سے کسی کے سامنے شام کا کھانا رکھا جائے اور نماز کھڑی ہو تو پہلے کھانا کھالے اور نماز کے لیے جلدی نہ کرے جب تک کھانے سے فارغ نہ ہو۔

۱۲۴۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

۱۲۴۶- ابن ابی عتیق سے روایت ہے کہ میں اور قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیقؓ (حضرت عائشہ کے بیٹے) ایک حدیث بیان کرنے لگے اور قاسم بن محمد غلطی بہت کرتے تھے اور ان کی ماں ام ولد تھیں (یعنی وہ کنیز زادی تھیں) حضرت عائشہؓ نے ان سے کہا قاسم تجھے کیا ہوا تو اس بیٹے (یعنی ابن ابی عتیق) کی طرح باتیں نہیں کرتا البتہ میں جانتی ہوں تو جہاں سے آیا اس کو اس کی ماں نے تعلیم کیا (اور وہ آزاد تھی تو اس کا لڑکا بھی اچھا ہوشیار ہوا) اور تجھ کو تیری ماں نے (جو لونڈی تھی آخر لونڈی کا کٹا کہاں جاتا ہے)۔ یہ سن کر قاسم کو غصہ آیا اور حضرت عائشہؓ پر طیش کیا۔ جب انھوں نے دیکھا کہ حضرت عائشہؓ کے لیے دسترخوان بچھایا گیا تو وہ اٹھے۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہاں جاتا ہے؟ قاسم نے کہا نماز کو جاتا ہوں حضرت عائشہؓ نے کہا بیٹھ انھوں نے کہا میں نماز کو جاتا ہوں حضرت عائشہؓ نے کہا ارے بے وفا بیٹہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے جب کھانا سامنے آئے یا پانگھانہ یا پیہ شباب لگا ہوا ہو۔

(۱۲۴۶) حضرت عائشہؓ نے قاسم کو بے وقاس لے لیا کہ ذرا سی بات میں وہ خفا ہو گئے اور یہ نہ سمجھے کہ حضرت عائشہؓ اول تو سب مومنین کی ماں اور سب کے نزدیک واجب التحظیم ہیں اور قاسم کی تو سگی پھوپھی اور ان کے باپ محمدؐ کے مارے جانے کے بعد حضرت عائشہؓ ہی نے ان کو پالا پوسا پکھڑا جس شخص کے ایسے احسان ہوں اور وہ اپنا بزرگ ہو اس کی بات کا برا ماننا خصوصاً جب کہ وہ بات سچ ہو کمال درجہ کی ناشکری اور بے وقافی ہے۔

نودی نے کہا ان حدیثوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جب کھانا سامنے آجائے تو نماز پڑھنا مکروہ ہے اس شخص کے لیے جو کھانے کا اور وہ رکھتا ہو۔ کیونکہ اگر کھانے سے پہلے نماز پڑھے گا تو شاید نماز میں کھانے کا خیال رہے اور دل نہ لگے۔ ایسے ہی جس وقت پانگھانہ یا پیہ

۱۲۴۷- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَيْتُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةَ الْقَاسِمِ.

بَابُ نَهْيٍ مَنْ أَكَلَ ثَمَرًا أَوْ بَصَلًا أَوْ كَرَاثًا أَوْ نَحْوَهَا مِمَّا لَهُ رَائِحَةٌ كَرِيهَةٌ عَنْ حُضُورِ الْمَسْجِدِ حَتَّى تَذْهَبَ بِلَئِكَ الرَّيْحِ وَإِخْرَاجِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ

۱۲۴۸- عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرِ ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يَغْنِيهِ الثَّوْمُ فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسْجِدَ قَالَ زُهَيْرٌ فِي غَزْوَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ خَيْبَرَ))

۱۲۴۹- عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا)) يَغْنِي الثَّوْمُ.

۱۲۵۰- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلَ أَنَسٌ عَنْ الثَّوْمِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبْنَا وَلَا يَصْلِي مَعَنَا))

۱۲۵۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۲۴۷- اس سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث اسی طرح نقل کی ہے لیکن قاسم کے واقعہ کا ذکر نہیں کیا۔

باب: لہسن، پیاز، گند نیا اور کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں جانا اس وقت تک ممنوع ہے جب تک اس کی بو منہ سے نہ جائے اور اس کو مسجد سے نکالنا

۱۲۴۸- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیبر کی جنگ میں جو شخص اس درخت میں سے کھائے یعنی لہسن کے درخت کو تو وہ مسجد میں نہ آئے اور زہیر کی روایت میں صرف غزوہ ہے خیبر کا نام نہیں لیا۔

۱۲۴۹- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی اس درخت میں سے کھائے یعنی لہسن کے درخت میں سے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ پھلے جب تک اس کی بدبودار نہ ہو۔

۱۲۵۰- عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ انس رضی اللہ عنہ سے لہسن کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت میں سے کھائے وہ ہمارے پاس نہ آئے نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔

۱۲۵۱- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو

تھ چٹاب کی حاجت ہو۔ اور یہ کہ بہت اس وقت ہے جب وقت میں مجلس ہو اگر وقت تک ہو اور یہ خیال ہو کہ اگر کھانا کھائے یا سجا کرے تو نماز کا وقت جا پارے گا تو نماز پڑھ لے اور ہمارے بعض اصحاب سے یہ منقول ہے کہ ایسی حالت میں بھی نماز نہ پڑھے بلکہ کھائے اور اسے سے فارغ ہو کر پڑھے گو وقت چلا جائے اس لیے کہ مقصود نماز سے دل لگنا ہے جب دل ہی نہ لگے تو کیا فائدہ اور اگر وقت میں مجلس ہو لیکن نماز پڑھ لے تو کمرہ ہوگی اگرچہ درست ہو جائے گی اور اہل ظاہر سے منقول ہے کہ نماز صحیح نہ ہوگی۔ (نووی)

(۱۲۴۸) نوویؒ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ منافقت بڑی مسجد کے لیے ہے اور قاضی عیاضؒ نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ خاص مسجد نبویؐ میں جانے سے منافقت ہے اور یہ منافقت مسجد میں جانے سے ہے نہ بیزار اور لہسن کھانے سے کیونکہ پیاز اور لہسن کا کھانا باجماع علماء درست ہے اور قاضی عیاضؒ نے بعض علماء سے انکی حرمت نقل کی ہے کیونکہ وہ مانع ہے جماعت میں شریک ہونے سے اور جماعت میں آنا گئے نزدیک فرض عین ہے اور قیاس کیا ہے علماء نے پیاز لہسن پر بدبودار چیز کو اور مسجد پر ہر مجلس علم اور عبادت کو۔

﴿ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَلَا يُؤْفِقَنَا بِرِيحِ الْوُحْيِ ۖ ﴾

مفسر اس درخت میں سے کھائے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ چسکے اور نہ ہم کو لہسن کی بو سے سناے۔

۱۲۵۲- عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْبَصَلِ وَالْكَرَاثِ فَلَبِثْنَا الْحَاجَةَ فَأَكَلْنَا مِنْهَا فَقَالَ ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمَيْتَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأْذَى مِمَّا يَأْذَى مِنْهُ الْإِنْسُ))

۱۲۵۲- جابر سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے پیاز اور گندنا کھانے سے منع کیا پھر ہم کو ضرورت ہوئی اور ہم نے کھایا تو آپ نے فرمایا جو کوئی اس بدبودار درخت میں سے کھائے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آئے اس لیے کہ فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے جس سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

۱۲۵۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَفِي رِوَايَةٍ حَرْفَةً وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَغْتَسِلْ أَوْ لِيَغْتَسِلْ مَسْجِدَنَا وَلِيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ)) وَإِنَّهُ لَيَقْبَضُ فِيهِ حَصِيرَاتٌ مِنْ بَقُولِ فَوْجَدٍ لَهَا رَجُلًا فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنْ الْبَقُولِ فَقَالَ ((قُرْبُوهَا)) إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا رَأَاهُ كَرِهَهُ أَكْلُهَا قَالَ ((كُلْ فَإِنِّي أَنَا جِي مَنْ لَا تَنَاجِي ۖ))

۱۲۵۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن کھائے وہ ہم سے جدا رہے یا ہماری مسجد سے جدا رہے اور اپنے گھر بیٹھے۔ ایک مرتبہ آپ کے پاس ہانڈی لائی گئی جس میں ترکاریاں تھیں آپ نے اس میں بدبو پائی تو پوچھا اس میں کیا پڑا ہے؟ جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا اس کو فلاں صحابی کے پاس لے جاؤ۔ جب آپ نے دیکھا کہ اس نے بھی اس کا کھانا برا سمجھا (اس وجہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے نہیں کھایا) آپ نے فرمایا تو کھالے میں تو اس سے سرگوشی کرتا ہوں جس سے تو نہیں کرتا (یعنی فرشتوں سے)۔

۱۲۵۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ الثُّومِ وَقَالَ مَرَّةً مَنْ أَكَلَ الْبَصَلِ وَالثُّومِ وَالْكَرَاثِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَى مِمَّا يَتَأَذَى مِنْهُ بَنُو آدَمَ ۖ))

۱۲۵۴- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس درخت یعنی لہسن میں سے کھائے اور کبھی یوں فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن میں سے کھائے اور کبھی یوں فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن یا گندنا کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے اس لیے کہ فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے ان چیزوں سے جن سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے (یعنی بدبو اور غلاظت سے)۔

(۱۲۵۲) ☆ یعنی بدبودار چیز کے استعمال سے نہ صرف آدمی ناخوش ہوتے ہیں بلکہ فرشتوں کو بدبو ناگوار ہے اور انکو تکلیف ہوتی ہے۔ جب پیاز اور لہسن کی بو کا یہ حال ہے تو بدبودار تھا کو کے استعمال سے بھی فرشتوں کو نفرت ہوگی۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر مسجد نمازیوں سے خالی ہو تب بھی ان چیزوں کا استعمال کر کے مسجد میں نہ جائے کہ وہاں فرشتے موجود ہوتے ہیں۔

۱۲۵۵- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت اسی طرح ہے لیکن اس میں پیاز اور گند ناکاذ کر نہیں۔

۱۲۵۵- عَنْ ابْنِ حُرَيْثٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ((مِنْ أَكْلٍ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيدُ الثَّوْمَ فَلَا يَغْتَنَّا فِي مَسْجِدِنَا)) وَلَمْ يَذْكُرِ الْبَصَلَ وَالْكُرَاتِ.

۱۲۵۶- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم لوٹے نہ تھے کہ خیبر کا قلعہ فتح ہو گیا اس روز ہم لوگ یعنی رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ لہسن پر گرے لوگ بھوکے تھے خوب کھایا۔ پھر مسجد میں آئے تو رسول اللہ ﷺ کو بو معلوم ہوئی تو آپؐ نے فرمایا جو شخص اس ناپاک درخت میں سے کھائے وہ مسجد میں ہمارے پاس نہ چسکے لوگ بولے لہسن حرام ہو گیا، حرام ہو گیا۔ یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی آپؐ نے فرمایا بے گواہ میں وہ چیز حرام نہیں کرتا جس کو اللہ تعالیٰ نے میرے لیے حلال کیا ہے لیکن لہسن کی بو مجھے بری معلوم ہوتی ہے۔

۱۲۵۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمْ نَعُدْ أَنْ فُتِحَتْ خَيْبَرُ فَرَفَعْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثِ الْبَقَلَةِ الثَّوْمِ وَالنَّاسُ جِيَاعٌ فَأَكَلْنَا مِنْهَا أَكْثًا شَدِيدًا ثُمَّ رُحْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّيْعَ فَقَالَ ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَيْفَةِ شَيْئًا فَلَا يَفْرَتْنَا فِي الْمَسْجِدِ)) فَقَالَ النَّاسُ حَرَمْتَ حَرَمْتَ فَلَمَعَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ بِي تَحْرِيمٌ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لِي وَلَكِنَّهَا شَجَرَةٌ أَكْثَرُ رِيحَهَا)).

۱۲۵۷- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پیاز کے کھیت پر اپنے اصحاب کے ساتھ گزرے تو بعض لوگ اترے انھوں نے پیاز کھائی اور بعضوں نے نہ کھائی پھر ہم آپؐ کے پاس گئے تو جن لوگوں نے پیاز نہ کھائی تھی ان کو تو آپؐ نے پاس بلا لیا اور جنھوں نے کھائی تھی ان کے بلانے میں دیر کی یہاں تک کہ اس کی بوجائی رہی۔

۱۲۵۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى زُرَّاعَةٍ بَصَلٍ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَنَزَلَ نَاسٌ مِنْهُمْ فَأَكَلُوا مِنْهُ وَلَمْ يَأْكُلْ آخَرُونَ فَرُحْنَا إِلَيْهِ فَدَعَا الَّذِينَ لَمْ يَأْكُلُوا الْبَصَلَ وَأَخَّرَ الْآخَرِينَ حَتَّى ذَهَبَ رِيحُهَا.

۱۲۵۸- سعدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے جمعہ کے دن خطبہ پڑھا اور رسول اللہ ﷺ اور ابو بکرؓ کا ذکر کیا اور کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرغ نے مجھے تین شوق لگیں ماریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ میری موت اب

۱۲۵۸- عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَطَبَ يَوْمَ الْخُبَّةِ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنِّي دَيْكًا تَفَرَّقَتْنِي ثَلَاثُ تَفَرَّقَاتٍ وَإِنِّي لَا

(۱۲۵۹) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لہسن حرام نہیں ہے اور اس پر علماء کا اجماع ہے۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ رسول اللہؐ کو اس کا کھانا درست تھا یا نہیں اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ درست تھا آپؐ کی بوسے نفرت تھی یا اس واسطے نہ کھاتے۔

(۱۲۵۸) ☆ اگر میری موت جلد ہو جائے تو مشورہ پر خلافت چھ آدمیوں کے اندر رہے گی یعنی لوگ مشورہ کر کے چھ آدمیوں میں سے جس کو چاہیں خلیفہ کر لیں۔ وہ چھ آدمی یہ تھے عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعد بن ابی وقاصؓ اور عبدالرحمن بن عوفؓ اور سعید بن زیدؓ بھی اگرچہ تھے

نزدیک ہے بعض لوگ مجھ سے یہ کہتے ہیں کہ تم اپنا جائز نہیں اور غلطہ کسی کو کردو لیکن اللہ تعالیٰ اپنے دین کو برباد نہیں کرے گا نہ اپنی خلافت کو نہ اس چیز کو جو رسول اللہ ﷺ کو دے کر بھیجا تھا۔ اگر میری موت جلد ہو جائے تو خلافت مشورہ کرنے پر چھ آدمیوں کے اندر رہے گی جن سے رسول اللہ ﷺ وفات تک راضی رہے اور میں جانتا ہوں کہ بعض لوگ طعن کرتے ہیں اس کام میں جن کو میں نے خود اپنے اس ہاتھ سے مارا ہے اسلام پر پھر اگر انھوں نے ایسا کیا (یعنی اس طعن کو درست سمجھے) تو وہ دشمن ہیں اللہ کے اور کا فر گمراہ ہیں اور میں اپنے بعد کسی چیز کو اتنا مشکل نہیں چھوڑتا جتنا کلالہ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی بات کو اتنی بار نہیں پوچھا جتنی بار کلالہ کو پوچھا اور آپ نے بھی مجھ پر کسی بات میں اتنی سختی نہیں کی جتنی اس میں کی یہاں تک کہ آپ نے اپنی انگلی سے ٹھونس مارا میرے سینہ میں اور فرمایا اے عمر! کیا تجھ کو وہ آیت بس نہیں جو گری کے موسم میں اتری سورۃ نساء کے آخر میں یستفتونک فل الله یفیکم فی الکلالۃ آخر تک۔ اور میں اگر جیوں تو کلالہ میں ایسا فیصلہ کروں گا جس کے موافق ہر شخص حکم کرے خواہ قرآن پڑھا ہو یا نہ پڑھا ہو۔ پھر حضرت عمر نے کہا یا اللہ میں تجھ کو گواہ نہ کرتا ہوں ان لوگوں پر جن کو میں نے ملکوں کی حکومت دی ہے (یعنی نبیوں اور صوبے داروں اور عاملوں پر) میں نے ان کو اسی لیے بھیجا کہ وہ انصاف کریں اور لوگوں کو دین کی باتیں بتلائیں اور اپنے پیغمبر کا طریقہ سکھائیں اور ان کا کامیاب و ناکام جو لڑائی میں ہاتھ آئے ہاتھ دیں اور جس بات میں ان کو مشکل پیش آئے اس کو مجھ سے دریافت کریں۔ پھر اے لوگو! میں دیکھتا

أَرَأَيْتُمْ إِنَّا خُضِرَ أَحْمَرِي وَإِنَّا أَمْرًا بَأْمُرُونَنِي أَنِ اسْتَحْلَفَ وَإِنَّا اللَّهُ ثُمَّ يَكُنْ لِيَضْعَ دِينَهُ وَكَأ خِلَافَتِهِ وَلَا الَّذِي بَعَثَ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِ عَجَلَ بِي أَمْرًا فَالْخِلَافَةُ شُورَى بَيْنَ هَؤُلَاءِ السَّيِّئَةِ الَّذِينَ تُوْفِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ وَإِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَمْرًا يَطْعَنُونَ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَنَا ضَرَبْتُهُمْ بِيَدِي هَذِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنِ فَعَلُوا ذَلِكَ فَأُولَئِكَ أَهْدَاءُ اللَّهُ الْكُفْرَةَ الضَّلَالُ ثُمَّ إِنِّي لَا أَدْعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهْمُ بَعْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا أَغْلَطَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَطَ لِي فِيهِ حَتَّى طَعَنَ بِاصْبِعِهِ فِي صَدْرِي فَقَالَ ((يَا عُمَرُ أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النَّسَاءِ)) وَإِنِّي إِنْ أَعِيشَ أَقْضِي فِيهَا بِقَضِيَّةٍ يَقْضِي بِهَا مَنْ يَفْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَفْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ عَلَى أَمْرَاءِ الْأَنْصَارِ وَإِنِّي إِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ عَلَيْهِمْ لِيَعْدِلُوا عَلَيْهِمْ وَلِيَعْلَمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْسِمُوا فِيهِمْ فَنِيَّتُهُمْ وَيَرْفَعُوا إِلَيَّ مَا أَشْكَلُ عَلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِهِمْ ثُمَّ إِنكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ شَحَرَتَيْنِ لَا أَرَأَيْتُمْ إِنَّا حَبِيبَيْنِ هَذَا الْبَصَلُ وَالثُّومُ لَقَدْ رَأَيْتُمْ

۱۰ عشرہ مبشرہ میں سے تھے لیکن حضرت عمرؓ نے اپنی قربت کی وجہ سے ان کا نام نہیں لیا۔

میں اپنے بعد کسی چیز کو اتنا مشکل نہ چھوڑتا جتنا کلالہ۔ کلالہ وہ شخص ہے جو طے ہو جائے اور اولاد نہ چھوڑے نہ مال باپ۔

اب اگر کوئی بیٹا بہن کھائے تو خوب پکا کر کھائے تاکہ منہ میں بو نہ رہے۔ اس حدیث سے اگرچہ بیزار اور سن کی مباحثہ نکلتی ہے

ہوں تم دو درختوں کو کھائے ہو اور میں ان کو ٹاپاک سمجھتا ہوں وہ کون ہیں؟ پیار لیسن اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب ان دونوں کی ہر کسی شخص میں سے آتی تو آپ کے حکم سے وہ نکالا جاتا مسجد سے بیچ کی طرف۔ اب اگر کوئی ان کو کھائے تو خوب پکا کر تاکہ ان کے منہ میں پوند رہے۔

۱۲۵۹- مذکورہ بالا حدیث قتادہ سے بھی روایت کی گئی ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ وَحْدَهُمَا بَيْنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ أَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَيْعِ فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلَيْسَ بِهِمَا طَبَاحًا.

۱۲۵۹- عَنْ شُعْبَةَ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

باب: مسجد میں گم شدہ چیز ڈھونڈنے کی ممانعت اور ڈھونڈنے والے کو کیا کہنا چاہیے

۱۲۶۰- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی کو کوئی گم شدہ چیز مسجد میں ڈھونڈتے سے (یعنی وہ اپنی بلند آواز سے اپنی چیز کے لیے لوگوں کو پکارے) تو کہے خدا کرے تیری چیز نہ ملے اس لیے کہ مسجدیں اس واسطے نہیں بنائی گئیں۔

۱۲۶۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ابو ہریرہؓ سے اسی طرح مروی ہے۔

۱۲۶۲- بریدہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مسجد میں پکارا اور کہا سرخ اونٹ کی طرف کس نے پکارا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا کرے تجھے نہ ملے مسجدیں تو جن کاموں کے لیے بنی ہیں ان ہی کے لیے بنی ہیں۔

بَابُ الْإِنْهَاءِ عَنْ نَشْدِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا يَقُولُهُ مَنْ سَمِعَ النَّاشِدَ ۱۲۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللَّهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تَنْ لِهَذَا)).

۱۲۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَهُ.

۱۲۶۲- عَنْ بُرَيْدَةَ..... أَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْحَمْلِ الْآخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا وَجَدْتَ إِنَّمَا بُنِيَتْ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ)).

ہے مگر کبھی پکارا اور لیسن کھانے کی کراہت بھی نکلتی ہے کیونکہ جنگی میں بوجہ موت ہوتی ہے پھر جب پیار اور لیسن کا یہ حال ہو تو تمباکو کھاکر یا حق پاشہ کی پکار کوئی بدبودار چیز استعمال کر کے مسجد میں آنا ضرور کر دہ ہوگا۔ اگر نہ خوب صاف لڑپاک کر لے تو قباحت نہیں ہے۔

(۱۲۶۰) ☆ کہ لوگ اس میں اپنی آگندہ چیزیں ڈھونڈھیں یا خرید و فروخت یا دنیا کے اور معاملات کریں۔
(۱۲۶۲) ☆ ان میں اور کام نہیں کرنا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجدیں بلند آواز کرنا کر دہ ہے لیکن ابو حنیفہؒ نے علم اور خصوصیت کے لیے جائز رکھا ہے اور مسجدیں جن کاموں کے لیے بنی ہیں وہ یہ ہیں ذکر الہی اور نماز اور علم دین اور ذکر خیر۔ قاضی عیاضؒ نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسجدیں کوئی دنیا کا کام جیسے سلائی وغیرہ منع ہے اور بعضوں نے لڑکوں کے پڑھانے سے بھی مسجد میں منع کیا ہے اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ مسجدیں دنیا کے وہ کام منع ہیں جن سے خاص خاص شخصوں کو فائدہ ہوتا ہے لیکن عام نفع کے کام نہ

۱۲۶۳- بریدہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تو ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا کس نے پکارا سرخ اونٹ کی طرف آپ نے فرمایا تیرا اونٹ نہ ملے مسجدیں جن کاموں کے لیے بنائی گئی ہیں ان ہی کے لیے بنائی گئی ہیں۔

۱۲۶۴- بریدہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار آیا جب رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھ چکے تھے اور اپنا سر مسجد کے دروازہ سے اندر کیا پھر اسی طرح بیان کیا جیسا کہ اوپر گزرا۔

۱۲۶۳- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا صَلَّى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْحَمَلِ الْآخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا وَجَدْتُ إِنَّمَا بُنِيَتْ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ)) .

۱۲۶۴- عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَأَذْخَلَ رَأْسَهُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ بِعِطْلِ حَدِيثِهِمَا قَالَ مُسْلِمٌ هُوَ شَيْبَةُ بْنُ نَعَامَةَ أَبُو نَعَامَةَ رَوَى عَنْهُ مُسْتَعْرٌ وَهَشِيمٌ وَجَرِيرٌ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْكُوفِيِّينَ .

باب: نماز میں بھولنے اور سجدہ سہو کرنے کا بیان

۱۲۶۵- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی نماز پڑھتا ہے تو شیطان بھلانے کے لیے اس کے پاس آتا ہے یہاں تک کہ اس کو یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں۔ جب ایسا ہو تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔

بَابُ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ وَالسُّجُودِ لَهُ

۱۲۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنِّي أَخَذْتُكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَذَرِيَكُمْ صَلَّيْ فَاِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)) .

لہذا جیسے درستی اسباب اور مسلمان جہاد وغیرہ تو وہ درست ہیں۔ (نووی)

(۱۲۶۵) ☆ امام ابو عبد اللہ مازنی نے کہا سہو کے باب میں پانچ حدیثیں آئی ہیں ایک تو یہی حدیث ابو ہریرہ کی۔ اس میں یہ ہے کہ جب نماز رکعتوں میں شک ہو کتنی پڑھیں تو دو سجدے کرے لیکن یہ بیان نہیں کہ یہ دو سجدے کب کرے سلام سے پہلے یا سلام کے بعد۔ ایک حدیث ابو سعید کی ہے اس میں یہ ہے کہ سلام سے پہلے دو سجدے کرے ایک حدیث ابن مسعود کی ہے جس میں پانچوں رکعت کے لیے کھڑے ہونا اور بعد سلام کے سجدہ سہو کرنا مذکور ہے۔ ایک حدیث ذوالبیدین کی ہے جس میں دو رکعت کے بعد بھول سے سلام کرنا اور ہاتھیں کرنا اور بعد سلام کے سجدہ سہو منقول ہے۔ ایک حدیث ابن حنفیہ کی ہے اس میں دو رکعتیں پڑھ کر اٹھ کھڑے ہونے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا بیان ہے اب علماء نے ان احادیث پر عمل کرنے میں اختلاف کیا ہے۔ داؤد ظاہری نے کہا ان پر قیاس درست نہیں ہے اور ہر ایک حدیث پر جیسے وارد ہے اسی طرح عمل کرنا چاہیے امام احمد بھی داؤد کے ساتھ ہیں ان خاص نمازوں میں جن کا ذکر ان حدیثوں میں ہے اور باقی نمازوں میں ان کے نزدیک سلام سے پہلے سجدہ کرنا چاہیے۔ پھر جن لوگوں نے قیاس پر عمل کیا ہے ان میں سے بعض یہ کہتے ہیں نماز کو اختیار ہے چاہے بعد سلام کے سجدہ کرے چاہے قبل سلام کے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہمیشہ سلام کے بعد سجدہ کرے اور شافعی کے نزدیک ہمیشہ سلام سے پہلے سجدہ کرے اور امام مالک کے نزدیک اگر سہو سے کچھ نماز میں زیادتی ہوئی ہو تو سلام کے بعد سجدہ کرے اور جو کی ہوئی ہو تو سلام سے پہلے کرے اور سب سے قوی مذہب امام مالک کا ہے پھر شافعی کا۔ لیکن امام مالک کے مذہب پر اگر دو سہو ہوئے ہوں ایک سے زیادتی ہوئی ہو اور ایک سے کمی ہو تو سلام سے پہلے سجدہ کرے۔ اور یہ اختلاف افضل میں ہے نہ جواز میں اور دویا تین یا زیادہ سہوؤں کے لیے دو ہی سجدے کافی ہیں اور اس پر علماء کا اتفاق ہے۔ (نووی مختصر)

۱۲۶۶- عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْلٍ كِلَاهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۱۲۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا نُوذِيَ بِالْأَذَانِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا قَضَى الْأَذَانَ أَقْبَلَ فَإِذَا نُوبَ بِهَا أَذْبَرَ فَإِذَا قَضَى التَّوْبَةَ أَقْبَلَ يَحْطَرُّ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرْ حَتَّى يَظُلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَذْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا لَمْ يَذَرْ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلَّى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)).

۱۲۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا نُوبَ بِالضَّلَاةِ وَلَّى وَلَهُ ضُرَاطٌ)) فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ ((فَهَنَاهُ وَمَنَاهُ)) وَذَكَرَهُ مِنْ حَاجَاتِهِ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرْ.

۱۲۶۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُبَشَّةَ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَحِلِّسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَثِيرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ.

۱۲۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُبَشَّةَ الْهَمْدِيِّ حَلِيفِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

(۱۲۶۷) نوٹی ہے کہ اس کے مطلب میں علماء نے اختلاف کیا ہے امام حسن بصری اور سلف کی ایک جماعت نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور کہا ہے کہ جب نماز کی کورنگتوں کی کمی یا زیادتی میں شک ہو تو وہ بیٹھ کر دو سجدے کرے اور طہنی اور سلف کی ایک جماعت نے یہ کہا ہے کہ پھر سنے سر سے نماز پڑھے یہاں تک کہ یقین حاصل ہو ورنہ پھر شک ہو تو پھر سنے سر سے پڑھے چار بار تک اگر طہنی بار بھی شک ہو تو اعادہ نہ کرے اور امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جب شک ہو تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو ایک رکعت اور پڑھے اور سجدہ سب کرے تاکہ چار کا یقین ہو جائے۔ (ابن تیمیہ)

آپ نے سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی نیا حکم ہوا ہے آپ نے فرمایا وہ کیا؟ لوگوں نے کہا آپ نے ایسا کیا۔ یہ سن کر آپ نے اپنے دونوں پیروں کو موڑا اور قبلے کی طرف منہ کیا اور دو سجدے کے پھر سلام پھیرا اور ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا کہ اگر نماز کے باب میں کوئی نیا حکم ہو تا تو میں تم کو بتلاتا ہوں اتنی ہے کہ میں بھی آدمی ہوں جیسے آدمی بھولتے ہیں میں بھی بھولتا ہوں جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد لا دو اور جب تم میں سے کوئی نماز میں شک کرے تو سوچ کر جو ٹھیک معلوم ہو اس پر نماز پوری کرے پھر دو سجدے کرے۔

۱۲۷۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی منقول ہے چند الفاظ کی کمی و بیشی کے ساتھ۔

رَأَى أَوْ تَقَصَّرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُحَدِّثُ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَلِكَ قَالُوا صَلَّيْتُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَتَنِي رَجُلِي وَاسْتَفْتَيْتُ الْقِبْلَةَ فَسَجَدْتُ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوْحُهُ فَقَالَ ((إِنَّهُ لَوُ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ أَنَبَاتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُنْسَى كَمَا تَسْوُونَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيَتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ))

۱۲۷۵- عَنْ مَنصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى بِشَرْ ((فَلْيَتَحَرَّ أُخْرَى ذَلِكَ لِلصَّوَابِ)) وَفِي رِوَايَةٍ وَكَيْفٍ ((فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ))

۱۲۷۶- عَنْ مَنصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ مَنصُورٌ ((فَلْيَتَحَرَّ أُخْرَى ذَلِكَ لِلصَّوَابِ))

۱۲۷۷- عَنْ مَنصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ))

۱۲۷۸- عَنْ مَنصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((فَلْيَتَحَرَّ أَقْرَبَ ذَلِكَ إِلَى الصَّوَابِ))

۱۲۷۹- عَنْ مَنصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((فَلْيَتَحَرَّ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ الصَّوَابُ))

۱۲۸۰- عَنْ مَنصُورٍ بِإِسْنَادِ هَؤُلَاءِ وَقَالَ ((فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ))

۱۲۸۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَوْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۱۲۷۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

۱۲۷۷- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ان الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے "فلينحر الصواب"

۱۲۷۸- یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے "فلينحر اقرب ذلك الى الصواب"

۱۲۷۹- اس سند سے مذکورہ بالا حدیث ان الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ آتی ہے۔ "فلينحر الذي يرى انه الصواب"

۱۲۸۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے ان الفاظ کے ساتھ آتی ہے "فلينحر الصواب"

۱۲۸۱- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

ایک طائفہ نے عبادت اور عبادات میں سہو کو جائز نہیں رکھا ہے جیسے قبیلہ انی اقبال میں سہو جائز نہیں ہے مگر یہ مذہب صحیح نہیں ہے۔ ابھی مختصر آ۔

(۱۲۸۱) یہ حدیث دلیل ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور سلف کی کہ جو شخص ایک رکعت زیادہ پڑھ لے بھولے سے اس کی تلافی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ أُرِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ ((وَمَا ذَاكَ)) قَالُوا صَلَّيْتَ حَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

۱۲۸۲- عَنْ عُلْفَمَةَ أَنَّهُ صَلَّى بِهِمْ حَمْسًا.

۱۲۸۳- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا عُلْفَمَةُ الظُّهْرَ حَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ الْقَوْمُ يَا أَبَا شَيْبَةَ قَدْ صَلَّيْتَ حَمْسًا قَالَ كَلَّا مَا فَعَلْتُ قَالُوا بَلَى قَالَ وَكُنْتُ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ وَأَنَا غَلَامٌ فَقُلْتُ بَلَى قَدْ صَلَّيْتَ حَمْسًا قَالَ لِي وَأَنْتَ أَيْضًا يَا أَعُوذُ فَقُولْ ذَاكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاغْتَسَلْ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَمْسًا فَلَمَّا انْقَضَ تَوَشَّوْهُنَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ ((مَا شَأْنُكُمْ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ زَيْدٌ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَا قَالُوا فَإِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ حَمْسًا فَاغْتَسَلْ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْتُمْ كَمَا تَمْسُونَ))

ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں جس میں سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا کیا نماز زیادہ ہو گئی؟ آپ نے فرمایا کیسے؟ انھوں نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ جب آپ نے دو سجدے کئے۔

۱۲۸۲- علقمہ سے روایت ہے کہ ان کو پانچ رکعتیں پڑھائیں۔

۱۲۸۳- ابراہیم بن سوید سے روایت ہے کہ علقمہ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں پڑھیں جب سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا اے ابوشیل (علقمہ کی کنیت ہے) تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ انھوں نے کہا نہیں لوگوں نے کہا بیشک تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں اور میں ایک کونے میں قیام کرنے میں بیٹھ گیا تھا میں نے بھی کہا ہاں تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ انھوں نے کہا اے کونے؟ تو بھی یہی کہتا ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ یہ سن کر وہ مڑے اور دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا اور کہا کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ہم کو پانچ رکعتیں پڑھائیں جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے کھس پھس شروع کی۔ آپ نے فرمایا کیا ہوا تم کو؟ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا نماز بڑھ گئی؟ آپ نے فرمایا نہیں انھوں نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ یہ سن کر آپ مڑے اور دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا اور فرمایا میں آدمی ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو

تو نماز باطل نہ ہوگی بلکہ اگر سلام کے بعد علم ہو تو نماز صحیح ہوگی اب سجدہ سہو کرے اگر سلام کے قریب بھی اس کا علم ہو اور جو دیر کے بعد معلوم ہو تو سجدہ نہ کرے اور اگر سلام سے پہلے یہ بات معلوم ہو تو فوراً بیٹھ جائے اور تشہید پڑھے اگرچہ قیام میں ہو یا کوع میں یا سجدہ میں نہ اب سجدہ سہو سلام سے پہلے کرے یا سلام کے بعد اس میں اختلاف ہے جیسے اوپر گزرا اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا یہ قول ہے کہ اگر بھولے سے پانچویں رکعت پڑھی اور آخر کا قعدہ نہیں کیا تو نماز باطل ہوگی (یعنی نفل ہوگی) اب ایک رکعت اور پڑھے اور چھویں رکعتیں نفل ہو جائیں گی اور فرض پھر سرے سے پڑھے اور جو قعدہ آخر کر چکا ہے تو پانچویں کے ساتھ ایک رکعت اور ملائے اب چار فرض ادا ہو گئے اور دو نفل اس حدیث سے ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا مذہب رد ہوتا ہے کیونکہ حضرت نے پانچویں کے ساتھ ایک اور رکعت ملائی نہ قعدہ اخیر کیا اس لیے کہ آجکے سلام کے بعد معلوم ہوا اب شافعی کا قول یہ ہے کہ زیادتی خواہ قلیل ہو یا کثیر نماز کو باطل نہیں کرتی مثلاً ایک رکوع کے بدلے کئی رکوع بھولے سے کرے یا تین یا چار سجدے کرے البتہ ایسی صورت میں سجدہ سہو کر لینا مستحب ہے واجب نہیں ہے۔ (کوئی مختصر)

(۱۲۸۳) ✽ ابراہیم بن سوید علقمہ کے شاگرد تھے اور اپنے شاگرد یا چھوٹے نائے والے کو ایسے الفاظ کہنے میں مضائقہ نہیں بشرطیکہ وہ برائہ مانے۔ یہ ابراہیم کا نئے تھے اور یہ دوا برائیم نہیں ہیں جو علقمہ کے مشہور شاگرد اور حمال کے استاد ہیں دوا برائیم بن زید غفنی ہیں۔

میں بھی بھول جاتا ہوں اور ابن نمیر کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو دو سجدے کرے۔

۱۲۸۳- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں پڑھیں۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا نماز بڑھ گئی؟ آپ نے فرمایا کیسے؟ ہم نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ آپ نے فرمایا میں آدمی ہوں تمہاری طرح یاد رکھتا ہوں جیسے تم یاد رکھتے ہو اور بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو پھر سہو کے دو سجدے کرے۔

۱۲۸۵- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے زیادہ کیا یا کم کیا۔ ابراہیم نے کہا جو اس حدیث کے راوی ہیں قسم خدا کی یہ بھول مجھ سے ہوئی ہے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ! کیا نماز کے باب میں کوئی نیا حکم ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں ہم نے بیان کیا جو آپ نے کیا تھا تب آپ نے فرمایا جو کوئی نماز میں زیادتی کرے یا کمی تو وہ دو سجدے کرے اس حال میں کہ وہ بیٹھا ہو پھر آپ نے دو سجدے کرے۔

۱۲۸۶- عبد اللہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبیؐ نے سہو کے دو سجدے سلام اور کلام کے پیچھے کئے۔

۱۲۸۷- عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے زیادہ کیا یا کم کیا۔ ابراہیم نے کہا قسم اللہ کی (دہم) میری ہی طرف سے ہے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا نماز میں کوئی نیا حکم ہوا ہے؟ تو آپ نے فرمایا نہیں پھر ہم نے وہ بات کہی جو آپ نے کی تھی (یعنی زیادتی یا نقصان) تو آپ نے فرمایا جب کوئی آدمی کچھ زیادہ کرے یا کم کرے تو چاہے کہ سہو کے دو سجدے کرے۔ کہا (درویش نے) پھر آپ نے سہو کے دو سجدے کرے۔

وَرَأَى ابْنَ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ ((فَلَمَّا نَسِيَ أَحَدَكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ))

۱۲۸۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْسًا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أُرِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ ((وَمَا ذَاكَ)) قَالُوا صَلَّيْتَ حَمْسًا قَالَ ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلَكُمْ أَذْكُرُ كَمَا تَذْكُرُونَ وَأَنْسَى كَمَا تَنْسُونَ)) ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ السَّهْوِ.

۱۲۸۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى أَوْ نَقَصَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَالْوَهْمُ مِنِّي فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُرِيدَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ فَقَالَ ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلَكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسُونَ فَلَمَّا نَسِيَ أَحَدَكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)) ثُمَّ تَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

۱۲۸۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلامِ.

۱۲۸۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِمَّا رَأَى أَوْ نَقَصَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّمَا اللَّهُ مَا حَاءَ ذَاكَ إِلَّا مِنْ بَنِي قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذْتَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ فَقَالَ لَا قَالَ فَقُلْنَا لَهُ الَّذِي صَنَعَ فَقَالَ إِذَا رَأَى الرَّحُلُ أَوْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

(۱۲۸۷) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر سلام پھیرنے کے بعد کوئی بات بھی کر لے تو بھی قباح نہیں دو سجدے سہو کے کر لے۔

۱۲۸۸- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر ایک کڑی کے پاس آئے جو مسجد میں قبلہ کی طرف لگی ہوئی تھی اور اس پر ٹیکا دیکر غصہ میں کھڑے ہوئے۔ ان وقت جماعت میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھر موجود تھے وہ دونوں ڈرے بات نہ کر سکے اور لوگ جلدی جلدی یہ کہتے ہوئے نکلے کہ نماز گھٹی گئی پھر ایک شخص جس کو ذوالیدین (دو ہاتھ والا اگرچہ سب کے دو ہاتھ ہوتے ہیں پر اس کے ہاتھ لمبے تھے اس واسطے یہ نام ہو گیا) کہتے تھے کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ! کیا نماز گھٹی گئی یا آپ بھول گئے؟ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر دائیں اور بائیں دیکھا اور کہا کہ ذوالیدین! کیا کہتا ہے؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! وہ سچ کہتا ہے آپ نے دو ہی رکعتیں پڑھی ہیں یہ سن کر آپ نے دو رکعتیں اور پڑھیں اور سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا محمد بن سرین نے کہا مجھ سے یہ بیان کیا گیا کہ عمران بن حصینؓ نے کہا اور سلام پھیرا۔

۱۲۸۹- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۲۹۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا تو ذوالیدین اٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کوئی بات نہیں (یعنی نہ نماز گھٹی نہ میں بھولا) وہ بولا کچھ تو ضرور ہوا ہے یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور پوچھا کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ وہ لوگ بولے ہاں یا رسول اللہ ﷺ وہ سچ کہتا ہے۔ تب آپ نے جتنی نماز رہ گئی تھی وہ پوری کی پھر دو سجدے

۱۲۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِخْدَى صَلَاتِي الْغُصْبِ إِذَا الظُّهْرَ وَإِنَّا الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَى جَذْعًا فِي بَيْتِ الْمَسْجِدِ فَاسْتَنْدَ إِلَيْهَا مُغْضَبًا وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يَنْكَلِمَا وَخَرَجَ سَرْعًا النَّاسُ فَصَبَرْتُ الصَّلَاةَ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَصَبَرْتُ الصَّلَاةَ أَمْ نَسِيتَ فَظَنَرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَيْيَانًا وَخِيَالًا فَقَالَ ((مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ)) قَالُوا صَدَقَ لَمْ تَصَلْ إِلَّا رَكَعَتَيْنِ فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ وَسَلَّمَ ثُمَّ كَبِّرْ ثُمَّ سَجِدْ ثُمَّ كَبِّرْ فَرَفَعَ ثُمَّ كَبِّرْ وَسَجِدْ ثُمَّ كَبِّرْ وَرَفَعَ قَالُوا وَاعْبُرُوا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ قَالَ وَسَلَّمَ.

۱۲۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِخْدَى صَلَاتِي الْغُصْبِ بِمَعْنَى حَدِيثِ سَفِيَّانَ.

۱۲۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْغُصْبِ فَسَلَّمَ فِي رَكَعَتَيْنِ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَفَصَبَرْتُ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ)) فَقَالَ قَدْ كَانَ بَغْضُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ ((أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ)) فَقَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ

کے بیٹھے بیٹھے سلام کے بعد۔

۱۲۹۱- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا تو نبی سلیم میں سے ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے؟ اور بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گزری۔

۱۲۹۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا دو رکعتوں کے بعد تو نبی سلیم کا ایک آدمی کھڑا ہو گیا۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

۱۲۹۳- عمران بن حصینؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور اپنے گھر چلے گئے تب آپ کے پاس ایک شخص گیا جس کو خرباق کہتے تھے اور اس کے ہاتھ ڈرا لیے تھے وہ آپ سے بولا جو آپ نے کیا تھا (یعنی تین رکعتیں پڑھنے کا حال بیان کیا) آپ چادر کھینچے ہوئے عصر میں نکلے (کیونکہ آپ کو نماز کا بہت خیال تھا اور اسی وجہ سے جلدی کی اور چادر اوڑھنے کے موافق بھی نہ ٹھہرے) یہاں تک کہ لوگوں کے پاس پہنچ گئے اور پوچھا کیا یہ سچ کہتا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ پھر آپ نے ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیرا پھر دو سجدے کے پھر سلام پھیرا۔

۱۲۹۴- عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا (بھولے سے) پھر آپ اٹھ کر حجرہ میں چلے گئے اتنے میں ایک شخص لیے ہاتھ والا اٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز گھٹ گئی؟ آپ یہ سن کر عصر میں نکلے اور جو رکعت رہ گئی تھی اس کو پڑھا پھر سلام پھیرا پھر سو کے دو سجدے کے پھر سلام پھیرا۔

سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ خَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ۔

۱۲۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ ثُمَّ سَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَقَصَرْتَ الصَّلَاةَ أَمْ نَسِيتَ وَسَاقَ الْحَدِيثِ۔

۱۲۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثِ۔

۱۲۹۳- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ فَلَسَّكَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخَبِرْيَاقُ وَكَانَ فِي يَدَيْهِ طُولٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ صَبِيغَةً وَخَرَجَ غَضْبَانٌ بَجَرٍ رِدَاءَةً حَتَّى انْتَهَى إِلَى النَّاسِ فَقَالَ ((أَصْدَقَ هَذَا)) قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّى رَكَعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۱۲۹۴- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْحَجْرَةَ فَقَامَ رَجُلٌ بَسِيطُ الدِّينِ فَقَالَ أَفَقَصَرْتَ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَخَرَجَ مُغَضَّبًا فَصَلَّى الرَّكَعَةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ السُّهَوِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

بَابُ سُجُودِ التَّلَاوَةِ

باب: سجدہ تلاوت کا بیان

۱۲۹۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ يَقْرَأُ سُورَةً فِيهَا سَجْدَةٌ فَيَسْجُدُ وَيَسْجُدُ مَعَهُ حَتَّى مَا يَجِدُ بَعْضُنا مَوْضِعًا لِمَكَانٍ جَبْهَتِهِ.

۱۲۹۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رُبَّمَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقُرْآنَ فَيَمُرُ بِالسَّجْدَةِ فَيَسْجُدُ بِنَا حَتَّى ارْتَحَمْنَا عَنْدَهُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَكَانًا لِيَسْجُدَ فِيهِ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ.

۱۲۹۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ وَالنَّحْمَ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مِنْ كَيَانَ مَعَهُ غَيْرُ أَنَّ شَيْخًا أَحَدَ كَمَا مِنْ حَصَى أَوْ تَرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِيَنِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ قَوْلِ كَافِرًا.

۱۲۹۵- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قرآن پڑھتے تھے تو وہ سورہ پڑھتے جس میں سجدہ کی آیت ہوتی تو سجدہ کرتے اور آپ کے ساتھ جو لوگ ہوتے وہ بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہم میں سے بعضوں کو اپنی پیشانی رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی۔

۱۲۹۶- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی قرآن پڑھتے اور سجدہ آیت تلاوت کرتے تو ہمارے ساتھ سجدہ کرتے یہاں تک کہ بجوم کی وجہ سے ہم میں سے کسی کو سجدہ کی جگہ نہ ملتی اور یہ نماز کے باہر ہوتا۔

۱۲۹۷- عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے سورہ والنجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا آپ کے پاس جتنے لوگ تھے ان سب نے سجدہ کیا مگر ایک بوڑھے (امیہ بن خلف) نے ایک مٹھی بھر مٹی یا ٹکڑے ہاتھ میں لے کر پیشانی سے لگایا اور کہا مجھ کو یہی کافی ہے۔ عبد اللہ نے کہا میں نے دیکھا اس کو وہ بوڑھا کفر کی حالت میں مارا گیا۔

۱۲۹۸- عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ انھوں نے زید بن

۱۲۹۵) نوٹی نے کہا ہمارا اور جمہور کا یہ قول ہے کہ سجدہ تلاوت سنت ہے اور ابو حنیفہ اس کو واجب کہتے ہیں اور سجدہ تلاوت پڑھنے اور سننے والے پر سنت ہے اور مستحب ہے اس سانس پر جو نہیں سنتا۔ اب اگر سننے والا نماز پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہے تو سننے والے کو اعتبار ہے جتنا چاہے اپنا سجدہ لہا کرے یا چھوڑ دے سننے والے کے سجدے سے اور جو پڑھنے والا بوجہ حدیث یا تابعداری کے سجدہ نہ کرے تب بھی سننے والا سجدہ کر سکتا ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ نابالغ اور محدث اور کافر کی تلاوت سننے والا سجدہ نہ کرے لیکن صحیح پہلا قول ہے۔ اتجی

۱۲۹۷) بدر کی لڑائی میں اس کی ناشکری اور بے لوثی کا صلہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان نہیں دیا جس وقت سورہ والنجم اتاری اور آپ نے سجدہ کی آیت پڑھی اور سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ سب لوگوں نے یہاں تک کہ مشرکوں اور جنوں نے بھی سجدہ کیا۔ امیہ بن خلف نے کہا بلکہ یہ خبر مشہور ہو گئی کہ مکہ والے مسلمان ہو گئے۔ قاضی عیاض نے کہا ان سب کے سجدہ کرنے کا سبب یہ تھا کہ یہ سجدہ سب سجدوں سے پہلے اترا۔ عبد اللہ بن مسعود نے ایسا ہی کہا ہے اور یہ جو بعض مشرکین اور مجرمن نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ غلطی سے اس سورت میں ایک آیت پڑھ دی تھی جس سے مشرکوں کے اوتار کی تعریف نکلتی تھی یہ بالکل جھوٹ اور بے اصل ہے اس واسطے کہ اللہ کے سوا دوسرے کسی معبود کی تعریف نہ کرنا کفر ہے اور کفر کی نسبت آپ کی طرف بحال ہے اور شیطان کی یہ طاقت نہیں کہ آپ کی زبان سے ایسی بات نکلواوے۔ (نووی)

۱۲۹۸) امام ابو حنیفہ نے زید بن ثابت کے قول سے استدلال کیا ہے اور امام کے پیچھے مطلق قرات سے منع کیا ہے خواہ سورہ فاتحہ ہو یا

ثَابِتٌ عَنْ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ وَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالنَّحْمُ إِذَا هَوَىٰ قَلَمٌ يَسْخَدُ.

ثابت سے امام کے پیچھے پڑھنے کے بارے میں پوچھا انھوں نے کہا امام کے پیچھے کچھ نہ پڑھنا چاہیے اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سورہ النجم پڑھی پھر آپ نے سجدہ نہیں کیا۔

۱۲۹۹- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ لَهُمْ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيهَا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سورہ اذا السماء انشقت پڑھی تو سجدہ کیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو بیان کیا کہ رسول اللہ نے اس سورت میں سجدہ کیا تھا۔

۱۳۰۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مذکور ہے۔

۱۳۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَخَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَقُرْأَ بِاسْمِ رَبِّكَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربك میں سجدہ کیا۔

ظہ اور کوئی سورت خواہ سری نماز ہو یا جری نماز ہمارا مذہب یہ ہے کہ مقتدی کو سورہ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنا چاہیے سری اور جبری نماز میں اور زید کے قول کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوئی اور فرمایا کہ جب تم میرے پیچھے نماز پڑھو تو کوئی سورہ نہ پڑھو سوائے سورہ فاتحہ کے اور اس کے سوا اور حدیثیں بھی ہیں۔ پھر رسول اللہ کی حدیثیں زید بن ثابت کے قول پر مقدم ہیں دوسرے یہ کہ زید کا مطلب قرأت کی ممانعت سے یہ ہے کہ سوا سورہ فاتحہ کے اور کوئی سورت نہ پڑھی جائے اور یہ تاویل ضروری ہے تاکہ اور احادیث کے خلاف نہ ہو اور یہ جو زید نے کہا کہ انھوں نے سورہ النجم رسول اللہ کے سامنے پڑھی اور آپ نے سجدہ نہیں کیا یہ بظاہر امام مالک کی دلیل ہے جو کہتے ہیں مفصل میں کوئی سجدہ نہیں ہے اور سورہ النجم اور اذا السماء انشقت اور اقراء باسم ربك کے سجدے منسوخ ہیں اس حدیث سے یا عبد اللہ بن عباس کی حدیث سے کہ رسول اللہ نے سجدہ نہیں کیا مفصل میں جب سے مدینہ میں آئے اور یہ مذہب ضعیف ہے کیونکہ ابو ہریرہ کی روایت میں ہے کہ ہم نے اذا السماء انشقت اور اقراء باسم ربك میں رسول اللہ کے ساتھ سجدہ کیا اور علماء نے اس امر پر اجماع کیا ہے کہ ابو ہریرہؓ صحابہ میں مسلمان ہوئے اور ابن عباس کی حدیث کی اسناد ضعیف ہے وہ دلیل لانے کے لائق نہیں اور زید کی حدیث سے سجدہ کا ترک ثابت ہوتا ہے اور ظاہر ہے سجدہ تلاوت سنت ہے تو اس کا ترک جائز ہے۔ اب علماء نے اختلاف کیا ہے کہ سارے قرآن میں تلاوت کے سکتے سجدے ہیں تو امام شافعی اور علماء کے ایک گروہ کا یہ قول ہے کہ قرآن میں سب چودہ سجدے ہیں دو سورہ حج میں اور تین مفصل میں اور صا میں سجدہ تلاوت نہیں ہے بلکہ سجدہ شکر ہے اور امام مالک اور علماء کی ایک جماعت کے نزدیک سب گیارہ سجدے ہیں۔ ان کے نزدیک مفصل کے تینوں سجدے سناحق ہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک سب سجدے چودہ ہیں لیکن سورہ حج میں ایک ہی سجدہ ہے اور صا میں ایک سجدہ ہے اور ائمہ اربعین شریع کے نزدیک چندہ سجدے ہیں انھوں نے حج کے دونوں سجدوں کو اور صا کے سجدہ کو بھی قائم رکھا ہے اور ان سجدوں کے مقامات مشہور ہیں صرف لحم کے سجدے کے مقام میں اختلاف ہے امام مالک اور سلف کی ایک جماعت کے نزدیک یہ سجدہ ان کسبم ایادہ تعبدون پر ہے اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور کے نزدیک لایسؤمن پر۔ (کووی)

۱۳۰۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا السماء انشقت واقرا باسم ربك میں سجدہ کیا۔

۱۳۰۳- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

۱۳۰۴- ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوہریرہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اور اس میں سجدہ کیا۔ (نماز کے بعد) میں نے کہا یہ سجدہ تم نے کیا کیا؟ انھوں نے کہا کہ میں نے تو یہ سجدہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کیا اور میں اس کو کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ سے ملوں۔ ابن عبد الاعلیٰ کی روایت میں یوں ہے کہ میں یہ سجدہ ہمیشہ کرتا رہوں گا۔

۱۳۰۵- جمعی سے بھی اس سند کے ساتھ روایت آئی ہے بس اس میں ابو القاسم کے پیچھے کے الفاظ نہیں۔

۱۳۰۶- ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ وہ سورہ اذا السماء انشقت میں سجدہ کرتے تھے۔ میں نے کہا تم اس سورت میں سجدہ کرتے ہو؟ انھوں نے کہا ہاں۔ میں نے اپنے چہیتے کو دیکھا وہ اس سورت میں سجدہ کرتے تھے تو میں بھی اس سورت میں ہمیشہ سجدہ کیا کروں گا یہاں تک کہ میں آپ سے عالم آخرت میں مل جاؤں۔ شعبہ نے کہا کیا نبی سجدہ کرتے تھے؟ تو فرمایا ہاں۔

باب: نماز میں بیٹھنے اور دونوں رانوں پر دونوں ہاتھ

رکنے کی کیفیت

۱۳۰۷- عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھے تو بائیں پاؤں کو ران اور پٹلی کے بیچ میں کر لیتے اور داہنا پاؤں بچھاتے اور بائیں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور انگلی سے اشارہ

۱۳۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ.

۱۳۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ.

۱۳۰۴- عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذِهِ السَّجْدَةُ فَقَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ وَ قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُهَا حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِذُ.

۱۳۰۵- عَنِ الثَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَقُولُوا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ.

۱۳۰۶- عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقُلْتُ تَسْجُدُ فِيهَا فَقَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ عَلِيًّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتَّى أَلْقَاهُ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

بَابُ صِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ

وَكَيْفِيَّةِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْفَخْذَيْنِ

۱۳۰۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى بَيْنَ فَخْذَيْهِ وَسَاقِيهِ وَقَرَسَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ

کرتے۔

۱۳۰۸- عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کرنے کے لیے بیٹھے تو دہانتا ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور بایں ران پر اور کلہ کی انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنا انگوٹھا پنج کی انگلی پر رکھتے اور بایں ہتھیلی کو بایں گھٹنا دیتے۔

۱۳۰۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور دایں ہاتھ کے کلہ کی انگلی کو اٹھاتے اس سے دعا کرتے اور بایں ہاتھ بایں گھٹنے پر بچھا دیتے۔

۱۳۱۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھے تو بایں ہاتھ بایں گھٹنے پر رکھتے اور دہانتا ہاتھ دایں گھٹنے پر رکھتے اور ۵۳ کی شکل بناتے اور کلہ کی انگلی سے اشارہ کرتے۔

يَذُءُ الْيُمْنَى عَلَى فَحْجِهِ الْيُمْنَى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ.

۱۳۰۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ يَذُءُو وَيَضَعُ يَذُءُ الْيُمْنَى عَلَى فَحْجِهِ الْيُمْنَى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ وَيَضَعُ إِبْهَامَهُ عَلَى إِصْبَعِهِ الْوُسْطَى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرَى رُكْبَتَهُ.

۱۳۰۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ إِبْهَامَهُ الْيُمْنَى تَلِيَّ الْإِبْهَامِ قَعْدًا بَهَا وَيَذُءُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ الْيُسْرَى بِإِصْبَعِهَا عَلَيْهَا.

۱۳۱۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ الْيُسْرَى وَيَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ الْيُمْنَى وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ.

(۱۳۱۰) نووی نے کہا یہ جو عبد اللہ بن زبیر کی حدیث میں بیٹھنے کی شکل آئی ہے اس کو تورک کہتے ہیں اور یہ سنت ہے لیکن اس روایت میں جو دہانتے قدم بچھانے کا ذکر ہے یہ مشکل ہے کیونکہ تورک میں بائیں ہاتھ کا کھڑا رکھنا سنت ہے اور اوجاویٹ صحیح سے ثابت بھی ہے۔ قاضی عیاض نے کہا شاید یہ غلطی ہے اور صحیح ہے کہ بچھایا بایں قدم کو لیکن بایں قدم کا توڑ کر خود روایت میں موجود ہے کہ اس کو ران اور پٹری کی جگہ میں کر لیتے اور شاید فرش کی جگہ نصب کا لفظ صحیح ہو یعنی کھڑا کیا دہانتے قدم کو اور ایک تاویل یہ ہے کہ دہانتے قدم کا بچھنا بھی درست ہے اور یہی صحیح اور مختار ہے اگرچہ انگلیوں کے پوروں پر کھڑا کرنا پاؤں کا مستحب ہے اور اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ کیونکر بیٹھنا افضل ہے دونوں جہلوں میں۔ امام ہانگ کے نزدیک تورک افضل ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں میں انفرادی افضل ہے یعنی بایں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور دایں پاؤں کھڑا کرنا اور امام شافعی کے نزدیک پہلے جلسہ میں انفرادی اور دوسرے میں تورک افضل ہے اب یہ جو ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اپنا انگوٹھا پنج کی انگلی میں رکھا اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ ۵۳ کی شکل بنائی اس میں تفتیش یوں ہے کہ کبھی ایسا کیا اور کبھی ایسا کیا اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ پہلی روایت میں پنج کی انگلی پر رکھنے سے یہ مراد ہے کہ اس کے نیچے کے قریب رکھا اس صورت میں ۵۳ کی شکل بن جاوے گی اور احادیث صحیحہ کے دلائل کی رو سے کلہ کی انگلی سے اشارہ کرنا مستحب ہے لیکن ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اَلَا اللّٰہ کہتے وقت اشارہ کرے اور یہ اشارہ صرف ظنی کی انگلی سے چاہیے اگر وہ کی ہو یا کوئی ہذر ہو تو دوسری انگلی سے اشارہ نہ کرے اور سنت یہ ہے کہ اشارہ کرتے وقت اپنی نگاہ بھی اوپر ہی رکھے۔ (انجمنی مختصر)

مترجم کہتا ہے کہ احادیث صحیحہ سے یہ مراد ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھے تو اسی طرح بیٹھے یعنی کلہ کی انگلی سے

- ۱۳۱۱- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِيَّ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَتُ بِالْحَصَصِ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي فَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ فَقُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَجْذِهِ الْيُمْنَى وَبَقِضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَجْذِهِ الْيُسْرَى.
- ۱۳۱۲- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِيَّ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى حُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ قَالَ سَفِيَانُ فَكَانَ يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا بِهِ عَنْ مُسْلِمٍ ثُمَّ حَدَّثَنِيهِ مُسْلِمٌ.
- بابُ السَّلَامِ لِلتَّحْلِيلِ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ قُرَائِهَا وَكَيْفِيَّتِهِ
- ۱۳۱۳- عَنْ أَبِي مُعْمَرٍ أَنَّ أَمِيرًا كَانَ بِمَكَّةَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّى عَلَّقَهَا قَالَ الْحَكَمُ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ.
- ۱۳۱۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَعْبَةُ رَفَعَهُ مَرَّةً أَنَّ أَمِيرًا أَوْ رَجُلًا سَلَّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّى عَلَّقَهَا.
- ۱۳۱۵- عَنْ سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كُتِبَ فِيهِ أَنْ يَسَلِّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّى عَلَّقَهَا
- ۱۳۱۱- علی بن عبد الرحمن معاوی سے روایت ہے کہ مجھ کو عبد اللہ بن عمر نے دیکھا نماز میں نکلیوں سے کھینچے ہوئے۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھ کو منع کیا اور کہا کہ ایسا کیا کر جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ میں نے کہا وہ کیسے کرتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ آپ جب نماز میں بیٹھے تو اپنی پھٹی دایں ران پر رکھتے اور سب انگلیوں کو بند کر لیتے اور اس انگلی سے اشارہ کرتے جو انگوٹھے کے پاس ہے (یعنی کلمہ کی انگلی سے) اور بائیں پھٹی بائیں ران پر رکھتے۔
- ۱۳۱۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح منقول ہے۔

باب: نماز ختم کرتے وقت سلام کیوں کر

پھیرنا چاہیے

- ۱۳۱۳- ابو معمر سے روایت ہے کہ مکہ میں ایک امیر تھا وہ دو سلام پھیرا کرتا عبد اللہ نے کہا اس نے یہ سنت کہاں سے حاصل کی؟ حکم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔
- ۱۳۱۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔
- ۱۳۱۵- سعد سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دایں اور بائیں طرف سلام پھیرتے دیکھا کرتا یہاں تک کہ آپ کے اشارہ کے ہوئے اب غاص الا اللہ کے وقت اشارہ کرنا یہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے اس لیے اہل حدیث کا عمل اس پر ہے کہ وہ شروع قعدہ سے آخر تک کلمے کی انگلی سے اشارہ کئے رہتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔
- ۱۳۱۵) ☆ نووی نے کہا کہ اس میں امام شافعی اور جمہور سلف و خلف کی دلیل ہے جو کہتے ہیں نماز کے بعد دو سلام کرنے چاہیں اور سلام

يَسَارُهُ حَتَّى أَرَى بَيَاضَ خَدَّيْهِ.

رخسارے کی سفیدی مجھ کو دکھائی دیتی تھی۔

بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

باب: نماز کے بعد کیا پڑھنا چاہیے

۱۳۱۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْكَتْبِ.

۱۳۱۶- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ہم پہچانتے تھے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ختم جب آپ تکبیر کہتے۔

۱۳۱۷- عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُخْبِرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا بِالْكَتْبِ قَالَ عُمَرُو فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي مَعْبُدٍ فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ لَمْ أَحْذِثْكَ بِهَذَا قَالَ عُمَرُو وَفَدَّ أَخْبَرَنِيهِ قَبْلَ ذَلِكَ.

۱۳۱۷- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ختم ہونا جب پہچانتے جب تکبیر کی آواز سننے۔ اس حدیث کو عمرو بن دینار نے ابو معبد سے روایت کیا۔ عمرو نے کہا میں نے دوبارہ جب اس حدیث کا ذکر ابو معبد سے کیا تو انھوں نے انکار کیا اور کہا میں نے تم سے یہ حدیث بیان نہیں کی حالانکہ انھوں ہی نے مجھ سے بیان کی تھی۔

۱۳۱۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَفَعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ أَغْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتَهُ.

۱۳۱۸- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا اور میں جب اس ذکر کی آواز سنتا تو معلوم کرتا کہ لوگ نماز سے فارغ ہوئے۔

مالک اور علماء کی ایک جماعت کا یہ قول ہے کہ ایک ہی سلام کرنا سنت ہے پر ان کی دلیلیں ضعیف ہیں اور احادیث صحیحہ سے دو سلام کرنا ثابت ہوتا ہے اور اگر یہ ثابت بھی ہو جائے تو اس پر محمول کیا جائے گا کہ آپ نے یہ اس لیے کیا کہ ایک سلام پر اقتصار کرنا جائز ہے۔ اب اس پر علماء کا جناح ہے کہ ایک ہی سلام واجب ہے مگر ایک سلام کرے تو منہ قبیلے ہی کی طرف رکھے اور جو دو سلام کرے تو ایک دائیں طرف کرے اور ایک بائیں طرف کرے اور ہر دو سلام میں اتنا تنہا پھیرے کہ اس طرف سے ایک گال دکھائی دے۔ یہی صحیح ہے اور بعضوں نے کہا کہ دونوں گال دکھائی دیں اور سلام نماز کا ایک رکن ہے جس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی جبکہ صحابہ اور تابعین اور علماء کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک فقط سلام سنت ہے اور نماز سے باہر آسکتا ہے کوئی کام نماز کے خلاف کرنے سے سلام ہو یا کلام حدث ہو یا قیام۔ اتنی (۱۳۱۷) ☆ اگرچہ ابو معبد نے دوبارہ اس حدیث کی روایت سے انکار کیا مگر عمرو بن دینار ثقہ ہیں تو یہ روایت امام مسلم اور جمہور فقہاء اور ائمہ بیٹ کے مذہب کے نزدیک حجت ہوگی۔

(۱۳۱۸) ☆ نووی نے کہا یہ دلیل ہے بعض علماء سلف کی جو کہتے ہیں فرض نماز کے بعد بلند آواز سے تکبیر کہنا یا ذکر کرنا مستحب ہے اور متاخرین میں سے ابن حزم غابری نے اس کو مستحب جانا ہے۔ ابن بطلال اور علماء نے یہ نقل کیا ہے کہ سارے مذاہب والے ذکر جبر کی مستحب نہیں جانتے اور امام شافعی نے یہ کہا ہے کہ شاید رسول اللہ نے یہ جہر لوگوں کو سکھانے کے لیے کبھی کبھی کیا ہو تو اس لیے کہ جہر کرنا مستحب ہے یا لوگ ہمیشہ ایسا کرتے تھے اور امام یاحقادی دونوں کو لازم ہے کہ فرض کے بعد اگر ذکر کریں تو بہت کریں مگر جب امام لوگوں کو تعلیم کرنا چاہے تو تھوڑی دیر کے لیے جہر کر سکتا ہے۔ اتنی

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

باب: تشہد اور سلام کے درمیان عذاب قبر اور عذاب جہنم اور زندگی اور موت اور مسیح دجال کے فتنے اور گناہ

اور قرض سے پناہ مانگنے کا بیان

۱۳۱۹- ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور ایک یہودی عورت میرے پاس بیٹھی ہوئی تھی وہ کہنے لگی تم کو معلوم ہے تم قبر میں آزمائے جاؤ گے (یعنی تمہارا امتحان ہوگا اور جو امتحان میں پورے نہ اترے تو عذاب ہوگا)۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کانپ گئے اور فرمایا یہ یہود کے واسطے ہوگا۔ حضرت عائشہ نے کہا پھر ہم چند راتیں ٹھہرے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تجھ کو معلوم ہے کہ میرے اوپر وحی اتری ہے کہ قبر میں تمہاری آزمائش ہوگی۔ حضرت عائشہ نے کہا میں نے سنا اس دن سے رسول اللہ ﷺ قبر کے عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

۱۳۲۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس کے بعد قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۳۲۱- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس مدینہ والوں میں سے دو یہودی بڑھیا آئیں اور کہنے لگیں کہ قبر والوں کو عذاب ہوتا ہے قبروں میں۔ میں نے ان کو جھٹلایا اور مجھے ان کو سچا کہنا اچھا نہ لگا پھر وہ دونوں چلی گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے آپ سے بیان کیا جو ان بڑھیوں نے کہا تھا آپ نے فرمایا انھوں نے سچ کہا قبر والوں کو ایسا عذاب ہوتا ہے جس کو جانور تک سنتے ہیں۔ حضرت عائشہ نے کہا کہ اس کے بعد میں نے دیکھا آپ ہر نماز میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۳۱۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ مِنْ الْيَهُودِ وَهِيَ تَقُولُ ((هَلْ شَعَرْتِ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ)) قَالَتْ فَارْتَأِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّمَا تُفْتَنُ يَهُودُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَبِنَا لِيَا لِي قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ شَعَرْتِ أَنَّهُ أَوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ يَسْتَعِذُّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

۱۳۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ يَسْتَعِذُّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

۱۳۲۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنَ عَجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ قَالَتْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أُتِمِّمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا فَعَرَّجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَجُوزَتَيْنِ مِنَ عَجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ دَخَلَتَا عَلَيَّ فَرَوَعَتَا أَنْ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ ((صَدَقَتَا إِنَّهُمَا يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ)) قَالَتْ فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدَ فِي صَلَاةٍ إِلَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

۱۳۲۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۳۲۲- عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَبِهِ قَالَتْ
وَمَا صَلَّيْ صَلَاةً بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا سَمِعْتُهُ يَتَعَوَّذُ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ.

باب: نماز میں پناہ مانگنے کے بیان میں

بَابُ مَا يُسْتَعَاذُ مِنْهُ فِي الصَّلَاةِ

۱۳۲۳- ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ نماز میں دجال کے قتل سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۳۲۳- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُسْتَعِذُّ فِي صَلَاتِهِ مِنْ قِتْلَةِ الدَّجَالِ.

۱۳۲۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں تشہد پڑھے تو چار چیزوں سے پناہ مانگے کہ یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے عذاب سے اور دجال کے قتل سے۔

۱۳۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَبِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ قِتْلَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ قِتْلَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ)).

۱۳۲۵- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا مانگتے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری دجال کے قتل سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری زندگی اور موت کے قتل سے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری گناہ اور قرضداری سے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ! آپ اکثر قرضداری سے کیوں پناہ مانگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب آدمی قرض دار ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۱۳۲۵- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ قِتْلَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ قِتْلَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْتَمِ وَالْمَغْرَمِ)) قَالَتْ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِذُّ مِنَ الْمَغْرَمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَّبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ)).

۱۳۲۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے اخیر تشہد پڑھے

۱۳۲۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَاهُدِ الْآخِرِ

(۱۳۲۵) جو تو اگرچہ قرضداری کوئی گناہ نہیں پر اس کی وجہ سے اور گناہ سرزد ہوتے ہیں اس واسطے قرضداری سے پناہ مانگے۔ حقیقت میں قرضداری بری بلا ہے آدمی کو چاہیے کہ بغیر سخت ضرورت کے قرض نہ لے اور سخت ضرورت ہے کہ مارے بھوک کے مرتا ہو۔ اس کے سوا اور کوئی ایسی ضرورت نہیں جس کے لیے قرض کی بلا میں پڑے اور شادی یا موت کی رسمیں تو فاقہ ہیں ان کے لیے مسلمان کو قرض لینا ضروری نہیں۔

تو چار چیزوں سے پناہ مانگے جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے عذاب سے اور دجال کی برائی سے۔

۱۳۲۷- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں آخری تشہد کے الفاظ نہیں ہیں صرف اتنا مذکور ہے کہ جب تشہد سے فارغ ہو جائے۔

۱۳۲۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ پناہ مانگنا ہوں میں تیری قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فساد سے اور دجال کی برائی سے۔

۱۳۲۹- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پناہ مانگو اللہ کے ساتھ اللہ کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی دجال کے قتل سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے قتل سے۔

۱۳۳۰- ابو ہریرہ اس سند سے بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کرتے ہیں۔

۱۳۳۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

۱۳۳۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے اور دجال کے قتل سے۔

۱۳۳۳- ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ ان کو سکھاتے تھے جس طرح ان کو قرآن کی سورت سکھاتے کہ کہو اے اللہ ہم پناہ مانگتے ہیں تجھ سے دوزخ کے عذاب سے قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتے ہیں تجھ سے دجال

فَلْيَتَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ.

۱۳۲۷- عَنْ الْأَنْزَاعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((إِذَا فَرَّغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْآخِرَ)).

۱۳۲۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ)).

۱۳۲۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُوذُوا بِاللَّهِ ((مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)).

۱۳۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۳۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۳۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الدَّجَالِ.

۱۳۳۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ ((قُولُوا اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

کے فتنہ سے اور پناہ مانگتے ہیں تجھ سے زندگی اور موت کے فتنہ سے۔ کہا مسلم بن حجاج نے پہنچا مجھ کو کہ طاؤس نے اپنے بیٹے سے کہا تو نے نماز میں یہ دعا مانگی؟ کہا نہیں۔ کہا اپنی نماز پھر پڑھ تحقیق کہ طاؤس نے اس حدیث کو تین یا چار راویوں سے روایت کیا جیسا کہ کہا۔

باب: نماز کے بعد کیا ذکر کرنا چاہیے

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَخْيَا وَالْمَمَاتِ)) قَالَ مُسْلِمٌ بَنَ الْحَجَّاجَ بَلَّغَنِي أَنَّ طَاوَسًا قَالَ يَا بَنِي أَدْعُوْنَ بِهَا فِي صَلَاتِكَ فَقَالَ لَا قَالَ أَعْبُدْ صَلَاتَكَ يَا طَاوَسًا رَوَاهُ عَنْ ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ أَوْ كَمَا قَالَ.

بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

وَيَبَيِّنُ صِفَتَهُ.

۱۳۳۴- ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار کرتے اور کہتے اللھم سے اخیر تک۔ ولید نے کہا میں نے اوزاعی سے پوچھا استغفار کیوں کر ہے؟ کہا استغفر اللہ کہتے یعنی میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں۔

۱۳۳۴- عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ ((اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)) قَالَ الْوَلِيدُ فَقُلْتُ لِنَازِعِجٍ كَيْفَ اسْتَغْفَرُ قَالَ يَقُولُ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ.

۱۳۳۵- حضرت عائشہ ام المومنین سے روایت ہے کہ نبی جب نماز کا سلام پھیرتے نہ بیٹھے مگر اس قدر کہ کہتے اللھم اخیر تک یعنی یا اللہ تو سب عیبوں سے سالم ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے یعنی تمام عالم کی اور اسے بزرگی اور عزت والے تو بڑی برکت والا ہے اور امین غمیر کی روایت میں یا ذوالجلال والا کرام ہے۔

۱۳۳۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا بِمَقْدَارِ مَا يَقُولُ ((اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَلِهِيَ رِوَايَةُ ابْنِ نُمَيْرٍ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)).

۱۳۳۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ایسے ہی مروی ہے۔

۱۳۳۶- عَنْ عاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)).

۱۳۳۷- اس سند سے بھی اوپر والی حدیث معمولی تبدیلی کے ساتھ ایسے ہی مروی ہے۔

۱۳۳۷- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِعِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ((يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)).

۱۳۳۸- دراد سے جو مغیرہ بن شعبہ کے مولیٰ ہیں روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہ نے حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ

۱۳۳۸- عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ

تھے کہ اس دعا کا پڑھنا واجب ہے جب تو انھوں نے نماز کے اعادہ کا حکم دیا لیکن اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ یہ دعا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے اور شاید طاؤس کی غرض تاکید تھی نہ وجوب۔ اتنی

جب نماز پڑھ چکے اور سلام پھیرتے تو کہتے لا الہ سے اخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں مگر اللہ اکیلا ہے وہ اس کا کوئی شریک نہیں سلطنت اسی کی ہے اور اسی کو تعریف ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ یا اللہ جو تودے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو توندے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور کسی کی کوشش تیرے آگے پیش نہیں جاتی۔

۱۳۳۹- وراو سے جو مغیرہ بن شعبہؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں روایت ہے اور مغیرہ بنی سے اوپر کی روایت کے مثل راوی ہیں اور ابو بکر اور ابو کریب نے اپنی روایتوں میں کہا کہ وراو نے کہا کہ مجھے مغیرہ نے بتایا اور میں نے اس دعا کو حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا۔

۱۳۴۰- عبدہ بن ابولہب نے کہا کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے وراو کے ہاتھ سے معاویہ کو لکھوا بھیجا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جب سلام پھیرتے نماز سے مثل ابو بکر اور ابو کریب کی روایت کے مگر اس میں وهو علی کل شئی قَدِيرٌ کو ذکر نہیں کیا۔

۱۳۴۱- وراو سے مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۳۴۲- عبدہ اور عبد الملک دونوں نے وراو سے جو فضی تھے مغیرہؓ کے سنا کہ لکھا معاویہؓ نے مغیرہ کو کہ مجھے کوئی دعا ایسی لکھ بھیجو جو سنی ہو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو انھوں نے لکھ بھیجا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے جب تمنا سے فارغ ہوتے لا الہ سے اخیر تک اور ترجمہ اس دعا کا اوپر گزر چکا ہے۔

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِي لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ))

۱۳۳۹- عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ الْمُغِيرَةِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ فِي رَوَاتِهِمَا قَالَ فَأَمَّا هَا عَلَى الْمُغِيرَةِ وَكَتَبْتُ بِهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ.

۱۳۴۰- عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ وَرَّادًا مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ كَتَبَ ذَلِكَ الْكِتَابَ لَهُ وَرَّادًا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ حِينَ سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا إِلَّا قَوْلَهُ ((وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ.

۱۳۴۱- عَنْ وَرَّادٍ. كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْمُغِيرَةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ.

۱۳۴۲- عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ سَمِعَا وَرَّادًا كَاتِبَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ كَتَبَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِي لِمَا

مَنْعَتْ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَنَّةُ))۔

۱۳۴۳- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ حِينَ يُسَلِّمُ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ)) وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِمْ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ۔

۱۳۴۳- ابو الزبیر نے کہا ابن الزبیر ہمیشہ ہر نماز کے بعد سلام پھیرتے وقت لا الہ الا اللہ سے الکاہون تک پڑھتے یعنی کوئی معبود لائق عبادت کے نہیں نہ اس کا کوئی شریک ہے۔ اسی کی ہے سلطنت اور اسی کے لیے ہے سب تعریف اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور نہ گناہ سے بچنے کی طاقت نہ عبادت کرنے کی قوت ہے مگر ساتھ اللہ کے نہیں کوئی معبود لائق عبادت سوائے اللہ کے اور نہیں پوجتے ہیں ہم مگر اسی کو۔ اسی کا ہے سب احسان اور اسی کو سب بزرگی اور اسی کے لیے ہے تعریف اچھی۔ نہیں ہے کوئی معبود عبادت کے لائق مگر اللہ ہم صرف اسی کی عبادت کرنے والے ہیں اگرچہ کافر پڑے برائیاں اور کبار اوی ابن زبیرؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد یہی پڑھا کرتے۔

۱۳۴۴- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مَوْلَى لَهْمُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُهَلِّلُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ بِعِنْدِ حَدِيثِ أَبِي نُمَيْرٍ وَقَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ يَقُولُ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِمْ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ۔

۱۳۴۴- ابی الزبیر سے جو مولیٰ ہیں ان کے روایت ہے کہ عبد اللہ بن زبیرؓ اس دعا کے ساتھ یعنی جو اوپر مذکور ہوئی ہر نماز کے بعد اپنی آواز بلند کرتے تھے جیسے ابن نمیرؓ نے روایت کی ہے اور اس کے آخر میں یہ کہا کہ ابن الزبیرؓ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ ہر نماز کے بعد بلند آواز سے یہ پڑھا کرتے تھے۔

۱۳۴۵- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ عَلَى هَذَا الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ أَوْ الصَّلَوَاتِ فَذَكَرَ بِعِنْدِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ غَوْزَةَ۔

۱۳۴۵- ابی الزبیر نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے اس منبر پر اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو ہر نماز کے آخر میں کہتے اور پھر ہشام بن غزوہ کی روایت کے مانند حدیث بیان کی۔

۱۳۴۶- عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ

۱۳۴۶- موسیٰ بن عقبہ سے ابو الزبیرؓ کی نے بیان کیا کہ انھوں نے عبد اللہ بن زبیرؓ سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہر نماز

(۱۳۴۳) ☆ ابن نمیرؓ کی روایت وہی ہے جو ابی الزبیرؓ کی۔

(۱۳۴۵) ☆ ہشام کی روایت وہی ہے جو ابو الزبیرؓ سے اوپر مذکور ہوئی جس میں "عائدہ" کو ہے۔

سب اسی کے لیے ہے۔ ابن عجلان نے کہا میں نے یہ حدیث رجاء بن حیوہ سے بیان کی تو انھوں نے اسی کے مثل مجھ سے روایت کی ابی صالح سے انھوں نے ابی ہریرہ سے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۳۴۸- ابو ہریرہ راوی ہیں کہ فقراء مہاجرین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مال والے بلند درجوں پر پہنچ گئے اور ہمیشہ کی نعمتیں لے گئے۔ غرض روایت کی انھوں نے مثل حدیث تھبہ کے جویش سے مروی ہے مگر اتنی بات انھوں نے مدرج کی (اور راجح یہ ہے کہ راوی کا قول کسی روایت میں ملائے) ابو ہریرہ کی روایت میں ابو صالح کے قول سے کہ پھر لوٹ کر آئے فقراء مہاجرین آخر حدیث تک اور زیادہ کیا حدیث میں کہ سہیل نے کہا کہ ہر کلمہ گیارہ گیارہ بار کہے کہ سب مل کر ۳۳ بار ہو جائیں۔

۱۳۴۹- کعب بن عجرہ راوی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز کے پیچھے کچھ ایسی دعائیں پڑھنے کی ہیں کہ ان کا پڑھنے والا یا ان کا بھالانے والا ہر نماز فرض کے بعد کبھی ثواب سے یا بلند درجوں سے محروم نہیں ہوتا۔ ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر کہنا۔

۱۳۵۰- کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کے بعد کچھ ایسی دعائیں ہیں کہ ان کو کہنے والا یا کرنے والا محروم نہیں رہتا ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر ہر نماز

حَتَّى تُلْغَلَ مِنْ حَمِيمِهِمْ ثَلَاثَةً وَتَلَّيْنِ قَالَ ابْنُ عَجَلَانَ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ رَجَاءَ بْنِ حَيْوَةَ فَحَدَّثَنِي بِعَلِيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْذُّرُوحِ الْعُلَى وَالنَّجِيمِ الْمُقِيمِ بِعَلِيٍّ حَدِيثٌ قُتِبَ عَنْ اللَّيْلِ بِأَنَّ أَهْلَ أَرْجَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَ أَبِي صَالِحٍ ثُمَّ رَجَعَ فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ يَقُولُ سَهِيلٌ إِحْدَى عَشْرَةَ إِحْدَى عَشْرَةَ فَحَمِيعُ ذَلِكَ كَلِمَةُ ثَلَاثَةٍ وَتَلَّيْنِ.

۱۳۴۹- عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مُعَقَّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَابِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ ذُبْرُ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثٌ وَتَلَّيْنِ تَسْبِيحَةٌ وَتَلَّيْنِ تَحْمِيدَةٌ وَارْتِعَ وَتَلَّيْنِ تَكْبِيرَةٌ)).

۱۳۵۰- عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مُعَقَّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَابِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ ثَلَاثٌ وَتَلَّيْنِ تَسْبِيحَةٌ وَتَلَّيْنِ تَحْمِيدَةٌ وَارْتِعَ وَتَلَّيْنِ

(۱۳۴۸) ☆ یہ سہیل کی روایت میں گیارہ بار کلمہ آیا ہے یہ اور راویوں کے منافی نہیں ہے جن میں تینتیس بار کلمہ کرے بلکہ جن راویوں میں تینتیس بار آیا ہے وہ معتبر راویوں کی زیادت ہے اور زیادت ثقات کی معتبر اور مقبول ہے بلکہ بعض راویوں نے پورے سو سو بار پڑھنے کو روایت کیا ہے اور وہ زیادت بھی قابل قبول ہے اور ایک روایت میں تکبیر چونتیس بار آئی ہے اور وہ بھی قابل قبول ہے اور اگر احتیاط منظور ہو تو صحیح اور تحمید کو تینتیس تینتیس بار اور تکبیر کو چونتیس بار کہے اور آخر میں لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ کو آخر تک پڑھ لے کہ سب راویوں پر عمل ہو جائے یہ مضمون ہے نووی کا۔

تَكْبِيرَةٌ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ)).

١٣٥١ - عَنْ الْحَكَمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

١٣٥٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ سَجَّ اللَّهَ فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَلَيْتَ بِسَعَةِ وَبَسْعُونِ وَقَالَ تَمَامَ الْمَائَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ))

١٣٥٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِثْهُ.

بَابُ مَا يُقَالُ بَيْنَ تَكْثِيرِ الْإِحْرَامِ وَالْقِرَاءَةِ
 ١٣٥٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ
 سَكَتَ هَيْئَةً قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 يَا أَبَايَ أَنْتَ وَابْنِي أَرَأَيْتَ سَكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْثِيرِ
 وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ ((أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ
 بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ
 وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ بَعْدِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا بَعْدِي
 مِنَ الْغُيُوبِ الْآتِيَةِ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ
 خَطَايَايَ بِالْثَّلَجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ)) .

کے بعد -

۱۳۵۱- حکم سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۳۵۲- ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۳ بار کہے تو یہ ننانوے کلمے جو تک اور پورا سینکڑا یوں کر کرے کہ ایک بار لالہ سے قدر تک بڑھے (یعنی کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ، اکیلا ہے وہ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی ہے سلطنت اور اسی کے لیے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) تو اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں مگر چھ دریا کے جھاگ کے برابر (یعنی بے حد) ہوں۔

۱۳۵۳- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

باب: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے بیچ کی دعاؤں کا بیان
۱۳۵۴- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو تھوڑی دیر چپ رہتے پھر قرأت کرتے تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں دیکھتا ہوں کہ آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان چپ ہو جاتے ہیں تو کیا پڑھتے رہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں اللھم سے آخر تک (یعنی یا اللہ دور کر دے مجھے میرے گناہوں سے جیسے دور کیا تو نے مشرق کو مغرب سے۔ یا اللہ صاف کر دے مجھے میری خطاؤں سے جیسا صاف ہوتا ہے سفید کپڑا میل سے۔ یا اللہ دھو دے میرے گناہوں کو پورے اور پانی اور اولوں سے)۔

(۱۳۵۴) ☆ کہنا امام نووی نے دلیل ہے یہ روایت امام شافعی اور امام ابو حنیفہ اور امام احمد اور جمہور کی کہ وہ سب دعائے افتتاح کو مستحب جانتے ہیں اور اس باب میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں انہی میں سے یہ حدیث بھی ہے اور حدیث حضرت علیؓ کی جس میں وہ اپنی وجہت وجہی کی دعا دعا کو یہ ذکر کی کہ وہ مسلمؓ نے اس کے بعد ابواب صلوة اللیل وغیرہ میں اور اس کے سوا اور روایتیں ہیں اور میں نے ان کو شرح مہذب میں جمع کیا ہے۔

۱۳۵۵- عمارۃ بن قنقل رضی اللہ عنہ سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۳۵۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے الحمد سے قرأت شروع کرتے اور چپ نہ رہتے (یعنی دعائے استسجار نہ پڑھتے)۔

۱۳۵۷- روایت ہے انسؓ سے کہ ایک شخص آیا اور نماز کی صف میں مل گیا اور اس کا سانس چڑھ گیا تو اس نے کہا الحمد سے مبارکاً فیہ تک (یعنی سب تعریف اللہ کیلئے ہے بہت تعریف اور پاک اور برکت والی) پھر جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ یہ کہنے والا کون تھا جس نے یہ کلمات کہے؟ سو قوم کے لوگ سب چپ ہو رہے۔ پھر آپ نے فرمایا کس نے کہ یہ کلمات؟ کیونکہ اس نے کوئی بری بات نہیں کہی تو ایک شخص نے عرض کی کہ میں آیا اور میری سانس چڑھ گئی تو میں نے ان کلمات کو کہہ دیا آپ نے فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ ایک پر ایک گر رہے تھے کہ کون ان میں کاس کو اوپر لے جائے (یعنی خداوند تعالیٰ کے پاس)۔

۱۳۵۸- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے کہ ایک شخص نے حاضرین میں سے کہا اللہ اکبر سے اصیلاً تک (یعنی اللہ وہ ہے سب بڑی اس کے واسطے ہے اور بہت تعریف ہے اس کو اور پاک ہے اللہ پاک بولنا ہے صبح اور شام) پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کس نے یہ کلمے کہے؟ تو قوم میں سے ایک شخص نے عرض کی کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ تو فرمایا آپ نے مجھے تعجب آیا جب اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے۔ ابن عمرؓ نے کہا کہ جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنی میں نے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا۔

۱۳۵۵- عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُفْلَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَابِرٍ

۱۳۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِ ((الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)) وَلَمْ يَسْكُتْ.

۱۳۵۷- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفْسُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ ((أَتَيْكُمْ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَأَرَادَ الْقَوْمُ فَقَالَ أَتَيْكُمْ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا فَقَالَ رَجُلٌ جَنَّتْ وَقَدْ حَفَزَتِي النَّفْسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ اتْنِي عَشَرَ مَلَكًا يَتَنَادَرُونَهَا أَتَيْهُمْ يَرْفَعُهَا)).

۱۳۵۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللَّهُ أَكْبَرُ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ الْقَائِلُ كَلِمَةً كَذًا وَكَذًا)) قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ.

بَابُ اسْتِحْبَابِ اِتْيَانِ الصَّلَاةِ بِوَقَارٍ وَسَكِينَةٍ وَالنَّهْيِ عَنْ اِتْيَانِهَا سَعْيًا

۱۳۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا أُقِيِمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتَوْهَا تَسْعَوْنَ وَآتَوْهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمُ فَاتِمُوا)).

۱۳۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا نُوبَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَأْتَوْهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَآتَوْهَا وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمُ فَاتِمُوا فَإِنْ أَحْذَرْتُمْ إِذَا كَانَ يَغْمِذُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهَلُوْا فِي صَلَاةٍ)).

۱۳۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَاتَوْهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمُ فَاتِمُوا)).

۱۳۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

باب: نماز کے لیے وقار و سکون سے آنے

کا بیان

۱۳۵۹- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے جب نماز شروع ہو جائے تو دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ چلتے ہوئے سکون سے آؤ اور جو امام کے ساتھ ملے پڑھ لو اور جو نہ ملے اس کو پورا کر لو۔

۱۳۶۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تکبیر کہی جائے فرض نماز کی تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکون سے آؤ جو ملے پڑھو اور جو فوت ہوا سے پورا کر لو اس لیے کہ جب کوئی تم میں سے نماز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ نماز میں ہو جاتا ہے۔

۱۳۶۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب نماز کے لیے بلایا جائے تو تم سکون سے آؤ جو حصہ نماز کا تمہیں مل جائے وہ پڑھ لو جو رہ جائے اس کو مکمل کر لو۔

۱۳۶۲- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز کی

(۱۳۵۹) ☆ نو دئی نے کہا اب نمازوں کا یہی حکم ہے جو ابویا غیر جمعہ اور اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے فاسمعوا لہی ذکر اللہ وہاں بھی سنی سے مراد آہستہ چنانچہ ہے اور دوڑنے سے منع اس لیے فرمایا کہ جب نماز کا ارادہ کیا گیا نماز میں داخل ہو گیا یہی ضروری ہے کہ اس کے آداب کا لحاظ رکھے۔ اسی لیے ایک روایت میں یہ مضمون بھی آیا ہے کہ جب تم نے نماز کا قصد کیا نماز میں ہو گئے اور یہ جو فرمایا کہ جو نہ ملے اس کو پورا کر لو اس سے حبیہ ہو گئی کہ اگر نماز کے فوت ہو گیا خوف ہو جب بھی دعا سے آتا چاہیے دوڑنا کو نہ چاندنا ضروری نہیں اور اکثر عوام بلکہ خواص بھی اس سے غافل ہیں اور امام شافعی اور جمہور علماء سلف و خلف کا قول ہے کہ جو امام کے ساتھ مسبوق نے نماز ادا کی وہ اول حصہ نماز کا ہے اور جو امام کے سلام کے بعد ادا کرے گا وہ آخر حصہ ہے اور امام ابو حنیفہ کا مذہب اس کے خلاف ہے کہ وہ امام کے سلام کے بعد کی نماز کو اول نماز کہتے ہیں اس لیے کہ آخر رکعتوں میں سورت پڑھتے ہیں اور قوی مذہب اول ہے اور یہ جو روایت میں آیا ہے واقض ما سبقک یہاں قضاء یعنی ادا ہے۔ یہی جواب جمہور نے حنیفہ کو دیا ہے نہ یہ کہ وہ نماز قضا کے جزو اول ہے۔ چنانچہ عرب کہتے ہیں قضیت حق فلاں یعنی میں نے فلاں کا حق ادا کر دیا۔

تکبیر ہو تو تم میں سے کوئی دوڑ کر نہ چلے لیکن آہستہ چلے آرام سے آرام سے اور وقار سے اور پڑھ جو تجھے ملے اور ادا کر جو تجھ سے آگے امام نے پڑھ لی ہے۔

۱۳۶۳- عبد اللہ بن ابوقحادؓ نے کہا کہ ان کے باپ نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے کہ آپ نے لاگوں کی کھڑبو سنی تو فرمایا (یعنی بعد نماز کے کہ) کیا حال ہے تمہارا؟ انھوں نے عرض کی کہ ہم نے نماز کے لیے جلدی کی۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو جب تم نماز کو آؤ تو آرام سے آؤ پھر جو ملے پڑھ لو اور جو تم سے آگے ہو چکی اسے پوری کر لو۔

۱۳۶۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)) إِذَا نُوبَ بِالصَّلَاةِ فَلَا يُسْغَرُ إِلَيْهَا أَحَدُكُمْ وَلَكِنْ يَمْسُحُ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ صَلِّ مَا أَدْرَكْتَ وَأَقْضِ مَا سَبَقَكَ))

۱۳۶۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَحَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ قَالَ يَمْسُحُ نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْمِعُ حَلْبَةً فَقَالَ ((مَا شَأْنُكُمْ)) قَالُوا اسْتَنْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ ((فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا سَبَقَكُمْ فَأَتُوا))

۱۳۶۴- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

باب: نماز کے واسطے نمازی کب کھڑے ہوں

۱۳۶۵- ابوقحادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہو تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔ ابن حاتم نے شک کیا کہ اذا اقيمت الصلوة ہے یا نودی ہے۔

۱۳۶۶- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے مگر اتنا اضافہ ہے کہ یہاں تک کہ تم مجھے دیکھ لو جب میں نکلوں۔

بَابُ مَتَى يَقُومُ النَّاسُ لِلصَّلَاةِ

۱۳۶۵- عَنْ أَبِي قَحَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَقِيِمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي)) وَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ ((إِذَا أَقِيِمَتِ أَوْ نُودِيَ))

۱۳۶۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَحَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ إِسْحَاقُ فِي رَوَاتِهِ حَدِيثَ مَعْمَرٍ وَشَيْبَانَ ((حَتَّى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ))

(۱۳۶۵) یعنی پہلے سے نماز کے لیے کھڑے نہ ہو کہ شاید میرے نکلنے میں دیر ہو تو تمہیں تکلیف ہو۔ سبحان اللہ! اپنی امت پر نبی امی کی کیا شفقت ہے اس سے معلوم ہو گیا کہ جب امام حاضر ہو تب تکبیر کہی جائے اور شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ جب تک مؤذن اقامت سے فارغ نہ ہو تب تک کوئی کھڑا نہ ہو۔ اور عام علماء کا مذہب ہے کہ جب مؤذن تکبیر شروع کرے سب لوگ کھڑے ہو جائیں اور حضرت انسؓ کی عادت تھی کہ جب مؤذن قدامت الصلوۃ کہتا جب کھڑے ہوتے اور ابوہریرہؓ کا قول ہے اور کوئیوں کا کہ علی الصلوۃ کے وقت کھڑے ہوں اور قدامت الصلوۃ کے وقت امام تکبیر تحریر باندھ اور جمہور علماء کا زلف تا غلبہ یہ قول ہے کہ مؤذن جب تک تکبیر سے فارغ نہ ہو تب تک تکبیر تحریر نہ باندھی جائے۔ نووی نے ایسا ہی لکھا ہے۔

۱۳۶۷- عن أبي هريرة يقول أقيمت الصلاة فقمنا فعزلنا الصلوف قبل أن يخرج إلينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتى رسول الله ﷺ حتى إذا قام في مصلاه قبل أن يتكبر ذكر فأنصرف وقال لنا ((مكانكم)) فلم نزل قياماً نتظره حتى خرج إلينا وقد اغتسل يطفئ رأسه ماء فكثر فصلى بنا.

۱۳۶۸- ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک بار نماز کی تکبیر کہی گئی اور ہم نے صفیں برابر کیں حضرتؐ کے نکلنے سے پہلے پھر آنحضرتؐ نکلے یہاں تک کہ جب اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے ابھی تکبیر تحریر نہیں باندھی کہ آپ کو یاد آگیا اور گھر کو لوٹ گئے اور ہم سے فرما گئے کہ اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو۔ ہم سب آپ کے انتظار میں کھڑے رہے آپ نکلے اور سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر تکبیر کہی اور ہمارے ساتھ نماز پڑھی۔

۱۳۶۸- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ ایک بار نماز کی تکبیر کہی اور لوگوں نے صف باندھی اور رسول اللہ ﷺ نکلے اور اپنے مقام میں کھڑے ہوئے پھر ہم کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنی جگہوں پر رہو اور آپ صف سے نکل گئے اور غسل کیا اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر سب کے ساتھ نماز پڑھی۔

۱۳۶۹- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نماز کی تکبیر آپ کے واسطے کہی جاتی تھی اور لوگ صفوں میں اپنی جگہ لے لیتے تھے قبل اس کے کہ حضرتؐ اپنی جگہ کھڑے ہوں۔

۱۳۷۰- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا بلال رضی اللہ عنہ جب زوال ہو تا اذان دیتے اور اقامت نہ کہتے یہاں تک کہ حضرت تشریف لاویں۔ جب آپ تشریف لاتے اور بلال دیکھ لیتے تب تکبیر کہتے۔

۱۳۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقُمْنَا فَعَزَلْنَا الصُّلُوفَ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مِصْلَاهُ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ ذَكَرَ فَأَنْصَرَفَ وَقَالَ لَنَا ((مَكَانَكُمْ)) فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَتَنَظَّرُهُ حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا وَقَدْ اغْتَسَلَ يَنْطَفِئُ رَأْسُهُ مَاءً فَكَثُرَ فَصَلَّى بِنَا.

۱۳۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَصَفَّ النَّاسُ صُفُوفَهُمْ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ مَقَامَهُ فَأَوْتَأْنَا إِلَيْهِمْ يَتِيهِ أَنْ مَكَانَكُمْ فَخَرَجَ وَقَدْ اغْتَسَلَ وَرَأْسُهُ يَنْطَفِئُ الْمَاءُ فَصَلَّى بِهِمْ.

۱۳۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ تَقَامُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَأْخُذُ النَّاسُ مِصَافَهُمْ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامَهُ.

۱۳۷۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ إِذَا دَخَلَتْ فَلَا يُعِيْمُ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا خَرَجَ أَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ يَرَاهُ.

(۱۳۶۷) ☆ شاید اسی کے بعد آپ نے یہ فرمایا ہو کہ جب تک مجھے دیکھ نہ ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ تکبیر دوبارہ نہیں کہی۔ غرض کہ ثابت ہوا عدم اعادہ تکبیر کا یہی وہ اوقات سے اور معلوم ہوا کہ عبادات میں انبیاء سے بھول ہو سکتی ہے کہ لوازم بشریت سے ہے۔

(۱۳۷۰) ☆ نوٹی نے کہا کہ قاضی میاضؒ نے کہا کہ بلالؓ دیکھتے رہتے ہوں گے حضرتؐ کے نکلنے کو اور لوگ نہ دیکھتے ہوں گے۔ جب حضرت بلالؓ کو معلوم ہوا کہ حضرتؐ تشریف لاتے ہیں انھوں نے تکبیر شروع کی اور لوگوں نے جب حضرتؐ کو دیکھا کھڑے ہو گئے اور اپنی اپنی جگہ پر برابر ہو گئے پھر جب صفیں برابر ہو چکیں اپنی جگہ پر تشریف لا کر نماز شروع کر دی اور اس کے خلاف جہاں مروی ہو وہ قویہ اتفاق ہو یا جواز کے واسطے بیان ہو۔

بَابُ مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ

أَذْرَكَ تِلْكَ الصَّلَاةَ

۱۳۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ.

۱۳۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ)).

۱۳۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ وَنَافِلٍ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ ((مَعَ الْإِمَامِ)) وَفِي حَدِيثِ عُمَيْدٍ اللَّهُ قَالَ ((فَقَدْ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ كُلَّهَا)).

۱۳۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَ الْعَصْرَ)).

باب: جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس

نے نماز پالی

۱۳۷۱- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جس نے ایک رکعت کسی نماز کی پالی اس نے وہ نماز پالی۔

۱۳۷۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اس کو مل گئی یعنی جماعت کا ثواب حاصل ہو گیا۔

۱۳۷۳- اوپر والی حدیث کی طرح یہ حدیث بھی ایک اور سند سے مروی ہے صرف اتنا اضافہ ہے کہ گویا اس نے پوری نماز پائی۔

۱۳۷۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو ایک رکعت ملی صبح کی قبل طلوع آفتاب کے اس کو صبح کی نماز مل گئی اور جس کو ایک رکعت عصر کی ملی قبل غروب آفتاب کے اس کو عصر کی نماز مل گئی۔

(۱۳۷۱) ☆ اس حدیث سے کئی مسئلے معلوم ہوئے اول یہ کہ جس نے ایک رکعت پڑھنے کے مواقع کسی نماز کا وقت پالیا مساجد کا فرض وقت اسلام لایا لایا کا لایا ہوا یا محض عاقل ہوا یا حاکمہ حیض سے پاک ہوئی وہ نماز اس پر فرض ہو گئی۔ دوسرا یہ کہ جس نے ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھی وہ جماعت کی فضیلت کو چاہا۔ اگر جب کسی نماز تھی تو ایک رکعت اور پڑھ لے اور ظہر اس سے ساقط ہو گئی تیسرا یہ کہ ایک رکعت کسی نے قبل طلوع آفتاب پڑھی یا قبل غروب آفتاب اور اگر کسی اور بعد اس کے آفتاب طلوع ہو گیا یا غروب ہو گیا تو اس کو نماز صبح اور عصر کی ملی باقی نماز اور اگر لے اور قضاء ہوئی۔

(۱۳۷۲) ☆ جس نے ایک رکعت پالی اس نے ساری نماز پالی جیسے عید اللہ کی روایت میں ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اب باقی رکعتیں اور اسی نہ کرے کہ یہ خلاف اجتماع مسلمین ہے بلکہ مراد وہی ہے جو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ اس کو ثواب جماعت کا مل گیا یا اس نماز کا فرض پورا ہو چکا یا اور ہوئی قضاء ہوئی اور باقی رکعتیں ضرور اور اگر سے کذا قال النووی۔

(۱۳۷۳) ☆ مطلب اس کا ہم اوپر بیان کر چکے اور خلاصہ یہ ہے کہ مثلاً کسی نے صبح کی نماز کی ایک رکعت قبل طلوع شمس پڑھ لی اور ایک رکعت بعد طلوع اور کسی تو نماز اس کی صحیح ہوئی اور باطل نہیں ہوئی۔ میں نہ جب ہے امام مالک امام شافعی اور امام احمد اور تمام علماء مطلق و خلف کا اور خلاف حنفیہ کا اس میں باطل اور مردود ہے اور ظاہر حدیث سے اس کا بطلان ظاہر ہے اور عصر کی نماز کی صحت میں سب کا اتفاق ہے۔

۱۳۷۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ سَجْدَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَوْ مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ فَقَدْ أَدْرَكَهَا)) وَالسَّجْدَةُ إِنَّمَا هِيَ الرَّكْعَةُ۔
۱۳۷۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بَنِيَّ حَدَّثَ مَا لَيْثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ

۱۳۷۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ))۔

۱۳۷۸- عَنْ مُعْتَمِرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعْتَمِرَ ابْنَهُ الْإِسْأَدَ بَابَ أَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ
۱۳۷۹- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْغَزِيرِيَّ أَخْبَرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ غُرُوبُ أَمَّا إِنَّ جَبْرِئَلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى إِمَامًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عَمْرُ اعْلَمْ مَا يَقُولُ يَا غُرُوبُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَنِيَّ أَبِي مُسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مُسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((نَزَلَ جَبْرِئَلُ فَأَنبَأَنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ)) يَحْتَسِبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ۔

۱۳۷۹- نووی نے کہا اگرچہ اس روایت میں اوقات نماز مذکور نہیں مگر جابر اور ابن عباس کی روایتوں میں اوقات مذکور ہیں جن کو ابو داؤد اور ترمذی نے نقل کیا ہے اور شاید یہاں راوی نے اس روایت کی طرف اشارہ کر دیا کہ عطاء پوری روایت کو یاد کر لے باقی رہی تاخیر نماز میں جب تک وقت باقی ہے جمہور کے نزدیک روا ہے اگرچہ اول وقت اور اگر کا فضل اور بہتر ہے۔

باب : مختلغات اوقات نماز کا بیان
۱۳۷۹- ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے ایک دن نماز عصر میں کچھ دیر کی تو عروہ نے ان سے کہا کہ بیشک جبرئیل اترے اور انھوں نے امام ہو کر رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ تو عمر بن عبد العزیز نے کہا اے عروہ کچھ کہو تم کیا کہتے ہو انھوں نے کہا میں نے سنا ہے بشیر بن ابی مسعود نے وہ کہتے تھے میں نے سنا ہے ابو مسعود سے کہ کہتے تھے میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جبرئیل اترے اور میرے امام ہوئے اور میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی اور پھر نماز پڑھی اور پھر نماز پڑھی اور پھر نماز پڑھی ان کے ساتھ۔
حساب کرتے تھے پانچ نمازوں کا اپنی انگلیوں پر۔

۱۳۸۰- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَمْرُو بْنَ عَبْدِ
الْعَزِيزِ أَخْبَرَنَا يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ غُرُوبُ بَنِي
الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُعَيَّرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ الصَّلَاةَ
يَوْمًا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ
الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هَذَا يَا مُعَيَّرَةُ الْكَيْسَ قَدْ
عَلِمْتُ أَنَّ جَبْرِيلَ نَزَلَ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى
فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ قَالَ بِهَذَا أُمِرْتُ فَقَالَ غَمْرٌ لِعُرْوَةَ انْظُرْ مَا
تُحَدِّثُ يَا عُرْوَةُ أَوْ إِنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ
أَقَامَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَتِ
الصَّلَاةُ فَقَالَ غُرُوبُ كَذَلِكَ كَانَ تَجِيزُ بْنُ أَبِي
مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ.

۱۳۸۱- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ
وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ.

۱۳۸۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ
يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةً فِي حُجْرَتِي لَمْ يَنْهَ.

۱۳۸۰- ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن نماز عصر میں دیر
کی۔ سوان کے پاس عروہ بن زبیر آئے اور خبر دی کہ مغیرہ بن
شعبہ نے ایک دن نماز میں دیر کی تھی کو فہ میں تو ان کے پاس
ابو مسعود انصاری آئے اور کہا کہ اے مغیرہ رضی اللہ عنہ تم نے یہ
کیا کیا؟ کیا تم یہ نہیں جانتے کہ جبرئیل علیہ السلام اترے اور نماز
پڑھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ نماز پڑھی
پھر نماز پڑھی اور حضرت نے بھی نماز پڑھی پھر نماز پڑھی
اور حضرت نے بھی پڑھی پھر پڑھی انھوں نے اور حضرت نے
بھی پڑھی پھر پڑھی اور حضرت نے بھی پڑھی؟ پھر فرمایا جبرئیل
نے کہ آپ کو ایسا ہی حکم ہوا ہے (یعنی باوجود اس اہتمام کے
خداوند جلیل نے بازال جبرئیل اوقات نماز تعلیم فرمائے پھر تم
اس میں تاخیر کیوں کرتے ہو) تب کہا عمر بن عبدالعزیز نے عروہ
سے کہ اے عروہ! تم کیا کہتے ہو کیا جبرئیل نے آنحضرتؐ کو
اوقات نماز تعلیم فرمائے؟ عروہ نے کہا ہاں ایسا ہی بشیر بن ابی
مسعود اپنے باپ سے روایت کرتے تھے۔

۱۳۸۱- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
ﷺ عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ دھوپ ان کے آگن
میں ہوتی تھی دیوار پر چڑھنے پاتی تھیں۔

۱۳۸۲- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج

(۱۳۸۰-۱۳۸۱) ﷺ اللہ ایک زمانہ ایسا تھا کہ ایک دن کی تاخیر نماز سے جو خلیفہ وقت اور امیر المومنین سے واقع ہوئی تھی فوراً ان پر مواخذہ
کیا گیا اور ایک یہ ایام بد انجام ہیں کہ ہزاروں بلکہ لاکھوں اہل اسلام بھی جانتے نہیں کہ نماز کیا چیز ہے امراء تو بھی بھولے سے قبلہ کا رخ نہیں
کرتے۔ اور اس روایت میں ایک اعتراض ہے کہ پوری روایت میں حضرت جبرئیل نے ایک دن اول وقت سب نمازیں ادا کی ہیں اور ایک دن
آخر وقت مستحب میں پھر اس سے تو خود جواز تاخیر معلوم ہوتا ہے اور جب تاخیر کا جواز ثابت ہو تو استدلال عروہ کا کیوں کر درست ہو گا مگر
اس کا جواب یوں دیا ہے کہ شاید خلیفہ نے آخر وقت مستحب سے بھی زیادہ تاخیر کی۔ اب استدلال افکا صحیح ہو گیا کہ اس قدر تاخیر جائز نہیں۔

میرے حجرہ میں چمکتا تھا۔

۱۳۸۳- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انھوں نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور دھوپ ان کے صحن میں ہوتی تھی اور نہ چڑھتی تھی۔

۱۳۸۴- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور ابھی سورج میرے حجرہ میں ہوتا۔

۱۳۸۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم صبح کی نماز پڑھ چکے تو اس کا وقت باقی ہے جب تک کہ سورج کا اوپر کا کنارہ نہ نکلے۔ پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھ چکو تو اس کا وقت باقی ہے جب تک کہ عصر کا وقت آئے۔ پھر جب عصر پڑھ چکو تو اس کا وقت باقی ہے جب تک کہ آفتاب زرد نہ ہو پھر جب مغرب پڑھ چکو تو اس کا وقت باقی ہے جب تک شفق غروب ہو پھر جب تم عشاء پڑھ چکو تو اس کا وقت باقی ہے آدمی رات تک۔

۱۳۸۶- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ ظہر کا وقت باقی رہتا ہے جب تک کہ عصر کا وقت آئے (یعنی آفتاب کا سایہ ایک مثل ہو جائے) اور عصر کا وقت مستحب باقی رہتا ہے جب تک کہ آفتاب زرد نہ ہو اور وقت مغرب کا باقی رہتا ہے جب تک کہ شفق کی تیزی نہ جائے اور وقت عشاء کا باقی رہتا ہے

الْفَيءُ يَغْدُو قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَظْهَرِ الْفَيءُ يَغْدُو.

۱۳۸۳- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيءُ فِي حُجْرَتِهَا

۱۳۸۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ وَاقِعَةً فِي حُجْرَتِي

۱۳۸۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَإِنَّهُ وَقْتُ إِلَى أَنْ تَطْلُعَ قُرْنُ الشَّمْسِ الْاَوَّلُ ثُمَّ إِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَإِنَّهُ وَقْتُ إِلَى أَنْ يَخْضُرَ الْعَصْرُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَإِنَّهُ وَقْتُ إِلَى أَنْ تَصْفُرَ الشَّمْسُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَإِنَّهُ وَقْتُ إِلَى أَنْ يَسْقُطَ الشَّفَقُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ فَإِنَّهُ وَقْتُ إِلَى يَصْفُرَ اللَّيْلُ))

۱۳۸۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ يَخْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفُرِ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ لَوْزُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى

(۱۳۸۳) : معلوم ہوا کہ صحن آپ کا چھوٹا تھا اور وہ اس سے بھی زیادہ چھوٹی تھیں کہ جب سایہ دیا اور ایک مثل ہو جاتا تھا دھوپ صحن میں رہتی تھی بعد اس کے اوپر چڑھ جاتی تھی۔

(۱۳۸۵) : یہ حدیث جمہور کی دلیل ہے کہ اوقات خمس ان کے نزدیک اسی وقت تک باقی رہتے ہیں مگر عشاء کا وقت مستحب نصف شب تک ہے جیسا کہ اس حدیث میں آیا ہے اور وقت اواس کا صبح تک ہے جیسا کہ ابو قتادہ کی روایت میں آگئے اس باب میں کہ جو شخص نماز بھول جائے یا سو جائے۔

جب تک کہ رات آدمی نہ ہو اور وقت فجر کا پانی رہتا ہے جب تک کہ آفتاب نہ نکلے۔

۱۳۸۷- حضرت شعیب رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

۱۳۸۸- عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ظہر کا وقت اس وقت ہوتا ہے جب سورج ڈھل جائے اور رہتا ہے جب تک کہ آدمی کا سایہ اس کے جسم کے برابر ہو جائے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آئے اور عصر کا وقت جب تک رہتا ہے کہ آفتاب زرد نہ ہو اور وقت مغرب جب تک رہتا ہے کہ شفق غائب نہ ہو اور وقت عشاء کا جب تک رہتا ہے کہ شمس کی آدمی رات نہ ہو اور وقت نماز فجر کا طلوع فجر سے جب تک ہے کہ آفتاب نہ نکلے۔ پھر جب آفتاب نکل آئے تو نماز سے رکاوٹ ہے اس لیے کہ وہ شیطان کے دونوں سیگوں میں نکلتا ہے۔

۱۳۸۹- عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کا وقت پوچھا گیا تو فرمایا نماز فجر کا وقت جب تک ہے کہ سورج کا اوپر کا کنارہ نہ نکلے اور ظہر کی نماز کا وقت جب ہے کہ آسمان کے سچے سے آفتاب ڈھل جائے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آئے اور عصر کا وقت جب تک ہے کہ آفتاب زرد ہووے اور اس کا اوپر کا کنارہ ڈوب نہ جائے اور مغرب کی نماز کا وقت جب ہوتا ہے کہ آفتاب ڈوب جائے

يُصَفِّ اللَّيْلُ وَوَقْتُ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ))۔

۱۳۸۷- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ شُعْبَةُ رَعَمَهُ مَرَّةً وَلَمْ يَرَفَعَهُ مَرَّتَيْنِ۔

۱۳۸۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتْ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطَوْلِهِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفُرْ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى يَصْفِ اللَّيْلُ الْاَوَّلُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمْسِكَ عَنْ الصَّلَاةِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ))۔

۱۳۸۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ ((وَقْتُ صَلَاةِ الْفَجْرِ مَا لَمْ يَطْلُعِ قَرْنُ الشَّمْسِ الْاَوَّلُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتْ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفُرْ الشَّمْسُ وَيَسْقُطُ قَرْنُهَا الْاَوَّلُ وَوَقْتُ صَلَاةِ

(۱۳۸۸) ☆ نووی نے کہا کہ شمس سے مراد وہ سرفی ہے جو آسمان پر ظاہر ہوتی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور فقہاء کا اور اہل اہل سنت کا اور ابو حنیفہ اور مزنی اور ایک فرقہ فقہاء اور اہل اہل سنت کا کہتا ہے کہ مراد اس سے وہ سفیدی ہے جو بعد زوال سرفی کے بھی تھوڑی پر رہتی ہے مگر قول اول راجح ہے چنانچہ اس بارے میں نووی نے تہذیب اللغات اور شرح مہذب میں بہت دلائل نقل کئے ہیں۔ اور شیطان کے سیگوں سے یا تو اس کی جماعت اور گھروالے مراد ہیں یا اس کا ایک کنارہ مراد اور ظاہر حدیث معنی ثانی پر دال ہے اور مطلب یہ ہے کہ وہ کسی وقت اپنا سر سورج کے نزدیک کر دیتا ہے کہ جو لوگ سورج کو سجدہ کریں وہ سجدہ گویا اس مردود کو کہوئے اور اس وقت گویا شیطان اور اس کے گردہ کا غلبہ اور تسلط ہوتا ہے اس لیے اس وقت نماز کو منع فرمایا۔

جب تک کہ شفق نہ ڈوبے اور عشاء کی نماز کا وقت آدمی رات تک ہے۔

۱۳۹۰- عبد اللہ نے کہا کہ میں نے اپنے باپ یحییٰ سے سنا کہ فرماتے تھے علم آرام طلی کے ساتھ نصیب نہیں ہوتا۔

۱۳۹۱- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے نماز کا وقت پوچھا تو آپ نے فرمایا تم دو روز ہمارے ساتھ نماز پڑھو پھر جب آفتاب دھل گیا مال کو حکم دیا انھوں نے اذان دی پھر حکم دیا انھوں نے اقامت کہی پھر عصر پڑھی اور سورج بلند تھا سفید صاف۔ پھر حکم دیا تو اقامت کہی۔

مغرب کی جب آفتاب ڈوب گیا پھر حکم دیا تو اقامت کہی۔ عشاء کی جب شفق ڈوب گئی پھر حکم دیا اقامت کہی۔ فجر کی جب فجر طلوع ہوئی۔ پھر جب دوسرا دن ہوا حکم کیا تو ظہر ٹھٹھے وقت پڑھی اور بہت ٹھنڈے وقت پڑھی اور عصر پڑھی اور سورج بلند تھا مگر روز اول سے ذرا تاخیر کی اور مغرب پڑھی شفق ڈوبنے سے پہلے اور عشاء پڑھی تہائی رات کے بعد اور فجر پڑھی جب خوب روشنی ہو گئی۔ پھر فرمایا وہ سائل کہاں ہے جو نماز کا وقت پوچھتا تھا؟

اس نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا کہ یہ جو دونوں وقت تم نے دیکھے ان کے بیچ میں تمہاری نماز کا وقت ہے۔

الْمَغْرِبِ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مَا لَمْ يَسْقُطِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ)).

۱۳۹۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ لَا يُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَأْيِ أَحَدٍ حَتَّى يَسْمَعَ مِنْ رَجُلَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ ((لَوْ صَلَّيْنَا مَعًا هَذَيْنِ)) يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِلَأْلَى فَأَذَنَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْفَجْرِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَبِعَةٌ بِنِصَاءِ نَبِيَّةٍ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْفَجْرِ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمَ الثَّانِي أَمَرَهُ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرَدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَبِعَةٌ أَعْرَضًا فَوَقَّ الَّذِي كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثَلَاثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ ((أَتَيْنَ السَّائِلَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ)) فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا زَأَيْتُمْ)).

(۱۳۹۰) ☆ نووی نے کہا کہ اگرچہ اس حدیث کو موافقت صلوٰۃ سے کچھ قطع نہیں مگر تاہم امام مسلم نے اس جگہ شاید اس لیے ذکر کر دی کہ عبد اللہ بن عمرو کی روایت کو جو کئی کئی طرقوں سے روایت کیا ہے اور اس کے کثرت فوائد اور وفور مقاصد پر نظری کو ظلم کی غلو متزات کا خیال کر کے لوگوں کی تربیت و تحریص کے لیے اس کو نقل کر دیا کہ لوگ ہمیشہ علم کے طالب رہیں۔

(۱۳۹۱) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مغرب کا وقت بھی دراز ہے ایسا لگ نہیں جیسا بعضوں نے سمجھا ہے کہ بعد غروب آفتاب کے انتہائی وقت ہے کہ آدمی اس میں طہارت کر کے نماز ادا کرے اور اس حدیث میں آپ نے اس کے جواب کو کر کے بتا دیا کہ اس میں زہانتاے سے زیادہ ایضاح اور سہولت ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ تاخیر نماز کے وقت مستحب تک روا ہے نہ یہاں تک کہ وقت مکروہ آجائے۔

۱۳۹۳- بریدہ نے کہا کہ ایک شخص نبی کے پاس آیا اور نماز کے وقتوں کی بابت پوچھنے لگا آپ نے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نماز میں حاضر رہو۔ پھر بلال کو حکم کیا انھوں نے اذان دی تاریکی میں پھر صبح کی نماز پڑھی جب فجر طلوع ہوئی۔ پھر حکم کیا ظہر کا جب آسمان کے نیچے سے آفتاب ڈھلا۔ پھر حکم کیا عصر کا اور سورج بلند تھا پھر حکم دیا مغرب کا جب سورج ڈوبا۔ پھر حکم دیا عشاء کا جب شفق ڈوبی۔ پھر حکم کیا ان کو دوسرے دن اور روشنی میں پڑی صبح پھر ان کو ظہر کا حکم کیا اور ٹھنڈے وقت نماز پڑھی پھر ان کو عصر کا حکم دیا اور سورج سفید تھا کہ اس میں زردی نہ ملنے پائی تھی۔ پھر ان کو مغرب کا حکم کیا قبل اس کے کہ شفق جانے پائے پھر ان کو عشاء کا حکم کیا جب ثلث میل گزر گئی یا اس سے کچھ کم۔ شک کیا حری نے اس میں (جو راوی حدیث ہیں) پھر صبح ہوئی فرمایا کہاں ہے وہ سائل؟ پھر فرمایا اس کے درمیان میں جو تم نے دیکھا ہے سب وقت ہے۔

۱۳۹۳- ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک سائل حاضر ہوا اور نماز کے اوقات پوچھنے لگا آپ نے اس وقت کچھ جواب نہ دیا (اس لیے کہ آپ کو کر کے بتانا منظور تھا) پھر فجر ادا کی جب فجر نکلی اور لوگ ایک دوسرے کو پہچانتے نہ تھے (یعنی اندھیرے کے سبب سے) پھر حکم کیا اور ظہر ادا کی جب آفتاب ڈھل گیا اور کہنے والا کہتا تھا کہ دوپہر ہو گئی اور حضرت سب سے بہتر جانتے تھے پھر ان کو حکم کیا اور عصر کی نماز ادا کی اور سورج بلند تھا پھر ان کو حکم کیا اور ادا کی مغرب جب سورج ڈوب گیا پھر حکم کیا ان کو اور ادا کی عشاء جب ڈوب گئی شفق۔ پھر حکم کیا فجر کا دوسرے دن اور جب اس سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تھا کہ سورج نکل آیا یا نکلنے کو ہے پھر تاخیر کی ظہر میں یہاں تک کہ قریب ہو گیا کل کے عصر کے پڑھنے کا وقت۔ پھر تاخیر کی عصر میں یہاں تک کہ جب فارغ ہوئے کہنے والا کہتا تھا کہ آفتاب سرخ

۱۳۹۲- عَنْ بَرِيدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ ((اَشْهَدُ مَعَا الصَّلَاةِ)) فَأَمَرَ بِإِلَاءِ فَأَذَّنَ بِغَلَسِ فَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتْ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَجَبَتْ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ حِينَ وَقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَدَاةِ فَتَوَرَّعَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَأَنزَلَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيَاضًا نَقِيَّةً لَمْ تُحَالِطْهَا صَفْرَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ قِيلَ أَلَا يَقَعُ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ عِنْدَ ذَهَابِ ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ بَعْضِهِ شَكَّ حَرَمِيُّ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ ((أَفِينِ السَّائِلَ مَا بَيْنَ مَا زَالَتْ وَقَتٌ))

۱۳۹۳- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَاهُ سَائِلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا قَالَ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يُكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتْ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ كَانَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَقَعَتْ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْعَدَاةِ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى كَانَ قَرِيبًا مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ

اَحْمَرَتْ الشَّمْسُ ثُمَّ اَحْمَرُ الْمَغْرِبُ حَتَّى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّمْسِ ثُمَّ اَحْمَرُ الْبُقْعَاءُ حَتَّى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ ثُمَّ اصْبَحَ فِدَعَا السَّائِلِ فَقَالَ ((الْوَقْتُ بَيْنَ هَذَيْنِ))

۱۳۹۴- عَنْ أَبِي مُوسَى اَنْ سَأَلَنَا اَبِي النَّبِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَمَسَّاهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ بِمَنْطِلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَمْرٍ اَنْهُ قَالَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَغِيبَ الشَّمْسُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي.

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي

شِدَّةِ الْحَرِّ

۱۳۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا اسْتَدَّ الْحَرُّ قَابِرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَتْحِ جَهَنَّمَ))

۱۳۹۶- عَنْ هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْطِلِهِ سَوَاءً.

۱۳۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِذَا كَانَ الْيَوْمُ الْحَارُّ قَابِرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَتْحِ جَهَنَّمَ)) قَالَ عُمَرُو وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْطِلِهِ ذَلِكَ.

۱۳۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِذَا هَذَا الْحَرُّ مِنْ فَتْحِ جَهَنَّمَ قَابِرِدُوا بِالصَّلَاةِ))

۱۳۹۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

ہو گیا پھر تاخیر کی مغرب کی کہ شفق ڈوبنے کے قریب ہو گئی پھر تاخیر کی عشاء کی یہاں تک کہ تہائی رات ہو گئی اول کی پھر صبح ہوئی اور مسائل کو بلایا اور فرمایا نماز کے وقت ان دونوں وقتوں کے بیچ میں ہیں۔

۱۳۹۳- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے وہی روایت کی جو اوپر تشریح ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اس راوی نے کہا کہ مغرب کی نماز دوسرے دن غروب شفق سے پہلے پڑھی۔

باب: گرمی میں ظہر ٹھنڈے وقت پڑھنے

کابیان

۱۳۹۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب گرمی زیادہ ہو تو (ظہر کی نماز) ٹھنڈے وقت پڑھو اس لیے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے۔

۱۳۹۶- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۱۳۹۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی دن ہو تو ٹھنڈے وقت نماز ادا کرو اس لیے کہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔ عمرو نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے انھوں نے ابن مسیب سے اور ابو سلمہ سے روایت کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کے مانند۔

۱۳۹۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ گرمی جہنم کی بھاپ سے ہے اس لیے نماز کو ٹھنڈا کرو۔

۱۳۹۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس سند سے بھی

مردی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی میں نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ کی وجہ سے ہے۔

۱۳۰۰- ابوذرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے طہر کی اذان دی تو آپ نے فرمایا راضعہ اہونے دو، ذرا ٹھنڈا ہونے دیا فرمایا راضعہ انتظار کرو، ذرا انتظار کرو اور فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔ پھر جب گرمی شدت کی ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت ادا کرو۔ ابوذرؓ نے کہا یہاں تک انتظار کیا کہ ہم نے ٹیلوں کے سایے تک دیکھ لیے۔

۱۳۰۱- ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دوزخ کی آگ نے اپنے پروردگار کے آگے شکایت کی اور عرض کی کہ اے رب! کھا گیا میرا ایک کھڑا دوسرے کو تو اس کو دو سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس چاڑھے میں اور ایک سانس گرمی میں۔ سو اسی وجہ سے ہے جو تمپاتے ہو شدت گرمی اور سردی کی۔

۱۳۰۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گرمی ہو نماز کو ٹھنڈا کر لو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے اور ذکر کیا کہ آگ نے اپنے رب سے شکایت کی تو اس کو ایک سال میں دو سانسوں کی اجازت دی ایک سانس گرمی میں اور ایک سانس سردی میں۔

۱۳۰۳- ابوہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا دوزخ نے کہا اے میرے رب! میرا ایک کھڑا دوسرے کو کھا گیا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَتَبَرُّوْا عَنِ الْحَرِّ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْحِ جَهَنَّمَ))۔

۱۴۰۰- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَتَبَرُّوْا)) أَوْ قَالَ ((أَتَنْتَظِرُ)) وَقَالَ ((إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبَرُّوْا عَنِ الصَّلَاةِ)) قَالَ أَبُو ذَرٍّ حَتَّى رَأَيْنَا فِيءَ التَّلَوْلِ۔

۱۴۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اشْتَكَيْتُ النَّارَ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكَلْتُ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفْسَيْنِ نَفْسٍ فِي الشَّيْءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ فَهَوَّ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهِرِيِّ))۔

۱۴۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا كَانَ الْحَرُّ فَأَبَرُّوْا عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْحِ جَهَنَّمَ)) وَذَكَرَ ((أَنَّ النَّارَ اشْتَكَيْتُ إِلَى رَبِّهَا فَأَذِنَ لَهَا فِي كُلِّ عَامٍ بِنَفْسَيْنِ نَفْسٍ فِي الشَّيْءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ))۔

۱۴۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((قَالَتْ النَّارُ رَبِّ أَكَلْتُ بَعْضِي بَعْضًا))۔

(۱۳۰۰) ☆ یعنی بہت دیر ہوئی اس لیے کہ تیار زمین سے تھوڑا ملا ہوا تپے اور چاروں طرف سے دبا ہوا اس کا سایہ نہیں پڑتا مگر جب کہ زوال کو زیادہ ہو جائے۔ مگر اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ایک محل کے بعد دوسری ہو اس لیے کہ اگر یہ ہو تا تو راوی اسی محل کو بیان کرتا کہ یہ آسمان تھا بخلاف ٹیلوں کے سایہ کے۔

(۱۳۰۳) ☆ نوٹی نے ذکر کیا کہ قاضی عیاضؒ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو اور اک اور قوتِ ظلم دی ہے کہ اس نے اپنے

فَإِذَا لِيَ أَنْفَسَ فَإِذَا لَهَا بِفَسَّيْنِ نَفْسٍ فِي
الشَّتَاءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ فَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ
بَرْدٍ أَوْ زَهْرٍ فَمِنْ نَفْسٍ جَهَنَّمَ وَمَا وَجَدْتُمْ
مِنْ حَرٍّ أَوْ خَرُودٍ فَمِنْ نَفْسٍ جَهَنَّمَ))

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ الظُّهْرِ فِي أَوَّلِ
الْوَقْتِ فِي غَيْرِ شِدَّةِ الْحَرِّ

۱۴۰۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا دَخَضَتِ الشَّمْسُ

۱۴۰۵- عَنْ حَبِيبٍ قَالَ شَكَّوْنَا إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فِي الرَّمَضَاءِ
فَلَمْ يُشْكِنَا.

۱۴۰۶- عَنْ حَبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْنَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَّوْنَا إِلَيْهِ
حَرَّ الرَّمَضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قَالَ رُهِيرٌ قُلْتُ يَا أُمِّي
إِسْحَاقُ أُمِّي الظُّهْرَ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ أُمِّي
تَعَجَّلِيهَا قَالَ نَعَمْ.

۱۴۰۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شِدَّةِ
الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُكْمِلَ جَهَنَّتَهُ
مِنَ الْأَرَضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ.

سو مجھے دو مسانوں کی اجازت دے؟ پس اسے دو مسانوں کی
اجازت دی۔ ایک سانس چاڑھے میں اور ایک سانس گرمی میں۔ سو
جو پاتے ہو تم سردی سے وہ جہنم کی سانس ہے اور جو پاتے ہو تم
گرمی سے وہ بھی جہنم کی سانس ہے۔

باب: جب گرمی نہ ہو تو ظہر اول وقت پڑھنی

چاہیے

۱۳۰۴- جابر بن سمرہ نے کہا کہ نبیؐ ظہر پڑھا کرتے تھے جب
آفتاب اُٹھ جاتا تھا۔

۱۳۰۵- حباب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے شکایت کی رسول
اللہ ﷺ سے نہایت دھوپ میں نماز پڑھنے کی (یعنی ظہر میں) تو
آپ نے ہماری شکایت کو قبول نہ فرمایا۔

۱۳۰۶- حباب رضی اللہ عنہ نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت
میں آئے اور آپ سے سخت دوپہر کی شکایت کی تو آپ نے قبول
نہ فرمائی۔ زہیر نے کہا میں نے ابواسحاق سے پوچھا کیا ظہر کی نماز کی
شکایت تھی؟ انھوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا اول وقت نماز ادا
کرنے کی؟ انھوں نے کہا ہاں۔

۱۳۰۷- انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ
گرمی کی شدت میں نماز پڑھتے تھے پھر جب کسی سے پیشانی جھد
میں زمین پر نہ رکھی جاتی تھی تو اپنا کپڑا بچھا کر اس کے اوپر جھد
کرتا تھا۔

لہٰذا رب سے شکایت کی اور اہل سنت کا مذہب ہے کہ دوزخ اور جنت دونوں مخلوق اور موجود ہیں اور یہ سب احادیث اپنے ظاہر پر محمول ہیں۔
ظاہر حدیث بھی ہے اور ابراہام شروع سے ظہر میں نہ عصر میں مگر نزدیک بھیب باقی کے اور صلوٰۃ جمعہ میں ابراہام جمعہ کے نزدیک مشروع نہیں
مگر بعض اصحاب شافعیہ کے نزدیک۔

(۱۳۰۴) ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب گرمی نہ ہو تو ظہر کا اول وقت پڑھنا مستحب ہے۔

(۱۳۰۵) ☆ شاید یہ لوگ خواہاں ہو گئے کہ آخر وقت مستحب سے بھی زیادہ تاخیر فرمائیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّكْبِيرِ بِالْعَصْرِ

۱۴۰۸- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَتَّى قِيَذَهُبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِي الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ قِيَذَهُ فَيَأْتِي الْعَوَالِي.

۱۴۰۹- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ الْعَصْرَ بَيْنَهُمَا سَوَاءً

۱۴۱۰- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ كُنَّا نُصَلِّيُ الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قِيَاءٍ فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ

۱۴۱۱- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيُ الْعَصْرَ ثُمَّ يُخْرِجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَيْتِ عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ

۱۴۱۲- عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارَةٌ بِحَنَابِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ أَصَلَيْتُمُ الْعَصْرَ فَقُلْنَا لَا إِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ فَقَعْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((بَلَكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْتَفُئُ الشَّمْسُ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ قَامَ فَتَفَرَّهَا أَوْ بَعَا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا))

باب : عصر اول وقت پڑھنے کا بیان

۱۳۰۸- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج بلند رہتا تھا اور اس میں گرمی ہوتی تھی اور جانے والا اونچے کناروں تک جاتا تھا اور وہاں پہنچ جاتا تھا اور آفتاب بلند رہتا تھا۔ قصیدہ نے اپنی روایت میں اونچے کناروں کا ذکر نہیں کیا۔

۱۳۰۹- انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت اس سند سے بھی بیان کی ہے۔

۱۳۱۰- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نماز عصر پڑھ کر قیاء کو جاتے تھے اور وہاں پہنچنے پر بھی آفتاب بلند رہتا تھا۔

۱۳۱۱- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم عصر کی نماز پڑھ چکے تھے پھر آدمی بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں جاتا تھا اور ان کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پاتا۔

۱۳۱۲- علاء بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر ظہر پڑھ کر گئے اور انس رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد کے پاس تھا پھر جب ہم لوگ ان کے یہاں گئے تو انھوں نے کہا تم عصر پڑھ چکے؟ ہم نے کہا ہم تو ابھی ظہر پڑھ کر آئے ہیں تو انھوں نے کہا عصر پڑھ لو پھر جب عصر پڑھ چکے تو انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے یہ نماز منافق کی ہے کہ بیضا سورج کو دیکھتا ہے پھر جب وہ شیطان کے دونوں سیگوں میں ہو جاتا ہے تو اٹھ کر چار خوشنویس مارتا ہے۔ اس میں خدا کو یاد نہیں کرتا مگر تھوڑا۔

(۱۳۱۰) ☆ حدیث کے بعض بلند کارے آٹھ میل تک تھے اور بعض دو میل تک اور قیاء مدینہ سے تین میل ہے۔

(۱۳۱۱) ☆ نووی نے ذکر کیا کہ بنی عمرو بن عوف مدینہ سے دو میل پر تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کی مسجد میں نماز عصر بہت اول وقت ہوتی تھی اور یہی افضل ہے۔

۱۴۱۳- ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ظہر پڑھی پھر انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو ان کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا اے میرے چچا! یہ کوئی نماز ہے؟ انھوں نے فرمایا عصر کی اور یہ وہ نماز ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے (یعنی وقت مسنون ہو چکا ہے)۔

۱۴۱۴- انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی پھر جب فارغ ہو چکے تو نبی سلمہ کا ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! ہم اپنا ایک اونٹ ذبح کرنا چاہتے ہیں اور آرزو کرتے ہیں کہ آپ بھی تحریف لائیں۔ آپ نے فرمایا اچھا۔ پھر آپ چلے اور ہم بھی آپ کے ساتھ گئے اور اونٹ ابھی ذبح نہیں ہوا تھا پھر وہ ذبح ہوا اور کانا گیا اور پکا گیا اور ہم نے اس میں سے آفتاب غروب ہونے سے پہلے کھایا۔

۱۴۱۵- رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے تھے اور پھر اونٹ ذبح ہوا تھا اور اس کے دس حصے تقسیم ہوتے تھے اور وہ پکایا جاتا تھا اور قبل غروب آفتاب کے ہم پکا ہوا گوشت کھا لیتے تھے۔

۱۴۱۶- اوزاعی نے اسی اسناد سے یہ روایت کی اس میں فقط اتنا ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہم اونٹ کو ذبح کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بعد عصر کے اور یہ نہیں کہا کہ ہم نماز ان کے ساتھ پڑھتے تھے۔

باب: عصر کی نماز کے فوت ہونے کے تشدد کا بیان

۱۴۱۷- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۴۱۳- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ يَقُولُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّيُ الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمُّ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهَذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّيُ مَعَهُ.

۱۴۱۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْنَا لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْتَصَرَفَ أَنَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَتَحَرَّ جُزُورًا لَنَا وَنَحْنُ نُحِبُّ أَنْ تَخْضُرَ مَا قَالَ ((نَعَمْ)) فَأَنْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهُ فَوَجَدْنَا الْجُزُورَ ثُمَّ تَحَرَّ فَخِزِرَتْ ثُمَّ قَطَعَتْ ثُمَّ طَبِخَ مِنْهَا ثُمَّ أَكَلْنَا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ.

۱۴۱۵- عَنْ زَائِعِ بْنِ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نُصَلِّيُ الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَحَرَّ الْجُزُورُ فَتَقَسَّمْ عَشْرَ فِسْمٍ ثُمَّ تُطْبِخُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ غَيْبِ الشَّمْسِ.

۱۴۱۶- عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا نَتَحَرَّ الْجُزُورَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَمْ يُقَلْ كُنَّا نُصَلِّيُ مَعَهُ.

بَابُ التَّغْلِيطِ فِي تَفْوِيتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

۱۴۱۷- عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

(۱۴۱۳) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت بہت اول وقت عصر کی نماز پڑھا کرتے تھے کہ یہ سب کام ایک پہرے سے کم میں نہیں ہو سکتے اور اس حدیث سے دعوت کا قبول کرنا ثابت ہوا خواہ اول روز میں ہو خواہ آخر روز میں۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الَّذِي تَقُوْتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وَبَّرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ))
 اس کا اہل اور مال ہلاک ہو گیا۔

۱۴۱۸- عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَمَرُوا يَبْلُغُ بِرِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَفَعَهُ.
 اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

۱۴۱۹- عَنْ سَلَامٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مِنْ فَاتِحَةِ الْعَصْرِ لَكَأَنَّمَا وَبَّرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ))
 فوت ہو گئی تو کایاں کے گھر والے اور اس کا مال تباہ ہو گیا۔

باب الدَّلِيلُ لِمَنْ قَالَ الصَّلَاةُ الْوُسْطَى هِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ

۱۴۲۰- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَيُبَيِّنُهُمْ نَارًا كَمَا حَبَسُونَا وَشَغَلُونَا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ))
 علی رضی اللہ عنہ نے کہا احزاب کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے جیسے انھوں نے روکا اور ہم کو نماز وسطیٰ (یعنی نماز عصر) سے مشغول کر دیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔

۱۴۲۱- مَذْكُورُهُ بِالْأَحْزَابِ اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۴۲۲- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ أَمْرٌ مِمَّا صَلَّيْتُ

(۱۳۲۰) جنہ لوگوں نے کہا ان مسعودی روایت میں تصریح آگئی ہے کہ نماز وسطیٰ نماز عصر ہے اور صحابہ کا اختلاف تھا کہ نماز وسطیٰ جو قرآن میں مذکور ہے کو کسی نماز ہے حضرت علی اور ابن مسعود اور ابوالیث عمر اور ابن عباس اور ابی سعید خدری اور ابی ہریرہ اور عبید بن مسعود اور حسن بصری اور ابی ریم نخعی اور قتادہ اور ضحاک اور کلبی اور قتادہ اور ابو حنیفہ اور احمد اور ابو داؤد اور ابن منذر وغیرہ کا مذہب یہی ہے کہ وہ نماز عصر ہے اور ترمذی نے کہا یہی ہے قول اکثر علما صحابہ کا اور جو ان کے بعد ہیں۔ اور ماوردی نے لکھا ہے کہ یہی مذہب ہے امام شافعی کا اس لیے کہ احادیث اس بارہ میں صحت کے ساتھ وارد ہو چکی ہیں اور شافعی نے نص کیا ہے کہ وہ صبح ہے اس لیے کہ ان کو احادیث عصر کی نہیں پہنچی اگر پہنچی تو وہ بھی اسی کے قائل ہوتے کہ وہ نماز عصر ہے اس لیے کہ اصل مذہب ان کا اجماع احادیث ہے اور ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ وہ نماز صبح ہے اور یہ منقول ہے عمر بن خطاب اور معاذ بن جبل اور ابن عباس اور ابن عمر اور جابر اور عطاء اور کرمہ اور جابر اور یحییٰ بن انس اور مالک اور شافعی اور جہور شافعیہ وغیرہم سے۔ اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ وہ ظہر ہے اور یہ منقول ہے زید بن ثابت اور اسامہ بن زید اور ابی سعید خدری اور عائشہ اور عبد اللہ بن شداد سے۔ اور ایک روایت امام ابو حنیفہ سے بھی ایسی ہی آئی ہے اور قبضہ بن ذبیح نے کہا کہ وہ مغرب ہے اور ان لوگوں کے سوا کسی نے کہا کہ وہ عشاء ہے اور کسی نے کہا کہ وہ نماز بیگانہ میں سے کوئی نماز بہم ہے کہ ہم کو اس کا علم نہیں اور بعضوں نے کہا کہ یہ نماز وسطیٰ ہے۔ نقل کیا یہ قاضی عیاض نے اور بعضوں نے کہا کہ وہ نماز جمعہ ہے اور ان سب قولوں میں دو قول صحیح ہیں ایک صبح دوسری عصر اور صبح تر عصر ہے بہسب ورود احادیث صحیحہ مرید کے۔ اور جس نے جمعہ کہا اس کا مذہب تو نہایت ضعیف ہے اور جس نے کہا پانچوں نمازیں ہیں وہ تو ضعیف کیا بلکہ غلط ہے۔

نے فرمایا یوم احزاب کے دن کہ کافروں نے ہمیں نماز عصر سے روکے رکھا یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور گھروں یا بیٹوں کو آگ سے بھرے۔ شعبہ کو گھروں اور بیٹوں میں شبہ ہو گیا۔

۱۴۲۳- قتادہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

۱۴۲۴- علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ احزاب کے دن (یہ غزوہ مشہور ہے۔ ہجرت کے چوتھے سال ہوا ہے اور بعضوں نے کہا پانچواں سال ہوا ہے) خندق کے ایک راستہ پر بیٹھے تھے اور فرماتے تھے کہ ان کافروں نے ہم کو نماز وسطیٰ سے باز رکھا یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا ان کی قبروں اور بیٹوں کو اللہ آگ سے بھر دے۔

۱۴۲۵- علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے احزاب کے دن فرمایا کہ ان کافروں نے ہم کو نماز وسطیٰ نماز عصر سے باز رکھا اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔ پھر آپ نے مغرب اور عشاء کے سچ میں عصر کی نماز کو پڑھا۔

۱۴۲۶- عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عصر سے مشرکوں نے روک دیا یہاں تک کہ آفتاب سرخ یا زرد ہو گیا۔ سو فرمایا آپ نے کہ انھوں نے روک دیا ہم کو نماز وسطیٰ نماز عصر سے اللہ ان کے بیٹوں میں اور قبروں میں آگ بھر دے یا فرمایا حسنی اللہ معنی دونوں کے ایک ہیں۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ ((شَعَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى آتَتْ الشَّمْسُ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ نَارًا أَوْ يُوتَهُمْ أَوْ يُطُونَهُمْ)) شَلَّتْ شُعْبَةً فِي النَّبُوتِ وَالْيُطُونَ.

۱۴۲۳- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ يُوتُهُمْ وَيُطُونَهُمْ وَلَمْ يَشَلَّتْ

۱۴۲۴- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فُرْضَةٍ مِنْ فُرُضِ الْخَنْدَقِ ((شَعَلُونَا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَيُوتَهُمْ أَوْ قَالَ قُبُورَهُمْ وَيُطُونَهُمْ نَارًا)).

۱۴۲۵- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْاَحْزَابِ ((شَعَلُونَا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللَّهُ يُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا)) ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْعِشَاءَيْنِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

۱۴۲۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَبَسَ الْمَشْرُكُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى اخْمَرَتِ الشَّمْسُ أَوْ اخْفَرَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((شَعَلُونَا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللَّهُ أَجْوَاهَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا)) أَوْ قَالَ ((خَشَا اللَّهُ أَجْوَاهَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا)).

(۱۳۲۵) ☆ یہ تاخیر سبب ہوئی اور نیا یا سبب اشغال دشمن کے قبل صلوٰۃ خوف کے باقی رہا۔ اب اگر اشغال عدو کے ساتھ ہو تو صلوٰۃ خوف پڑھنا چاہیے اور تاخیر روا نہیں اور بخاری میں ہے کہ فقط نماز عصر فوت ہوئی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہو تا ہے کہ یہی ایک نماز فوت ہوئی اور مؤطا میں ہے کہ ظہر اور عصر دونوں فوت ہوئیں اور اگر کتابوں میں ہے کہ چاروں نمازیں ملا کر پڑھیں ظہر و عصر و مغرب و عشاء اور تحقیق اس میں یوں کہ واقعہ احزاب کا کئی روز رہا تھا اس میں کئی بار ایسا اتفاق ہوا ہو گا ایک بار ایسا ایک بار ایسا۔

۱۴۲۷- عَنْ أَبِي يُوسُفَ مَوْلَى عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهُ قَالَ أَمَرْتَنِي عَالِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مِصْحَفًا وَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ آيَةَ قَآذِيَنِي حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَلَمَّا بَلَغْتَهَا أَذْنَهَا فَأَكْتُبْتُ عَلَيْهَا حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَاتِلِينَ قَالَتْ عَالِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۲۸- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَرَأْنَاهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نَسَحَهَا اللَّهُ فَنَزَلَتْ ((حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى)) فَقَالَ رَجُلٌ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ شَقِيقٍ لَهُ هِيَ إِذْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَقَالَ الْبَرَاءُ فَذْ أَخْبَرْتُكَ كَيْفَ نَزَلَتْ وَكَيْفَ نَسَحَهَا اللَّهُ وَاللَّهِ أَعْلَمُ.

۱۴۲۹- قَالَ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُهَيْبَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَبَسٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عَقْبَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَرَأْنَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَانًا بِعِثَلٍ حَدِيثُ فَضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ

۱۴۳۰- عَنْ خَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ جَعَلَ يُسَبِّحُ كُنْفَارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كِدْتُ أَنْ أَصْلِيَ

۱۴۲۷- ابویوسف جو مولیٰ ہیں حضرت عائشہ کے یعنی آزاد کردہ غلام انھوں نے مجھ سے کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ایک قرآن ہم کو لکھ دو اور فرمایا کہ جب تم اس آیت حافظوا علی الصلوات پر پہنچو تو مجھے خبر دو۔ پھر جب میں وہاں تک پہنچا تو میں نے ان کو خبر دی۔ انھوں نے مجھے بتایا کہ یوں لکھو حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی و صلوة العصر وقوموا لله قاتلین یعنی حفاظت کرو نمازوں کی اور نماز وسطیٰ اور نماز عصر کی اور اللہ کے آگے اب سے کھڑے ہو اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ سے ایسا ہی سنا ہے۔

۱۴۲۸- براء بن عازب نے کہا کہ اتری یہ آیت حافظوا علی الصلوات والصلوة العصر (یعنی حفاظت کرو نمازوں پر اور نماز عصر پر) اور ہم اس کو پڑھتے رہے جب تک اللہ نے چاہا پھر یہ منسوخ ہو گئی اور اتری حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی (یعنی حفاظت کرو نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی) تو ایک شخص شقیق کے پاس بیٹھا تھا غرض کہ اس نے کہا کہ اب تو صلوة وسطیٰ یہی نماز عصر ہے تو براء نے کہا میں تو تم کو بتا چکا ہوں کہ یہ کیوں کر اتری اور کیوں کر اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ کر دیا اور اللہ ہی خوب جانتا ہے۔

۱۴۲۹- مسلم نے کہا روایت کی یہ ہم سے اشجعی نے سفیان ثوری سے انھوں نے اسود بن قیس سے انھوں نے شقیق سے انھوں نے براء بن عازب سے کہ کہا انھوں نے پڑھا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک زمانہ تک مانند روایت فضیل بن مرزوق کے یعنی جو اوپر گزری۔

۱۴۳۰- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمر بن خطابؓ خندق کے دن آئے اور قریش کے کافروں کو برا کہنے لگے اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! اقسام ہے اللہ کی میں نہیں جانتا کہ میں نے عصر

کی نماز پڑھی ہو یہاں تک کہ آفتاب قریب غروب کے ہو گیا۔ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پھر ہم ایک ننگری زین کی طرف گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور ہم سب نے وضو کیا اور آپ نے غروب آفتاب کے بعد عصر کی نماز پڑھی پھر اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

۱۴۳۱- یحییٰ بن کثیر سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

الْعَصْرُ حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَوَاللَّهِ إِنْ صَلَّيْتُهَا)) فَنَزَلْنَا إِلَى بَيْتْحَانَ فَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ يَغْدُ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى يَغْدُهَا الْمَغْرِبَ.

۱۴۳۱- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِإِسْنَادِهِ.

باب : صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت اور ان کی حفاظت کا بیان

بَابُ فَضْلِ صَلَاتِي الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهِمَا

۱۴۳۲- ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے آگے پیچھے آتے رہتے ہیں (یعنی حفاظت کے لیے) اور نماز فجر اور نماز عصر میں جمع ہوتے ہیں پھر چڑھ جاتے ہیں وہ فرشتے جو رات کو تمہارے پاس تھے۔ اور پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ جب ہم نے ان کو چھوڑا جب بھی وہ نماز پڑھتے تھے (یعنی صبح کی) اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے جب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۴۳۳- ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ فرشتے آگے پیچھے آتے رہتے ہیں۔ باقی ابوالزناد کی حدیث کی طرح ہے۔

۱۴۳۴- جریرؓ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرتؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ بے

۱۴۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَخْتَصِمُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي يَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يَصَلُّونَ وَآتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ))

۱۴۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((وَالْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ)) بِإِسْنَادٍ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ.

۱۴۳۴- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَقُولُ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ نَظَرَ إِلَى

(۱۴۳۲) ☆ اس حدیث سے نماز فجر اور نماز عصر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

(۱۴۳۳) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رویت باری تعالیٰ کی جانب فوق میں ہوگی اور یہی وجہ ہوگی کہ کوئی کسی کے آڑ میں نہ ہو گا اور یہ بغیر جانب فوق کے نہیں ہو سکتا۔ پس اس میں رو ہو گیا قول جمیان ناپاک کا جو منکر ان فوق ہیں اور نو دئی نے لکھا ہے کہ دیدار الہی حق

شک تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے جیسے دیکھتے ہو اس چاند کو۔ ہرگز ایک دوسرے کی آڑ میں نہ ہو گے اس کے دیکھنے میں پھر اگر تم سے ہو سکے تو نہ بارہ سو رج نکلنے کے قبل کی نماز میں اور سورج غروب ہونے کے قبل کی نماز میں یعنی فجر اور عصر میں۔ پھر جریٹے یہ آیت پڑھی (یعنی پاکی بول اپنے رب کی تعریف کے ساتھ قبل طلوع آفتاب کے اور قبل غروب کے)۔

۱۴۳۵- مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے انھوں نے عبد اللہ بن نمیر اور ابو اسامہ سے اور کعب سے اس استاد سے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اپنے پروردگار کے آگے پیش کئے جاؤ گے پھر اس کو دیکھو گے جیسے دیکھتے ہو اس چاند کو اور کہا کہ پھر پڑھی یہ آیت اور جریگانام نہیں لیا۔

۱۴۳۶- عمارہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ نہ داخل ہو گا کبھی وہ شخص دوزخ میں جس نے نماز ادا کی قبل طلوع آفتاب کے اور قبل غروب آفتاب کے یعنی فجر اور عصر کی۔ سو بصرہ والوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ تم نے سنا ہے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے؟ انھوں نے کہا ہاں اس نے کہا اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی سنا ہے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ سنا ہے میرے کانوں نے اور یاد رکھا ہے میرے دل نے۔

۱۴۳۷- عمارہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داخل نہ ہو گا دوزخ میں جس نے نماز پڑھی آفتاب نکلنے کے پہلے اور ڈوبنے کے پہلے اور ان کے پاس بصرہ والوں میں سے ایک شخص تھا اس نے کہا کیا تم نے سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں میں اس کی گواہی

الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ ((أَمَّا إِنَّكُمْ مَسْرُوعُونَ وَتَكُنْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَصْأَوْنَ فِي رُؤْيَيْهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَغْلِبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا)) يَغْنِي الْغَصْرَ وَالْفَصْرَ ثُمَّ قَرَأَ حَبْرٌ وَسَبَّحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا.

۱۴۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ وَوَكَيْعٌ يَهْدَا الْإِسْنَادَ وَقَالَ ((أَمَّا إِنَّكُمْ مَسْرُوعُونَ عَلَى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ)) وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ وَلَمْ يَقُلْ حَبْرٌ.

۱۴۳۶- عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا)) يَغْنِي الْغَصْرَ وَالْفَصْرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُهُ أَذْنًا يَ وَوَعَاةً قَلْبِي.

۱۴۳۷- عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا)) وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

للہ خاص ہے مومنوں کے ساتھ۔ غرض کہ کفار اس سے محروم رہیں گے اور ایسے ہی منافقین بھی اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھیں گے اسی پر ہیں جہور اہل سنت۔

وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ
لَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
بِالْمَكَانِ الَّذِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

۱۴۳۸- عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ صَلَّى
الْبُرُودَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

۱۴۳۹- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَنَسَبًا أَبَا
بَكْرٍ فَقَالَ ابْنُ أَبِي مُوسَى.

بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ عِنْدَ

غُرُوبِ الشَّمْسِ

۱۴۴۰- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا
غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ

۱۴۴۱- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نُصَلِّي
الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيَنْصِرُ مَوَاقِعَ نَبِيلِهِ.

۱۴۴۲- حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا
نُصَلِّي الْمَغْرِبَ بَنَحْوِهِ.

بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ وَتَأْخِيرِهَا

۱۴۴۳- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً مِنْ
الْأَيَّامِ بِصَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي تُدْعَى الْعَمَّةُ
فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى قَالَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ نَامَ النِّسَاءُ وَالصَّبَاةُ فَخَرَجَ رَسُولُ

دیتا ہوں تو اس نے کہا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں اس پر کہ میں
نے بھی سنا ہے یہ نبی سے کہ فرماتے تھے ایسے اسی مکان میں جہاں
سے تم نے آپ سے سنا ہے۔

۱۴۳۸- ابو بکر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم
ﷺ نے فرمایا جس نے دو ٹھنڈی نمازیں (ظہر عصر) پڑھیں وہ
جنت میں جائے گا۔

۱۴۳۹- ہمام سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: مغرب کا اول وقت غروب شمس

سے ہے

۱۴۴۰- سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہمیشہ مغرب کی نماز پڑھا کرتے تھے جب آفتاب ڈوب جاتا
اور پردہ میں چھپ جاتا تھا۔

۱۴۴۱- رافع کہتے ہیں کہ ہم مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ کے
ساتھ پڑھ کر پھرتے اور ہم میں سے ہر ایک اپنے تیر گرنے کی جگہ
دیکھ سکتا تھا (یعنی اتنی روشنی ہوتی تھی)۔

۱۴۴۲- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس سند سے
بھی مروی ہے۔

باب: عشاء کا وقت اور اس میں تاخیر کرنے کا بیان

۱۴۴۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء میں دیر کی جسے لوگ
عمتہ کہتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلے یہاں تک
کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ عورتیں اور لڑکے
سو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا آپ نے

اللہ ﷻ فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ حِينَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ
 ((مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرَكُمْ))
 وَذَلِكَ قِيلَ أَنْ يَحْتَسِبُوا الْإِسْلَامَ فِي النَّاسِ زَادَ
 حَرَمُهُ فِي زَوَائِهِ قَالَ ابْنُ شَيْهَابٍ وَذَكَرَ لِي أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ
 تَنْتَظِرُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الصَّلَاةِ)) وَذَلِكَ
 حِينَ صَاحَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

۱۴۴۴- عَنْ ابْنِ شَيْهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ
 وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الزُّهْرِيِّ وَذَكَرَ لِي وَمَا بَعْدَهُ
 ۱۴۴۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
 أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى
 ذَهَبَ عَائِمَةُ اللَّيْلِ وَحَتَّى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ
 خَرَجَ فَصَلَّى فَقَالَ ((إِنَّهُ لَوْ فَتَحَا لَوْلَا أَنْ أَشَقُّ
 عَلَى أُمَّتِي)) وَبِهِ حَدِيثُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ لَوْلَا أَنَّ
 يَشُقُّ عَلَى أُمَّتِي.

۱۴۴۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُمَا قَالَ مَكُنَّا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ
 فَخَرَجَ إِلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ فَلَا
 نَذَرِي أَشْيَئَ شَعَلَهُ فِي أَهْلِهِ أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ فَقَالَ
 حِينَ خَرَجَ ((إِنَّكُمْ تَنْتَظِرُونَ صَلَاةَ مَا
 يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِينٍ غَيْرَكُمْ وَلَوْلَا أَنْ يُثْقَلَ عَلَى
 أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هَذِهِ السَّاعَةَ)) ثُمَّ أَمَرَ
 الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَلَّى.

مسجد والوں سے جب نکلے کہ سوا تمہارے کوئی اس نماز کا انتظار
 نہیں کرتا (یہ بشارت دی کہ لوگ خوش ہو جائیں) اور یہ واقعہ
 لوگوں میں اسلام پھیلنے سے پہلے کا تھا۔ حرمہ نے اپنی روایت میں
 یہ بات زیادہ کی کہ ابن شہاب نے کہا اور ذکر کیا مجھ سے بھی راوی
 نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کو یہ
 جانتے نہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کا تقاضا
 کرو اور یہ تب فرمایا کہ جب عمر نے پکارا تھا۔
 ۱۳۴۳- اس سند کے ساتھ بھی نہ کوہ بالا روایت مروی ہے۔

۱۳۴۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک
 رات رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء میں دیر لگائی یہاں تک کہ
 رات کا بڑا حصہ گزر گیا اور مسجد میں جو لوگ تھے سو گئے پھر آپ
 نکلے اور فرمایا اس کا وقت یہی ہے اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میں
 اپنی امت پر مشقت ڈالوں۔ اور عبد الرزاق کی روایت میں ہے
 کہ اگر میری امت پر مشقت نہ ہوتی۔

۱۳۴۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہم ایک دن
 ٹھہرے رہے نماز عشاء کے واسطے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کرتے
 تھے پھر آپ ہماری طرف نکلے جب تمہاری رات گزر گئی یا اس کے
 بعد پھر ہم نہیں جانتے کہ آپ کو اپنے گھر میں کچھ کام ہو گیا تھا یا
 کچھ اور تھا۔ پھر فرمایا آپ نے جب نکلے کہ تم انتظار کرتے تھے
 ایسی نماز کا کہ تمہارے سوا کوئی دین والا اس کا انتظار نہیں کرتا تھا
 اگر میری امت پر بار نہ ہوتا تو میں ہمیشہ ان کے ساتھ اسی وقت یہ
 نماز پڑھا کرتا۔ پھر مؤذن کو حکم فرمایا اس نے اقامت کہی اور آپ
 نے نماز پڑھی۔

(۱۳۴۵) یہ جو فرمایا کہ اس کا وقت یہی ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ بعد نصف لیل کے وقت ہے بلکہ مراد یہی ہے کہ نصف لیل تک تاخیر
 نہ کرنا دہے اور ٹٹ تک وقت مختار ہے۔ چنانچہ اور روایوں میں اس کی تصریح آچکی ہے۔

۱۳۳۷- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن عشاء کی نماز کے وقت کسی کام میں مشغول ہو گئے اور اس میں دیر کی یہاں تک کہ ہم سو گئے مسجد میں اور پھر جا گئے پھر سو گئے اور پھر جا گئے۔ پھر ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا مین والوں میں سے کوئی بھی آج کی رات اس نماز کے انتظار میں نہیں ہے سوا تمہارے۔

۱۳۳۸- ثابت نے کہا لوگوں نے انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی کا حال پوچھا تو انھوں نے کہا کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے دیر کی عشاء میں نصف شب تک یا نصف شب کے قریب تک پھر آپ آئے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو رہے اور تم جب تک نماز کے منتظر ہو گویا نماز میں ہو (یعنی ثواب کی وجہ سے) پھر کہا انسؓ نے گویا میں اب دیکھتا ہوں آپ کی انگوٹھی کی چمک جو چاندی کی تھی اور انھوں نے بایں ہاتھ کی چھنگلیا سے اشارہ کیا (یعنی انگوٹھی اسی انگلی میں تھی)۔

۱۳۳۹- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے ایک شب رسول اللہ ﷺ کا یہاں تک انتظار کیا کہ آدمی رات کے قریب ہو گئی۔ پھر آپ تشریف لائے اور نماز ادا کی اور ہماری طرف متوجہ ہوئے گویا کہ میں اب دیکھ رہا ہوں آپ کے ہاتھ میں آپ کی انگوٹھی کی چمک کو اور وہ چاندی کی تھی۔

۱۳۵۰- قرۃ سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے لیکن انہوں نے ان الفاظ کا ذکر نہیں کیا کہ آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے۔

۱۳۵۱- ابو موسیٰ نے کہا کہ میں اور میرے رفیق جو کشتی میں آئے تھے یہ سب بھیج کی کسر ملی زمین میں اترے ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تھے اور ہم میں سے ایک جماعت عشاء کے وقت ہر روز رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں باری باری سے آتی تھی۔ سو

۱۴۴۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِلَ عَلَيْهَا لَيْلَةً فَأَحْرَهَا حَتَّى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ((لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْآرَاضِ اللَّيْلَةَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ))

۱۴۴۸- عَنْ ثَابِتٍ أَنَّهُمْ سَأَلُوا أَنَسًا عَنْ حَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْمَرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ أَوْ كَأَنَّهُ يَذْهَبُ شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ ((إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا وَتَأَمَّلُوا وَإِنكُمْ لَمْ تَوَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتَظَرْتُمْ الصَّلَاةَ)) قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْتَظِرُ إِلَى وَبَيْسِ حَاتَمٍ مِنْ فَضَّةٍ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُسْرَى بِالْخَنْصَرِ

۱۴۴۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَظَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً حَتَّى كَانَ قَرِيبَ مِنْ يَصْغَبُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَكَأَنَّمَا أَنْتَظِرُ إِلَى وَبَيْسِ حَاتَمٍ فِي يَدِهِ مِنْ فَضَّةٍ

۱۴۵۰- عَنْ قُرَّةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ

۱۴۵۱- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الَّذِينَ قَدِمُوا مَعِيَ فِي السَّيْفِيَّةِ نُزُولًا فِي بَيْتِغِ بِطَحَانَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ فَكَانَ يَنْتَظِرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

ایک دن میں چند ساتھیوں کے ساتھ حاضر خدمت ہوا اور آنحضرتؐ کو کچھ کام تھا کہ اس میں مشغول تھے یہاں تک کہ نماز میں دیر ہوئی اور رات نصف کے قریب ہو گئی پھر رسول اللہ ﷺ نکلے اور سب کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر جب فارغ ہوئے تو حاضرین سے فرمایا: زنا خیر و میں تم کو خبر دیتا ہوں اور تم کو بشارت ہو کہ تمہارے اوپر اللہ کا احسان یہ تھا کہ اس وقت تمہارے سوا کوئی آدمی نماز نہیں پڑھتا یا فرمایا کہ اس وقت تمہارے سوا کسی نے نماز نہیں پڑھی۔ راوی کہتا ہے میں نہیں جانتا ان دونوں میں سے کون سی بات کہی۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کے سننے کے سبب خوشی خوشی واپس پھرے۔

۱۳۵۲- ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے کہا کہ تمہارے نزدیک کون سا وقت بہتر ہے کہ میں اس وقت عشاء کی نماز پڑھا کروں جس کو لوگ عتمہ کہتے ہیں خواہ امام ہو کہ خواہ تنہا؟ سو عطاء نے کہا کہ میں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ایک رات نبیؐ نے عشاء کی نماز میں دیر کی یہاں تک کہ لوگ سو گئے اور پھر جاگے اور پھر سو گئے اور پھر جاگے۔ پھر عمر بن خطابؓ نے کہا کہ نماز (یعنی پکارا کہ نماز کا وقت ہو گیا) پھر عطاء نے کہا کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ نکلے رسول اللہ ﷺ گویا کہ میں اب آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ سر مبارک سے آپ کے پانی نیک رہا تھا آپ اپنے سر کے اوپر ہاتھ رکھے ہوئے تھے اور آپ نے فرمایا کہ اگر میری امت پر بار نہ ہوتا تو میں انہیں حکم کرتا کہ وہ اس نماز کو اسی وقت پڑھا کرتے۔ ابن جریج نے کہا کہ میں نے عطاء سے کیفیت پوچھی کہ نبیؐ نے اپنے سر پر ہاتھ کیوں کر رکھا تھا اور ابن عباسؓ نے تم کو کیوں کر بتایا تھا؟ سو عطاء نے اپنی انگلیاں تھوڑی سی کھولیں پھر اپنی

عِندَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ نَفَرُ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو مُوسَى فَوَاقَفْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَأَصْحَابِي وَلَهُ بَعْضُ الشُّعْلِ فِي أَمْرِهِ حَتَّى أَغْتَمَ بِالصَّلَاةِ حَتَّى الْبَهَارِ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ ((عَلَى رَسُولِكُمْ أَغْلَمُكُمْ وَأَبْشَرُوا أَنِّ مِنْ بَغْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ)) أَوْ قَالَ ((مَا صَلَّيْتُ هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ)) لَأَنْذِرِي أَيُّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَرَجَعْنَا فَرَجِحِينَ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۱۴۵۲- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيُّ حِينٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أَصَلِّيَ الْعِشَاءَ لَيْلِي يَقُولُهَا النَّاسُ الْعَمَّةُ إِنَّمَا وَعِلُّوْا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَغْتَمَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ الْعِشَاءَ قَالَ حَتَّى رَفَدَ نَاسٌ وَاسْتَيْقَفُوا وَرَفَدُوا وَاسْتَيْقَفُوا فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ الصَّلَاةُ فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَخَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ أَلَا نَ بَقِطُ رَأْسَهُ مَاءً وَأَصَابِعُهُ يَدَهُ عَلَى شِقِّ رَأْسِهِ قَالَ ((لَوْلَا أَنِّي يَشُقُّ عَلَيَّ أُمَّيِّ لَمَرُّهُمْ أَنِّي يُصَلُّوْهَا كَذَلِكَ)) قَالَ فَاسْتَبْثُ عَطَاءٌ كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ كَمَا أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَبَضَ لِي عَطَاءُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِنْ تَبْدِيلِهِ ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ

(۱۳۵۲) ☆ سر پر ہاتھ رکھنے کی حیثیت جو ابن جریج نے دریافت کی یہ محض محبت اور عشق کی بات تھی اور اس کی تفصیل

عَلَى قَرْنِ الرَّاسِ ثُمَّ صَهَّاءَ مِعْرَهَا كَذَلِكَ عَلَى
الرَّاسِ حَتَّى مَسَتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي
الْوَجْهَ ثُمَّ عَلَى الصَّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللَّحْيَةِ لَا يُقَصِّرُ
وَلَا يَنْطِيشُ بَشْيَاءٍ إِلَّا كَذَلِكَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَيْفَ
ذَكَرَ لَكَ أَعْرَافَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيَتَّبِعَ قَالَ لَا أَذْرِي قَالَ عَطَاءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ
أُصَلِّيَهَا بِأَمَامَا وَجِلُوا مُؤَخَّرَةً كَمَا صَلَّاهَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَّبِعَ فَإِنْ شَقَّ عَلَيْكَ
ذَلِكَ جِلُوا أَوْ عَلَى النَّاسِ فِي الْجَمَاعَةِ وَأَنْتَ
بِأَمَامِهِمْ فَصَلَّاهَا وَسَطًا لَا مُعَجَّلَةً وَلَا مُؤَخَّرَةً.

۱۴۵۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ.

۱۴۵۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَاةَ
نَحْوًا مِنْ صَلَاتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَمَّةَ بَعْدَ
صَلَاتِكُمْ شَيْئًا وَكَانَ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ وَفِي رِوَايَةٍ
أُبَي كَامِلٍ يُخَفِّفُ.

۱۴۵۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا
تَغْلِبَنَّكَ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ إِلَّا بِهَا
الْعِشَاءُ وَهُمْ يُغْلِبُونَ بِاللَّيْلِ)).

۱۴۵۶- عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَغْلِبَنَّكَ الْأَعْرَابُ
عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ الْعِشَاءَ فَإِنَّهَا فِي كِتَابِ

انگلیوں کے کنارے اپنے سر پر رکھے پھر ان کو سر سے جھکایا اور
پھر ایہاں تک آپ کا گونگا کان کے اس کنارے کی طرف پہنچا
جو کنارہ منہ کی جانب ہے۔ پھر آپ کا گونگا کپٹی تک اور اڑھی
کے کنارے تک ہاتھ کسی چیز پر نہ پڑتا تھا اور نہ کسی کو پکڑتا تھا مگر
ایسا ہی میں نے عطا سے کہا کہ انھوں نے یہ بھی ذکر کیا کہ
انھوں نے اس رات میں عشاء میں کتنی دیر کی کہا میں نہیں جانتا
پھر عطا نے کہا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ میں اسی وقت نماز پڑھا
کرداں امام ہو کر یا تہجد پیر کے جیسے ادا کیا ہے اس کو نبی نے اس
رات میں اور اگر تم پر بارگزرے یا لوگوں پر بار ہو اور تم ان کے امام
ہو تو اس کو متوسط وقت میں ادا کیا کرو نہ جلدی نہ دیر کر کے۔

۱۳۵۳- جابر بن سمرہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نماز عشاء میں
تاخیر کیا کرتے تھے۔

۱۳۵۴- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تمہاری مثل نماز پڑھا کرتے تھے اور عشاء کی نماز
میں تمہاری بہ نسبت ذرا دیر کیا کرتے تھے اور نماز بلکی پڑھتے
تھے اور ابوالکامل کی روایت میں تخفیف کا لفظ ہے اس کے معنی
بھی وہی ہیں۔

۱۳۵۵- عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا
ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ تم پر گنوار لوگ غالب نہ ہوں کہ منادیں
تمہاری نماز عشاء کے نام کو۔ اس لیے کہ وہ انہوں کے دودھ دہنے
میں دیر کیا کرتے ہیں (یعنی اسی وجہ سے وہ عشاء کو عتمہ کہتے ہیں)۔

۱۳۵۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا کہ تم پر گنوار لوگ عشاء کی نماز کے نام پر غالب نہ ہوں۔
اس لیے کہ وہ اللہ کی کتاب میں عشاء ہے۔ اس لیے کہ وہ انہیں

تھوڑے اور فاصل میں یہ بات ہے کہ اپنے نبی کے احوال کو ضبط رکھتی ہے۔

(۱۳۵۶) یعنی عشاء کی نماز کو عشاء ہی کہو جسے گنوار لوگ عتمہ کہتے ہیں۔ اور اصل لغت میں عتمہ دیر کرنے کو کہتے ہیں چونکہ یہ

اللَّهِ الْعِشَاءُ وَإِنَّهَا تُعْمِدُ بِحِلَابِ الْإِبِلِ))

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّكْبِيرِ بِالصُّبْحِ فِي
أَوَّلِ وَقْتِهَا وَهُوَ التَّغْلِيصُ وَبَيَانُ قَدَرِ

الْقِرَاءَةِ فِيهَا

۱۴۵۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ نِسَاءَ
الْمُؤْمِنَاتِ كُنَّ يُصَلِّينَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعْنَ مُتَلَفَعَاتٍ يَمْزُو طُهُنَّ
لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ.

۱۴۵۸- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ
كَانَ نِسَاءُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ يُشْهَدْنَ الْفَجْرَ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَلَفَعَاتٍ يَمْزُو طُهُنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ
إِلَى بُيُوتِهِنَّ وَمَا يَعْرِفُهُنَّ مِنْ تَغْلِيصِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ

۱۴۵۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفَعَاتٍ يَمْزُو طُهُنَّ مَا
يَعْرِفُهُنَّ مِنَ الْغُلَسِ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ فِي رَوَاتِهِ
مُتَلَفَعَاتٍ.

۱۴۶۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْهُمَا فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ
بِالْحَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبُ إِذَا

کے دوپہے میں دیر کرتے ہیں۔

باب: صبح کی نماز کے لیے سویرے جانے اور اس کی
قرأت کے بیان میں

۱۳۵۷- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ مومن عورتیں نماز پڑھتی تھیں صبح کی رسول اللہ ﷺ کے
ساتھ پھر اپنی چادروں میں لپی ہوئی لوٹی تھیں کہ انکو کوئی نہیں
پچپاتا تھا (یعنی نماز کے بعد اتانہ دیر ہوتا تھا)۔

۱۳۵۸- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مومن
بیمیاں اپنی چادروں میں لپی ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ (نماز پڑھنے کے لیے) نماز فجر میں حاضر ہوتی تھیں اور
پھر اپنے گھروں کو لوٹ جاتی تھیں اور نبی کے سویرے نماز پڑھ
لینے کے سبب سے پچپانی نہ جاتی تھیں۔

۱۳۵۹- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح ادا کرتے تھے اور عورتیں اپنی
چادروں میں لپی ہوئی جاتی تھیں اور اندھیرے میں پچپانی نہ جاتی
تھیں اور انصاری نے اپنی روایت میں متلفعات کہا ہے۔ اس کے
معنی بھی وہی لپی ہوئیں کے ہیں۔

۱۳۶۰- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز
دوپہر کے وقت اور نہایت گرمی میں (یعنی بعد زوال کے) پڑھا
کرتے تھے اور عصر ایسے وقت میں کہ آفتاب صاف ہوتا اور

دن گوارا لوگ اونٹنیوں کے دودھ دہنے میں دیر کرتے تھے اس لیے دو عشا کی نماز کو عتہ کہتے ہیں۔

(۱۳۵۷) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فجر کی نماز نہایت اول وقت اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے اور امام مالک اور امام شافعی اور احمد اور
جمہور کا یہی مذہب ہے اور اس حدیث سے عورتوں کا نماز میں حاضر ہونا بھی ثابت ہوا اگر قنوت کا کچھ خوف نہ ہو۔

(۱۳۶۰) ☆ اس سے ثابت ہوا کہ ظہر اول وقت ادا کرنا مستحب ہے اور مغرب بحر و غروب آفتاب اور عشا میں جماعت کے حضور اور ان کی
ناظر داری ضروری ہے۔

مغرب جب کہ آفتاب ڈوب جاتا اور عشاء میں کبھی تاخیر کرتے اور کبھی اول وقت پڑھتے۔ جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے اول وقت پڑھتے اور جب دیکھتے کہ لوگ دیر میں آئے تو دیر کرتے اور صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کرتے تھے۔

۱۳۶۱- محمد بن عمرو بن حسن بن علی نے کہا کہ حجاج نمازوں میں دیر کرتا تھا تو ہم نے جاڑے پوچھا تو انھوں نے وہی روایت بیان کی جو ابھی اوپر گزری ہے جس کو غندر نے روایت کیا ہے۔

۱۳۶۲- سیار بن سلام نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ وہ پوچھتے تھے ابو ہریرہؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا حال؟ شعبہ نے کہا کیا تم نے ابو ہریرہؓ سے سنا؟ انھوں نے کہا کہ گویا میں ابھی سن رہا ہوں (یعنی مجھے ایسا یاد ہے) پھر سار نے کہا کہ میں نے اپنے باپ کو سنا کہ وہ ابو ہریرہؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا حال پوچھتے تھے تو انھوں نے کہا کہ آپ پر ہوند رکھتے تھے اگر عشاء میں آدھی رات تاخیر ہو جائے اور اس سے پہلے سوئے کو اچھانہ جانتے تھے اور نہ اس کے بعد باتیں کرنے کو۔ شعبہ نے کہا کہ میں پھر ان سے (یعنی سیار سے) ملا اور پوچھا تو انھوں نے کہا کہ ظہر اس وقت پڑھتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا اور عصر جب کہ آدی جاتا (یعنی عصر کی نماز کے بعد) مدینہ کے کنارے تک اور آفتاب میں گرمی رہتی اور کہا کہ مغرب کو میں نہیں جانتا کہ کیا کر کیا۔ میں نے ان سے پھر ملاقات کی اور پوچھا تو انھوں نے کہا کہ صبح ایسے وقت پڑھتے کہ نماز کے بعد آدی اپنے ہم نشین کو دیکھتا جس کو پہچانتا تھا تو اس کو پہچان لیتا اور اس میں ساٹھ آیتوں سے سو آیتوں تک پڑھتے۔

۱۳۶۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ

وَجَبَتْ وَالْعِشَاءُ أَتَيْنَا يُؤَخِّرُهَا وَأَتَيْنَا نَعْلُ كَانَ إِذَا رَأَيْنَا قَدْ اجْتَمَعُوا عَجَلًا وَإِذَا رَأَيْنَا قَدْ أَتَيْنَا أُخَّرَ وَالصُّبْحُ كَانُوا أَوْ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيَهَا بَعْلَسَ

۱۴۶۱- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ غَفْوِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ الْحَجَّاجُ يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ فَسَأَلْنَا حَازِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ غَنْدَرٍ.

۱۴۶۲- عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ فَقَالَ كَأَنَّمَا أَسْمَعُكَ السَّاعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ لَا يَلْبِسُ بَعْضَ تَأْخِيرِهَا قَالَ يَغْنِي الْعِشَاءُ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَلَا يُجِبُ النَّوْمُ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثُ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ يَذْهَبُ الرَّحْلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَالْمَغْرِبَ لَا أَذْرِي أَيَّ حِينَ ذَكَرَ قَالَ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّحْلُ فَيَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ حَلِيبٍ الَّذِي يَعْرِفُ فَيَعْرِفُهُ قَالَ وَكَانَ يَفْرَأُ فِيهَا بِالسُّنَنِ إِلَى الْإِمَامَةِ

۱۴۶۳- عَنْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ

(۱۳۶۲) ☆ عشاء سے پہلے سوئے کو اس لیے کر دیا جانتے تھے کہ اس میں نماز قضا ہونے یا عتد اور عمدہ وقت کے نکل جانے کا احتمال ہے اور اس کے بعد باتوں کو اس لیے پراہانہ تھے کہ احتمال ہے کہ زیادہ جاگے اور تھجہ کو نہ اٹھ سکے یا زیادہ جاگے کے سبب سے دن کے ضروری کاموں میں

علیہ وسلم پرواہ نہ رکھتے تھے اگر عشاء میں آدمی رات تک تاخیر ہوتی اور اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد باتوں کو برا جانتے۔ شعبہ نے کہا کہ میں ان سے پھر ملا تو انھوں نے کہا یہ تہائی رات تک۔

۱۳۶۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز تہائی رات میں پڑھتے تھے اور اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد باتیں کرنے کو برا جانتے تھے اور نماز فجر میں سو آیتوں سے ساٹھ تک پڑھتے اور ایسے وقت فارغ ہوتے کہ ایک دوسرے کا چہرہ پہچان لیتا۔

باب: عمدہ وقت سے نماز کی تاخیر مکروہ ہے اور جب امام ایسا کریں تو لوگ کیا کریں؟

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَأَخَّرُ تَأْخِيرَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَيَّ يَصْغُرُ اللَّيْلُ وَكَانَ لَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ أَوْ ثَلَاثَ اللَّيْلِ.

۱۴۶۴- عَنْ بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ إِلَى ثَلَاثِ اللَّيْلِ وَيَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَغْفِرُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْعِيَاةِ إِلَى السَّيِّئِ وَكَانَ يَنْصَرِفُ حِينَ يَغْرُبُ بَعْضُنَا وَحَةً بَعْضٍ.

بَابُ كَرَاهِيَةِ تَأْخِيرِ الصَّلَاةِ عَنْ وَقْتِهَا الْمُخْتَارِ وَمَا يَقْعَلُهُ الْمَأْمُومُ إِذَا أَخَّرَهَا

الْإِمَامُ

۱۳۶۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کیا کرو گے جب تمہارے اوپر ایسے امیر ہو گئے کہ نماز آخر وقت ادا کریں گے یا فرمایا نماز کو مار ڈالیں گے اس کے وقت سے؟ میں نے عرض کیا کہ پھر آپ مجھ کو کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے وقت پر ادا کر لینا پھر اگر ان کے ساتھ بھی اتفاق ہو تو پھر پڑھ لینا کہ وہ تمہارے لیے نفل ہو جائیں گے اور خلف جو راوی ہے اس نے عن وقتہا کا لفظ راویت نہیں کیا۔

۱۳۶۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابوہریرہ! میرے بعد ایسے حاکم ہوں گے کہ وہ نماز کو مار ڈالیں گے (یعنی آخر وقت پڑھیں گے) تو تم اپنی نماز اپنے وقت پر

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَيْفَ تَكُونُ أَمَّا تَكُونُ عَلَيْكَ أَمْرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا)) أَوْ يُعَيِّتُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ قُلْتُ فَمَا أَفْعَلُ قَالَ ((صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قُفِّيَهَا فَإِنْ أَذَرَ كَتَمَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ)) وَلَمْ يَذْكُرْ خَلْفَ عَنْ وَقْتِهَا.

۱۴۶۶- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أَمْرَاءُ

(۱۳۶۵) کہہ کر انہوں نے کہا کہ تاخیر سے تاخیر کرنا اس لیے کہ جب امام عمدہ وقت سے تاخیر کریں تو ہم اکیلے پڑھ لو پھر اگر جماعت میں جانا ہو تو دوبارہ ادا کر لو کہ جماعت میں پکھڑ نہ پڑے اور فقہ کی نوبت نہ آئے اور فجر اور عصر کے بعد دوبارہ اعادہ نہ کرے اس لیے کہ ان کے بعد نفل جائز نہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض وہی ہے جو پہلے ادا کیا۔

پڑھ لیا کرتا۔ پھر اگر انھوں نے وقت پر پڑھی تو خیر نہیں تو وہ نماز جو ان کے ساتھ تم نے پڑھی وہ نفل ہو گئی اور نہیں تو تم نے اپنی نماز کو بچا لیا۔

۱۴۶۷- ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے دوست (یعنی رسول اللہ ﷺ) نے مجھے وصیت فرمائی کہ میں حاکم کی بات سنوں اور اس کا کہا مانوں اگرچہ ایک ہاتھ پیر کتا ہو اعلان ہو اور یہ کہ میں اپنے وقت پر نماز پڑھوں پھر اگر لوگوں کو پاؤ کہ وہ نماز پڑھ چکے تو تو نے اپنی نماز پہلے ہی محفوظ کر لی اور نہیں تو وہ تیرے لیے نفل ہو گئی (یعنی جو دوبارہ ان کے ساتھ پڑھی)۔

۱۴۶۸- ابوذر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور میری راہ پر ہاتھ مارا کہ کیا کرے گا تو جب ایسے لوگوں میں رہ جائے گا جو نماز میں دیر کریں گے اس کے وقت سے؟ تو انھوں نے عرض کی کہ آپ کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم اپنے وقت پر نماز ادا کر لیا اور اپنے کام کو چلے جانا پھر اگر تکبیر ہو اور تم مسجد میں ہو تو لوگوں کے ساتھ بھی پڑھ لو۔

۱۴۶۹- ابو العالیہ نے کہا ابن زیاد نے ایک دن دیر کی اور عبد اللہ بن صامت میرے پاس آئے اور میں نے ان کے لیے کرسی ڈال دی۔ وہ اس پر بیٹھے اور میں نے ان سے ابن زیاد کے کام کا ذکر کیا تو انھوں نے ہونٹ چبائے (یعنی افسوس اور غصہ سے) اور میری راہ پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے ابوذر سے پوچھا جیسے تم نے پوچھا سو انھوں نے میری راہ پر مارا جیسے میں نے تمہاری راہ پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا تو آپ نے میری راہ پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تمہاری راہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ نماز پڑھ لینا تو نے وقت پر۔ پھر اگر تجھ کو ان کے ساتھ بھی نماز ملے تو پھر ان کے ساتھ بھی پڑھ لے اور یہ نہ کہہ کہ میں پڑھ چکا ہوں اب نہیں پڑھتا (کہ اس طرح بیعت

يُحِبُّونَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قِيَهَا فَإِنْ صَلَّيْتَ لَوْ قِيَهَا كَأَنَّكَ لَكَ نَافِلَةٌ وَإِلَّا كُنْتَ قَدْ أَخْرَزْتَ صَلَاتَكَ)۔

۱۴۶۷- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ عَطِيَّةَ أَوْصَانِي أَنْ أَسْمَعَ وَأَطِيعَ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا مُجْدَعًا الظُّرُوفِ وَأَنْ أَصَلِّيَ الصَّلَاةَ لَوْ قِيَهَا ((فَإِنْ أَذْرَكَتَ الْقَوْمَ وَقَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ أَخْرَزْتَ صَلَاتَكَ وَإِلَّا كَأَنَّكَ لَكَ نَافِلَةٌ))۔

۱۴۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ فَجَذِي ((كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقِيهَا)) قَالَ قَالَ مَا تَأْمُرُ قَالَ ((صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قِيَهَا ثُمَّ اذْهَبْ لِخَاجِكَ فَإِنْ أَقِمْتَ الصَّلَاةَ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ))۔

۱۴۶۹- عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبُرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادُ الصَّلَاةَ فَخَاتَمِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ فَأَلْفَيْتُ لَهُ كُرْمِيًّا فَحَلَسَ عَلَيْهِ فَذَكَرْتُ لَهُ صَبِيعَ ابْنِ زِيَادٍ فَقَضَى عَلَى شَفِيئِهِ وَضَرَبَ فَجَذِي وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتِي فَضَرَبَ فَجَذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَجَذِي وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتِي فَضَرَبَ فَجَذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَجَذِي وَقَالَ ((صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قِيَهَا فَإِنْ أَذْرَكَتَ الصَّلَاةَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا أَصَلِّي))۔

میں پھوٹ پڑے گی۔

۱۳۷۰- ابو ذرؓ نے کہا کہ کیا ہوگا جب تو باقی رہے گا ایسے لوگوں میں جو نماز میں اپنے وقت سے دیر کرتے ہیں؟ تو تم نماز اس کے وقت پر پڑھ لینا پھر اگر تکبیر ہو تو لوگوں کے ساتھ بھی پڑھ لے۔ اس لیے کہ اس میں شکی کی زیادتی ہے۔

۱۳۷۱- ابو العالیہؓ نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن حاتم سے کہا کہ ہم جمعہ کے دن حاکموں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور وہ نماز کو آخر وقت ادا کرتے ہیں۔ ابو العالیہؓ نے کہا کہ عبد اللہ نے میری رائے پر ایک ہاتھ مارا کہ میرے درد ہوئے لگا اور کہا کہ میں نے ابو ذرؓ سے اسی بات کو پوچھا تھا تو انھوں نے بھی میری رائے پر مارا اور کہا کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اسی بات کو پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنے منوں وقت پر نماز پڑھ لیا کرو اور ان کے ساتھ کی نماز کو نفل کر دیا کرو۔ (راوی نے) کہا کہ عبد اللہ نے کہا کہ مجھ سے ذکر کیا گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی ابو ذرؓ کی رائے پر ہاتھ مارا تھا۔

باب: نماز جماعت کی فضیلت اور اس کی ترک ندامت

اور اس کے فرض کفایہ ہونے کا بیان

۱۳۷۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے شخص کی نماز سے بچپس درجہ بڑھ کر ہے۔

۱۳۷۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے کی نماز پر بچپس درجہ افضل ہے اور فرشتے رات کے اور دن کے نماز فجر میں جمع ہوتے ہیں۔ ابو ہریرہؓ نے کہا اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو کہ قرآن فجر کا حاضر ہونے کا سبب ہے۔

۱۴۷۰- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ ((كَيْفَ أَتَمُّ أَوْ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخَّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَفِيهَا فَضْلُ الصَّلَاةِ لَوْفِيهَا ثُمَّ إِنَّ أَقِيمَتِ الصَّلَاةَ فَضْلَهُمْ فَإِنَّهَا زِيَادَةٌ خَيْرٌ)) .

۱۴۷۱- عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الزُّرَّاءِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ صَلَّى يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَلْفَ أَمْرَاءَ فَيُؤَخَّرُونَ الصَّلَاةَ قَالَ فَضْرَبَ فَعِذِي ضَرْبَةً أَوْجَعَنِي وَقَالَ سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنْ ذَلِكَ فَضْرَبَ فَعِذِي وَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((صَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْفِيهَا وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ نَافِلَةً قَالَ وَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ لِي أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضْرَبَ فَخَذَّ أَبِي ذَرٍّ)) .

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَبَيَانِ

التَّشْدِيدِ فِي التَّخَلُّفِ عَنْهَا

۱۴۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَخَذَهُ بِخَمْسَةِ وَعِشْرِينَ جُزْءًا)) .

۱۴۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((تَفْضُلُ صَلَاةٍ فِي الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَخَذَهُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ جُزْءًا قَالَ وَتَجْمَعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَفَرَعُوا إِنْ شِئْتُمْ

وَقَرَأَنَ الْقُسْفَرِ إِنَّ قُرْآنَ الْقُسْفَرِ كَانَ مَشْهُودًا.

۱۴۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَبْدُلُ حَدِيثَ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ((بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا)).

۱۴۷۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَعْدِلُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ)).

۱۴۷۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صَلَاةُ مَعَ الْإِمَامِ أَفْضَلُ مِنْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ صَلَاةً يُصَلِّيَهَا وَحْدَةً)).

۱۴۷۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً)).

۱۴۷۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَةً سَبْعًا وَعِشْرِينَ)).

۱۴۷۹- عَنْ ابْنِ تَمِيمٍ عَنْ أَبِيهِ ((بِضْعَا وَعِشْرِينَ)) وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَةٍ ((سَبْعَا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً)).

۱۴۸۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((بِضْعَا وَعِشْرِينَ)).

۱۴۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدَّ نَاسًا فِي بَعْضِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَحْالِفَ إِلَى رَجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنْهَا فَأَمُرَ بِهِمْ فَيُحْرَقُوا عَلَيْهِمْ بِحُزْمِ الْحَطَبِ))

۱۳۷۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی روایت کی گئی ہے۔

۱۳۷۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے شخص کی پچیس نمازوں کے برابر ہے۔

۱۳۷۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام کے ساتھ ایک نماز اکیلے کی پچیس نماز سے افضل ہے۔

۱۳۷۷- ابن عمر رضی اللہ عنہم راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے نماز سے ستائیس درجہ افضل ہے۔

۱۳۷۸- ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ ہے۔

۱۳۷۹- ابن تیمیہ نے اپنے باپ سے اسی روایت میں نہیں پرکھی درجہ روایت کی اور ابو بکر نے اپنی روایت میں ستائیس درجہ روایت کی۔

۱۳۸۰- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے میں پرکھی درجہ فرمائے۔

۱۳۸۱- ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض لوگوں کو کسی نماز میں نہ پایا تو فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ ایک شخص کو حکم کروں کہ نماز کی امامت کرے اور میں جاؤں ان کی طرف جو نماز میں نہیں آئے اور حکم کروں کہ لکڑیوں کا ایک ڈھیر لگا کر ان کے گھروں کو جلا دیں اور اگر کوئی شخص ایک ہڈی فریب جانور کی پائے تو

ضرور آئے مراد رکھتے تھے آپ نماز عشاء کو (یعنی نماز کو نہیں آتے اور ہڈی سن کر دوڑتے ہیں)۔

۱۳۸۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز عشاء اور فجر منافقوں پر بہت بھاری ہے۔ اگر اس کا اجر جائے تو گھٹنوں کے بل چل کر آتے اور میں نے تو ارادہ کیا کہ نماز کا حکم دوں کہ قائم کی جائے اور ایک شخص کو کہوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر چند لوگوں کو ساتھ لے کر جاؤں کہ ایک ڈھیر لکڑیوں کا لے کر جو لوگ نماز میں نہیں آئے ان کے گھروں کو جلا دوں۔

۱۳۸۳- ابوہریرہ نے رسول اللہ ﷺ سے کئی احادیث روایت کیں اور یہ بھی روایت کہ آپ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ اپنے جوانوں کو حکم دوں کہ لکڑیوں کا ڈھیر لگائیں اور ایک شخص کو حکم کروں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور لوگوں سمیت گھروں کو جلا دوں (یعنی جو نماز میں نہیں آئے)۔

۱۳۸۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

۱۳۸۵- عید اللہ نے نبی سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جو لوگ جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے ہیں ان کے حق میں ارادہ کرنا ہوں کہ حکم کروں ایک شخص کو جو لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں جلا دوں ان لوگوں کے گھر جو جمعہ میں نہیں آئے ہیں۔

باب: جو شخص اذان کی آواز سنے اس پر مسجد میں آنا واجب ہے

۱۳۸۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی

((بَيُوتُهُمْ وَلَوْ عَلِمَ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِينًا لَمْ يَشْهَدْهَا يَعْنِي صَلَاةَ الْعِشَاءِ))

۱۴۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ أَثْقَلَ صَلَاةُ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ خَوْفًا وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ بِالصَّلَاةِ فَتَقَامَ ثُمَّ أُمَرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْطَلِقَ مَعِي بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حِزْمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحْرَقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتُهُمْ بِالنَّارِ))

۱۴۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَخَابِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ فَيُنَادِيَ أَنْ يَسْتَعِدُّوا لِي بِحِزْمٍ مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ أُمَرَ رَجُلًا يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ تُحْرَقُ بُيُوتٌ عَلَى مَنْ فِيهَا))

۱۴۸۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ النَّاصِمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحُوهُ

۱۴۸۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَحَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ رَجُلًا يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحْرَقَ عَلَى رِجَالٍ يَتَحَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوتُهُمْ))

باب: يَجِبُ إِتْيَانُ الْمَسْجِدِ عَلَى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ

۱۴۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَّا النَّبِيُّ ﷺ رَجُلٌ أَعْمَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِي

(۱۳۸۶) ☆ نوٹی نے کہا ہے کہ یہ مسائل عبد اللہ بن ام مکتوم تھے۔ چنانچہ سنن ابی داؤد میں مفصل آیا ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے ان کی جو جماعت کے فرض ہونے کے قائل ہیں اور جمہور نے (یعنی جن کے نزدیک جماعت واجب ہے) یہ جواب دیا ہے کہ ان کے پوچھنے لگے

کنج کر مسجد تک لانے والا نہیں اور اس نے چاہا کہ آپ اجازت دیں تو گھر میں نماز پڑھ لیا کرے۔ آپ نے اسے اجازت دے دی پھر جب لوٹ گیا۔ آپ نے فرمایا تم اذان سنتے ہو؟ اس نے عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا تم مسجد میں آیا کرو۔

باب: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ہدایت کا راستہ ہے
۱۳۸۷- ابو الاحوص نے کہا کہ عبد اللہ نے کہا کہ ہم لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ نماز جماعت سے پیچھے نہیں رہتا مگر منافق (یعنی حاکم الامراء) کو ہم منافق جانتے ہیں (کہ جس کا اتفاق کھلا ہوا ہو یا بیمار ہو اور بیمار بھی دو شخصوں کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چلا تھا اور نماز میں تھا) یعنی رسول اللہ کے زمانہ میں) اور انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو دین اور ہدایت کی باتیں سکھائیں اور انہی ہدایت کی باتوں میں سے ہے ایسی مسجد میں نماز پڑھنا جس میں اذان ہوتی ہو۔

۱۳۸۸- عبد اللہ نے کہا کہ جس کو خوش لگے کہ اللہ سے ملاقات کرے قیامت کے دن مسلمان ہو کر تضروری ہے کہ ان نمازوں کی حفاظت کرے جہاں اذان ہوتی ہو۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لیے طریقے مقرر کر دیے اور یہ نمازیں بھی انہی میں ہیں اگر تم ان کو گھر میں پڑھو جیسے فلاں جماعت کا چھوڑنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو بے شک تم نے اپنے نبی کا طریقہ چھوڑ دیا اور اگر تم نے اپنے نبی کا طریقہ چھوڑا تو بیشک تم گمراہ ہو گئے اور

قَالَهُ يَقُوْذُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَسَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّرْحَمَنَ لَهُ يُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهِ فَرَحِمَنَ لَهُ فَلَمَّا وُلِّيْ دَعَاہُ فَقَالَ ((هَلْ تَسْمَعُ النَّدَاءَ بِالصَّلَاةِ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَاجِب))۔

بَابُ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ مِنْ سُنَنِ الْهَدٰى
۱۴۸۷- عَنْ أَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْ الصَّلَاةِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ غُلِمَ بِغَاثِهِ اَوْ مَرِيضٌ اِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمْسِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَأْتِي الصَّلَاةَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهَدٰى وَاَنَّ مِنْ سُنَنِ الْهَدٰى الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤْذَنُ فِيْهِ۔

۱۴۸۸- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَبْقٰى اللّٰهُ غَدًا مُسْتَلِمًا فَلْيَحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلٰوَاتِ حَتّٰى يَنَادٰى بِهِنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهَدٰى وَاِنَّهِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهَدٰى وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَفُضِّلْتُمْ وَمَا مِنْ

کے کامطلب تھا کہ میں گھر میں پڑھ لیا کروں اور ثواب جماعت کا پاؤں اپنے قدر کی وجہ سے تو یہ آپ نے قبول نہیں فرمایا اور تائید جمہور کی اس طور پر بھی ہوتی ہے کہ جماعت عند العذر معاف ہو جاتی ہے اس پر سب مسلمانوں کا اجماع ہے۔ اس پر دلیل عثمان بن مالک کی روایت ہے جو آگے کے باب میں آئے گی۔

(۱۳۸۷) ☆ اس حدیثوں سے جماعت میں حاضر ہونے کا وجوب ثابت ہوتا ہے اور جمہور کا یہی مذہب ہے اور اس حدیث سے مشقت اٹھا کر مسجد میں آنا ثابت ہوتا ہے۔

(۱۳۸۸) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس قدر بیمار کو بھی جماعت میں آنا مستحب ہے۔

کوئی ایسا نہیں ہے کہ طہارت کرے اور اچھی طرح طہارت کرے پھر ان مسجدوں میں سے کسی مسجد کا ارادہ کرے مگر اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر کہ وہ رکھتا ہے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک بدی گھٹاتا ہے اور ہم اپنے تئیں ایسا دیکھتے تھے کہ جماعت سے غیر حاضر نہیں ہوتا تھا مگر منافق جس کا نفاق کھلا ہوتا تھا اور آدمی دو شخصوں کے کانہوں پر ہاتھ رکھ کر چلا جاتا تھا یہاں تک کہ صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔

باب: جب مؤذن اذان دے دے تو مسجد سے نکلنے کی ممانعت

۱۳۸۹- ابو الشفاء نے کہا کہ ہم مسجد میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ مؤذن نے اذان دی اور ایک شخص مسجد سے اٹھا اور جانے لگا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کو دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ باہر چلا گیا۔ تب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس شخص نے ابو القاسم رضی اللہ عنہ کی نافرمانی کی۔

۱۳۹۰- ابو الشفاء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ فرماتے تھے اس شخص نے نافرمانی کی حضرت ابو القاسم رضی اللہ عنہ یہ اس کو کہا جو بعد اذان کے مسجد سے باہر چلا گیا۔

باب: عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے پڑھنے کی

فضیلت

۱۳۹۱- عبد الرحمن بن ابی عمرہ نے کہا کہ عثمان بن عفان مسجد میں آئے بعد مغرب اور اکیلے بیٹھ گئے۔ میں ان کے پاس جا بیٹھا انھوں

رَجُلٌ يَطْهَرُ فَيُحْضِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَتَعَدَّى إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَى كَتَبِ اللَّهِ لَهُ بِكُلِّ عَطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةٌ وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَيَحْطُ عَنْهَا بِهَا سَيِّئَةٌ وَلَقَدْ رَأَيْنَا وَمَا يَخْلِفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَغْلُومٌ الْفَنَاقُ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتَى بِهِ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يَقَامَ فِي الصَّفِّ.

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ

۱۴۸۹- عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنَّا قُعُودًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ يَمْشِي فَاتَّبَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ بَصَرُهُ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ.

۱۴۹۰- عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَأَى رَجُلًا يَخْتَارُ الْمَسْجِدَ حَارِجًا بَعْدَ الْإِذَانِ فَقَالَ أَمَا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ.

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ

۱۴۹۱- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلَاةِ

(۱۳۹۰) ☆ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اذان کے بعد مسجد سے نکلنا نہ چاہیے جب تک کہ فرض اذان کر لے مگر اس شخص کو کہ عذر رکھتا ہو جیسے کسی دوسری مسجد کا کام ہو یا پانی پینے کا یا جاتا ہو کہ پھر واپس آنے کی نیت رکھتا ہو۔

(۱۳۹۱) ☆ اس سے دونوں نمازوں کو جماعت سے ادا کرنے کا بڑا ثواب معلوم ہوا گویا دونوں نمازیں جس نے باجماعت ادا کیں وہ لے

نے فرمایا اے میرے بھتیجے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا آدھی رات تک نفل پڑھتا رہا (یعنی ایسا ثواب پائے گا) اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی وہ گویا ساری رات نماز پڑھتا رہا۔

۱۳۹۲- سہل بن حکیم سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

الْمُغْرِبِ فَقَعَدَ وَحْدَهُ فَقَعَدَتْ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ أُمِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ)) .

۱۴۹۲- عَنْ أَبِي سَهْلٍ غُثَمَانِ بْنِ حَكِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِقَوْلِهِ .

۱۳۹۳- جناب بن عبد اللہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کی پناہ میں ہے۔ سو اللہ اپنی پناہ کا حق جس سے طلب کرے گا اس کو نہ چھوڑے گا اور اس کو جہنم میں ڈال دے گا (یعنی اگر اس کو ستاؤ گے جو صبح کی نماز پڑھ چکا ہے تو گویا اللہ کی پناہ میں خلل ڈالا اور اس کا حق تلف کیا)۔

۱۴۹۳- عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ ((فَلَا يَطْلُبُكُمُ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُنْذِرُكَ فَيَكُونُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ)) .

باب : عذر کے سبب سے جماعت کا

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّخْلُفِ عَنْ

معاف ہونا

الْجَمَاعَةِ بِعُذْرٍ

۱۳۹۴- انس بن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر کی نماز پڑھی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا۔ جو آدمی اللہ کی ذمہ داری کو کسی چیز سے طلب کرے گا تو اللہ اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔

۱۴۹۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْقُسَيْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَطْلُبُكُمُ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبُهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُنْذِرُكَ ثُمَّ يَكُونُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ)) .

۱۳۹۵- جناب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا لیکن اوندھے منہ جہنم میں ڈالے جانے کا ذکر نہیں کیا۔

۱۴۹۵- عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سَفْيَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَلَمْ يُذَكَّرْ ((فَيَكُونُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ)) .

ظہر اکرام سے سوا بھی اور ڈیڑھ رات تک عبادت کا ثواب بھی پایا۔ سبحان اللہ سنت میں کیا مزہ ہے کہ آرام بھی ملتا ہے اور زیادہ ثواب بھی۔

۱۴۹۶- عَنْ عُبَّانَ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَذْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ أَتُكَّرْتُ بِتَصْرِي وَأَنَا أَصْلِي بِقَوْمِي وَإِذَا كَانَتْ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ وَدِدْتُ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْتِي فَتُصَلِّيَ فِي مَوْصَلِي فَأَتِجِدُهُ مُصَلِّي قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) قَالَ عُبَّانُ فَقَدَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَتْ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ ((أَتَيْنَ نَجْبًا أَنْ أَصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ)) قَالَ فَأَشْرَفْتُ إِلَى نَاجِيَةٍ مِنْ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقَامَا وَرَأَاهُ فَصَلَّى وَتَخَضَّعَ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَسْبُنَا عَلَى خَيْرٍ صَنَعَاهُ لَهُ قَالَ فَتَابَ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ حَوْلَنَا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ ذُوُو عَدَدٍ فَقَالَ قَاتِلٌ مِنْهُمْ أَتَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدَّخْشَنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُتَّفَقٌ لَمْ يُجِبْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَمْ

(۱۳۹۶) ✽ اس حدیث میں کئی فائدے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ جب گھسی سے وعدہ کرے تو انشاء اللہ کہے۔ دوسرے نیکیوں کے ساتھ اور ان کی نشانیاں اور مقاموں سے برکت تلاش کرنا۔ تیسرے نیکیوں کی جگہ پر نماز اور کرنا۔ چوتھے افضل شخص کا دعوت قبول کرنا اور اپنے سے کم درجہ والے کے گھر جانا۔ پانچویں عذری کی وجہ سے جماعت کا معاف ہونا۔ چھٹے امام اور عالم کے ساتھ اس کے رفیق کا جانا۔ ساتویں باہر سے آنے والے کا گھر والے سے اجازت جانا۔ آٹھویں یہ کہ پہلے عہدہ اور دین کے کام شروع کرے۔ چنانچہ پہلے آپ نے نماز اور اکی۔ نویں نقل کا جماعت لے

رضامندی چاہتا ہے۔ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے پھر ایک شخص نے کہا کہ ہم اس کی توجہ اور خیر خواہی منافقوں کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے آگ پر اس کو جو لالہ الا اللہ کہے اور اس کہنے سے اللہ کی رضا چاہتا ہو۔ ابن شہاب نے کہا پھر میں نے حصین بن محمد بن ربیع نے روایت کی ہے سوانحوں (یعنی حصین بن محمد انصاری) نے اس روایت کی تصدیق کی اور وہ یعنی حصین بن محمد انصاری بنی سالم کے سردار ہیں۔

۱۳۹۷- محمود نے عثمان سے روایت کی کہ انھوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور یونس کے ہم معنی روایت بیان کی۔ (یعنی جو اوپر مذکور ہو چکی) مگر اتنی بات زیادہ تھی کہ ایک شخص نے کہا کہاں ہیں مالک بن دھن یا کہا دھنیش؟ اور یہ بھی زیادہ کیا کہ محمود نے کہا کہ میں نے یہ روایت چند شخصوں میں بیان کی۔ ان میں ابویوب انصاری بھی تھے تو انھوں نے کہا کہ میں گمان نہیں کرتا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات فرمائی ہو جو تم کہتے ہو۔ سو میں نے قسم کھائی کہ میں جا کر عثمان سے پوچھوں گا۔ سو میں ان کے پاس گیا اور ان کو بہت بوڑھا پایا کہ آنکھیں جاتی رہی تھیں اور وہ اپنی قوم کے امام تھے سو ہم ان کے بازو پر جالیٹھے اور میں نے ان سے یہی حدیث پوچھی تو انھوں نے مجھ سے دیکھی ہی بیان کر دی

تَقُلُ لُهُ ذَلِكَ أَلَّا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ)) قَالَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّمَا تَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ لِمَا يُنَافِقِينَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحَصِينَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ أَحَدُ نَبِيِّ سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِيهِمْ عَنْ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ بْنِ الرَّبِيعِ فَصَدَّقَهُ بِذَلِكَ.

۱۴۹۷- عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ رَبِيعٍ عَنْ عَثْمَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلْتُ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدَّخْشَرِيِّ أَوْ الدَّخْشَرِيِّ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَفَرًا فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا أَظُنُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتُ قَالَ فَحَدَّثْتُ إِيَّيَ رَجَعْتُ إِلَى عَثْمَانَ أَنِ أَسْأَلَهُ قَالَ فَزَجَعْتُ إِلَيْهِ فَوَحَّدَنِي شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ وَهُوَ إِمَامٌ قَوِيٌّ فَحَدَّثْتُ إِيَّاهُ حَتَّى

ظہر سے ادا کرنا۔ سو میں ان کی دو رکعت نماز کا بھی شہی ہونا مثل رات کی نماز کے اور شافعیہ کا اور جمہور کا یہی مذہب ہے۔ گمراہ ہویں اس کا مستحب ہونا کہ محلہ میں جب کوئی ایک شخص آئے تو اس سے ملنے کے لیے آنا اور اس کی زیارت سے شرف ہونا اور اس کی صحبت سے فیض اٹھانا اور یہی حق ہے ہر عالم۔۔۔ دین دار کا تمام مسلمانوں پر۔ بارویں گھر میں نماز کی جگہ مقرر کرنا چاہے بخلاف مسجد کے۔ حیر ہویں برے ذکر سے کسی کے لوگوں کو روک دینا۔ چودہ ہویں یہ کہ صدق دل سے لا الہ الا اللہ کا قائل ہویش و درخ میں نہ رہے گا۔

اس کے سوا اور بہت سے فوائد ہیں جو خوف طول معرض تحریر میں نہ آسکے۔ (کوئی)

(۱۳۹۷) یعنی یہ نہ سمجھے کہ یہ دو رکعت نماز ہے بلکہ یہ ابتدائے اسلام کی بات ہے اس کے بعد اور احکام الہی بہت سے آئے ہیں۔

جیسے پہلے بیان کی تھی۔ زہری نے کہا کہ اس کے بعد اور چیزیں فرض ہوئیں اور بہت سے احکام الہی اترے کہ جن کو ہم جانتے ہیں کہ کام ان پر ختم ہو گیا۔ پھر جو یہ چاہے کہہ دھوکہ نہ کھائے تو ضروری ہے کہ دھوکہ نہ کھائے۔

۱۴۹۸- محمود بن ربیع نے کہا کہ مجھے یاد ہے ایک کلمی جو رسول اللہ ﷺ نے ہمارے محلہ کے ذول سے کی تھی اور محمود نے کہا روایت کی مجھ سے عثمان نے کہ کہا انھوں نے کہ میں نے عرض کی رسول اللہ ﷺ سے کہ میری بصارت کم ہو گئی ہے اور بیان کی حدیث یہاں تک کہ عثمان نے کہا کہ دو رکعت پڑھی آپ نے ہمارے ساتھ اور روک رکھا ہم نے آپ کو ایک کھانے کے لیے جس کو جشیفہ کہتے ہیں کہ وہ ہم نے آپ کے لیے پکایا تھا اور اس کے بعد ذکر نہیں کیا جیسے یونس اور معمر نے ذکر کیا ہے۔

باب: نفل میں جماعت اور بوریعہ وغیرہ پر

نماز پڑھنے کا بیان

فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي كَمَا حَدَّثَنِي أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ ثُمَّ نَزَلْتُ بَعْدَ ذَلِكَ فَرَأَيْتُ وَأَمُورَ نَرَى أَنَّ الْأَمْرَ انْتَهَى إِلَيْهَا فَمَنْ اسْتَفْطَعَ أَنْ لَا يَغْتَرَّ فَلَا يَغْتَرَّ.

۱۴۹۸- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ بَلَّيْتُ لَأَعْقِلُ مَحْطَةً مَحْطَةً رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذُلِّي فِي دَارِنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَحَدَّثَنِي عِثْبَانُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَصَرِي قَدْ سَاءَ وَسَاءَ الْحَدِيثُ إِلَيَّ قَوْلِهِ فَصَلِّي بِنَا رَكْعَتَيْنِ وَحَسْبُنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَشِيشَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ زِيَادَةِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ.

بَابُ جَوَازِ الْجَمَاعَةِ فِي النَّافِلَةِ وَالصَّلَاةِ عَلَى حَصِيرٍ وَخُمْرَةٍ وَثَوْبٍ وَغَيْرِهَا مِنَ الطَّاهِرَاتِ

۱۴۹۹- أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَعَى أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطْعَامُ صَنْعَتِهِ فَأَكَلْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ ((قَوْمُوا فَأَصَلِّي لَكُمْ)) قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

۱۴۹۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ حَدَّثَنِي مُلَيْكَةُ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطْعَامُ صَنْعَتِهِ فَأَكَلْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ ((قَوْمُوا فَأَصَلِّي لَكُمْ)) قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

(۱۴۹۸) ☆ جشیفہ یہ ہے کہ گہوں کا ہار ایک آٹا اور اس میں گوشت یا گھور ڈال کر پکایا اور بخاری کی روایت میں مذکور ہے کہ محمود نے کہا کہ آنحضرت نے میرے منہ پر کلمی کی اور اس روایت میں جواز نکلا ملاطفت اور مزاج کا لڑکوں کے ساتھ ان کے دل خوش کرنے کو۔ اس لیے کہ بچوں کا دل ایسی باتوں سے بہت خوش ہوتا ہے اور آپ نے ارادہ کیا کہ اس خوشی کے سبب سے ہمارے فیض صحبت کو یاد رکھے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۱۴۹۹) ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا دعوت کا قبول کرنا اور پھر دیر نہ ہو اور جماعت میں نفل پڑھنا اور جائز ہو اگر بکری لیتا ہے گھر میں تکیوں کی نماز کے ساتھ اور شاید آپ کو ان کی تعلیم بھی منظور ہو علی الخصوص عورت کی کہ عورتیں مسجد میں آپ کی بیعت نماز کو بخوبی نہیں دیکھ سکتی تھیں۔ اس وجہ سے کہ پیچھے رہتی تھیں اور ثابت ہو نماز پڑھنا اور یوں وغیرہ پر جو چیز پاک ہو اگرچہ مستعمل ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ لہ

ایک پوریا لے کر کھڑا رہا جو بہت بچھانے سے کالا ہو گیا تھا (یعنی مستعمل تھا) اور اس پر میں نے پانی چھڑکا اور آنحضرتؐ اس پر کھڑے ہوئے اور میں نے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور بوڑھی بھی ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں۔ پھر آپ نے نماز پڑھائی دو رکعتیں اور سلام پھیرا۔

۱۵۰۰- انس بن مالکؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اخلاق میں سب سے اچھے تھے اور کبھی آپ کو نماز کا وقت آجاتا اور آپ ہمارے گھر میں ہوتے تو حکم کرتے ہمارے پیچھونے کو جو آپ کے نیچے ہوتا کہ اس کو جھڑ دیتے پھر پانی چھڑک دیتے پھر رسول اللہ ﷺ اُسامت فرماتے اور ہم لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے اور آپ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے اور ان کا پیچھونا کجور کے پتوں کا تھا۔

۱۵۰۱- انسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور میں گھر میں تھا اور میری ماں اور میری خالہ۔ اور آپ نے فرمایا کھڑے ہو میں تمہارے لیے نماز پڑھوں اور اس وقت کسی فرض نماز کا وقت نہ تھا۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور ایک شخص نے ثابت سے پوچھا کہ حضرتؐ نے انسؓ کو کہاں کھڑا کیا؟ انھوں نے کہا اپنے دائیں طرف پھر دعائے خیر کی ہم سب گھروالوں کے لیے سب بہتریوں کی خواہ دینا کی ہو یا آخرت کی۔ سو میری ماں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسولؐ! یہ آپ کا چھوٹا خادم یعنی انسؓ ہے اس کے لیے آپ دعا فرمائیں۔ سو آپ نے میرے لیے برجز مانگی اور آخر میں اس دعا کے عرض کی کہ یا اللہ اس کا مال زیادہ کر اور لاد زیادہ دے پھر اس میں برکت عنایت فرما۔

۱۵۰۲- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور

فَقَمْتُ إِلَى حَصْبٍ لَنَا قَدْ اسْتَوَدَّ مِنْ طَوْلِ مَا لَيْسَ فَتَضَخَّهُ بِنَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّقْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَأَاهُ وَالْمَحْجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ.

۱۵۰۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا قَرَبًا تَحْضُرُ الصَّلَاةَ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا قِيَامًا بِالْبَسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ يَكْتَسِرُ ثُمَّ يَضُجُ ثُمَّ يَوْمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا وَكَانَ يَسْأَلُهُمْ مِنْ حَرِيدِ النَّحْلِ.

۱۵۰۱- عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَكُنَّا حَرَامَ صَلَاتِي فَقَالَ ((قُومُوا فَلْيُصَلِّي)) بِكُمْ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ فَصَلَّى بِنَا فَقَالَ رَجُلٌ لِبَنَاتِ أُمِّ جَعْلٍ أَنَسَا مِنْهُ قَالَ جَعْلَةُ عَلَى بَيْمِيهِ ثُمَّ دَعَا لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خُوبِدْ بَنَاتِي إِذْ دُعِيَ اللَّهُ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَانَ فِي آخِرِ مَا دَعَا لِي بِهِ أَنْ قَالَ ((اللَّهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَتَبَارَكَ لَهُ فِيهِ)).

۱۵۰۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ کے سوا جب دو آدمی ہوں تو صف امام کے پیچھے باندھ لیں اور عورت پیچھے کھڑی رہے اگرچہ انکی بو اور بوریے پر پانی چھڑکنا اس کے نرم کرنے کے لیے تھا۔ اور کاغذی میض نے کہا ہے کہ شک نہاست کے سب سے پانی چھڑکا مگر صحیح وہی ہے جو ہم نے پہلے کہا ہے۔ (۱۵۰۰) ☆ اس سے انبیاء کی بے تکلفی ثابت ہوئی۔

میری ماں یا خالہ کو نماز پڑھائی (یعنی امامت کی) اور مجھے اپنی داہنی طرف کھڑا کیا اور عورت کو ہمارے پیچھے۔
۱۵۰۳- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۵۰۴- ام المومنین حضرت میمونہ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے برابر حاضر تھی اور کبھی آپ کا پیرا بچہ کو لگ جاتا تھا جب سجدہ کرتے تھے اور آپ پورے پر نماز پڑھتے تھے۔
۱۵۰۵- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو دیکھا کہ آپ پورے پر نماز پڑھتے ہیں اور اسی پر سجدہ کرتے ہیں۔

باب : فرض نماز باجماعت ادا کرنے اور نماز کا انتظار کرنے اور مساجد میں بکثرت آنے جانے کی فضیلت

۱۵۰۶- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کی نماز باجماعت سے اس کے گھر اور بازار کی نماز سے میں پرکھی درجے افضل ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ آدمی نے جب وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کو آیا نہیں اٹھایا اس کو مگر نماز نے اور نہیں ارادہ ہوا اس کا مگر نماز کا تو کوئی قدم نہیں رکھتا ہے وہ مگر اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور ایک گناہ گناہ دیتا ہے یہاں تک کہ داخل ہوتا ہے وہ پھر جب مسجد میں آگیا تو گویا وہ نماز ہی میں ہے جب تک نماز اس کو روک رہی ہے اور فرشتے اس کے لیے دعائے خیر کر رہے ہیں جب تک کہ وہ اپنی جگہ میں ہے جہاں نماز پڑھی ہے اور فرشتے کہتے ہیں کہ یا اللہ تو اس پر رحم کر یا اللہ اس کو بخش دے یا اللہ تو اس کی توبہ قبول کر جب تک کہ وہ ایذا نہیں دیتا جب تک وہ حدت نہیں کرتا (یعنی جب تک

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِ وَبِأُمِّهِ أَوْ خَالَتِهِ قَالَتْ فَأَقَامَنِي عَنْ بَيْتِيهِ وَأَقَامَ الْمَرْأَةُ خَلْفَنَا.
۱۵۰۳- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْنَى ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۵۰۴- عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا جِذَاءَهُ وَرَبَّنَا أَصَابَنِي نَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى حُمْرَةٍ.
۱۵۰۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ.

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَالْإِظْطَارِ

الصلوة

۱۵۰۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَرِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ بَضْعًا وَعِشْرِينَ ذَرْجَةً وَذَلِكَ أَنْ أَحَدَهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَازُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فَلَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا ذَرْجَةٌ وَخُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلَاةِ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ هِيَ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ

فرشتے بھی کہتے رہتے ہیں۔

۱۵۰۷- اعمش سے بھی اسی معنی کی حدیث مروی ہے۔

۱۵۰۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے تم میں سے ہر ایک کے لیے دعاے خیر کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہتا ہے۔ یا اللہ اس کو بخش دے یا اللہ اس پر رحم کر جب تک وہ گوز نہیں کرتا۔ اور تم میں کا ہر ایک نماز میں ہے جب تک کہ نماز اس کو روک رہی ہے۔

۱۵۰۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک آدمی نماز کا منتظر اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے تب تک وہ نماز میں ہے اور فرشتے اس کے لیے کہتے رہتے ہیں کہ یا اللہ اس کو بخش اور اس پر رحم کر یہاں تک کہ وہ چلا جائے یا حدت کرے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا حدت کیا ہے تو کہا پھسکی چھوڑے یا گوز کرے۔

۱۵۱۰- ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی نماز میں ہے جب تک نماز اس کو روک رہی ہے۔ نہیں روکتی اس کو گھر جانے سے مگر نماز۔

۱۵۱۱- ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک تم میں کا نماز میں ہے جب تک نماز کا منتظر ہے جب تک اس نے گوز نہیں کیا۔ فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں یا اللہ اس کو بخش یا اللہ اس پر رحم فرما۔

۱۵۱۲- اس طرق سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

مسجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھا کر جانے والوں کی فضیلت کا بیان

۱۵۱۳- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا گھر مسجد سے زیادہ دور ہے اس کا ثواب بھی

تَبَّ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ)).

۱۵۰۷- عَنْ الْأَعْمَشِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

۱۵۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ الْمَلَائِكَةُ تَصَلُّيْ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَأَخَذَكُمْ فِي صَلَاتِهِ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ)).

۱۵۰۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاتِهِ مَا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ وَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ حَتَّى يَنْصَرِفَ أَوْ يُحْدِثَ قُلْتُ مَا يُحْدِثُ قَالَ يَفْسُقُ أَوْ يَضْطُرُّ)).

۱۵۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ مَا دَامَتْ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ لَا يَنْتَعِمُ أَنْ يَتَقَلَّبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ)).

۱۵۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَحَدُكُمْ مَا قَعَدَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ تَدْعُو لَهُ الْمَلَائِكَةُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ)).

۱۵۱۲- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْخُو هَذَا.

بَابُ فَضْلِ كَثَرَةِ الْخَطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ

۱۵۱۳- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ أَغْطَمَ النَّاسُ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ

اتنا ہی زیادہ ہے اور جو نماز کا مختصر ہے کہ اہم کے ساتھ پڑھے گا اس کا ثواب بھی اس شخص سے زیادہ ہے کہ پڑھ لی اور سوار ہوا اور ابوکریب کی روایت میں یہ لفظ حتیٰ یصلیہا مع الامام فی جماعۃ ہے اور مطلب دونوں کا ایک ہی ہے۔

۱۵۱۳- ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص تھا کہ اس کے مکان سے زیادہ کسی کا مکان مسجد سے دور نہ تھا اور کبھی کوئی جماعت اس کی نہ جاتی تو اس سے کہا گیا میں نے کہا کہ تم اگر ایک گدھا خرید لو کہ اس پر سوار ہو کر آیا کرو اندھیری اور دھوپ میں تو اچھا ہو اس نے کہا میں یہ نہیں چاہتا کہ میرا گھر مسجد کے بازو میں ہو اس لیے میں چاہتا ہوں کہ میرے قدم مسجد کی طرف لکھے جائیں اور میرا لونا بھی جب میں گھر کو لوٹوں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کا ثواب تمہارے لیے اکٹھا کیا ہے۔

۱۵۱۵- اس سند کے ساتھ بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔
۱۵۱۶- ابی بن کعبؓ نے کہا کہ انصار میں سے ایک شخص تھے کہ ان کا گھر مدینہ کے سب گھروں میں مسجد سے دور تھا اور ان کی کوئی جماعت جانے نہ پاتی تھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو ہم لوگوں کو ان پر ترس آیا اور میں نے ان سے کہا کہ کاش تم ایک گدھا خرید لو کہ تمہیں گرمی سے اور راہ کے کیزے کوڑوں سے بچائے۔ انھوں نے کہا سنو قسم ہے اللہ کی کہ میں نہیں چاہتا کہ میرا گھر محمدؐ کے گھروں سے متصل ہو۔ اور مجھ پر اس کی یہ بات بہت بار اور گراں گزری اور میں نبیؐ کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی۔ آپ نے ان کو بلایا انھوں نے حضرت محمدؐ سے بھی یہی کہا جو مجھ سے کہا تھا اور ذکر کیا کہ میں اپنے قدموں کا اجر چاہتا ہوں۔ نبیؐ نے فرمایا کہ بے شک تم کو اجر ہے جس کے تم امیدوار ہو۔
۱۵۱۷- عاصم سے بھی مذکور بالا حدیث اس سند کی ساتھ مروی ہے۔

أَبْعَدَهُمْ إِلَيْهَا مَشَى فَأَبْعَدَهُمْ وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يَصِلَ إِلَيْهَا مَعَ الْإِمَامِ أَكْثَرُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يَصِلُ إِلَيْهَا ثُمَّ يَمُوتُ وَفِي رَوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ حَتَّى يَصِلَ إِلَيْهَا مَعَ الْإِمَامِ فِي جَمَاعَةٍ))

۱۵۱۴- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَا أَكْثَرُ رَجُلًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَ لَا تُحِيطُهُ صَلَاةٌ قَالَ فَقِيلَ لَهُ أَوْ قُلْتَ لَهُ لَوْ اشْتَرَيْتَ جِمَارًا تَرَكْتَهُ فِي الظُّلُمَاءِ وَفِي الرَّمْثِ قَالَ مَا يَسْرُرُنِي أَنْ مَنَزِلِي إِلَى حَنَبِ الْمَسْجِدِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَشْيَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَدْ جَمَعَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ كُلَّهُ))

۱۵۱۵- عَنْ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.
۱۵۱۶- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُتَبَّعُ أَقْصَى يَسْتِ فِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ لَا تُحِيطُهُ الصَّلَاةُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَخَّيْنَا لَهُ قُلْتُ لَهُ يَا فُلَانُ لَوْ أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ جِمَارًا بَقِيَتْ مِنَ الرَّمْثِ وَبَقِيَتْ مِنْ هَوَامِ الْأَرْضِ قَالَ أَمْ وَاللَّهِ مَا أَحْبَبُّ أَنْ يَنْتَبِئَ مُطَلِّبُ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَلَّتْ بِهِ جِمْلًا حَتَّى أَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَدَعَا فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ وَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ يَرْجُو فِي آثَرِهِ الْأَجْرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّ لَكَ مَا أَحْبَبْتِ))
۱۵۱۷- عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۱۵۱۸- ابو البریر نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انھوں نے کہا کہ ہمارے لوگوں کے گھر مسجد سے دور تھے تو ہم نے چاہا کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو روکا اور فرمایا کہ تمہارے لیے ہر قدم پر ایک درجہ ہے۔

۱۵۱۹- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جگہیں مسجد کے گرد خالی ہوئی تو بنو سلمہ کے قبیلہ والوں نے چاہا کہ مسجد کے پاس اٹھ آویں اور یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری خبر ہم کو پہنچی ہے کہ تم چاہتے ہو کہ مسجد کے قریب آ رہیں۔ انھوں نے کہا کہ ہاں اے اللہ کے رسول! ہم نے چاہا تو ہے۔ تب آپ نے فرمایا اے بنی سلمہ! تم اپنے گھروں میں رہو تمہارے قدم لگے جاتے ہیں (تاکہ ان کا ثواب ملے)۔

۱۵۲۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بنو سلمہ نے چاہا کہ مسجد کے قریب آ جائیں اور کچھ قطعے خالی تھے تو یہ خبر نبی کو پہنچی آپ نے فرمایا اے بنی سلمہ! اپنے گھروں میں رہو تمہارے قدم لگے جاتے ہیں۔ تو انھوں نے کہا کہ ہم اس فرمانے سے ایسے خوش ہوئے کہ وہاں سے اٹھ آئے اسے اتنی خوشی نہ ہوتی۔

باب: نماز کے لیے مسجد کی طرف جانے والے کے

گناہوں کے مٹنے اور درجات کے بلند یوں کا بیان
۱۵۲۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے گھر میں طہارت کرے پھر اللہ کے کسی گھر میں جائے کہ اللہ کے فرضوں میں سے کسی فرض کو ادا کرے تو اس کے قدم ایسے ہونگے کہ ایک سے تو برائیاں اتریں گی اور دوسرے سے درجے بڑھیں گے۔

۱۵۲۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

۱۵۱۸- عَنْ أَبِي الْوَيْثِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَتْ دِيَارُنَا نَائِيَةً عَنِ الْمَسْجِدِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَبِيعَ ثِيوبَنَا فَنَقْتَرِبَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَهَمَّائَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((إِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً)).

۱۵۱۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَلَّتْ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَلَمَعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ ((إِنَّهُ بَلَّغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَأَلَوْا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلَمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبُ أَثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبُ أَثَارُكُمْ)).

۱۵۲۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَرَادَ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ قَالَ وَالْبِقَاعُ عَالِيَةٌ فَلَمَعَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((يَا بَنِي سَلَمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبُ أَثَارُكُمْ)) فَقَالُوا مَا كَانَ يَسُرُّنَا أَنَا كُنَّا نَحْوَلُ.

بَابُ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ تُمْنَحَى بِهِ

الْخَطَايَا وَتُرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتُ

۱۵۲۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَشَى إِلَى يَتِ مِنْ بَيْتٍ اللَّهُ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ كَانَتْ خُطْوَاهُ إِجْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْآخَرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً)).

۱۵۲۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ

وَفِي حَدِيثٍ بَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بَابَ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَنْقِي مِنْ ذَرْبِهِ شَيْءًا)) قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ ذَرْبِهِ شَيْءٌ قَالَ ((فَذَلِكَ مَقْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَ الْخَطَايَا)).

و مسلم فرماتے تھے بھلا دیکھو کہ اگر کسی کے دروازہ پر ایک نہر ہو کہ وہ اس میں ہر روز پانچ بار نہاتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا یہی مثال ہے پانچوں نمازوں کی کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے گناہوں کو صاف کر دیتا ہے۔

۱۵۲۳- عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَقْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمَرٌ عَلَى بَابٍ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ قَالَ قَالَ الْخَمْسَ وَمَا يَبْقَى ذَلِكَ مِنَ الذَّنْبِ)).

۱۵۲۳- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچوں نمازوں کی مثال گہری بہتی نہر کے مانند ہے جو کسی کے دروازہ پر ہو اور وہ ہر روز اس میں پانچ بار نہاتا ہو۔ حسن نے کہا کہ اس پر کچھ میل باقی نہ رہے گی۔

۱۵۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ ((مَنْ عَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نَزْلًا كُلَّمَا عَدَا أَوْ رَاحَ)).

۱۵۲۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو یا شام کو گیا مسجد میں تو اللہ تعالیٰ نے اس کی ضیافت تیار کی ہر صبح اور شام میں۔

بَابُ فَضْلِ الْجُلُوسِ فِي مُصَلَّاءٍ بَعْدَ

باب: صبح کے بعد اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھنے اور مسجدوں کی

الصُّبْحِ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ

فضیلت

۱۵۲۵- عَنْ سَمَاءَ بِنْتِ حَرْبٍ قَالَتْ قُلْتُ لِحَبَابٍ بِنِ سَمُرَةَ أَكُنْتُ تَجَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاءٍ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحُ أَوْ الْعَدَاةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَاخُلُونَ فِي أُمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ وَيَتَسَمَّ.

۱۵۲۵- سہیلہ بنت حرب نے کہا کہ میں نے جابر بن سمرہ سے کہا کہ کیا تم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ بہت۔ پھر کہا کہ آپ کی عادت مبارک تھی کہ اپنی نماز کی جگہ بیٹھتے رہتے صبح کے بعد جب تک کہ آفتاب نہ نکلتا پھر جب سورج نکلتا اٹھ کھڑے ہوتے اور لوگ ذکر کیا کرتے تھے کفر کے زمانہ کا اور بیٹھتے تھے اور آپ مسکراتے رہتے تھے۔

۱۵۲۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي مُصَلَّاءِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا.

۱۵۲۶- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ چکے تھے تو اپنی جگہ پر بیٹھتے رہتے جب تک کہ آفتاب خوب نہ نکل آتا۔

۱۵۲۷- عَنْ سَمَاءَ بِنْتِ هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُولْ

۱۵۲۷- سہیلہ بنت ہذا کے اسناد میں ہے لیکن انہوں

نے ”حسنا“ کے لفظ نہیں کہے۔

حَسْبُنَا

۱۵۲۸- عبدالرحمن بن مہران جو مولیٰ ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے وہ ابو ہریرہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہر میں شصت پیادہ جگہ اللہ کے نزدیک مسجدیں ہیں اور سب سے بڑی جگہ اللہ کے نزدیک بازار ہے۔

١٥٢٨- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِهْرَانَ مُوَلَّى أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا وَأَنْعَسُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسَافُهَا)) .

باب: امامت کا مستحق کون ہے؟

۱۵۹- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تین شخص ہوں تو ایک ان میں سے امام ہو جائے اور امامت کا زیادہ حقدار وہ ہے جو قرآن زیادہ پڑھا ہو۔

بَابُ مَنْ أَحَقَّ بِالْإِمَامَةِ
 ١٥٢٩- عَنْ أَبِي سَيِّدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيُؤَمِّمُهُمْ
 أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَبُهُمْ)) .

۱۵۳۰- قتادہ سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

١٥٣٠ - عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۱۵۳۱- ابو سعید بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کرتے ہیں۔

١٥٣١- عَنْ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۱۵۳۳- ابو سعید رضی اللہ عنہ انصاری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوم کی امامت وہ کرے جو قرآن زیادہ جانتا ہو۔ اگر قرآن میں برابر ہوں تو جو سنت زیادہ جانتا ہو۔ اگر سنت میں برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر ہجرت میں برابر ہوں تو جو اسلام پہلے لایا ہو اور کسی کی حکومت کی جگہ میں جا کر اس کی امامت نہ کرے اور نہ اس کے گھر میں اس کی مسند پر بیٹھے مگر اس کے حکم سے۔ شیخ نے اسلام کی جگہ عمر کو ذکر کیا یعنی جس کی عمر زیادہ ہو۔

١٥٣٢ - عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ النَّضَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَبُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وَلَا يُؤْمِنُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ فِي تَيْمِهِ عَلَى تَكْرَمِهِ إِلَّا يَافِئُوهُ)) قَالَ النَّسَائِيُّ فِي رَوَاتِهِ كَانَ سِلْمًا سِلْمًا.

۱۵۳۲- اعمش سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

١٥٣٣- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۱۵۴۴- ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ لوگوں کی امامت وہ کرے جو قرآن زیاد جانتا ہو اور خوب قرآن پڑھتا ہو۔ اگر قرأت میں برابر ہوں تو جس نے پہلے

۱۴۳۴- عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَهُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ
وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً فَإِنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُمْ سَوَاءً

☆ بازوؤں میں شیطان کا جھنڈا اکھڑا ہوتا ہے گلی گلوچ ایک دوسرے کو دیتے ہیں اور فسق و فجور کا زور دیتا ہے بخلاف اس کے مسیحوں میں ذکر الہی، نماز، روزہ، زکوٰۃ و عبادت اور خوف خدا کا چار جوتا ہے۔

ہجرت کی ہو۔ اگر ہجرت میں برابر ہوں تو جو عمر میں بڑا ہو اور کسی کی امامت نہ کرے اس کے گھر میں اور نہ اس کی حکومت کی جگہ میں اور نہ بیٹھے اس کی مسند پر اس کے گھر میں جب تک وہ تجھے اجازت نہ دے یا فرمایا اس کی اجازت سے۔

۱۵۳۵- مالک بن حویرث نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ہم جوان ہم عمر تھے اور میں دن آپ کی خدمت میں رہے اور رسول اللہ نہایت مہربان اور نرم تھے۔ آپ نے معلوم کیا کہ ہم لوگ وطن کے مشاق ہو گئے تو آپ نے پوچھا کہ کن کن لوگوں کو تم اپنے وطن میں چھوڑ آئے اپنے عزیز و اقارب میں سے؟ اور ہم نے آپ کو خبر دی تب آپ نے فرمایا تم اپنے دین کو لوٹ جاؤ اور وہاں رہو اور لوگوں کو اسلام کی باتیں سکھاؤ بتاؤ پھر جب نماز کا وقت آئے تو تم میں کا ایک شخص اذان دے اور جو تم میں عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔

۱۵۳۶- اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔
۱۵۳۷- مالک بن حویرث ابو سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور ہم جوان تھے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

۱۵۳۸- مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اور میرا ایک رفیق نبی ﷺ کے پاس آیا۔ پھر جب ہم نے آپ کے پاس سے لوٹا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آئے تو اذان دینا اور اقامت کہنا اور تم میں کا جو بڑا ہو وہ امامت کرے۔
۱۵۳۹- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث نقل کی گئی ہے۔

فَلْيَوْمَهُمْ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَلْيَوْمَهُمْ أَكْبَرُهُمْ مَبْنًى وَلَا تَوْفَنَ الرَّجُلُ فِي أَهْلِيهِ وَلَا فِي سُلْطَانِيهِ وَلَا تَجْلِسَ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَكَ أَوْ يَأْذِيهِ)).

۱۵۳۵- عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عَشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَقِيقًا فَظَنُّ أَنَا قَدْ اشْتَقْنَا أَهْلَنَا فَسَأَلْنَا عَنْ مَنْ تَرَكْنَا مِنْ أَهْلِنَا فَأَخْبَرَنَا فَقَالَ ((ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلَمُوهُمْ وَمَرَوْهُمْ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيُؤْتِكُمْ أَكْبَرُكُمْ)).

۱۵۳۶- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.
۱۵۳۷- عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ فِي نَاسٍ وَنَحْنُ شَبَابٌ مُتَقَارِبُونَ وَاقْتَصَا جَمِيعَا الْحَدِيثِ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ عُلْيَةَ.

۱۵۳۸- عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَلَمَّا أَرَدْنَا الْإِفْقَالَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ لَنَا ((إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا وَلْيُؤْتِكُمَا أَكْبَرُكُمَا)).

۱۵۳۹- عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَذَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ الْحَذَاءُ وَكَانَا مُتَقَارِبَيْنِ فِي الْقِرَاعَةِ.

(۱۵۳۵) ہم اس حدیث سے لڑان اور بیعت اور امامت کا حکم ہو اور چونکہ وہ لوگ ہجرت اور علم میں برابر تھے لہذا آپ نے ان کو بھی حکم دیا کہ جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقُنُوتِ فِي جَمِيعِ الصَّلَاةِ إِذَا نَزَلَتْ بِالْمُسْلِمِينَ نَزْلَةً وَالْعِيَادَ بِاللَّهِ وَاسْتِحْبَابِهِ فِي الصُّبْحِ دَائِمًا وَبَيَانُ أَنَّ مُحَلَّهُ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرَّكْعَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ

وَاسْتِحْبَابِ الْعَرَبِ

۱۵۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ الْقِرَاءَةِ وَيَكْبِرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعِثَانَ بْنَ أَبِي رَيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسْبِي يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ الْفَنَ لِحَيَاتِهِ وَرِغْلًا وَذُكْرًا وَغَصْبَةً غَصَبَتْهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ)) ثُمَّ بَلَّغْنَا أَنَّهُ نَزَلَتْ ذَلِكَ لَمَّا أُنْزِلَ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ.

باب: جب مسلمانوں پر کوئی بلا نازل ہو تو نمازوں میں بلند آواز سے قنوت پڑھنا اور اللہ کے ساتھ پناہ مانگنا مستحب ہے اور اس کا محل و مقام آخری رکعت کے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد ہے اور صبح کی نماز میں قنوت پر دوام مستحب ہے

۱۵۴۰- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز فجر کی قرأت سے فارغ ہو جاتے تو سر مبارک رکوع سے اٹھاتے (یعنی دوسری رکعت میں) کہتے سمع اللہ سے آخر تک یعنی سنا اللہ نے جس نے اس کی حمد کی۔ اے ہمارے رب! سب تعریف تجھ ہی کو ہے۔ پھر کھڑے ہی کھڑے کہتے یا اللہ نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشامؓ اور عیاش بن ابی ربیعہؓ کو (یہ سب مسلمان کفار کے ہاتھ میں تھے) اور نجات دے مومنوں میں سے ضعیف لوگوں کو (یعنی جو مکہ والوں کے ہاتھ میں دے پڑے) یا اللہ (قبیلہ) مضر پر اپنی سختی سے روندہ دے اور ان پر یوسفؑ کے زمانہ کی طرح قحط ڈال دے (جیسے مصر میں سات برس واقع ہوا تھا) یا اللہ لعنت کر لیمان اور رعل اور ذکوان اور عصبہ پر (جنہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کی)۔ پھر ہم کو خبر پہنچی کہ آپ نے یہ بدو دعا موقوف کی جب یہ آیت اتری لیس لک الایۃ یعنی اے نبی! تم کو اس کام میں کچھ اختیار نہیں اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول کرے چاہے انہیں عذاب کرے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

(۱۵۴۱) نوویؒ نے کہا کہ اس حدیث سے قنوت کا دائمی استحباب ثابت ہو اور اس کا محل آخری رکعت کے رکوع کے بعد معلوم ہوا اور ہجر کا استحباب بھی ثابت ہوا جیسا کہ شافعی کا مذہب ہے۔ امام شافعی کا مذہب یہی ہے کہ نماز صبح میں قنوت پر دوام مسنون ہے۔ باقی رکعتیں اور نمازیں اس میں تین قول ہیں صحیح اور مشہور یہ ہے کہ جب پانچواں نماز ہو جیسے اعدائے دین کا غلبہ یا قحط ہو یا تو تمام نمازوں میں امام قنوت پڑھے اور نہیں تو نہیں۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ دونوں حالتوں میں قنوت پڑھے یعنی وہاں بغیر ہو یا نہ ہو۔ تیسرا قول یہ ہے کہ کسی حالت میں نہ پڑھے۔ مگر صحیح ہے

۱۵۴۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں لیکن اس روایت میں ”کسبی یوسف“ تک اور اس کے بعد ذکر نہیں فرمایا۔

۱۵۴۲- ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ نبیؐ نے رکوع کے بعد ایک مہینہ تک قنوت پڑھا۔ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اپنی قنوت میں کہتے یا اللہ چھوڑ دے ولید بن ولید کو یا اللہ چھوڑ دے سلمہ بن ہشام کو یا اللہ چھوڑ دے عیاش بن ابی ربیعہ کو یا اللہ چھوڑ دے ضعیف مومنوں کو یا اللہ (قبیلہ) مصر کو سختی سے روندھ ڈال یا اللہ ان پر یوسفؑ کے زمانہ جیسا قحط ڈال۔ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ ہم پر میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اس کے بعد آپ نے دعا چھوڑ دی تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ کو دیکھا ہوں کہ آپ نے دعا چھوڑ دی تو لوگوں نے کہا کہ دیکھتے نہیں ہو کہ جن کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے وہ تو آگے (یعنی کافروں کے پاس سے چھوٹ آئے)۔

۱۵۴۳- ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء پڑھاتے ہوئے سجدہ سے پہلے جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو دعا فرمائی اے اللہ نجات دے عیاش ابن ربیعہ کو پھر راوی نے حدیث امام اوزاعی کی طرح ”کسبی یوسف“ تک بیان کی اور اس کے بعد کچھ ذکر نہیں کیا۔

۱۵۴۴- ابو ہریرہؓ کہتے تھے کہ واللہ میں تمہارے ساتھ ادا کروں نماز جو رسول اللہؐ کی نماز کے قریب قریب ہو۔ پھر ابو ہریرہؓ ظہر اور عشاء اور صبح میں قنوت پڑھتے تھے اور مومنوں کے لیے دعا

۱۵۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((وَاجْعَلْنَهَا عَلَيْهِمْ كَسْبِي يَوْسُفَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ)) .

۱۵۴۲- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ فِي صَلَاةٍ شَهْرًا إِذَا قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) يَقُولُ فِي قَنَوْتِهِ ((اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ نَجِّ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى مُصْرٍ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَهَا عَلَيْهِمْ سَبِيحَ كَسْبِي يَوْسُفَ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَرَكَ الدُّعَاءَ بَعْدَ قُلْتُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَرَكَ الدُّعَاءَ لَهُمْ قَالَ قَلِيلٌ وَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوا .

۱۵۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتِمُّمَا هُوَ يُصَلِّيُ الْعِشَاءَ إِذَا قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) ثُمَّ قَالَ قَلِيلٌ أَنَّ يَسْتَحْدُ ((اللَّهُمَّ نَجِّ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الْأَوْزَاعِيَّ ﷺ قَالَ ((كَسْبِي يَوْسُفَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ .

۱۵۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ وَاللَّهِ لَأَقْرَبَنَّ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنَتُ فِي الظُّهْرِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

وہی پہلا قول ہے اور یہ ہیں اس میں مستحب ہے اور قنوت ختم کرنے کے بعد منہ پر ہاتھ نہ بھیرے اور بعضوں نے ہاتھ بھیرنا بھی مستحب کہا ہے اور صدر پر ہاتھ بھیرنے کو سب نے مکروہ کہا ہے اور اوجہ دائرہ میں سے جو دعا کی جا رہی ہے۔

کرتے تھے اور کافروں پر لعنت کرتے تھے۔

۱۵۳۵- انس بن مالکؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں پر بددعا کی جنہوں نے پیر معونہ کے لوگوں کو قتل کیا تھا تیس دن تک (یعنی تیس دن تک بددعا کی)۔ بددعا کرتے تھے آپ رعل اور ذکوان اور لیان اور عصبہ پر کہ انہوں نے اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ انسؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان مقتولوں شہیدوں کے حال میں قرآن اتارا جو پیر معونہ پر قتل ہوئے تھے۔ ہم نے اس آیت کو اسی قرآن کی طرح پڑھا پھر منسوخ ہو گئی ان بلغوا سے آخر تک یعنی ہماری طرف سے ہماری قوم کو بشارت پہنچا دو کہ ہم اپنے پروردگار سے ملے اور وہ بھی راضی ہوا ہم سے اور ہم اس سے راضی ہوئے۔

۱۵۳۶- محمدؐ نے کہا کہ میں نے انسؓ سے کہا کہ رسول اللہ صبح کی نماز میں قنوت پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں بعد رکوع کے تھوڑی دیر۔

۱۵۳۷- انس بن مالکؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز میں رکوع کے بعد ایک مہینہ تک قنوت پڑھا رعل اور ذکوان کے لیے بددعا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ عصبہ نے اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

۱۵۳۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر میں بعد رکوع کے ایک مہینہ تک قنوت پڑھا بددعا کرتے تھے آپ نبی عصبہ کے قبیلہ پر۔

۱۵۳۹- عاصم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ قنوت رکوع سے پہلے ہے یا بعد؟ انہوں نے کہا کہ پہلے۔ میں نے کہا کہ بعض لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد

وَصَلَاةَ الصُّبْحِ وَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ
۱۵۴۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بَيْرِ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا يَدْعُو عَلَى رَعْلٍ وَذَكْوَانَ وَلَيْثَانَ وَعَصْبَةَ عَصَتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ أَنَسٌ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِينَ قَتَلُوا بَيْرِ مَعُونَةَ فَرَأَانَا فَرَأَانَا حَتَّى نَسِيحَ بَعْدُ أَنْ يُلْغَوْا قَوْلَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيْنَا عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ.

۱۵۴۶- عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ هَلْ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوعِ سِيمًا.

۱۵۴۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلَى رَعْلٍ وَذَكْوَانَ وَيَقُولُ ((عَصْبَةُ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ)).

۱۵۴۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَدْعُو عَلَى بَنِي عَصْبَةَ.

۱۵۴۹- عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ الْقَنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ

(۱۵۳۵) ☆ پیر معونہ بنی عاصر اور بنی سلم کے درمیان ایک زمین کا نام ہے۔ وہاں آپ نے قرآن کے ستر قاری بھیجے تھے۔ کافروں نے ان کو قتل کر دیا۔ ان کا منسل قصہ انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الفرائض میں آئے گا۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَتْ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَتْ إِنَّمَا قَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَنَسٍ قَتَلُوا أَنَسًا مِنْ أَصْحَابِهِ يُقَالُ لَهُمُ الْقَرَاءُ

۱۵۵۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّ عَلَى سِرِّيَّةٍ مَا وَحَدَّ عَلَى السَّبْعِينَ الَّذِينَ أُصِيبُوا يَوْمَ بَيْرِ مَعُونَةَ كَانُوا يَدْعُونَ الْقَرَاءَ فَمَكَتْ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى قَتْلِهِمْ.

۱۵۵۱- عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ.

۱۵۵۲- عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَتْ شَهْرًا يَلْعَنُ رِغْلًا وَذَكَوَانًا وَعُصْبَةً عَصَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ.

۱۵۵۳- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَنْحَوِرُ.

۱۵۵۴- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَتْ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ.

۱۵۵۵- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْتُلُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ

۱۵۵۶- عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ

۱۵۵۷- عَنْ خُفَّاءِ بْنِ إِيمَاءٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ ((اللَّهُمَّ اغْنِ نَبِيَّ لِحَيَاتِهِ وَرِغْلًا وَذَكَوَانًا

قوت پڑھا ہے تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک قوت پڑھا آپ ان لوگوں پر بدعا کرتے تھے جنھوں نے آپ کے چند اصحاب کو قتل کر دیا تھا جنہیں قاری کہا جاتا تھا۔

۱۵۵۰- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی چھوٹے لشکر کے لیے اس قدر غصہ ہوتے بھی نہیں دیکھا جس قدر ان ستر صحابیوں کے لیے آپ غصہ ہوئے جو بیر معونہ میں شہید ہوئے کہ جو قاری کہلاتے تھے اور آپ ایک ماہ تک برابر ان کے قاتلوں پر بدعا کرتے رہے۔

۱۵۵۱- اس سند سے بھی انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے۔

۱۵۵۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک مہینہ قوت میں رعل ذکوان اور عصیہ پر لعنت کی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

۱۵۵۳- اس سے ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۵۵۴- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک قوت پڑھا اور عرب کے کئی گھرانوں پر بدعا کی پھر چھوڑ دیا۔

۱۵۵۵- براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ صبح اور مغرب میں قوت پڑھتے تھے۔

۱۵۵۶- براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فجر اور مغرب کی نماز میں قوت پڑھا۔

۱۵۵۷- خفاف بن ایماء غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نماز میں فرمایا یا اللہ لعنت کر بنی لحيان اور ذکوان اور عصیہ پر کیونکہ انھوں نے اللہ اور اس کے

رسول کی نافرمانی کی۔ غفار کی اللہ مغفرت کرے اور سالم کو آفتوں سے بچائے۔

۱۵۵۸- حارث نے کہا کہ خفاف نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا پھر سر مبارک اٹھایا اور کہا کہ غفار کو اللہ بخشے اور اسلم کو بچائے اور عصبیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ یا اللہ لعنت کر بنی لیان پر اور رعل اور ذکوان پر۔ پھر سجدہ میں گئے۔ خفاف نے کہا کہ اسی وجہ سے کفار پر قنوت میں لعنت کی جاتی ہے۔

۱۵۵۹- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے سوائے ان الفاظ کے کہ اسی وجہ سے کفار پر قنوت میں لعنت کی جاتی ہے۔

باب: قضا نماز کا بیان اور ان کو جلد پڑھنے کا

استحباب

۱۵۶۰- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ خیبر سے لوٹے۔ ایک رات کو چلے یہاں تک کہ جب آپ اوٹھنے لگے آخر شب میں تو تہ پڑے اور بلالؓ سے کہا کہ تم ہمارا پہرہ دو آج کی رات تو بلالؓ نماز پڑھتے رہے جتنی کہ ان کی قدر میں تھی اور رسول اللہ ﷺ سو گئے اور آپ کے اصحاب بھی۔ پھر جب صبح قریب ہوئی تو بلالؓ نے مشرق کی طرف منہ کر کے اپنی اونٹنی پر بیکہ لگایا اور ان کی آنکھ لگ گئی۔ پھر نہ تو رسول اللہ ﷺ ہی جاگے اور نہ بلالؓ اور نہ اور کوئی شخص آپ کے اصحاب میں سے یہاں تک کہ ان پر دھوپ پڑی۔ پھر رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے جاگے اور گھبرائے اور فرمایا بلالؓ تو بلالؓ نے عرض کی کہ مری جان کو بھی اسی نے پکڑ لیا جس نے آپ کی جان کو پکڑا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اونٹوں کو ہانکو پھر تھوڑی دور لوٹوں کو ہانکا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بلالؓ کو حکم کیا اور بلالؓ نے نماز کی تکبیر کہی اور نبیؐ نے صبح کی نماز پڑھائی۔ پھر جب

وَعَصِيَّةٌ عَصَوْا اللَّهَ وَرَسُولَهُ غَفَارُ غَفَرُ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ)).

۱۵۵۸- عَنْ الْحَارِثِ بْنِ خَفَّافٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ خَفَّافُ بْنُ يَتَاءَ رَتَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ ((غَفَارُ غَفَرُ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ وَعَصِيَّةٌ عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اللَّهُمَّ الْعَنْ بَنِي لَيْحَانَ وَالْعَنْ رَعْلًا وَذَكْوَانَ)) ثُمَّ وَقَعَ سَاجِدًا قَالَ خَفَّافٌ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ.

۱۵۵۹- عَنْ خَفَّافِ بْنِ يَتَاءَ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ.

بَابُ قَضَاءِ الصَّلَاةِ الْفَائِتَةِ وَأَسْتِحْبَابِ

تَعْجِيلِ قَضَائِهَا

۱۵۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَارَ لَيْلَهُ حَتَّى إِذَا أَدْرَسَتْهُ الْكَرَى عَوَسَ وَقَالَ لِبَلَالٍ ((اكْمَلْ لَنَا اللَّيْلَ)) فَقَضَى بَلَالٌ بِمَا قُدِّرَ لَهُ وَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَدَّ بَلَالٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ مُوَاجِهَةً الْفَجْرِ فَقَالَتْ بَلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَبِدٌّ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمْ يَسْتَقِفْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا بَلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوَّلَهُمْ اسْتِقَاطًا فَفَرَّغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((أَيُّ بَلَالٍ)) فَقَالَ بَلَالٌ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِأُيُيْ أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِنَفْسِكَ قَالَ اقْتَادُوا فَاقْتَادُوا وَرَاحِلَتُهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَهَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَ

نماز پڑھ چکے تو فرمایا جو بھول جائے نماز کو تو پڑھ لیوے جب یاد آئے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔ یونس نے کہا کہ ابن شہاب اس آیت کو یوں پڑھتے تھے۔
الصَّلَاةُ لِلذَّكْرِ مَعْنًى قَائِمٌ كَمَا كَرِهَ ابْنُ شِهَابٍ لِدُخْرِ.

۱۵۶۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شب ہم آخر رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اترے اور نہ جاگے یہاں تک کہ سورج نکل آیا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص اونٹ کی گیل پکڑے کہ یہ مکان ہے شیطان کا۔ پھر ہم نے ایسا ہی کیا (یعنی اس میدان سے باہر ہو گئے)۔ پھر پانی منگایا اور وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ اور یعقوب نے سجدہ کی بجائے صلی کہا پھر نماز کی تکبیر ہوئی اور صبح کی فرض نماز ادا کی۔

۱۵۶۲- ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم پر خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ تم آج ذوال کے بعد اور اپنی ساری رات چلو گے اگر خدا نے چاہا تو کل صبح پانی پر پہنچو گے۔ پس لوگ اس طرح چلے کہ کوئی کسی کی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا۔ ابوقادہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ چلے جاتے تھے یہاں تک کہ آدھی رات ہو گئی اور میں آپ کے بازو کی طرف تھا اور آپ آگٹھنے لگے اور اپنی سواری پر سے بھٹکے (یعنی غلبہ خواب سے) اور میں نے آکر آپ کو ٹیکہ دیا (تاکہ گر نہ پڑیں) بغیر اس کے کہ میں آپ کو جگاؤں یہاں تک کہ آپ پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ اور چلے یہاں تک کہ جب بہت رات گزر گئی پھر آپ بھٹکے اور میں نے پھر ٹیکہ دیا بغیر اس کے کہ آپ کو جگاؤں یہاں تک کہ آپ پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے پھر چلے یہاں تک کہ آخر سحر کا وقت ہو گیا۔ پھر ایک بار بہت بھٹکے کہ اگلے دوبار سے بھی زیادہ کہ قریب تھا کہ گر پڑیں پھر میں آیا اور آپ کو روک دیا پھر آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی کہ ابوقادہ۔ آپ نے فرمایا کہ تم کب

بَدَلًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ ((مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ)) قَالَ أَوَيْمُ الصَّلَاةَ لِدُخْرِ قَالَ يُونُسُ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقْرَأُهَا لِلذَّكْرِ.

۱۵۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَرَسْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ نَسْتَبْقِصْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ فَإِنَّ هَذَا مَنْزِلُ حَضْرَتِنَا فِيهِ الشَّيْطَانُ)) قَالَ فَفَعَلْنَا ثُمَّ دَعَا بِالنَّاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَحَدَ سَحَدَتَيْنِ وَقَالَ يَعْقُوبُ ثُمَّ صَلَّيْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ أُمِيتَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى الْعَدَاةَ.

۱۵۶۲- عَنْ أَبِي قَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَطَبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَأْتُونَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ غَدًا)) فَاَنْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَبُو قَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ حَتَّى انْهَارَ اللَّيْلُ وَأَتَانَا إِلَى جَنْبِهِ قَالَ فَتَعَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَأَنَّتِيهِ فَدَعَمْتُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَوْقُظَهُ حَتَّى اعْتَدَلَ عَلَى رَاحِلَتِهِ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى تَهَوَّرَ اللَّيْلُ مَا لَ عَنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ فَدَعَمْتُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَوْقُظَهُ حَتَّى اعْتَدَلَ عَلَى رَاحِلَتِهِ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ مَا لَ مِثْلَهُ هِيَ أَشَدُّ مِنَ الْمَيْتَتَيْنِ اللَّائِيَتَيْنِ حَتَّى كَادَ يَنْجِيلُ فَأَنَّتِيهِ فَدَعَمْتُهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ ((مِنْ هَذَا)) فَلَمْ

سے میرے ساتھ اس طرح چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں رات سے آپ کے ساتھ اسی طرح چل رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے جیسے تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے پھر آپ نے فرمایا تم ہم کو دیکھتے ہو کہ ہم لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہیں پھر آپ نے فرمایا تم کسی کو دیکھتے ہو۔ میں نے کہا یہ ایک سوار ہے پھر کہا یہ ایک اور سوار ہے یہاں تک کہ ہم سات سوار جمع ہو گئے۔ تب رسول اللہ ﷺ راہ سے ایک طرف الگ ہوئے اور اپنا سر زمین پر رکھا (یعنی سونے کو) اور فرمایا کہ تم لوگ ہماری نماز کا خیال رکھنا (یعنی نماز کے وقت جگادینا)۔ پھر پہلے جو جاگے وہ رسول اللہ ﷺ ہی تھے اور دھوپ آپ کی پیٹھ پر آگئی پھر ہم لوگ گھبرا کر اٹھے اور آپ نے فرمایا سوار ہو پھر چلے یہاں تک کہ جب دھوپ چڑھ گئی اور آپ اترے اپنا وضو کا لونا منگوایا جو میرے پاس تھا اور اس میں تھوڑا سا پانی تھا پھر آپ نے اس سے وضو کیا (جو اور وضوؤں سے کم تھا یعنی بہت قلیل پانی سے بہت جلد) اور اس میں تھوڑا سا پانی باقی رہ گیا۔ پھر ابو قتادہ سے فرمایا کہ ہمارے لوٹے کو رکھ چھوڑو کہ اس کی ایک عجیب کیفیت ہوگی پھر بلائے نماز کی اذان کہی اور نبی نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر صبح کی فرض نماز ادا کی اور ویسے ہی ادا کی جیسے ہر روز ادا کرتے ہیں اور آپ بھی اور ہم بھی آپ کے ساتھ سوار ہوئے۔ پھر ہم میں سے ہر ایک چپکے چپکے کہتا تھا کہ آج ہمارے اس قصور کا کیا اتارا ہوگا جو ہم نے نماز میں قصور کیا۔ تب آپ نے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کا پیشوا نہیں ہوں؟ پھر فرمایا کہ سونے میں کیا قصور ہے قصور تو یہ ہے کہ ایک آدمی نماز پڑھے یہاں تک کہ نماز کا دوسرا وقت آجائے (یعنی جاگنے میں قصا کر دے) پھر جو ایسا کرے (یعنی اس کی نماز قضاء ہو جائے) تو لازم ہے کہ جب ہو شیار ہو ادا کرے پھر جب دوسرا دن آئے تو اپنی نماز اوقات متعینہ پر ادا کرے (یعنی یہ نہیں

أَبُو قَتَادَةَ قَالَ ((مَتَى كَانَ هَذَا مَسِيرَكَ مِنِّي)) قُلْتُ مَا زَالَ هَذَا مَسِيرِي مِنْذُ اللَّيْلَةِ قَالَ ((حَفِظْتُكَ اللَّهُ بِمَا حَفِظْتُ بِهِ نَبِيَّه)) ثُمَّ قَالَ ((هَلْ تَرَانَا نَخْفَى عَلَى النَّاسِ)) ثُمَّ قَالَ ((هَلْ تَرَى مِنْ أَحَدٍ)) قُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ ثُمَّ قُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ آخَرٌ حَتَّى اجْتَمَعْنَا فَكُنَّا سَبْعَةً رَكِبٍ قَالَ فَمَالِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّرِيقِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ ((احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا)) فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ اسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ قَالَ فَقَعْنَا فَرَعَيْنِ ثُمَّ قَالَ ((ارْكَبُوا)) فَارْكَبْنَا فَمِيرْنَا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِبِضَافَةٍ كَانَتْ مَعِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَتَوَضَّأُ مِنْهَا وَضُوءًا ذَوِي وَضُوءٍ قَالَ وَبَعِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ لِأَبِي قَتَادَةَ ((احْفَظْ عَلَيْنَا مِضْنَاتَكَ فَمَيْكُونُ لَهَا نَبَأٌ)) ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ فَصَنَعَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَارْكَبْنَا مَعَهُ قَالَ فَحَجَلْنَا بَعْضُنَا يَهُوسُ إِلَى بَعْضٍ مَا كَثَرَاةٌ مَا صَنَعْنَا يَتَفَرِّطُنَا فِي صَلَاتِنَا ثُمَّ قَالَ ((أَمَا لَكُمْ فِي أَسْوَةٍ)) ثُمَّ قَالَ ((أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ فِي النُّومِ تَفَرِّيطٌ إِنَّمَا التَّفَرِّيطُ عَلَى مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ حَتَّى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْآخَرَى فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَلَيْسَ بِهَا حِينَ يَنْتَبِهَ لَهَا فِإِذَا

کہ ایک بار قضا ہو جانے سے نماز کا وقت ہی بدل جائے) پھر فرمایا کہ تم کیا خیال کرتے ہو کہ لوگوں نے کیا کیا ہو گا؟ پھر فرمایا کہ لوگوں نے جب صبح کی تو اپنے بی گونہ پلٹا ہوا بکر اور عمر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے پیچھے ہو گئے آپ ایسے نہیں کہ تمہیں پیچھے چھوڑ جائیں اور لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تم سے آگے ہیں۔ پھر وہ لوگ اگر ابو بکر اور عمر کی بات مانتے تو سیدھی راہ پاتے (یہ خبر آپ نے معجزہ کے طور پر دے دی) راوی نے کہا کہ پھر ہم لوگوں تک پہنچے یہاں تک کہ دن چڑھ گیا اور ہر چیز گرم ہو گئی اور لوگ کہنے لگے اے اللہ کے رسول ہم تو مر گئے اور پیاسے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا نہیں تم نہیں مرے پھر فرمایا کہ ہمارا چھوٹا بیٹا لاؤ اور وہ لوٹا سگولا اور رسول اللہ ﷺ پانی ڈالے لگے اور ابو قتادہ لوگوں کو پانی پلانے لگے۔ پھر جب لوگوں نے دیکھا کہ پانی ایک لوٹا بھر ہی ہے تو لوگ گرے اس پر (یعنی ہر شخص ڈرنے لگا کہ پانی تو ختم ہے کہیں محروم نہ رہ جاؤں) تب آپ نے فرمایا اچھی طرح آہستگی سے لیتے رہو تم سب سیراب ہو جائے گے۔ غرض کہ پھر لوگ اطمینان سے لینے لگے اور رسول اللہ ﷺ پانی ڈالتے تھے اور میں پلاتا تھا یہاں تک کہ کوئی باقی نہ رہا میرے اور رسول اللہ ﷺ کے سوا (راوی نے) کہا کہ پھر ڈالا اور مجھ سے فرمایا کہ پیو میں نے عرض کیا کہ میں نہ پیوں گا جب تک آپ نہ پیئیں اے رسول اللہ ﷺ۔ آپ نے فرمایا قوم کا پلانے والا سب کے آخر میں پیتا ہے۔ پھر میں نے پیا۔ (راوی نے) کہا پھر لوگ پانی پر خوش خوش اور آسودہ پہنچے۔ (راوی نے) کہا کہ عبد اللہ بن ربیع نے کہا کہ میں لوگوں سے یہی حدیث روایت کرتا تھا جامع مسجد میں کہ عمران بن حصین نے کہا کہ غور کرو، اے جوان! مجھے کہ تم کیا کہتے ہو اس لیے کہ میں بھی اس رات کا ایک سوار تھا تو میں نے کہا تم اس بات سے خوب واقف ہو گے۔ انھوں نے کہا کہ تم کس قوم سے ہو؟ میں نے

كَانَ الْغَدَ فَلْيَصَلُّهَا عِنْدَ وَفَيْتَهَا)) ثُمَّ قَالَ ((مَا تَرَوْنَ النَّاسَ صَنَعُوا قَالَ)) ثُمَّ قَالَ ((اصْبَحَ النَّاسُ فَقَدُوا نَبِيَّهُمْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَكُمْ لَمْ يَكُنْ يُخْلَفُكُمْ وَقَالَ النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَإِنْ يَطِيعُوا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ يَرْشِدُوا)) قَالَ فَاتَّبَعْنَا إِلَى النَّاسِ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ شَيْءٍ وَهُمْ يَقُولُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْنَا عَطِشْنَا فَقَالَ ((لَا هَلَكَ عَلَيْكُمْ)) ثُمَّ قَالَ ((أَطِيعُوا لِي غَضَمِي)) قَالَ وَدَعَا بِالْبَيْضَاءِ فَحَجَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُبُّ وَأَبُو قَتَادَةَ يَسْتَبِيعُهُمْ فَلَمْ يَعُدْ أَنْ رَأَى النَّاسَ مَاءً فِي الْبَيْضَاءِ تَكَابَّوا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَحْسِنُوا الْمَلَأَ كُلَّكُمْ مَيِّرَوى)) قَالَ فَفَعَلُوا فَحَجَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُبُّ وَأَسْقِيَهُمْ حَتَّى مَا بَقِيَ غَيْرِي وَغَيْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ثُمَّ صَبَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِي اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا أَشْرَبُ حَتَّى تَشْرَبَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((إِنَّ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شَرَبًا)) قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَاتَى النَّاسَ الْمَاءَ حَامِئِينَ رَوَاءَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبَاحٍ إِنِّي لَأَخَذْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي مَسْجِدِ الْجَامِعِ إِذْ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حَصِينٍ انْظُرْ أَيُّهَا الْفَقِي كَيْفَ تُحَدِّثُ فَإِنِّي أَخَذْتُ الرُّكْبَ بِلُكِ اللَّيْلَةِ قَالَ قُلْتُ فَأَنْتَ أَغْلَمُ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ

کہا کہ میں انصار میں سے ہوں۔ انھوں نے کہا تو تم اپنی حدیثوں کو خوب جانتے ہو۔ پھر میں نے لوگوں سے پوری روایت بیان کی جب عمران نے کہا کہ میں بھی اس رات حاضر تھا مگر میں نہیں جانتا کہ جیسا تم نے یاد رکھا ایسا اور کسی نے یاد رکھا ہو۔

۱۵۶۳- عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھا سو ایک رات شب کو ہم چلے یہاں تک کہ جب آخری رات ہوئی اترے اور ہماری آنکھ لگ گئی یہاں تک دھوپ نکل آئی۔ سو سب سے پہلے ابو بکرؓ جاگے اور ہماری عادت تھی کہ ہم نبیؐ کو نیند سے نہیں جگا تھے (کہ شاید وہ نہ اتری ہو) جب تک کہ آپؐ خود نہ جاگیں۔ پھر حضرت عمرؓ جاگے اور نبیؐ کے پاس کھڑے ہو کر بلند آواز سے اللہ اکبر کہنے لگے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ جاگے پھر جب آپؐ نے سر اٹھایا اور سورج کو دیکھا کہ نکل آیا تب فرمایا کہ چلو اور ہمارے ساتھ آپؐ بھی چلے یہاں تک کہ جب دھوپ صاف ہو گئی ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑھی اور ایک شخص جماعت سے الگ رہا کہ اس نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے اس سے فرمایا کہ تم کیوں ہمارے ساتھ نماز کے ادا کرنے سے باز رہے؟ اس نے عرض کی کہ اے اللہ کے نبیؐ مجھے جنابت ہو گئی ہے؟ سو اس کو نبیؐ نے حکم دیا تو اس نے خاک پر تحیم کیا اور نماز پڑھی۔ پھر آپؐ نے چند سواروں کے ساتھ مجھے آگے دوڑایا کہ ہم پانی ڈھونڈیں اور ہم بہت پیاسے ہو گئے تھے۔ پھر ہم چلے جاتے تھے کہ ایک عورت کو دیکھا کہ اپنے دونوں بچہ لٹکائے دو کھالوں پر بیٹھی چلی جاتی ہے

قُلْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ حَدَّثَ فَأَنْتُمْ أَغْلَمُ بِحَدِيثِكُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ الْقَوْمَ فَقَالَ عِمْرَانُ لَعَدْتُ شَهِدْتُ بَلَدَكَ اللَّيْلَةَ وَمَا شَعَرْتُ أَنَّ أَحَدًا حِفْظُهُ كَمَا حِفْظُهُ. (۱)

۱۵۶۳- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَأَذَلَّجْنَا لَيْلَتَنَا حَتَّى إِذَا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ عَرَّسْنَا فَعَلَّيْنَا أَهْنَيْنَا حَتَّى بَزَعَتْ الشَّمْسُ قَالَ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ اسْتَقْفَظَ مِنَّا أَبُو بَكْرٍ وَكُنَّا لَا نَوْفُظُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ إِذَا نَامَ حَتَّى يَسْتَقْفِظَ ثُمَّ اسْتَقْفَظَ عُمَرُ فَقَامَ عَبْدُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَكْثُرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالْمُكْبِيرِ حَتَّى اسْتَقْفَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ وَرَأَى الشَّمْسَ قَدْ بَزَعَتْ قَالَ ((ارْتَجِعُوا)) فَسَارَ بِنَا حَتَّى إِذَا بَيَضَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ فَصَلَّى بِنَا الْغَدَاةَ فَأَعْتَزَلُوا رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ((فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَصَلِّيَ مَعَنَا)) قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَصَابَنِي جَنَابَةٌ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَيَمَّمُ بِالصَّعِيدِ

(۱۵۶۳) ☆ نوٹی نے کہا کہ اس حدیث میں رسول اللہ کے کئی مجرے مذکور ہوئے ایک یہ کہ آپ کا خبر دینا کہ اس اونٹ سے عجیب کیفیت ظاہر ہو گئی اور دیہاتی ہوا کہ سیکڑوں آدمی اس سے سیراب ہو گئے دوسرا یہ کہ تھوڑے پانی کا بہت ہو جانا۔ تیسرا آپ کا یہ فرمانا کہ تم سب سیراب اور آسودہ ہو جاؤ گے اور دیہاتی ہوا۔ چوتھا آپ کا یہ خبر دینا کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ نے یوں کہا اور لوگوں نے یہ کہا اور ایسا ہی ہوا تھا پانچواں یہ کہ آپ نے خبر دی کہ آج کی رات رات بھر چلو گے اور صبح کو پانی پر پہنچو گے اور ایسا ہی ہوا۔

(یعنی اونٹ پر) تو ہم نے اس سے کہا کہ پانی کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ بہت دور ہے تم کو پانی نہیں مل سکتا۔ ہم نے کہا کہ تیرے گھروالوں سے پانی کتنی دور ہے؟ اس نے کہا کہ ایک دن رات کا راستہ ہے۔ پھر ہم نے کہا چال تو رسول اللہ ﷺ کے پاس۔ اس نے کہا کہ رسول اللہ کیا ہیں؟ غرض کہ ہم اسے مجبور کر کے رسول اللہ ﷺ کے سامنے لے آئے اور آپ نے اس کا حال پوچھا۔ سو اس نے آپ کو اس کے حال سے خبر دی جیسی اس نے خبر دی تھی ہم کو اور کہا کہ وہ تیسویں والی ہے اور اس کے پاس کئی بچے بن باپ کے ہیں۔ غرض آپ نے فرمایا کہ اس کے اونٹ کو بٹھایا جائے سو وہ بٹھایا گیا اور آپ نے اس پکھالوں کے اوپر کے دہانوں میں کھلی کی اور اونٹ کو پھر کھڑا کر دیا۔ پھر ہم سب نے پانی پیا اور ہم سب چالیس آدمی تھے بہت پیاسے یہاں تک کہ ہم سب آسودہ ہو گئے اور اپنے ساتھ کی سب مشکیں اور چھانگلیں بھر لیں اور جس ریش کو جنابیت تھی ان کو بھی بھولیا مگر کسی اونٹ کو پانی نہیں پلایا اور اس کی پکھالیں ویسی ہی پانی سے چھٹی پڑتی تھیں۔ پھر فرمایا تم میں سے جس کے پاس کچھ ہو لاؤ۔ سو ہم نے بہت سے تھکڑوں اور کھجوروں کو جمع کیا اور آپ نے اس کی ایک پونلی باندھی اور اس نیک بخت سے فرمایا کہ یہ لے جا اور اپنے بچوں کو کھلا اور جان لے کہ ہم نے تیرا پانی کچھ نہیں گھٹایا۔ پھر جب وہ اپنے گھر پہنچی تو کہنے لگی کہ آج میں اس بڑے جادوگر آدمی سے ملی یا بیشک وہ نبی ہے جیسا دعویٰ کرتا ہے اور آپ کا سارا معجزہ بیان کیا کہ یہ یہ گزرا۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس کا کس بھر کو اس عورت کی وجہ سے ہدایت کی اور وہ بھی اسلام لائی اور گاؤں والے بھی اسلام لائے۔

۱۵۶۳- عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم ایک رات

فَقُلْتُ ثُمَّ عَجَلَنِي فِي رُكْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ تَطْلُبُ الْمَاءَ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِأَمْرَأَةٍ سَابِلَةٍ رَحْلُهَا بَيْنَ مِرْدَاتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ أَهْيَا أَهْيَا لَا مَاءَ لَكُمْ قُلْنَا فَكَمْ بَيْنَ أَهْلِكَ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ سَبْعَةُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قُلْنَا أَتُضَلِّقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُولُ اللَّهِ فَلَمْ نَسْأَلْهَا مِنْ أَمْرٍهَا شَيْئًا حَتَّى انْطَلَقْنَا بِهَا فَاسْتَقْبَلْنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرْتَنَا وَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا مُؤِمَّةٌ لَهَا صَبِيحَتَانِ أَيَّامًا فَأَمَرَ بِرَأْوِيهَا فَأَبِيحَتْ فَفُجَّ فِي الْعَرَفَاتَيْنِ الْعُلْيَاوَتَيْنِ ثُمَّ بَعَثَ بِرَأْوِيهَا فَشَرَبْنَا وَنَحْنُ أَرْبَعُونَ رَجُلًا عَطِشًا حَتَّى رَوَيْنَا وَمَلَأْنَا كُلُّ قَرْبَةٍ مَعَنَا وَبِإِذَاوَةٍ وَعَسَلْنَا صَاحِبِنَا غَيْرَ أَنَّا لَمْ نَسْأَلْ بَعِيرًا وَهِيَ تَنصُرُجُ مِنَ الْمَاءِ يَعْنِي الْمِرْدَاتَيْنِ ثُمَّ قَالَ ((هَاتُوا مَا كَانَ عِنْدَكُمْ)) فَحَنَمْنَا لَهَا مِنْ كِسْرٍ وَتَمْرٍ وَصَرَّ لَهَا صَرَّةً فَقَالَ لَهَا ((أَذْهَبِي فَأَطْعِمِي هَذَا عِيَالَكَ وَاعْلَمِي أَنَا لَمْ نَزَلْ مِنْ مَابِلِكِ)) فَلَمَّا أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقَدْ لَقِيتُ أَسْحَرَ الْبَشَرِ أَوْ إِنَّهُ لَنَبِيٌّ كَمَا زَعَمَ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ ذَنبٌ وَذَنبٌ فَهَدَى اللَّهُ ذَاكَ الصِّرَاطَ بَيْنَكَ الْمَرْأَةُ فَاسْتَلَمَتْ وَأَسْلَمُوا. (۲)

۱۵۶۴- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ

(۱۵۶۳) اس حدیث میں بڑا معجزہ ہے رسول اللہ کا اور بیان ہے آپ کی نرم دلی اور آپ کی سخاوت کا اور پانی نہ ملنے کے وقت حنم کے جوار کا اور یہ بھی کہ جنہی کو جب پانی ملے غسل کرے خواہ نماز کا وقت ہو یا نہ ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے یہاں تک کہ جب آخرات ہوئی اور صبح قریب ہوئی تو پڑھ گئے ایسا پڑنا کہ جس پڑنے سے مسافر کو کوئی لینا مزید رہ نہیں۔ پھر نہ چکایا ہم کو مگر دھوپ کی گرمی نے اور بیان کی روایت مثل روایت سلم بن زریر کے (یعنی جو ابھی اوپر گزری) اور اس میں یہ بھی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ جاگے اور لوگوں کا حال دیکھا اور وہ پڑی آواز والے قوی تھے۔ فرض انھوں نے اللہ اکبر کہنا شروع کیا اور آواز بلند کی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بلند آواز سے جاگ اٹھے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے تو لوگوں نے اپنا حال عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں چلو اور آخر تک روایت بیان کی۔

عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَمَسَرَّتْنَا لَيْلَةً حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ قُبِيلَ الصُّبْحِ وَقَعْنَا بِتِلْكَ الْوُقْعَةِ الَّتِي لَا وَقْعَةَ عِنْدَ الْمَسَافِرِ أَحَدٍ مِنْهَا فَمَا أَتَفَقْنَا إِلَّا حَرَّ الشَّمْسِ وَسَقَا الْحَدِيثِ بِخَوِّ حَدِيثِ سَلَمِ بْنِ زُرَيْرٍ وَزَادَ وَنَقَصَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ أَجْوَفَ حَلِيدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالْكُبَيْرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِشِدَّةِ صَوْتِهِ بِالْكُبَيْرِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَّوْا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا ضَيْرَ ارْتَحِلُوا)) وَاقْصُرْ الْحَدِيثَ.

۱۵۶۵- ابو قتادہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوران سفر پڑاؤ ڈالنے اور رات ہوئی تو دائیں کر وٹ لیٹے اور اگر صبح سے کچھ پہلے پڑاؤ ڈالنے تو بازو کو کھڑا کر کے ہتھیلی پر اپنا چہرہ رکھتے۔

۱۵۶۵- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ قَعْرَسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى يَمِينِهِ وَإِذَا عَرَسَ قُبِيلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَتِفِهِ.

۱۵۶۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو نماز کو بھول جائے تو جب یاد آئے ادا کر لے یہی اس کا کفارہ ہے۔ قتادہ نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور قائم کر تو نماز میرے یاد کرنے کو۔

۱۵۶۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيَصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ)) قَالَ قَتَادَةُ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي.

۱۵۶۷- انسؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اسی طرح اور یہ الفاظ ”لا كفارة لها الا ذلك“ کا ذکر نہیں۔

۱۵۶۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ ((لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ)).

۱۵۶۸- انس بن مالک کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی نماز بھول جائے یا سیوا رہے تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ اس کو جب یاد آئے پڑھ لیا جائے۔

۱۵۶۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا)).

۱۵۶۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

۱۵۶۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ((إِذَا رَفَعَ أَحَدُكُمْ
عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ غَفَلَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا
فَإِنَّ اللہَ يَقُولُ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِيُكَرِّى))
علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی سو جائے یا نماز سے غافل ہو جائے تو
چاہیے کہ جب یاد کرے پڑھ لے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
قائم کرو نماز کو میری یاد کے لیے۔



کِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا مسافر کی نماز کا بیان

باب: مسافر کی نماز

۱۵۷۰- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا فرض ہوئی نماز دو دور رکعت حضرت میں بھی اور سفر میں بھی پھر سفر کی نماز ویسی ہی رہی اور سفر کی بڑھادی گئی۔

۱۵۷۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ اللہ نے فرض کی نماز دو رکعت پھر بڑھا دی حضرت میں اور اتنی ہی رکھی سفر میں جتنی کہ پہلے فرض ہوئی تھی۔

۱۵۷۲- اس کا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ زہری نے کہا کہ میں نے عروہ سے پوچھا کہ پھر حضرت عائشہ سفر میں پوری نماز کیوں پڑھتی تھیں (یعنی ان کے نزدیک تو وہی دو رکعت فرض تھی)؟ جب انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہ نے وہی تاویل کی جو تاویل کی

بابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا

۱۵۷۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَرَضَتِ الصَّلَاةَ رَكْعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأَقْرَبْتُ صَلَاةَ السَّفَرِ وَزَيْدٌ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ.

۱۵۷۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ حِينَ فَرَضَهَا رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ أَثَبَّهَا فِي الْحَضَرِ فَأَقْرَبْتُ صَلَاةَ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيضَةِ الْأُولَى.

۱۵۷۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الصَّلَاةَ أَوَّلَ مَا فَرَضَتْ رَكَعَتَيْنِ فَأَقْرَبْتُ صَلَاةَ السَّفَرِ وَأَثَبْتُ صَلَاةَ الْحَضَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا بَالُ عَائِشَةَ تَبِمُ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنَّهَا

(۱۵۷۰) نو دیتی ہے کہا کہ امام شافعی اور مالک بن انس اور اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ قصر اور پورا پورا نماز کا سفر میں دونوں جائز ہیں مگر قصر افضل ہے اور بعضوں کا قول ہے کہ پورا پورا نماز افضل ہے اور مذہب صحیح اور مشہور یہی ہے کہ قصر افضل ہے اور امام ابو حنیفہ اور اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ قصر واجب ہے اور پورا پورا نماز جائز نہیں اور ان کی دلیل بھی حدیث ہے اور یہ بھی دلیل ہے کہ آنحضرت اور آپ سے صحابہ کرام فعل یہی تھا کہ وہ سفر میں قصر کیا کرتے تھے اور شافعیہ کے نزدیک وہ روایتیں دلیل ہیں جن میں مذکور ہے کہ رسول اللہ کے ساتھ سفر میں جو اصحاب ہوتے تھے ان میں کوئی پوری پڑھتا کوئی قصر کرتا کوئی روزہ رکھتا کوئی افطار کرتا اور ایک دوسرے پر طعن نہ کرتا اور یہ روایتیں صحیح مسلم وغیرہ میں وارد ہو چکی ہیں اور حضرت عثمان ہمیشہ پوری نماز پڑھا کرتے اور ایسے ہی حضرت عائشہ جو سب مجتہدوں کی ماں ہیں اور اللہ کے اس قول کے ظاہری معنی یہی ہیں ہیں فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوة۔ اور جو لوگ پوری نماز کے جواز کے سفر میں قائل ہوئے ہیں انھوں نے حضرت عائشہ کی اس روایت کا جواب یہ دیا ہے کہ فرض ہوئیں دو رکعتیں یعنی جو ارادہ کرے کہ انہی دو رکعت پر اکتفا کرے۔ اور ہم جو اتمام کے اگر قائل ہوں تو سب روایتوں میں تحقیق ہو جاتی ہے۔

تَأَوَّلَتْ كَمَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

حضرت عثمانؓ نے (یعنی وہ بھی پوری پڑھتے تھے جیسا کہ ہم اوپر کہہ آئے ہیں)۔

۱۵۷۳- عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتُ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((صَدَقَ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَأَقْبِلُوا صِدْقَهُ)) .

۱۵۷۳- یعلیٰ بن امیہ نے کہا کہ میں نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر قصر کرو تم نماز میں اگر خوف ہو تم کو کہ کافر لوگ ستادیں گے اور اب تو لوگ امن میں ہو گئے (یعنی اب قصر کیا ضروری ہے؟) تو انھوں نے کہا کہ مجھے بھی یہی تعجب ہوا جیسے تم کو تعجب ہوا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کو پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ نے تم کو صدقہ دیا تو اس کا صدقہ قبول کرو (یعنی بغیر خوف کے بھی سفر میں قصر کرو)۔

۱۵۷۴- عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ.

۱۵۷۴- یعلیٰ بن امیہ نے عمر بن خطاب سے مذکورہ بالا حدیث روایت کی۔

۱۵۷۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَى بَشَرٍ لَيْسَ بِنَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً.

۱۵۷۵- عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبیؐ کی زبان پر حضر میں چار رکعت مقرر کر دی اور سفر میں دو اور خوف میں ایک۔

۱۵۷۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ اللَّهَ فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلَى بَشَرٍ لَيْسَ بِنَبِيِّكُمْ ﷺ عَلَى الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ وَعَلَى الْمُقِيمِ أَرْبَعًا وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً.

۱۵۷۶- ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبیؐ کی زبان پر مسافر کے لیے دو رکعت مقيم کے لیے چار اور خوف کی حالت میں ایک رکعت فرض کی۔

۱۵۷۷- عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ الْهَلْبَلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ أُصَلِّي إِذَا كُنْتُ بِمَكَّةَ

۱۵۷۷- موسیٰ بن سلمہؓ سے مروی ہے کہ میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ جب میں مکہ میں ہوں (یعنی سفر میں) اور امام کے

(۱۵۷۳) ☆ یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جو قصر کو افضل یا واجب کہتے ہیں۔

(۱۵۷۵) ☆ نوویؒ نے کہا کہ سلف کے ایک گروہ نے اسی قول پر عمل کیا ہے کہ خوف کے وقت ایک رکعت لڑا کی ہے۔ چنانچہ حسن اور ضحاک اور اسحاق بن راہویہ کا یہی مذہب ہے اور امام شافعی اور مالک اور جہور کا مذہب یہ ہے کہ صلوٰۃ خوف صلوٰۃ امن کے برابر ہے یعنی حضر میں چار اور سفر میں دو رکعتیں اور ایک رکعت ان لوگوں کے نزدیک کسی حال میں روا نہیں اور انھوں نے اس قول کا جواب یہ دیا ہے کہ ایک رکعت سے مراد وہ رکعت ہے جو امام کے ساتھ لڑا ہوتی ہے اور دوسری الگ پڑھ لی جاتی ہے جیسا کہ روایات صحیحہ میں نماز خوف کا انداز رسول اللہؐ سے مروی ہے اور اس تاویل سے ان حدیثوں میں اور اس قول میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

ساتھ نماز نہ ہو تو کسے نماز پڑھوں؟ انھوں نے فرمایا کہ دو رکعت ادا کرنی سنت ہے ابو القاسمؒ کی (آنحضرتؐ کی کنیت ہے)۔

۱۵۷۸- اس سند سے قتادہ نے بھی ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔
۱۵۷۹- حفص بن عاصم نے کہا کہ میں کم کی راوی میں عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھا تو انھوں نے ہم کو ظہر کی دو رکعت پڑھائیں۔ پھر آئے اور ہم بھی ان کے ساتھ آئے یہاں تک کہ اپنے اترنے کی جگہ پہنچے اور بیٹھ گئے اور ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے تو ان کی نگاہ اس طرف پڑی جہاں نماز پڑھی تھی تو کچھ لوگوں کو کھڑے دیکھا پوچھا یہ کیا کرتے ہیں؟ میں نے کہا سنتیں پڑھتے ہیں۔ انھوں نے کہا مجھے سنت پڑھنی ہوتی تو میں نماز ہی پوری پڑھتا (یعنی فرض پورا کرتا)۔ پھر کہا اے میرے بھتیجے! میں سفر میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا تو آپ نے دو رکعت سے زیادہ نہیں پڑھیں یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو وفات دی اور ابو بکرؓ کے ساتھ رہا تو انھوں نے دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی وفات دی اور حضرت عثمانؓ کے ساتھ رہا تو انھوں نے بھی دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھیں یہاں تک کہ اللہ نے ان کو بھی وفات دی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی چال اچھی ہے۔

۱۵۸۰- حفص نے کہا کہ میں ایک بار بیمار ہوا اور ابن عمرؓ میری پیار پرسی کو آئے تو میں نے ان سے سفر میں سنتوں کے پڑھنے کے

إِذَا لَمْ أَصَلِّ مَعَ الْإِيمَانِ فَقَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةٌ أَيْ الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۷۸- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۵۷۹- عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ قَالَ فَصَلَّى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ وَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى جَاءَ رَحْلَهُ وَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهُ فَحَانَتْ مِنْهُ الْيَقَافَةُ نَحْوَ حَيْثُ صَلَّى فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتَمَمْتُ صَلَاتِي يَا ابْنَ أُمِّیْ إِنِّي صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ وَصَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ وَصَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ ثُمَّ صَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

۱۵۸۰- عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ مَرَضْتُ مَرَضًا فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ يُعَوِّذُنِي قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنْ

(۱۵۷۹) ☆ اس روایت سے معلوم ہوا کہ سنتوں کا پڑھنا سفر میں سنت نہیں ہے بلکہ علما نے اسے مکروہ کہا ہے۔ چنانچہ ابن عمرؓ کا اور دیگر علماء کا مذہب یہی ہے اور امام شافعیؒ اور جہور نے کہا ہے کہ سفر میں سنت کا حکم نفل کا ہو جاتا ہے اور عبد اللہ بن عمرؓ نے یہ جو کہا کہ حضرت عثمانؓ نے آخر عمر تک دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھیں حالانکہ دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ وہ سفر میں پوری نماز پڑھتے تھے سو تفصیل اس کی یہ ہے کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ اپنی خلافت کے چھ برس بعد نماز کو پورا پڑھنے لگے اور ایک روایت میں آٹھ برس مروی ہوئے ہیں اور یہ پورا پڑھنا ان کا شی میں تھا یا نبی غیر میں وہ بھی دو پڑھتے رہے۔ پس عبد اللہ بن عمرؓ نے شاید یہ مراد لی کہ غیر میں نبی میں وہ نبی پڑھتے تھے۔

بارے میں پوچھا۔ انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں رہا اور کبھی آپ کو سنت پڑھتے نہیں دیکھا۔ اگر مجھے سنت پڑھنی ہوتی تو میں فرض ہی پورے کر تا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی چال اچھی ہے۔

۱۵۸۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعت۔

۱۵۸۲- حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور میں نے آپ کے ساتھ ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز کی دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۵۸۳- یحییٰ بن یزید رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے انس بن مالک سے نماز قصر کا حال پوچھا تو انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین میل یا تین فرسخ نکلتے 'شعبہ کو اس میں شک ہے' تو دو رکعت پڑھتے۔

السُّبْحَةُ فِي الْمَغْرَبِ فَقَالَ صَحِيحٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَغْرَبِ فَمَا رَأَيْتُهُ يُسَبِّحُ وَلَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتَمَمْتُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

۱۵۸۱- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ.

۱۵۸۲- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ.

۱۵۸۳- عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ سَفِيرًا ثَلَاثَةَ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةَ فَرَاسِخَ شَعْبَةَ الشَّالِكِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

(۱۵۸۱) ☆ ذوالحلیفہ مدینہ سے چھ میل ہے اور بعضوں نے کہا سات میل ہے اور اہل ظاہر کا یہی مذہب ہے کہ سفر خلوہ چھوٹا ہو خلوہ بڑا قصر جائز ہے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تین منزل کا سفر ضروری ہے اور انھوں نے آجار صحابہ پر اعتماد کیا ہے اور جمہور وغیرہ نے اس حدیث کا جواب اہل ظاہر کو یوں دیا ہے کہ ذوالحلیفہ میں جب آپ تشریف لائے تو حج کا دار تھا۔ غرض کہ وہ معجائے سفر نہ تھا بلکہ آپ کا دار وہ مکہ کا تھا اور شروع ہوتا ہے قصر جب کہ مسافر اپنے شہر کے مکانات سے باہر ہو جائے اور آبادی کی حد سے نکل جائے یا اہل خیمہ اپنے خیموں سے باہر ہو جائیں۔ مگر ایک ضعیف روایت میں امام مالک سے مروی ہے کہ جب تک تین میل نہ جائے قصر روا نہیں ہے۔ عطاسے اور ایک جماعت اصحاب ابن مسعود سے مروی ہے کہ جب ارادہ سفر کا ہو شہر سے نکلنے سے پیشتر بھی قصر روا ہے اور مجاہد کا مذہب یہ ہے کہ جس دن نکلے اس دن کی رات جب تک نہ آئے جب تک قصر روا نہیں ہے۔ مگر یہ سب روایتیں سلف و خلف کے اتفاق کے خلاف ہیں۔ صحیح یہی ہے کہ بعد خروج قصر روا ہے اور سفر کی کوئی حد روایت صحیح شارب سے مروی نہیں ہے اور ظاہر یہ کہ مذہب کی مؤید بہت روایات معلوم ہوتی ہیں۔

تحقیق مقدار میل و فرسخ و گز

(۱۵۸۲) ☆ میل لونٹ کے چار ہزار قدم ہیں اور صاحب برہان نے لکھا ہے کہ میل چار ہزار گز ہے اور ہر گز چھ مٹھی کا ہے اور صاحب سراج نے لکھا ہے کہ میل چار ہزار گز ہے اور ہر گز چھ مٹھی کا ہے۔ اور فرخ تین میل کو کہتے ہیں اور مروان کی یہ ہے کہ جب پہنچتی ہے تین میل دور ہو جاتے تب قصر کرتے۔ مگر یہ روایات قرآن کے خلاف ہیں اس لیے کہ منطوق قرآن یہ ہے کہ جو مسافر ہو قصر کرے اور جب آدمی پہنچتی ہے باہر ہو مسافر کہلایا تو وہ ایک میل بھی نہ گیا ہو۔ پس اس کو قصر روا ہو گیا ہے۔

۱۵۸۴- عَنْ جَبْرِ بْنِ نَفْعٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السَّمْطِ إِلَى قَرْيَةٍ عَلَى رَأْسِ سَبْعَةِ عَشَرَ أَوْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيلًا فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ رَأَيْتَ عُمَرَ صَلَّى بِذِي الْحَلِيفَةِ رَكَعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.

۱۵۸۵- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ ابْنِ السَّمْطِ وَلَمْ يَسْمُ شُرَحْبِيلَ وَقَالَ إِنَّهُ أَتَى أَرْضًا يُقَالُ لَهَا دُومِينَ مِنْ جَمْعِ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيلًا.

۱۵۸۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ قُلْتُ كَمْ أَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا.

۱۵۸۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبِيلِ حَدِيثِ هُثَيْمٍ.

۱۵۸۸- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ خَرَجْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۱۵۸۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبِيلِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَجَّ.

۱۵۸۳- جبیر نے کہا میں شرحبیل بن سمط کے ساتھ ایک گاؤں گیا کہ وہ سترہ یا اٹھارہ میل تھا تو انھوں نے دو رکعت پڑھیں۔ میں نے انہیں ٹوکا تو انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ انھوں نے ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھیں اور میں نے ان کو ٹوکا تو انھوں نے کہا میں ویسا ہی کرتا ہوں جیسا کہ میں نے رسول اللہ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۵۸۵- شعبہ نے اسی اسناد سے روایت کیا اور کہا کہ روایت ہے ابن سمط سے اور شرحبیل کا نام نہیں لیا اور کہا کہ وہ ایک زمین میں گئے جسے دو مین کہتے ہیں اور وہ جمص سے اٹھارہ میل ہے (مراد یہ ہے کہ وہاں قصر کیا)۔

۱۵۸۶- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ کو نکلے اور آپ دو دو رکعت پڑھتے رہے یہاں تک کہ لوٹے۔ میں نے کہا کہ مکہ میں کب تک رہے؟ کہا اس روز۔

۱۵۸۷- انسؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔

۱۵۸۸- یحییٰ بن ابی اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم مدینہ سے حج کے لیے نکلے۔ آگے وہی حدیث ہے۔

۱۵۸۹- انسؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اسی طرح اور حج کا ذکر نہیں کیا۔

(۱۳۸۲) اس حدیث میں جبہ الدواخ کا ذکر ہے اور آپ جو تھی تاریخ مکہ میں داخل ہوئے اور پانچویں چھٹی ساتویں کو وہاں رہے اور آٹھویں کو منی روانہ ہوئے اور نوں کو عرفات پہنچے اور دسویں کو پھر منی میں لوٹ کر آئے اور گیا رہیں بارہویں وہاں رہے اور تیرہویں کو مکہ گئے اور چودہویں کو مدینہ روانہ ہوئے۔ فرض کہہ کہ اور اس کے گرد گرد سب ملا کر دس روز قیام ہوا اور خاص مکہ میں تین روز اس سے ثابت ہوا کہ جب چار دن سے کم مسافر کہیں قیام کرے تو قصر ہی پڑھتا رہے۔ اس لیے کہ جب نکلنے اور داخل ہونے کا دن نہ ہو تو مدت اقامت کم تین ہی دن ہوتی ہے اور امام شافعی اور جمہور کا یہی مذہب ہے۔

بَابُ قَصْرِ الصَّلَاةِ بِمَعْنَى

۱۵۹۰- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الْمُسَافِرِ بِمَعْنَى وَغَيْرِهِ رَكَعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَكَعَتَيْنِ صَدَرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا أَرْبَعًا.

۱۵۹۱- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ بِمَعْنَى وَلَمْ يَقُلْ وَغَيْرِهِ

۱۵۹۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى رَكَعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ بِهَذِهِ وَعُمَرُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ وَعُثْمَانُ صَدَرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ صَلَّى بَعْدَ أَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ صَلَّى أَرْبَعًا وَإِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ.

۱۵۹۳- عَنْ عُفْبَةَ بْنِ خَالِدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۵۹۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى صَلَاةَ الْمُسَافِرِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ ثَمَانِي سِينِينَ أَوْ قَالَ سِتِّ سِينِينَ قَالَ فَحُفِصَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي بِمَعْنَى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَأْتِي بِرِثَاثَةٍ فَقُلْتُ أَيْ عَمَّ لَوْ صَلَّيْتُ بَعْدَهُمَا رَكَعَتَيْنِ قَالَ لَوْ فَعَلْتُ لَأَتَمَّمْتُ الصَّلَاةَ.

۱۵۹۵- عَنْ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُولَا فِي الْحَدِيثِ بِمَعْنَى وَلَكِنْ قَالَا صَلَّى فِي السَّفَرِ.

باب: منی میں نماز قصر کرنے کا بیان

۱۵۹۰- سالم بن عبد اللہ اپنے باپ عبد اللہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منی وغیرہ میں مسافر کی نماز دو رکعتیں پڑھیں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ سب نے دو رکعتیں ادا کیں اور عثمانؓ نے اپنی ابتدائی خلافت میں دو ہی رکعتیں پڑھیں ہیں پھر پوری چار رکعت پڑھنے لگے۔

۱۵۹۱- زہری سے یہی حدیث روایت ہے۔ انہوں نے ”بمعنی“ کا لفظ بولا ہے مگر ”وغیرہ“ نہیں بولا۔

۱۵۹۲- نافع نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منی میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابو بکر نے آپ کے بعد اور عمرؓ نے ابو بکر کے بعد اور عثمانؓ نے اپنی ابتدائی خلافت میں۔ پھر عثمان چار رکعت پڑھنے لگے تو ابن عمرؓ جب امام کے ساتھ پڑھتے تو چار پڑھتے اور جب اکیلے پڑھتے تو دو رکعت پڑھتے۔

۱۵۹۳- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت منقول ہے۔

۱۵۹۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منی میں نماز مسافر کی پڑھی اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ نے بھی آٹھ برس تک یا کہا کہ چھ برس تک۔ حفص نے کہا کہ ابن عمر منی میں دو رکعتیں پڑھتے اور اپنے بچھونے پر آجاتے۔ تو میں نے کہا کہ اے میرے چچا کاش کہ آپ بعد فرض کے دو رکعت اور پڑھتے (یعنی سنت کی)۔ انھوں نے فرمایا اگر مجھے ایسا کرنا ہو تا تو میں اپنے فرض پورے کرتا۔

۱۵۹۵- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت منقول ہے مگر اس میں منی کا ذکر نہیں ہے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ سفر میں نماز پڑھی۔

۱۵۹۶- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَرْدٍ يَقُولُ صَلَّى بِنَا عُثْمَانَ بَيْنِي أَرْبَعٌ رَكَعَاتٍ فَقِيلَ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنِي رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ بَيْنِي رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَيْنِي رَكَعَتَيْنِ فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعٍ رَكَعَاتٍ رَكَعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ.

۱۵۹۷- عَنْ الْأَعْمَشِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۵۹۸- عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي أَمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَأَكْثَرُهُ رَكَعَتَيْنِ.

۱۵۹۹- عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنِي وَالنَّاسِ أَكْثَرَ مَا كَانُوا فَصَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ فِي حِمَّةِ الْوَدَاعِ. قَالَ مُسْلِمٌ حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ هُوَ أَخُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِأُمِّهِ

۱۵۹۶- عبد الرحمن بن بريد کہتا ہے کہ ہماریساتھ عثمانؓ نے منیٰ میں نماز چار رکعت پڑھی اور اس کا ذکر کسی نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کیا تو انھوں نے کہا اناللہ وانا الیہ راجعون، پھر کہا میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت پڑھی اور ابو بکرؓ کے ساتھ دو رکعت۔ منیٰ میں اور پڑھی میں نے عمر بن خطابؓ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت تو میں آرزو کرتا ہوں کہ چار سے دو ہی رکعتیں مقبول پڑھی ہوتیں تو بہتر تھا۔

۱۵۹۷- اعش سے بھی مذکورہ بالا روایت منقول ہے۔

۱۵۹۸- حارث بن وہب نے کہا پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں حالانکہ لوگ اطمینان سے تھے اور زیادہ (یعنی کچھ خوف نہ تھا)۔

۱۵۹۹- حارث بن وہب خزامی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے ساتھ لوگ بہت تھے۔ پھر آپ نے حیمہ اوداس میں دو ہی رکعتیں پڑھیں۔

مسلم نے کہا حارث بن وہب خزامی عید اللہ بن عمرؓ بن خطاب کے بھائی ہیں اور عید اللہ اور حارث دونوں کی ماں ایک ہیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الرَّحَالِ فِي الْمَطَرِ

۱۶۰۰- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ

باب: بارش میں گھر میں نماز پڑھنے کا بیان

۱۶۰۰- نافع نے کہا کہ ابن عمرؓ نے نماز کی اذان دی ایک رات میں

(۱۵۹۶) ☆ نوٹی نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعودؓ کو یہ مخالفت حضرت عثمانؓ کی رسول اللہؐ سے بری معلوم ہوئی باوجود اس کے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ کے نزدیک پوری پڑھنا وہاں ہے مگر مخالفت آنحضرتؐ کی اور ابو بکرؓ کی ان کو پسند نہیں آئی۔

ترجمہ: اس روایت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام خلفاء راشدین کے فعل کو سنت نہیں سمجھتے تھے۔ ورنہ خلفاء کے فعل پر معترض نہ ہوتے حالانکہ بکثرت صحابہؓ سے ایسے امور مذکور ہیں اور انہی امر صحیح ہے اس لیے کہ افعال کا مسنون ہونا یہ خاصہ ہے رسول اللہ کا اور وہ جو حدیث میں مذکور ہے علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين یہاں سنت خلفاء سے وہی سنت رسول اللہ کی مراد ہے کہ جس طرح خلفاء اس کے پابند رہے ہیں اور ہیں اسی طرح تم بھی پابند رہو نہ یہ کہ ان کا فعل ہم پر سنت ہو جائے۔ ورنہ صحابہ کا انکار ایسے امور پر جو خلفائے راشدین سے ہوئے ہیں کچھ معنی نہیں رکھتا تھا۔

(۱۶۰۰) ☆ اس روایت سے معلوم ہوا کہ عذر کے سبب سے ترک جماعت روا ہے اور جب عذر نہ ہو تو ترک جماعت جائز نہیں۔

فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرَدٍ وَقَالَ آتَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتَ مَطَرٍ يَقُولُ آتَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ.

١٦٠١- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرَدٍ وَرَبِيعٍ وَمَطَرٍ فَقَالَ فِي آخِرِ نِدَائِهِ آتَا صَلُّوا فِي رَحَالِكُمْ آتَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ ذَاتَ مَطَرٍ فِي السَّفَرِ أَنْ يَقُولَ آتَا صَلُّوا فِي رَحَالِكُمْ.

١٦٠٢- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ بِضُحْنَانَ ثُمَّ ذَكَرَ بَيْتَهُ وَقَالَ آتَا صَلُّوا فِي رَحَالِكُمْ وَلَمْ يُعِدْ ثَانِيَةَ آتَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ

١٦٠٣- عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمَطَرْنَا فَقَالَ ((لِيَصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِي رَحْلِهِ)).

١٦٠٤- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَلَا تَقُلْ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ قُلْ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ قَالَ فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَشْكَرُوا ذَلِكَ فَقَالَ أَتَمَحْبُوبُونَ مِنْ ذَا قَدْ فَعَلَ ذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي إِنَّ الْخُمُوعَةَ عَزَمَتْ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُخْرِجَكُمْ فَمَشُوا فِي الطَّيْنِ وَالْذَخَضِ.

١٦٠٥- عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ

کہ سردی اور آمدھی کی رات تھی۔ تو کہا کہ اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ مؤذن کو حکم دیا کرتے تھے کہ جب رات سردی کی اور بارش کی ہو تو اذان کے بعد کہہ دیا کرو پکار کر گھروں میں نماز پڑھو۔

١٦٠١- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اذان دی نماز کی ایسی رات میں کہ اس میں سردی اور ٹھنڈی ہوا تھی اور بارش تھی پھر اذان کے آخر میں کہہ دیا کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ مؤذن کو حکم دیتے تھے کہ جب سردی کی اور بارش کی ہو سفر میں کہ لوگوں کو پکار دیوے کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔

١٦٠٢- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے عجمان میں نماز کے لیے اذان دی پھر یہ لفظ بولے "آتَا صَلُّوا فی رحالکم"۔ اس میں دوسرا جملہ نہیں دہرایا۔

١٦٠٣- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے اور بارش ہو رہی تھی تو آپ نے فرمایا جس کا بیٹا چاہے وہ اپنے بستر پر نماز پڑھ لے۔

١٦٠٤- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے مؤذن سے کہا جس دن میں تھاکہ جب تم شہادتیں کہہ چکوحی علی الصلوۃ نہ کہو بلکہ کہو اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ تو لوگوں کو یہ بات نئی معلوم ہوئی۔ انھوں نے کہا کہ تم کو اس سے تعجب ہوا یہ تو اس نے کیا ہے جو مجھ سے بہتر تھے (یعنی رسول اللہ نے)۔ جمعہ اگرچہ واجب ہے مگر مجھے یہ معلوم ہوا کہ میں تمہیں تکلیف دوں اور تم کچھ اور بھلسن میں چلو۔

١٦٠٥- عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں بارش اور کچھ

فِي يَوْمٍ ذِي رَذَا وَسَاقِ الْحَدِيثِ بِعَنِي حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْبٍ وَلَمْ يَذْكُرْ الْجُمُعَةَ وَقَالَ قَدْ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَاصِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بِنَحْوِهِ.

۱۶۰۶- عَنْ أَيُّوبَ وَعَاصِمِ الْأَخْوَلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

۱۶۰۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أَدْنَى مُؤَدَّنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمَ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْبٍ وَقَالَ وَكَرِهْتُ أَنْ تَمْشُوا فِي الدَّخْضِ وَالزَّلَلِ.

۱۶۰۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَمَرَ مُؤَدَّنَهُ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَذَكَرَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (۱)

۱۶۰۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَهَيْبٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ قَالَ أَمَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُؤَدَّنَهُ فِي

(۱) مسلم نے کہا اور بیان کی ہم سے یہ حدیث عبید بن حمید نے ان سے احمد بن الحنفی نے ان سے وہیب نے ان سے ایوب نے ان سے عبد اللہ بن حارث نے کہا وہیب نے کہا کہ وہیب نے ان سے یہ حدیث نہیں سنی کہا کہ حکم کیا ابن عباس نے اپنے مؤذن کو جمعہ کے روزینہ کے دن مانند حدیث اور راویوں کے (یعنی جن کی روایتیں لو پر گزریں)۔

(۱۶۰۸) ☆ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جمعہ بسبب ہجرت کے عذر کے محاف ہو جاتا ہے اور شافعیہ کا اور فقہاء کا یہی مذہب ہے۔

دن بارش والے روز یہ حکم دیا اور راویوں کی حدیث کی طرح۔
باب: سفر میں سواری پر نفل پڑھنے کا بیان

يَوْمَ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مُطْلِعٍ بَنُو حَبِيبِهِمْ.
بَابُ جَوَازِ صَلَاةِ النَّافِلَةِ عَلَى الدَّائِمَةِ
فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ

۱۶۱۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اونٹنی پر نماز پڑھتے تھے وہ چدر منہ کرے۔
۱۶۱۱- عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے چدر وہ منہ کرے۔
۱۶۱۲- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سواری پر نماز پڑھتے تھے اور آپ مکہ سے مدینہ کو آتے تھے چدر اس کا منہ ہوتا۔ ابن عمرؓ نے کہا کہ اسی مقدمہ میں اتری یہ آیت کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم چدر منہ کر دو اور ہر منہ ہے اللہ کا۔

۱۶۱۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي سُبْحَتَهُ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِوِثَاقَتِهِ
۱۶۱۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِوِ.
۱۶۱۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَحْفُهُ قَالَ وَيَوْمَ تَزَكَّتْ فَأَيْنَمَا تَوَلَّوْا فَتَمَّ وَجْهَ اللَّهِ.

(۱۶۱۰) ☆ اس روایت اور روایات باب سے ثابت ہوا کہ نفل سواری پر خواہ اونٹ ہو خواہ گھوڑا گناکھو حاسر میں سب پر روا ہے اور اس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے اور صحیح ہے کہ خواہ سفر طویل ہو خواہ قریب جبکہ نفل سواری پر روا ہے۔ جمہور کا اور شافعیہ کا بھی مذہب ہے اور امام شافعی کا ایک قول غریب یہ بھی ہے کہ جس سفر میں قہر روا ہے وہاں یہ بھی روا ہے ورنہ نہیں اور ابو سعید اسطریٰ کا کہنا ہے کہ شہر میں بھی سواری پر نفل روا ہے اور یہ انس بن مالکؓ سے اور ابو یوسفؓ شافعیہ سے مروی ہے۔ غرض ان سب اقوال کا مکمل یہ ہے کہ فرض سواری پر روا نہیں ہیں جب تک کہ سواری سے نہ اترے اور قبلہ کی طرف نہ ادا کرے۔ یہ ایک اجماعی بات ہے عمر شدت خوف کے وقت اگر قبلہ کی طرف منہ نہ کر سکے اور قیام اور رکوع اور ہودا کی سواری پر ہو کہ جس پر یہ کھڑا نہ ہو سکے تو فریضہ بھی روا ہے۔ مثلاً ایسی سواری ہو کہ اس پر ہودج ہو اور یہ صحیح مذہب ہے شافعیہ کا پھر اگر وہ سواری رواں ہو تو صحیح روایت شافعی کی یہ ہے کہ فرض اس پر روا نہیں اور ایک قول یہ بھی ہے کہ روا ہے جیسے کئی قسمی نماز روا ہے با اتفاق کہ اس پر ایسا کیا ہے تمام فقہاء نے اور نو دئیے نے کہا کہ اگر ایسے سواروں کے ساتھ ہے کہ اترے تو ان کے ساتھ سے چھوٹ جائے اور اس کو ضرر پہنچے تو ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ فرض سواری پر پڑھ لے بحسب امکان یعنی جس طرح ممکن ہو اور ادا ہوا اس کا لازم ہے۔ اس لیے کہ یہ عذر نادر ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ ریل بھی ظاہر میں کششی کے مانند ہے اور چونکہ اب ہمارے زمانہ میں بہت رانچ ہو گئی ہے اور اتر کر نماز ادا کرنے میں بہت بڑے بڑے ضرر واقع ہوتے ہیں۔ پس اگر اسی پر فرض ادا کریں تو یقین ہے کہ روا ہو اور استقبال قبلہ بھی اگر ممکن ہو تو نماز کی ابتداء کے وقت اور حرمہ کر لیں اور اب چونکہ یہ عذر نادر نہیں رہا بلکہ اکثر مسافروں کو اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہذا اس کا اعادہ بھی ضروری نہیں۔ اس لیے کہ ہمارے دین میں حرج نہیں اور جہاں پانی میسر نہ ہو وہاں تیمم سے ادا کریں اور ہر نماز قضا نہ کریں۔

(۱۶۱۲) ☆ یعنی اس آیت سے بھی ایسی نماز کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے اور اس آیت سے بعض جاہلانہ جمہور استدلال کرتے ہیں اس امر پر کہ ہر جگہ اللہ تعالیٰ ذات سے موجود ہے حالانکہ یہ ان کی سفاہت ہے۔ اس لیے کہ پوری آیت یوں ہے واللہ المشرق والمغرب فأینما تلج

۱۶۱۳- عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ
وَقِي حَدِيثُ ابْنِ مِبْرَكٍ وَابْنِ أَبِي زَائِدَةَ ثُمَّ تَلَا
ابْنُ عُمَرَ فَأَقْبَمَا تَوَلَّوْا قَدَمَ وَجْهِ اللَّهِ وَقَالَ فِي
هَذَا نَزَلَتْ:

۱۶۱۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
عَلَى جِمَارٍ وَهُوَ مُوْجَّهٌ إِلَى حَبِيرٍ.

۱۶۱۵- عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ
أَسِيرَ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ قَالَ سَعِيدٌ فَلَمَّا
عَشِيْتُ الصُّبْحِ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ ثُمَّ أَذْرَكْتُهُ فَقَالَ
لِي ابْنُ عُمَرَ أَنِّي كُنْتُ فَقُلْتُ لَهُ عَشِيْتُ الْفَجْرَ
فَنَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَلَيْسَ لَكَ فِي
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْرَةٌ فَقُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتِرُ عَلَى الْبُعِيرِ

۱۶۱۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ خَيْمًا تَوَجَّهَتْ بِهِ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَبَّارٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

۱۶۱۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ

۱۶۱۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ تَوَجَّهَ وَيُؤْتِرُ
عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمُكْتَوَّةَ.

۱۶۱۳- عبد الملک سے بھی یہ حدیث مروی ہے اور ابن مبارک
اور ابن ابی زائدہ کی حدیث میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ
آیت تلاوت کی "فانصبا.... الخ" اور کہا یہ اس موقع پر نازل
ہوئی۔

۱۶۱۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ گدھے پر نماز پڑھتے تھے اور
آپ کا منہ خبیر کی طرف تھا۔

۱۶۱۵- سعید بن یسار نے کہا کہ میں عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ مکہ
کی راہ میں جاتا تھا پھر جب صبح ہو جانے کا خیال ہوا تو میں نے اتر کر
وتر پڑھے اور ان سے جانا۔ تب ابن عمرؓ نے کہا کہ تم کہاں گئے
تھے؟ میں نے کہا کہ صبح کے خیال سے اتر کر وتر پڑھے۔ مجھ سے
عبد اللہؓ نے کہا کہ تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی چال کیا اچھی
نہیں۔ میں نے کہا کیوں نہیں قسم اللہ کی۔ تب انھوں نے کہا کہ
رسول اللہ ﷺ اونٹ پر وتر پڑھا کرتے تھے۔

۱۶۱۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی
سواری پر نماز پڑھتے تھے جدھر اس کا منہ ہو۔ عبد اللہ بن وبار نے
کہا کہ ابن عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۱۶۱۷- عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبد اللہ نے کہا کہ رسول
اللہ ﷺ اپنی سواری پر وتر پڑھا کرتے تھے۔

۱۶۱۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ
سواری پر نفل پڑھا کرتے تھے جدھر وہ منہ کرتے اور اسی پر وتر
پڑھتے مگر فرض اس پر نہ پڑھتے تھے۔

لہ تولوا قدم وجہ اللہ یعنی مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے جدھر تم منہ کر دو اور اس کا منہ ہے۔ پس اس آیت میں مشرق اور مغرب دو جہتیں
جو مذکور ہوئیں وہ آسمان ہی پر ہیں نہ زمین پر۔ اس سے یہ سمجھنا کہ اللہ زمین پر ذات سے موجود ہے ایسی ہی بات ہے جیسے زمین کو آسمان یا آسمان
کو زمین جانا۔

(۱۶۱۵) ☆ اس روایت سے معلوم ہوا کہ جیسے اور نوافل کا حکم ہے ویسے ہی وتر کا بھی حکم ہے۔

۱۶۱۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ أَخِيهِ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ.

۱۶۲۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ تَلَقَّيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ قَدِمَ الشَّامَ فَتَلَقَّيْنَاهُ بَعَيْنِ السَّيْرِ فَرَأَيْنَاهُ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَوُجْهُهُ ذَلِكَ الْخَافِ وَأَوْتَانَا هَمَامٌ عَنْ بَسَارِ الْقَيْلَةِ فَقُلْتُ لَهُ رَأَيْتَكَ تُصَلِّي لِبَعْزِ الْقَيْلَةِ قَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ لَمْ أَفْعَلُهُ.

۱۶۱۹۔ عبد اللہ کو ان کے باپ نے خبر دی کہ انھوں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کورات کو اپنی سواری پر نفل پڑھتے تھے جدھر اس کا منہ ہو۔

۱۶۲۰۔ سیرین کے بیٹے انس نے کہا کہ ہم انس مالک کے بیٹے سے ملے جب وہ شام سے آئے تو ہم نے عین التمر میں ملاقات کی (عین التمر ایک مقام کا نام ہے) اور ان کو دیکھا کہ اپنے گدھے پر نماز پڑھتے تھے اور منہ اس کا اس طرف تھا اور ہمام نے قبلہ کی بائیں طرف اشارہ کیا۔ تب میں نے ان سے کہا کہ تم قبلہ کے سوا اور طرف نماز پڑھتے ہو۔ انھوں نے کہا کہ میں اگر رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے نہ دیکھتا تو کبھی ایسا نہ کرتا۔

باب: سفر میں نمازوں کے جمع کرنے کا بیان

بَابُ جَوَازِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ

۱۶۲۱۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا عَجَلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

۱۶۲۲۔ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بَعْدَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

۱۶۲۱۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھتے۔

۱۶۲۲۔ نافع نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشاء ملا کر پڑھتے بعد غروب شفق کے اور کہتے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشاء ملا کر پڑھتے۔

(۱۶۲۱) نوٹی لیں کہ امام شافعی اور اکثر کا قول ہے کہ سفر میں ظہر اور عصر کا جمع کرنا روا ہے چاہے ظہر کے وقت جمع کرے چاہے عصر کے وقت میں اور اسی طرح مغرب اور عشاء کا جمع کرنا روا ہے۔ اور چھوٹے سفر میں شافعی کے دو قول ہیں اور جو ابھی اپنی فرد گاہ میں ہے اس کو افضل ہے کہ جمع اللہ تم کرے یعنی ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت ادا کر کے چلے اور جو روا میں ہو اور ایک وقت آجائے تو دوسرے وقت تک چلا جائے اور دوسرے وقت میں دونوں نمازوں کو جمع کرے مثلاً مغرب کو عشاء کے ساتھ پڑھے اور یہ جمع تاخیر ہے اور بارش میں جمع اللہ تم روا ہے برخلاف جمع تاخیر کے اور یہی مذہب ہے جمہور کا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء میں اور امام مالک کے نزدیک بارش کے سبب سے مغرب اور عشاء میں جمع روا ہے اور مرہیض کے لیے امام احمد کے نزدیک اور ایک جماعت شافعیہ کے آگے دست ہے اور یہی مذہب قوی ہے۔ اور حنفیہ کے نزدیک عرفات کے سوا کہیں جمع درست نہیں اور ان کا مذہب خلاف احادیث صحیحہ ہے اور صحیحین اور ابوداؤد وغیرہ کی روایتیں ان پر حجت ہیں اور روایات خلاف حدیث ہو وہ قابل عمل اور لائق التفات نہیں۔

۱۶۲۳- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ

۱۶۲۳- سالم نے اپنے باپ سے روایت کی انھوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشاء ملا کر پڑھتے۔

۱۶۲۴- عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ.

۱۶۲۴- سالم نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو جلدی چلنا ہوتا سفر میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب میں دیر کر کے عشاء کے ساتھ پڑھتے۔

۱۶۲۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ آخِرَ الظُّهْرِ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ

۱۶۲۵- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب آفتاب ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر میں دیر کرتے عصر کے وقت تک پھر اتر کر دونوں کو ملا کر پڑھتے۔ اور اگر کوچ سے پہلے آفتاب ڈھل جاتا تو ظہر پڑھ کر سوار ہوتے۔

۱۶۲۶- عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ آخِرَ الظُّهْرِ حَتَّى يَذْهَبَ أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا.

۱۶۲۶- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ کو جب سفر میں نمازوں کے اکٹھا کرنے کا ارادہ کرتے تو ظہر میں اتنی دیر کرتے کہ عصر کا وقت آجاتا پھر دونوں ملا لیتے۔

۱۶۲۷- عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا عَجَلَ عَلَيْهِ السَّفَرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِينَ يَوْبِقُ الشَّقَقُ.

۱۶۲۷- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر میں اتنی دیر کرتے کہ عصر کا اول وقت آجاتا پھر دونوں کو جمع کرتے اور مغرب میں دیر کرتے جب شفق ذوب جاتی تو اس کو عشاء کے ساتھ جمع کرتے۔

بَابُ كَيْسِي وَجَدَ الْبَغِيرَ وَنَمَازَ لَوْ كَانَتْ كَالْيَمَانِ

۱۶۲۸- ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِينَ يَوْبِقُ الشَّقَقُ.

۱۶۲۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی

(۱۶۲۳) ☆ جمع تاخیر ہوئی۔

(۱۶۲۷) ☆ شفق دوسری ہے جو آفتاب ڈوبنے کے بعد آسمان پر ظاہر ہوتی ہے۔ اس کے ذوب جانے کے بعد عشاء کا وقت آجاتا ہے اور مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

(۱۶۲۸) ☆ اس کا مفصل بیان باب کے آخر میں آئے گا انشاء اللہ۔

بغیر خوف اور بغیر سفر کے۔

۱۶۲۹- عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز مدینہ میں بغیر خوف اور سفر کے ملا کر پڑھی۔ ابو الزبیر نے کہا کہ میں نے سعید سے پوچھا کہ آپ نے کیوں ایسا کیا؟ انھوں نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن عباسؓ سے یہی پوچھا تھا جیسا تم نے مجھ سے پوچھا انھوں نے کہا کہ حضرت نے چاہا کہ آپ کی امت میں سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔

۱۶۳۰- جبیر کے فرزند سعید نے کہا کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو ایک سفر میں جمع کیا جس میں آپ غزوہ تبوک کو گئے تھے۔ غرض ملا کر پڑھی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء۔ سعید نے کہا کہ میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انھوں نے کہا تاکہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو۔

۱۶۳۱- معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک کو گئے تو آپ ظہر اور عصر ملائے اور مغرب اور عشاء ملائے۔

۱۶۳۲- معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو جمع کیا۔ میں نے کہا (یہ قول ہے عامر بن واثلہ کا) آپ نے ایسا کیوں کیا؟ معاذ نے کہا کہ آپ نے ارادہ کیا کہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو۔

۱۶۳۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو مدینہ میں بغیر خوف اور ہند کے جمع کیا۔ وکیع کی روایت میں ہے کہ میں نے ابن عباسؓ سے کہا آپ نے یہ کیوں کیا؟ انھوں نے کہا تاکہ آپ کی امت کو حرج نہ ہو۔ اور ابی معاویہ کی روایت میں ہے کہ ابن عباسؓ

جَمِيعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ
۱۶۲۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ فَمَسَّأْتُ سَعِيدًا لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أَحَدًا مِنْ أُمَّتِهِ.

۱۶۳۰- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاةِ فِي سَفَرَةٍ سَافَرَهَا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْتُ لِبْنِ عَبَّاسٍ مَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أُمَّتَهُ.

۱۶۳۱- عَنْ مُعَاذٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا

۱۶۳۲- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أُمَّتَهُ.

۱۶۳۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ فِي حَدِيثٍ وَكَيْفٍ قَالَ قُلْتُ لِبْنِ عَبَّاسٍ لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ قَالَ كُنِيَ لَا يُخْرِجُ أُمَّتَهُ وَكُنِيَ حَدِيثٌ

أَبِي مُعَاوِيَةَ قَبِلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا أَرَادَ بِإِلَى ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أَمْنَهُ.

۱۶۳۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَيَا حَجِيمًا وَسَبْعًا جَمِيعًا قُلْتُ يَا أَبَا الشَّعَاءِ أَطْلُتُ أَحَرَ الظُّهْرِ وَعَجَلْتُ الْغُسْرَ وَأَخَّرْتُ الْمَغْرِبَ وَعَجَلْتُ الْعِشَاءَ قَالَ وَأَنَا أَطْلُتُ ذَلِكَ.

۱۶۳۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

۱۶۳۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمًا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتْ النُّجُومُ وَجَعَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ لَا يَقْرَأُ وَلَا يَنْتَنِي الصَّلَاةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتَعْلَمُنِي بِالسُّنَّةِ لَا أَمْ لَكَ نُمْ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ فَحَاكَ فِي صَدْرِي مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ فَأَتَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَصَدَّقَ مَقَالَتَهُ

۱۶۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُغَلِيلِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا الصَّلَاةُ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ الصَّلَاةُ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ الصَّلَاةُ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ لَمْ أَتَعْلَمَنَّ بِالصَّلَاةِ وَكُنَّا نَحْمُجُّ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ

رضی اللہ عنہما سے کسی نے کہا کس ارادہ سے آپ نے یہ کیا؟ انھوں نے کہا چاہا کہ آپ کی امت پر تکلیف نہ ہو۔

۱۶۳۴- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے رسول ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آٹھ رکعتیں اکٹھا کر کے (یعنی ظہر اور عصر ملا کر) اور سات رکعتیں اکٹھا کر کے (یعنی مغرب اور عشاء ملا کر) میں نے کہا اے ابوالشعاء! میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے ظہر میں تاخیر کی اور عصر اول وقت پڑھی اور مغرب میں تاخیر کی اور عشاء اول وقت پڑھی۔ انھوں نے کہا کہ میں بھی یہی گمان کرتا ہوں۔

۱۶۳۵- ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی مدینہ میں سات رکعت ملا کر اور آٹھ رکعت ملا کر ظہر اور عصر ملا کر اور مغرب اور عشاء ملا کر۔

۱۶۳۶- شقیق کے بیٹے عبداللہ نے کہا کہ ہم میں ایک دن ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وعظ کیا عصر کے بعد جب آفتاب ڈوب گیا اور تارے نکل آئے اور لوگ کہنے لگے نماز نماز۔ پھر ایک شخص آیا قبیلہ بنی تمیم کا کہ وہ دم نہ لیتا تھا نہ باز رہتا تھا برابر کہے جاتا تھا نماز نماز۔ تب ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تو مجھے سنت سکھاتا ہے تیری ماں مرے۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جمع کیا ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو۔ عبداللہ بن شقیق نے کہا کہ میرے دل میں خلش رہی تو میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول سچا ہے۔

۱۶۳۷- عبداللہ بن شقیق عقیلی نے کہا کہ ایک شخص نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا نماز پڑھو۔ آپ چپ رہے۔ اس نے پھر کہا نماز آپ پھر چپ ہو رہے پھر اس نے کہا نماز پھر آپ چپ ہو گئے۔ پھر اس سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تیری ماں مرے تو ہم کو نماز سکھاتا ہے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے زمانہ میں دو نمازوں کو جمع کیا کرتے تھے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جمع صلاتین کی تحقیق

(۱) ☆ (۱۶۳) نوویؒ نے کہا ہے سب روایتیں صحیح ہیں اور مسلم میں آچکی ہیں اور علماء کی اس میں کئی تاویلیں اور کئی مذہب ہیں۔ اور ترمذی نے اپنی کتاب کے آخر میں کہا ہے کہ میری اس کتاب میں کوئی حدیث ایسی نہیں جس کو ساری امت نے چھوڑ دیا ہو مگر ابن عباسؓ کی حدیث مدینہ میں دو نمازیں جمع کرنے کی بغیر خوف اور عینہ کے اور حدیث قتل شارب خمر کی جو چوتھی بار شارب پیوے۔ اور ترمذی کا یہ قول جو شارب خمر کے باب میں ہے بہت ٹھیک ہے کہ اجماع کی رو سے وہ منسوخ ہو چکی ہے۔ رہی ابن عباسؓ کی ہی حدیث اس کے عمل ترک کرنے پر اجماع نہیں ہوا۔

مترجم کہتا ہے حقیقت میں جب ابن عباسؓ سے یہ مروی ہوا عبد اللہ بن شقیق کی روایت سے کہ ہم رسول اللہؐ کے زمانہ میں دو نمازیں جمع کیا کرتے تھے تو اب یہ کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ اس کے عمل ترک کرنے پر اجماع ہے اور جو چیز آپ کے زمانہ بارگشت میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے معمول بہا ہو اس کو سارا زمانہ مل کر کیونکر چھڑا سکتا ہے۔

پہلی تاویل: کسی نے یہ تاویل کی کہ آپ نے بارش کی وجہ سے جمع کیا اور یہ تاویل بڑے متقدمین سے مروی ہوئی ہے مگر وہ ضعیف ہے اس لیے کہ اوپر کی روایتوں میں بغیر خوف اور عینہ کے ذکر آچکا ہے۔

دوسری تاویل: کسی نے یہ تاویل کی کہ یہ واقعہ بدلی میں ہوا کہ آپ نے ظہر پڑھی پھر جب بدلی کھل گئی معلوم ہوا کہ عصر کا وقت آچکا تو عصر پڑھ لی اور یہ بھی باطل ہے اگرچہ احتمال ہو سکتا ہے کہ یہ امر ظہر اور عصر میں ہو مگر مغرب اور عشاء میں نہیں ہو سکتا ہے۔

(۲) ☆ (۱۶۳) اس کے بظان کی ایک وجہ یہ ہے کہ ابن عباسؓ نے جب عطف کے دن دین کی رب بدلی کہاں تھی اگر بدلی ہوتی تو اور لوگ جو نماز کے متقاضی تھے ان کو وقت کیوں کر معلوم ہوتا۔ دوسرے اس میں صاف مذکور ہے کہ ہمارے نکل آئے۔

تیسری تاویل: کسی نے یہ تاویل کی کہ ایک نماز کو ایسے آخر وقت پڑھا کہ جب اس سے فارغ ہوئے تو دوسری نماز کا وقت آگیا اور یہ دونوں نمازیں ظاہر میں جمع معلوم ہوئیں حقیقت میں دونوں ایک وقت میں نہ تھیں۔

(۳) ☆ (۱۶۳) چہے ہمارے فتنی بھائی جو مذاق حدیث سے واقف نہیں ایسی ہی تاویل کرتے ہیں اور یہ تاویل بھی ضعیف بلکہ باطل ہے اس لیے کہ یہ ظاہر کے مخالف ہے اور ایسی مخالفت رکھتی ہے کہ ہر گز اس تاویل کا ٹھیک ہو نا خیال میں نہیں آتا۔ اس لیے کہ صاف فعل ابن عباسؓ کا عطف کے دن اور دلیل پکڑنا ان کا اس حدیث سے اپنے فضل کے صواب ہونے پر اور سچا کہنا ابو ہریرہؓ کا انکار کرنا اس پر ابو ہریرہؓ کا اس تاویل کے چھوڑنے لگانا ہے۔

چوتھی تاویل: کسی نے یہ تاویل کی کہ آپ کا یہ فعل مرض یا اور کسی عذر کے سبب سے تھا جو عذر اور ضرورت مرض کے مانند ہو اور یہ قول احمد بن حنبل کا ہے اور تافسی حسین کا شافعیہ سے اور پسند کیا اس کو خطابیؒ نے اور متوفی اور ردیانیؒ نے اصحاب شافعیہ سے اور یہی قول پسندیدہ ہے ظاہر حدیث کی رو سے اور ابن عباسؓ کے تاخیر کرنے کی رو سے اور ابو ہریرہؓ کی موافقت کے لحاظ سے اور اس وجہ سے بھی کہ مرض میں یا بعض ضرورتوں میں جو مثل مرض کے ہوں۔

(۴) ☆ (۱۶۳) یعنی جس میں آدمی مجبور ہو جائے۔

پانچویں تاویل: عینہ سے زیادہ مشقت ہوتی ہے اور لہاموں کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جمع کرنا حضر میں کسی حاجت کی وجہ سے روا ہے جب کہ اس کی عادت نہ کرے اور یہی قول ہے ابن سرینؒ اور شہب کا اور حکایت کیا ہے اس کو خطابیؒ نے فقال اور شامی کبیر لہ

بَابُ جَوَازِ الْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَالِ

۱۶۳۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ جُزْأً لَا يَرَى إِلَّا أَنْ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ أَكْثَرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ.

۱۶۳۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ.

۱۶۴۰- عَنْ السُّدِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا كَيْفَ أَنْصَرَفَ إِذَا صَلَّيْتُ عَنْ يَمِينِي أَوْ عَنْ يَسَارِي قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ.

۱۶۴۱- عَنْ السُّدِّيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ.

بَابُ اسْتِحْبَابِ يَمِينِ الْإِمَامِ

۱۶۴۲- عَنْ التِّرْمِذِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبِّتْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ يُقْبَلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ

باب: نماز پڑھ کے دائیں یا بائیں دونوں طرف مڑنے کا بیان

۱۶۳۸- عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کوئی اپنی ذات میں سے شیطان کو حصہ نہ دے یہ نہ سمجھے کہ نماز کے بعد دائیں ہی طرف پھرنا صحیح و واجب ہے۔ میں نے اکثر دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں طرف بھی پھرتے تھے۔

۱۶۳۹- اعمش سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

۱۶۴۰- سدی نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں نماز پڑھ کر کہہ کر کو پھر اکروں دائیں طرف یا بائیں طرف؟ انھوں نے کہا میں نے تو اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں طرف پھرتے دیکھا ہے۔

۱۶۴۱- سدی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ دائیں طرف پھر کرتے تھے۔

باب: امام کی دائیں طرف کھڑا ہونا مستحب ہے

۱۶۴۲- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے دوست رکھتے تھے کہ دائیں طرف کھڑے ہوں (یعنی نماز میں) کہ حضرت ہماری طرف منہ

تھکے سے جو اصحاب شافعیہ میں سے ہیں ابی اسحاق مروزی سے انھوں نے نقل کیا ہے اصحاب حدیث کی ایک جماعت سے اور ابن منذر نے اس کو پسند کیا اور نوید ہے اس قول کا ابن عباس کا یہ کہا کہ آنحضرت نے چاہا کہ اپنی امت کو تکلیف نہ ہو۔ غرض ابن عباس نے کسی مرض وغیرہ کو اس کی حلت نہیں ٹھہرایا۔

(۱۶۴۷) ☆ (۵) یعنی معلوم ہوا کہ محض امت کی آسانی کے واسطے یہ امر ہوا خواہ مرض ہو یا نہ ہو یا کوئی اور ضرورت ہو یا نہ ہو اور جو آسانی ہمارے نبی نے ہمارے لیے چاہی وہ امت کے لوگ کیونکر رد کر سکتے ہیں مگر جیسے یہ آسانی ان روایات سے ثابت ہوئی ویسے ہی عادت بھی آنحضرت کی اور محدثوں سے ثابت ہوئی کہ پانچوں نمازوں کو ہمیشہ اپنے وقت پر ادا کرتے تھے اور جمع کی عادت نہ رکھتے تھے۔ پس تتبع سنت کو دونوں باتوں کا لحاظ ضروری ہے۔

(۱۶۳۸) ☆ جب اتنا ساقین اپنی جانب سے شیطان کا حصہ ہوا تو اب جو جاہل لوگ تھے، دسویں یا چھٹی چلہ یا بم اللہ کا تعین اپنی جانب سے قرار دیتے ہیں وہ تو پورے شیطان کے حصہ میں آگئے تو خود باللہ منہا۔

(۱۶۴۲) ☆ ان روایات سے معلوم ہوا کہ کبھی حضرت دائیں طرف پھر کر بیٹھے کبھی بائیں طرف اور جس راوی نے جو دیکھا بیان کر دیا۔

قَالَ فَسَمِعَهُ يَقُولُ ((رَبِّ قَبِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَتْ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ))۔
کر کے بیٹھیں۔ اور میں نے سنا کہ وہ کہتے تھے رب سے آخر تک یعنی اے رب پچا مجھے اپنے عذاب سے جس دن اٹھاوے تو یا فرماتے جمع کرے تو اپنے بندوں کو۔

۱۶۴۳- عَنْ مِسْعَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يُقْبَلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ
۱۶۴۳- مسعر سے بھی اسی طرح روایت ہے لیکن انہوں نے ”قبیل علینا بوجہہ“ کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ كَرَاهَةِ الشَّرُوعِ فِي نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوعِ الْمُؤَذِّنِ فِي إِقَامَةِ الصَّلَاةِ سَوَاءَ السَّنَةِ الرَّابِعَةِ كَسَنَةِ الصُّبْحِ وَالظَّهْرِ وَغَيْرِهِمَا وَسَوَاءَ عَلِمَ أَنَّهُ يَذْكُرُ الرَّجْعَةَ مَعَ الْإِمَامِ أَمْ لَا
باب: فرض شروع ہونے کے بعد نفل کا مکروہ ہونا اس حکم میں سنت موکدہ مثلاً صبح اور ظہر کی سنتیں اور سنت غیر موکدہ برابر ہیں نیز نمازی کو امام کے ساتھ رکعت ملنے کا علم ہونا اور نہ ہونا برابر ہیں

۱۶۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ))۔
۱۶۴۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تکبیر ہو فرض نماز کی تو کوئی نماز نہ پڑھنی چاہیے سوا فرض کے۔

۱۶۴۵- عَنْ وَرْقَاءَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ۔
۱۶۴۵- ورقاء سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۶۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ))۔
۱۶۴۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت اقامت کہہ دی جائے تو سوائے فرض نماز کے کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔

۱۶۴۷- عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔
۱۶۴۷- زکریا بن اسحاق نے اسی سند سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

۱۶۴۸- عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ لَقِيتُ عُمَرَ فَحَدَّثَنِي بِهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔
۱۶۴۸- عطاء بن یسار نے ابو ہریرہ سے انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کیا۔ حماد نے کہا کہ پھر میں عمرو سے ملا تو انھوں نے بھی روایت بیان کی مگر حضرت تک نہیں پہنچائی۔

۱۶۴۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ مُحَيْتَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ يُصَلِّي وَيَقْدَأُ أُقِيمَتِ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَكَلَّمَهُ بَشِيءٌ لَّا نَذَرِي مَا هُوَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا أَحْطَطْنَا فَقَوْلُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ
۱۶۴۹- مالک کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے نکلے جب صبح کی نماز کی تکبیر ہو چکی تھی اور کچھ کہا کہ ہم کو معلوم نہ ہوا پھر جب ہم نماز سے فارغ ہوئے اس کو گھیر لیا اور کہنے لگے کہ کیا کہا تم سے

لہ اکثر روایتوں سے دانتی طرف پھر کر بیٹھا افضل ہوتا ہے مگر اس کو واجب جاننا وہی شیطان کا حصہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے؟ اس نے کہا کہ آپ نے فرمایا کہ اب تم میں کوئی چار رکعت پڑھنے لگے گا صبح کی۔ یعنی نے کہا کہ عبد اللہ بن مالک ابن عسید روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔ مسلم نے کہا ان کا یہ کہنا کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے یہ چوک ہے۔

۱۶۵۰- ابن عسید نے کہا کہ صبح کی نماز کی تکمیل ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہے اور مؤذن تکبیر کہہ رہا ہے تو فرمایا تم صبح کی چار رکعت پڑھتے ہو۔ ۱۶۵۱- سرجس کے بیٹے عبد اللہ نے کہا ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے فرض پڑھتے تھے تو اس نے دو رکعت سنت پڑھی مسجد کے کنارے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہو گیا۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا اے فلاں اتم نے فرض نماز کس کو گنا؟ آیا وہ جو اکیلی پڑھی یا وہ جو ہمارے ساتھ پڑھی۔

باب: مسجد میں جانے کی دعا کا بیان

۱۶۵۲- ابی حمید یا ابی اسید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد میں آئے تو کہے یا اللہ کھول دے میرے لیے دروازے اپنی رحمت کے اور جب نکلے تو کہے یا اللہ میں مانگا ہوں تیرا فضل یعنی رزق اور دنیا کی نعمتیں۔ مسلم نے کہا سائیں نے یحیا بن یحییٰ سے کہہ کتے تھے کہ گھسی میں نے یہ حدیث سلیمان بن بلال کی کتاب سے اور کہا انھوں نے کہ

ﷺ قَالَ قَالَ لِي ((يُوْهِدُكَ اَنْ يُصَلِّيَ اَحَدُكُمْ الصُّبْحَ اَرْبَعًا)) قَالَ الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ اَبْنُ بُحَيَّةٍ عَنْ اَبِيهِ.

قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ وَقَوْلُهُ عَنْ اَبِيهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ حَطًّا.

۱۶۵۰- عَنْ اَبْنِ بُحَيَّةٍ قَالَ اَقِيَمْتَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يَقِيْمُ فَقَالَ ((اَتُصَلِّي الصُّبْحَ اَرْبَعًا)).

۱۶۵۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فِي حَازِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَا فَلَانُ بَأَيِّ الصَّلَاتَيْنِ اخْتَلَدْتَ اَبْصَلَّاتِكَ وَخَذَلْتَ اَمْ بِصَلَّاتِكَ مَعَنَا)).

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ

۱۶۵۲- عَنْ أَبِي حَمِيْدٍ أَوْ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)).

قَالَ مُسْلِمٌ سَمِعْتُ يَحْيٰی بْنَ یَحْيٰی يَقُوْلُ

(۱۶۵۱) ☆ ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ فرض ہونے وقت سنتوں کا پڑھنا مکروہ ہے۔ نو دہائی نے کہا ہے کہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ بعد اقامت کے نکل یعنی سنت وغیرہ پڑھے اگرچہ اس کو یقین بھی ہو کہ مجھے امام کے ساتھ نماز مل جائے گی اور اس روایت سے اس کا قول رد ہو گیا جو کہتا ہے کہ سنت پڑھنا روا ہے جب جان لے کہ پہلی رکعت امام کے ساتھ مل جائے گی یا یہ خیال ہووے کہ دوسری رکعت ضرور مل جائے گی۔

مترجم کہتا ہے جیسے بعض حنفیوں کا قول ہے جن کو مذاہب حدیث نہیں۔

مجھے خبر پہنچی ہے کہ یحییٰ مہمانی کہتے تھے اور روایت ہے ابو اسید سے۔
کہا مسلم نے روایت کی ہم سے حامد بن عمر مکرادی نے ان سے بشر
نے ان سے عمارہ نے ان سے ربیعہ نے ان سے عبد الملک نے ان
سے ابی حمید یا ابی اسید نے انھوں نے نبیؐ سے مثل اس کے۔

باب: تحیۃ المسجد کا بیان اور دو رکعت پڑھے بغیر مسجد میں
بیٹھنے کے مکروہ ہونے اور ان دو رکعتوں کے تمام

اوقات میں مشروع ہونے کا بیان
۱۶۵۳- ابی اسید نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح
نقل فرمایا ہے۔

۱۶۵۴- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب کوئی مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت
نماز ادا کرے۔

۱۶۵۵- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا جو صحابی ہیں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے کہ میں مسجد میں گیا اور رسول اللہ ﷺ لوگوں
میں بیٹھے ہوئے تھے تو میں بھی بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ کس نے
روک تم کو دو رکعت پڑھنے سے قبل بیٹھنے کے؟ میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ ﷺ میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھے دیکھا (تو میں
بیٹھ گیا) آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو جب
تک دو رکعت نہ پڑھ لے نہ بیٹھے۔

۱۶۵۶- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ پر میرا
کچھ قرض تھا اور میں آپ کے پاس مسجد میں گیا تو آپ نے ادا
کر دیا اور مجھ سے فرمایا کہ دو رکعت پڑھ لو۔

۱۶۵۷- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ خرید اور جب مدینہ میں

كَتَبْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ كِتَابِ سَلِيمَانَ بْنِ
بِلَالٍ قَالَ بَلَّغَنِي أَنْ يَحْتَجِيَ الْجَمَاعَةُ يَقُولُ وَأَبِي
أُسَيْدٍ.

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ الرَّكْعَتَيْنِ
وَكِرَاهَةِ الْجُلُوسِ قَبْلَ صَلَاتِهَا وَانْهَاءِ
مَشْرُوعَةٍ فِي جَمِيعِ الْأَوْقَاتِ

۱۶۵۳- عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۱۶۵۴- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ
فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ.

۱۶۵۵- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ
ظَهْرَيْنِ النَّاسِ قَالَ فَجَلَسْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
(« مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ »)
قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَتَيْتُكَ جَالِسًا وَالنَّاسُ
جُلُوسٌ قَالَ ((فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلَا
يَجْلِسُ حَتَّى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ)).

۱۶۵۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ لِي
عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ فَفَضَّلَانِي وَزَادَنِي وَدَخَلْتُ
عَلَيْهِ الْمَسْجِدَ فَقَالَ لِي ((صَلِّ رَكْعَتَيْنِ)).

۱۶۵۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ اشْتَرَى
مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعِيرًا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ

(۱۶۵۷) ان سب سے معلوم ہوا کہ جب مسجد میں داخل ہو تو مستحب ہے کہ دو رکعت ادا کر کے بیٹھے بعض نادان پہلے بیٹھ لیتے ہیں پھر ادا
کرتے ہیں۔ یہ محض نادانی ہے۔

أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ ((فَاصْلِي رُكْعَتَيْنِ)) .
باب اسْتِحْبَابِ الرُّكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ
لِمَنْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ قُدُومِهِ

۱۶۵۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَأَطَأَ بِي حِمْلِي وَأَتَيْتُهُ ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُبْلِي وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ ((أَلَا نَحْنُ قَدِمْتُ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((فَدَعُ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رُكْعَتَيْنِ)) قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ .

۱۶۵۹- عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الصُّحَى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ .

باب اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ الصُّحَى
۱۶۶۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الصُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَحِيَّ مِنْ مَغِيْبِهِ .

۱۶۶۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَحِيَّ مِنْ مَغِيْبِهِ .

۱۶۶۲- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي سَبْعَةَ الصُّحَى قَطُّ وَإِنِّي لَأَسْبَحُهَا وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيَدْعُ الْعَمَلُ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ .

آئے تو فرمایا کہ تم مسجد میں آؤ اور دو رکعتیں پڑھو۔
باب : مسافر کو پہلے مسجد میں آکر دو رکعت پڑھنا مستحب ہے

۱۶۵۸- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی میں گیا اور میرے اونٹ نے دیہ لگائی اور تھک گیا۔ پھر آئے مجھ سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں دوسرے دن مسجد پر پہنچا اور آپ کو مسجد کے دروازہ پر پایا۔ آپ نے فرمایا تم ابھی آئے؟ میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اونٹ کو چھوڑ کر مسجد میں جاؤ اور دو رکعت ادا کرو پھر میں گیا اور دو رکعت پڑھ کر پھر ہوا۔

۱۶۵۹- مالک کے بیٹے کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی جب سفر سے آتے پھر دن چڑھے داخل ہوتے (شہر میں) اور پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعت پڑھتے پھر مسجد میں بیٹھتے۔

باب : نماز چاشت کا بیان
۱۶۶۰- عبد اللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں مگر جب سفر سے آتے۔

۱۶۶۱- عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے سوال کیا کہ کیا نبی اکرم ﷺ چاشت کی نماز پڑھا کرتے؟ تو آپ نے فرمایا نہیں سوائے اس کے کہ آپ سفر سے تشریف لاتے۔

۱۶۶۲- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ﷺ کو کبھی چاشت پڑھتے نہیں دیکھا اور میں پڑھا کرتی ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض کام کو دوست رکھتے تھے مگر اس خوف سے نہ کرتے تھے کہ اگر لوگ کرنے لگیں

گے تو کہیں فرض نہ ہو جائے۔

۱۶۶۳- معاذہ نے مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز کی کتنی رکعت پڑھا کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا چار رکعت اور جو چاہتے زیادہ کرتے۔

۱۶۶۴- اس سند سے اس طرح حدیث روایت کی ہے۔ اس میں ”ما شاء اللہ“ کا لفظ استعمال کیا ہے۔

۱۶۶۵- حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز چار رکعت پڑھتے اور جتنا اللہ چاہتا زیادہ پڑھتے۔

۱۶۶۶- قتادہ سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۶۶۷- عبدالرحمن نے کہا کہ مجھے کسی نے خبر نہیں دی کہ اس نے نبی کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہو مگر ماہی نے کہ انھوں نے کہا کہ نبی میرے گھر آئے جس دن کہ مکہ فتح ہوا اور آٹھ رکعت پڑھیں کہ میں نے کبھی آپ کو اتنی جلدی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ فقط اتنی بات تھی کہ آپ رکوع اور سجدہ خوب پورا کرتے تھے (اور قرات بہت کم پڑھتے تھے)۔ اور ابن بشار نے اپنی روایت میں کبھی کا لفظ نہیں کہا۔

۱۶۶۸- عبد اللہ بن حارث بن نوفل نے کہا کہ میں آرزو رکھتا اور پوچھتا پھر تا کہ کوئی مجھے بتائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز پڑھی ہے تو میں نے کسی کو نہ پایا جو بیان کرے سو ام حانی کے جو بیٹی ہیں ابوطالب کی کہ انھوں نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس دن مکہ فتح ہوا دن پڑھے آئے اور ایک کپڑا پردہ کے لیے ڈال دیا گیا تو آپ نہائے پھر کھڑے ہو کر آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ میں نہ جانتی تھی کہ آپ کا قیام لمبا تھا یا رکوع یا سجدہ یہ رکن سب برابر برابر تھے اور میں نے اس سے پہلے اور پیچھے آپ کو چاشت پڑھتے نہیں دیکھا۔ مرادی نے کہا روایت ہے یونس سے اور یہ نہیں کہا کہ

عَشِيَّةً أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيَفْرَضَ عَلَيْهِمْ.

۱۶۶۳- عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّهُ سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الصُّحَى قَالَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ مَا شَاءَ.

۱۶۶۴- عَنْ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ يَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ.

۱۶۶۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الصُّحَى أَرْبَعًا وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ.

۱۶۶۶- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۶۶۷- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مَا أَخْبَرَنِي أَحَدًا أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الصُّحَى إِلَّا أَنَّهُ هَانِي فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ فَصَلَّى ثَمَانِي رَكَعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً قَطُّ أَحْفَ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَهُ قَطُّ.

۱۶۶۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ وَحَرَّضْتُ عَلَى أَنْ أَحْدَ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ يُخْبِرُنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَبَّحَ سَبَّحَةَ الصُّحَى فَلَمْ أَحْدَ أَحَدًا يُحَدِّثُنِي ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّ هَانِي بِنْتُ أَبِي طَلَبٍ أَخْبَرَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ يَوْمَ الْفَتْحِ فَأَتَانِي بِوَسْمٍ فَنَسِيتُ عَلَيْهِ فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ قَامَ فَرَسَخَ ثَمَانِي رَكَعَاتٍ لَا أَذْرِي أَقْيَامَهُ فِيهَا أَطْوَلَ أَمْ رُكُوعَهُ أَمْ سُجُودَهُ كُلُّ ذَلِكَ مِنْهُ مُتَقَارِبٌ قَالَتْ فَلَمْ أَرَهُ سَبَّحَهَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ قَالَ الْمُرَادِيُّ

مجھے خبر دی۔

عَنْ يُونُسَ وَكَمْ يَقُلْ أَحْبَبْتَنِي.

۱۶۶۹- عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَتْ أَنَّهُ سَمِعَتْ أُمَّ هَانِيٍّ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدَهُ يُعْطِشُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتَرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ ((مِنْ هَذِهِ)) قُلْتُ أُمُّ هَانِيٍّ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ ((مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِيٍّ)) فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِي رَكَعَاتٍ مُتَّحِفًا فِي ثَوْبِهِ وَاجِدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّی عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجَرْتَهُ فَلَانَ ابْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتَ يَا أُمُّ هَانِيٍّ)) قَالَتْ أُمُّ هَانِيٍّ وَذَلِكَ ضَحَى.

۱۶۷۰- عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِهَا عَامَ الْفَتْحِ ثَمَانِي رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبِهِ وَاجِدًا قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ ۱۶۷۱- عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((يُضَيِّعُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةً فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ

۱۶۷۰- ام ہانی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھر میں جس سال مکہ فتح ہوا آٹھ رکعت نماز پڑھی ایک کپڑا اوڑھ کر کہ اس کے داہنے کنارے کو بائیں طرف اور بائیں کو داہنی طرف ڈال دیا تھا۔ ۱۶۷۱- ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب آدمی پر صبح ہوتی ہے تو اس کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے پھر ہر بار سبحان اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار الحمد للہ کہنا ایک

(۱۷۷۰) نوٹی نے کہا کہ ان سب روایتوں کا حاصل یہ ہے کہ چاشت کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور کم سے کم اسکی دو رکعات ہیں اور پوری آٹھ رکعات اور متوسط چار رکعات یا چھ رکعات اور چونکہ حضرت نے کبھی پڑھی اور کبھی نہ پڑھی اس لیے جنھوں نے نہیں دیکھا انھوں نے انکار کیا۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ کا بھی فرمان ایسا ہی ہے اور ابن عمرؓ سے جو مروی ہوا ہے کہ انھوں نے بدعت کہا مراد اس سے یہ ہے کہ مسجد میں دکھاوا کر کے پڑھنا بدعت ہے جیسا کہ لوگ کرتے گئے تھے۔ اس لیے اصل لفظ کا پڑھنا گھر میں ہے یا موعظت اور تنگی اس پر بدعت ہے۔ اس لئے کہ حضرت نے اس پر اہمیت نہیں کی اور تنگی نہ کرنا آپ کا اس طرز سے تھا کہ فرض ہو جانے کا خوف تھا اور اب یہ خوف نہیں اور مستحب ہونا تنگی کا ہمارے حق میں ثابت ہو چکا ہے۔ ابو ذرؓ اور ابو ہریرہؓ کی روایت سے جو ای باب میں آگے آتی ہیں اور ابن عمرؓ کو شاید آپ کا فعل نہیں پہنچا اور آپ کے حکم کرنے کی خبر نہیں ہوئی اور جمہور علماء اس کے مستحب ہونے کے قائل ہیں اور ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ سے توقف بھی مذکور ہے۔

صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا ایک صدقہ ہے اور ان سب سے کافی ہو جاتی ہیں چاشت کی دو رکعتیں جس کو وہ پڑھ لیتا ہے۔

۱۶۷۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے دوست (محمد ﷺ) نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی ہر مہینہ میں تین روزوں کی اور چاشت کی دو رکعت کی اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینے کی۔

۱۶۷۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۶۷۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے غلیل نے تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ آگے اسی طرح حدیث ہے۔

۱۶۷۵- ابی مرہ نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا مجھ کو میرے پیارے نبیؐ نے تین چیزوں کی وصیت کی۔ میں جب تک جوں گا ان کو نہ چھوڑوں گا ہر مہینہ میں تین روزے اور چاشت کی نماز اور نہ سونا بغیر وتر پڑھے۔

باب: فجر کی سنت کی فضیلت و

رغبت کا بیان

۱۶۷۶- عمر بن خطابؓ کے صاحبزادے عبداللہؓ نے کہا کہ خبر دی ان کو مسلمانوں کی ماں حصہؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی کہ جب مؤذن صبح کی اذان دے کر چپ ہو جاتا اور صبح ظاہر ہو جاتی تو دو رکعتیں ہلکی پڑھتے تکبیر فرض کے قبل۔

۱۶۷۷- تابع سے بھی مالک کی حدیث کی طرح وہی عی روایت ہے۔

تَحْمِيدَةُ صَدَقَةٍ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٍ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٍ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذَلِكَ رَكَعَتَانِ يَرَكَعُهُمَا مِنَ الصُّحَىَّ

۱۶۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَ بَصِيَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكَعَتَيْنِ الصُّحَىَّ وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَرْقُدَ

۱۶۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَثَلِهِ

۱۶۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۱۶۷۵- عَنْ أَبِي مَرْثَةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِيٍّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَوْصَانِي خَبِيبِي ﷺ بِثَلَاثَ لَنْ أَدْعُهُنَّ مَا عَشْتُ بِصِيَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلَاةٍ الصُّحَىَّ وَأَنْ لَا أَتَامَ حَتَّى أُوتِرَ

بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكَعَتَيْنِ سَنَةِ الْفَجْرِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِمَا

۱۶۷۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْإِذَانِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ وَبَدَأَ الصُّبْحَ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَقَامَ الصَّلَاةُ

۱۶۷۷- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ مَالِكٌ

۱۶۷۸- عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكَعَتَيْنِ حَقِيقَتَيْنِ.

۱۶۷۹- وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

۱۶۸۰- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرْتَنِي حَفْصَةُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ.

۱۶۸۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ الْفَجْرَ إِذَا سَمِعَ الْآذَانَ وَيُحَفِّفُهُمَا.

۱۶۸۲- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ.

۱۶۸۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ بَيْنَ الدَّاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ.

۱۶۸۴- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ الْفَجْرَ فَيُحَفِّفُ حَتَّى إِنِّي أَقُولُ هَلْ قَرَأَ فِيهِمَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ.

۱۶۸۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ أَقُولُ هَلْ قَرَأَ فِيهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

۱۶۸۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ عَلَى شَيْءٍ مِنَ التَّوَاتُلِ أَشَدَّ مُعَامَلَةً مِنْهُ عَلَى رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ.

۱۶۸۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي شَيْءٍ مِنَ التَّوَاتُلِ

۱۶۷۸- مسلمانوں کی ماں حفصہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر نکل آتی تو نہ پڑھتے مگر ہلکی ہلکی دو رکعتیں۔

۱۶۷۹- شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح منقول ہے۔

۱۶۸۰- سالم رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے انھوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبیؐ جب صبح روشن ہو جاتی تو دو رکعتیں ادا کرتے۔

۱۶۸۱- مسلمانوں کی ماں محبوبہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعتیں سنت پڑھا کرتے تھے جب اذان سن چکے اور ان کو ہلکی پڑھتے۔

۱۶۸۲- ہشام سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے ابواسامہ کی حدیث میں طلوع فجر کا بھی تذکرہ ہے۔

۱۶۸۳- مسلمانوں کی ماں محبوبہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبیؐ دو رکعتیں پڑھتے تھے اذان اور صبح کی تکبیر کے درمیان۔

۱۶۸۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی دو رکعتیں اس قدر ہلکی پڑھتے کہ میں کہتی کہ آپ نے اس میں فاتحہ بھی پڑھی ہے کہ نہیں۔

۱۶۸۵- ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر ہوتی دو رکعتیں پڑھتے کہ میں کہتی کہ آپ نے اس میں سورۃ فاتحہ پڑھی کہ نہیں یعنی ایسی ہلکی پڑھتے۔

۱۶۸۶- مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (اللہ ان سے راضی ہو) نے فرمایا کہ نبی ﷺ کسی نفل کا اتنا خیال نہیں رکھتے تھے جتنا صبح سے پہلے دو رکعتوں کا۔

۱۶۸۷- حضرت عائشہؓ نے فرمایا نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی نفل کے لیے جلدی کرتے ہوئے جیسا دیکھا دو رکعتوں

کے لیے فجر کے پہلے۔

۱۶۸۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا فجر کی دو رکعتیں دینا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے ان سب سے بہتر ہیں۔

۱۶۸۹- مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی دو رکعتوں کے بارے میں فرمایا کہ مجھے ساری دنیا سے زیادہ پیاری ہیں۔

۱۶۹۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی سنتوں میں قل یا ایہا الکافرون وقل هو اللہ احد پڑھی۔

۱۶۹۱- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی دو سنتوں میں سے پہلی رکعت میں قولوا آمنا باللہ سے آخر تک پڑھتے تھے جو آیتیں سورہ بقرہ میں وارد ہوئی ہیں اور دوسری میں آمنا باللہ سے آخر تک اور سراسر آیت کا یہ ہے قل یا اهل الكتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم۔ الایہ۔

۱۶۹۲- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں "قولوا آمنا باللہ و ما انزل النبا" اور سورہ آل عمران کی "تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم" پڑھتے۔

۱۶۹۳- مذکورہ بالا حدیث عثمان بن حکیم سے بھی مروی ہے مروان فزاری کی حدیث کی مانند۔

باب : سنتوں کی فضیلت اور ان کی

کتنی کامیاب

أَسْرَعَ مِنْهُ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

۱۶۸۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)).

۱۶۸۹- عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي شَأْنِ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ ((لَهَا مَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا)).

۱۶۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ.

۱۶۹۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْأُولَى مِنْهُمَا قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ وَفِي الْآخِرَةِ مِنْهُمَا آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدْ بَأَنَّا مُسْلِمُونَ.

۱۶۹۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَالَّتِي فِي آلِ عِمْرَانَ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ.

۱۶۹۳- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِعِثَلٍ حَدِيثُ مَرْوَانَ الْقَزَارِيَّ.

بَابُ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّائِبَةِ قَبْلَ

الْفَرَائِضِ وَبَعْدَهُنَّ وَيَبَانِ

عَدَدِهِنَّ

۱۶۹۴- عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي

۱۶۹۳- عمرو بن اوس رضی اللہ عنہ نے کہا روایت کی مجھ سے

عنبہ نے اس بیماری میں جس میں وہ مرے ایسی ایک حدیث جس سے خوشی ہوتی ہے عنبہ نے کہا میں نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ قربانی انھیں سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جس نے رات دن میں بارہ رکعت پڑھیں اس کے لیے ایک گھر جنت میں بنایا جائے گا۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب سے میں نے یہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان رکعتوں کو نہیں چھوڑا۔ عمرو بن اوس نے کہا جب سے میں نے یہ سنا عنبہ سے میں نے ان کو نہیں چھوڑا۔ نعمان بن سالم نے کہا جب سے میں نے یہ سنا عمرو بن اوس سے میں نے ان رکعتوں کو نہیں چھوڑا۔

۱۶۹۵- نعمان بن سالم سے اسی سند سے مروی ہے کہ جس نے ہر دن میں بارہ رکعت پڑھیں سنت کی اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے۔

۱۶۹۶- مسلمانوں کی ماں رسول اللہ ﷺ کی بی بی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ کوئی بندہ مسلمان ایسا نہیں کہ اللہ کے واسطے ہر دن میں بارہ رکعت خوشی سے پڑھے سوا فرض کے مگر اللہ تعالیٰ اس کے واسطے ایک گھر جنت میں بناتا ہے یا فرمایا اس کے لیے ایک گھر جنت میں بنایا جاتا ہے۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں اس دن سے ہمیشہ پڑھتی ہوں اور عنبہ نے کہا میں بھی اس دن سے ہمیشہ پڑھتا ہوں اور عمرو اور نعمان نے بھی ایسا ہی کہا۔

۱۶۹۷- ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بندہ مسلمان ایسا نہیں کہ اس نے وضو پورا کیا اور پھر اللہ کے لیے ہر دن میں نماز پڑھی اور پھر مثل اوپر کی روایت کے بیان کیا۔

عَنْبَسَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِحَدِيثٍ يَسَارُ إِلَيْهِ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ صَلَّى اثْنَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ)) قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ عَنْبَسَةُ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ مَا تَرَكْتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَنْبَسَةَ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ مَا تَرَكْتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَمْرُو بْنِ أَوْسٍ.

۱۶۹۵- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ((مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ اثْنَيْ عَشْرَةَ سَجْدَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ)).

۱۶۹۶- عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ اثْنَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ فَمَا بَوَّحْتُ أَصْلِيهِنَّ بَعْدُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ مَا بَوَّحْتُ أَصْلِيهِنَّ بَعْدُ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ ذَلِكَ.

۱۶۹۷- عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ تَوَضَّأَ فَاسْتَعِزَّ بِالْوُضْوءِ ثُمَّ صَلَّى لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ)) فَذَكَرَ بَعْضُهُ.

۱۶۹۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے پڑھیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور ظہر کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں مگر مغرب اور عشاء اور جمعہ کی دو رکعتیں نبی کیساتھ گھریں پڑھیں۔

باب: نفل کھڑے بیٹھے یا ایک رکعت میں کچھ کھڑے اور کچھ بیٹھے جائز ہونا

۱۶۹۹- عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کا حال پوچھا تو انھوں نے فرمایا آپ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے تھے پھر نفل اور لوگوں کے ساتھ فرض نماز پڑھتے۔ پھر گھر میں آکر دو رکعت پڑھتے اور لوگوں کے ساتھ مغرب پڑھتے۔ پھر گھر میں آکر دو رکعت پڑھتے اور عشاء لوگوں کے ساتھ پڑھ کر گھر میں آتے اور دو رکعت پڑھتے اور رات کو نو رکعت پڑھتے کہ اسی میں وتر ہوتا اور بڑی رات تک کھڑے پڑھتے اور بڑی رات تک بیٹھے اور کھڑے ہو کر قرأت کرتے تو رکوع اور جملہ بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب قرأت بیٹھ کر کرتے تو جملہ اور رکوع بھی بیٹھ کر کرتے اور جب فجر نفل کو دو رکعت پڑھتے۔

۱۷۰۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی بڑی رات تک نماز پڑھتے پھر جب کھڑے ہو کر

۱۶۹۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ الظُّهْرِ سَخَدَتَيْنِ وَبَعْدَهَا سَخَدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ سَخَدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ سَخَدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ سَخَدَتَيْنِ فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ وَالْجُمُعَةُ فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ

بَابُ جَوَازِ النَّافِلَةِ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَبَعْضِ الرُّكْعَةِ قَائِمًا وَبَعْضِهَا قَاعِدًا

۱۶۹۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتَهُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ سَبْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوُتْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَخَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَخَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

۱۷۰۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي

(۱۶۹۸) اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سنتوں کا گھر میں پڑھنا افضل ہے اور امام مالک اور ثوری نے کہا ہے کہ دن کے نفل مسجد میں اور رات کے گھر میں افضل ہیں۔ مگر سلف کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ سب نفل گھر میں افضل ہیں اور ان روایتوں سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ سنت صبح کی اور جمعہ کی گھر میں پڑھتے تھے اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا گھر میں نماز افضل ہے سوا فرض کے اور یہ رشا آپ کا عام ہے۔ جس سنت بھی ہے کہ سنت گھر میں پڑھئے اور ہمیشہ مساجد میں پڑھنا بدعت سے خالی نہیں علی الخصوص فرض ہوتے ہوئے سنتوں میں مشغول رہنا کہ اہت سے خالی نہیں مگر اکثر لوگ اس سے غافل ہیں۔

پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے کھڑے کرتے اور جب بیٹھ کر پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔

۱۷۰۱- عبد اللہ بن شقیق نے کہا کہ میں فارس میں بیمار ہوا تھا اور بیٹھ کر نماز پڑھتا تھا۔ (پھر جب مدینہ میں آیا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی رات تک نماز بیٹھ کر پڑھتے اور آخر تک حدیث ذکر کی (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی)۔

۱۷۰۲- عبد اللہ بن شقیق عقیلی نے کہا کہ میں نے ام المومنین عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اکثر کھڑے بھی نماز پڑھتے تھے اور اکثر بیٹھے بھی۔ پھر جب شروع کرتے کھڑے کھڑے تو رکوع بھی کھڑے ہوئے کرتے اور جب شروع کرتے بیٹھے ہوئے تو رکوع بھی کرتے بیٹھے ہوئے۔

۱۷۰۳- عبد اللہ بن شقیق عقیلی کہتے ہیں کہ ہم نے عائشہ سے نبی اکرم کی نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ بہت کثرت سے کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر نماز پڑھتے۔ جب آپ کھڑے ہو کر نماز شروع کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر ادا کرتے اور جب بیٹھ کر شروع کرتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔

۱۷۰۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قرأت کرتے ہوں نماز میں بیٹھ کر پھر جب بوڑھے ہو گئے بیٹھے بیٹھے قرأت کرتے یہاں تک کہ جب وہ چاتیں سورۃ میں تیس یا چالیس آیتیں تو کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع کرتے۔

لَيْلًا طَوِيلًا فَإِذَا حَتَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا۔

۱۷۰۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا بِفَارِسَ فَكُنْتُ أَصَلِّي قَائِمًا فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

۱۷۰۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعَقِيلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا قَرَأَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا

۱۷۰۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعَقِيلِيِّ قَالَ سَأَلْنَا عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُ الصَّلَاةَ قَائِمًا وَقَائِمًا فَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا۔

۱۷۰۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتَّى إِذَا كَبُرَ قَرَأَ جَالِسًا حَتَّى إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ۔

۱۷۰۵- مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے بیٹھے ہوئے اور قرأت کرتے بیٹھے بیٹھے۔ پھر جب وہ جائیں تیں یا چالیس آیتیں کھڑے ہو کر قرأت کرتے پھر رکوع کرتے اور سجدہ۔ پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے۔

۱۷۰۶- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے قرأت کرتے پھر جب ارادہ کرتے رکوع کا تو کھڑے ہوتے اتنی دیر کہ آدمی اس میں چالیس آیتیں پڑھے (یعنی پھر رکوع کرتے)۔

۱۷۰۷- عائشہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دور رکعت (شب) سے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا کہ بیٹھ کر پڑھتے پھر جب ارادہ ہو تا کہ رکوع کریں کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے۔

۱۷۰۸- عبد اللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کبھی بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں جب لوگوں نے آپ کو بوڑھا کر دیا یعنی ان کے فکروں سے۔

۱۷۰۹- عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ سے پوچھا تو

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَائَتِهِ قَدْرٌ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرُكِعَ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ إِنْسَانٌ أَرْبَعِينَ آيَةً.

عَنْ عَفْفَمَةَ بِنِ وَقَاصٍ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرُكِعَ قَامَ فَرُكِعَ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ مَا حَطَمَ النَّاسُ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ

بیان اختلاف قیاس باحدیث

(۱۷۰۵) * دونوں روایتوں سے ایک رکعت میں کچھ کھڑا کرنا کچھ بیٹھنا ثابت ہو اور یہ جائز ہے امام شافعی اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور عام علماء کے آگے کہ برابر سے پہلے کھڑا ہو پھر بیٹھ جائے یا پہلے بیٹھا ہو پھر کھڑا ہو جائے اور بعض سلف نے اس کو منع کیا ہے مگر ان کا منع کرنا غلط ہے۔ اور قاضی عیاض نے ابو یوسف اور امام محمد شاگردان ابو حنیفہ سے اور اور دوسرے فقہاء سے نقل کیا ہے کہ پہلے کھڑے ہو کر پھر بیٹھ جانا مکروہ ہے اور اگر نیت کی کھڑے ہو کر تو پھر بیٹھ گیا تو شافعیہ کے اور جمہور کے نزدیک جائز ہے اور ابن قاسم مالکی بھی اسے جائز کہتے ہیں اور اہل بیت منع کرتے ہیں۔

مترجم کہتا ہے بیٹھ کر اٹھنا اور اٹھ کر بیٹھنا دونوں احادیث صحیحہ میں وارد ہوا ہے۔ پھر منع کرنا کسی ایک کا سراسر خلاف ہے اور قابل التفات نہیں اس لیے کہ شرح وحشی ہے جو نبی سے ثابت ہوا نہ رائے اور قیاس کسی کا علی الخصوص جب مخالف نبی ہو اگرچہ سارا جہان اس کا قائل کیوں نہ ہو۔

لَعَائِشَةُ فَذَكَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ يَبْلُغُو.

انہوں نے اسی طرح کی حدیث روایت کی۔

۱۷۱۰- عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى كَانَ كَثِيرٌ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ.

۱۷۱۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا جب تک کہ اکثر آپ بیٹھ کر نماز نہ پڑھنے لگے۔

۱۷۱۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا بَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُفْلٌ كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ جَالِسًا.

۱۷۱۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرہ ہو گئے اور بھاری ہو گئے تو اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتے۔

۱۷۱۲- عَنْ حَفْصَةَ بَدِصِيَّيَ اللَّهِ عَنْهَا أَنَهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي سَبْعِهِ قَاعِدًا حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَقَاتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّي فِي سَبْعِهِ قَاعِدًا وَكَانَ يَقْرَأُ بِالشُّورَةِ فَمَرَّتْهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلُ مِنْ أَطْوَلٍ مِنْهَا.

۱۷۱۲- حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ ﷺ نے بیٹھ کر قفل پڑھا ہو یہاں تک کہ جب آپ کی وفات سے ایک سال باقی رہا تو آپ بیٹھ کر قفل پڑھنے لگے اور سورت کو پڑھتے اور یہاں تک ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے کہ وہ لمبی سے لمبی ہو جاتی۔

۱۷۱۳- وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنْ الزُّهْرِيِّ يَهْدَاهُ الْإِسْنَادُ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا بِعَامٍ وَأَخْبَرُوا أَنَّهُنَّ.

۱۷۱۳- مسلم نے کہا کہ روایت کی ہم سے ابو الطاہر اور حرملہ نے۔ ان دونوں سے ابن وہب نے۔ ان سے یونس نے اور روایت کی ہم سے اسحاق نے اور عبد بن حمید نے دونوں سے عبد الرزاق نے۔ ان سے معمر نے۔ ان سب سے زہری نے اسی سند سے مثل اس کے محمد بن عبد بن حمید نے کہا کہ جب آپ کی وفات میں ایک یا دو سال رہ گئے۔

۱۷۱۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى صَلَّى قَاعِدًا.

۱۷۱۴- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا جب تک آپ نے بیٹھ کر نماز نہ پڑھ لی۔

۱۷۱۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلَاةِ)) قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ

۱۷۱۵- عبد اللہ بن عمروؓ نے کہا مجھ سے کسی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بیٹھے ہوئے نماز پڑھنا آدمی نماز کے برابر ہے تو میں آپ کے پاس آیا اور آپ کو پایا کہ آپ بیٹھے نماز پڑھ

رہتے ہیں اور میں نے آپ کے سر پر ہاتھ رکھا آپ نے فرمایا کیا ہے اے عبد اللہ! میں نے کہا کہ مجھے پہنچا ہے کہ آپ فرماتے ہیں اے رسول اللہ کے بیٹھ کر نماز پڑھنا آدمی نماز کے برابر ہے اور آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں سچ ہے مگر میں تم لوگوں کے برابر نہیں ہوں۔

باب: نماز شرب اور وتر کے ایک ہونے کا بیان اور اس بات کا بیان کہ ایک رکعت صحیح نماز ہے

۱۷۱۶- اس سند سے یہ حدیث اسی طرح مقبول ہے۔

۱۷۱۷- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعت پڑھتے اور اس میں سے ایک رکعت وتر کی ہوتی تھی۔ پھر جب پڑھ چکے تو دعا پڑھ کر روٹ لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آتا تب دو رکعت ہلکی پڑھتے۔

۱۷۱۸- ام المؤمنین زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فجر تک گیارہ رکعت پڑھتے سلام پھیرتے ہر دو رکعت کے بعد اور ایک رکعت وتر پڑھتے۔ پھر جب مؤذن فجر کی اذان دے چکا اور ظاہر ہو جاتی آپ پر صبح اور مؤذن آتا تو کھڑے ہو کر دو رکعت ہلکی ادا کرتے پھر دعا پڑھ کر روٹ لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن تکبیر کہنے کو آتا۔

۱۷۱۹- ابن شہاب سے مذکورہ بالا حدیث کچھ لفظی رد و بدل کے

يُصَلِّيْ خَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلَيَّ رَأْيِيْ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قُلْتُ خَدَّيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَنْتَ قُلْتَ ((صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلَى نَصْفِ الصَّلَاةِ)) وَاَنْتَ تُصَلِّيْ قَاعِدًا قَالَ ((اَجَلٌ وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ)).

بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَعَدَدُ رَكَعَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فِي اللَّيْلِ وَأَنَّ الْوُتْرَ رَكْعَةٌ وَأَنَّ الرُّكْعَةَ صَلَاةٌ صَحِيحَةٌ

۱۷۱۶- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رَوَايَةٍ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْأَنْعَرَجِ

۱۷۱۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُؤْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِيهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

۱۷۱۸- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي يَدْعُو النَّاسُ الْفَتَمَةَ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُؤْتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا نَسَكَتِ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَرَكْعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِيهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ.

۱۷۱۹- عَنْ ابْنِ شَهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَسَاقَ

ظہ میں ہے یا کوئی نذر کے سبب سے اگر بیشعور کو پورا ثواب ہے مگر یہ قول آپ کا خاصا نہیں ہے زیادہ دال ہے واللہ اعلم بالصواب۔

ساتھ اسی طرح مقبول ہے۔

حَرَمَةُ الْحَدِيثِ بِعَيْنِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَحْشُ وَخَاءُ الْمُؤَذَّنِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِقَامَةَ وَتَابَعَ الْحَدِيثَ بِعَيْنِهِ حَدِيثَ غَيْرِهِ سَوَاءً.

۱۷۲۰- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعت پڑھتے پانچ ان میں سے دتر ہو تیں کہ نہ بیٹھتے مگر ان کے آخر میں۔

۱۷۲۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُؤَبِّرُ مِنْ ذَلِكَ بِحُفْسِي لَا يُحِلُّسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا.

۱۷۲۱- ہشام سے مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۱۷۲۱- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۱۷۲۲- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت پڑھتے تھے مع فجر کی دو سنتوں کے۔

۱۷۲۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

۱۷۲۳- ابی سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی رمضان کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ گیارہ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے رمضان ہو یا غیر رمضان۔ چار رکعت ایسی پڑھتے تھے کہ ان کا حسن اور طول کچھ نہ پوچھ پھر چار رکعت پڑھتے کہ ان کا حسن اور طول کچھ نہ پوچھ پھر تین رکعت پڑھتے تھے یعنی وتر کی۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ وتر سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔

۱۷۲۳- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسَيْنٍ وَطُلوهِنَ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسَيْنٍ وَطُلوهِنَ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتُمْ قُلْتُمْ أَنَّ تَوْبَةَ فَقَالَ يَا ((عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنِي تَمَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي)).

(۱۷۲۰) ☆ و تراکی رکعت سے لگا کے گیارہ اور تیرہ رکعتوں تک سنوں اور جائز ہے مگر افضل یہی ہے کہ ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا جائے حالانکہ سب رکعتوں کے آخر میں ایک سلام پھیرنا بھی روا ہے مگر مشہور وہی ہے دو رکعت پر سلام۔

مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابو بکر نے ان سے عہدہ لے کر روایت کی ہم سے ابو کریم نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے اور ابو اسامہ نے سب نے روایت کی ہشام سے اسی اسناد سے۔

(۱۷۲۳) ☆ اس حدیث سے استدلال کیا ہے شافعی نے اس پر کہ قرأت کا لہا کرنا افضل ہے بہت رکوع اور ہجود کرنے سے۔ اور یہ خصائص انبیاء سے ہے کہ سونے سے وضو نہ جائے اور بعضوں نے اعتراض کیا ہے کہ آپ وادی میں سو گئے تھے اور نماز قضا ہو گئی تھی پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے اور جواب اس کا یوں دیا ہے کہ ظہور ہونا آفتاب کا آنکھوں سے متعلق ہے بخلاف حدیث کے کہ وہ قلب سے متعلق ہے۔

۱۷۲۴- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُؤَيِّرُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الدَّاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ.

۱۷۲۵- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا تِسْعَ رَكَعَاتٍ فَلْيَمَّا يُؤَيِّرُ مِنْهُنَّ.

۱۷۲۶- عَنْ أَبِي لَيْدٍ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَيُّ أُمَّةٍ أَخْبَرَنِي عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَتْ صَلَاتُهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِاللَّيْلِ مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ.

۱۷۲۷- عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَتْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَيُؤَيِّرُ بِسَجْدَةٍ وَيَرْكَعُ

۱۷۲۸- ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ تیرہ رکعت پڑھتے، آٹھ رکعت کے بعد وتر پڑھتے پھر دو رکعت پڑھتے بیٹھ کر اور جب ارادہ کرتے رکوع کا کھڑے ہوتے اور رکوع کرتے۔ دو رکعت پڑھتے صبح کی قنآن اور تکبیر کے بیچ میں۔

۱۷۲۵- ابوسلمہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے متعلق پوچھا؟ باقی حدیث اسی طرح ہے سوائے اس کے کہ آپ کھڑے ہو کر نو رکعت پڑھتے۔ و تراویح میں شامل ہوتا۔

۱۷۲۶- عبد اللہ بن لہید نے ابوسلمہ سے سنا کہ وہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئے اور عرض کیا کہ اے میری ماں مجھے خبر دیجئے رسول اللہ ﷺ کی نماز سے؟ پس انھوں نے فرمایا کہ آپ کی نماز رمضان وغیرہ میں رات کے وقت تیرہ رکعت تھی ان ہی میں دو رکعتیں صبح کی سنتیں بھی تھیں۔

۱۷۲۷- قاسم بن محمد نے کہا کہ میں نے مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز دس رکعت تھی اور ایک رکعت کا وتر اور دو رکعتیں فجر کی سنت

(۱۷۲۸) ☆ اس حدیث کے ظاہر سے محسوس کیا ہے اور اسی اور امام احمد نے جیسا کہ قاضی عیاض نے ان دونوں سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے بعد وتر کے دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے کو نماز کہا ہے اور امام احمد سے یہ بھی مروی ہے کہ میں اس کو نہ پڑھتا ہوں نہ منع کرتا ہوں اور امام مالک نے اس کا انکار کیا ہے اور سواہب سے یہ ہے کہ یہ دو رکعتیں آپ نے پڑھی ہیں بعد وتر کے بیٹھ کر تاکہ معلوم ہو جائے کہ نماز بعد وتر کے جائز ہے۔ مگر اس پر آپ نے جھگی نہیں کی۔ کبھی کیا اور کبھی نہیں کیا۔ اور کوئی شخص کمان کے لفظ سے دوام خیال نہ کرے اس لیے کہ یہ لفظ صرف ایک فصل کے وقوع پر دلالت کرتا ہے کہ زمانہ ماضی میں واقع ہوا چنانچہ دوسری روایت میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں سکتا اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجله قبل ان يطوف يعني من خوشبو لگا کر تھی رسول اللہ کے احرام کھولنے کے وقت قبل طواف افاضہ کے۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ حضرت عائشہ کی صحبت کے بعد حضرت نے ایک ہی بار حج کیا یعنی حیدر اوداع اور بہت روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ آخر نماز آپ کی رات میں وتر ہوتی۔ پس یقین ہوا کہ یہ دو رکعت کبھی پڑھی ہمیشہ نہیں۔

رَسَعْنِي الْفَجْرَ فَلَمْ تَكُنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

یہ سب تیرہ رکعتیں ہوئیں۔

۱۷۲۸- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَأَلْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ عَمَّا حَدَّثَهُ عَائِشَةُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَتِمُّ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُخَيِّرُ آخِرَهُ ثُمَّ إِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى أَهْلِهِ قَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتِمُّ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ النَّدَاءِ الْأَوَّلِ قَالَتْ وَتَبَّ وَلَا وَاللَّهِ مَا قَالَتْ قَامَ فَأَقَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَلَا وَاللَّهِ مَا قَالَتْ اغْتَسَلَ وَأَنَا أَعْلَمُ مَا تُرِيدُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّأَ وَضُوءَ الرَّحُلِ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ صَلَّى الرَّسْعَتَيْنِ.

۱۷۲۸- ابی اسحاق نے کہا کہ پوچھا میں نے اسود بن یزید سے ان حدیثوں کے بارے میں جو حضرت عائشہ سے انھوں نے سنی ہوں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مقدمہ میں تو انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ آپ سورجے اول رات میں اور جاگتے آخر رات میں۔ پھر اگر آپ کو حاجت ہوتی اپنی بیبیوں سے تو حاجت روا کرتے پھر سورجے پھر جب پہلی اذان ہوتی یعنی صبح کے وقت کی اذان تو جھٹ اچھل پڑتے اور قسم ہے اللہ کی کہ انھوں نے یہ نہیں کہا کہ اٹھتے پھر آپ اپنے اوپر پانی بہاتے۔ اور اللہ کی قسم انھوں نے یہ نہیں کہا کہ نہاتے یعنی جو لفظ انھوں نے فرمایا وہی مجھے یاد ہے اور میں خوب جانتا ہوں جو آپ کی مراد ہے۔ یہ اس لیے کہا کہ شرم کی بات ہے اور اگر جلی نہ ہوتے تو وضو کرتے جیسے لوگ نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر دو رکعت پڑھتے یعنی صبح کی سنت۔

۱۷۲۹- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ صَلَاتِهِ الْوُتْرَ

۱۷۲۹- ابی اسحاق اسود سے راوی ہیں وہ ام المومنین حضرت عائشہ سے کہ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز پڑھتے یہاں تک کہ آخر میں وتر ہوتا۔

۱۷۳۰- عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ عَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يُحِبُّ الدَّائِمَ قَالَ قُلْتُ أَيُّ حِينَ كَانَ يُصَلِّي فَقَالَتْ كَانَ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلَّى.

۱۷۳۰- مسروق نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے رسول اللہ ﷺ کے عمل کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا کہ وہ ہمیشہ کے عمل کو دوست رکھتے تھے۔ میں نے کہا آپ کس وقت نماز پڑھتے تھے؟ کہا جب مرغ کی آواز سنتے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے۔

۱۷۳۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَلْفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّحَرَ الْأَعْلَى فِي يَمِينِي أَوْ عُنْدِي إِلَّا نَامَ.

۱۷۳۱- ام المومنین حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہمیشہ اپنے گھر میں یا فرمایا اپنے پاس سوتے پایا یعنی تہجد کے بعد سو جاتے۔

۱۷۳۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

۱۷۳۲- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

(۱۷۲۹) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ وتر کے بعد دو رکعت بیٹھ کر ہمیشہ نہیں پڑھتے تھے جیسا ہم لوہ ذکر کر آئے ہیں۔

(۱۷۳۰) ☆ مرغ کی آواز آجی رات کے بعد بولنا شروع کر دیتے ہیں۔

کہ نبی جب فجر کی سنت پڑھ چکے تو میں اگر جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے نہیں تو سوجاتے۔

۱۷۳۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ سے ایسی ہی روایت بیان کرتی ہیں۔

۱۷۳۴- ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتیں تھیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز تہجد پڑھ لیتے اور وتر بھی پڑھ چکے تو مجھ سے فرماتے اٹھو وتر پڑھ لو اے عائشہ!

۱۷۳۵- ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور وہ سانسے آڑی لیٹی رہتیں پھر جب وتر رہ جاتے حضرت ان کو جگا دیتے وہ وتر پڑھ لیتیں۔

۱۷۳۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وتر ساری رات میں رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے یہاں تک کہ آخر میں پہنچ گیا آپ کا وتر سحر کے وقت پر۔

۱۷۳۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے وتر اول شب میں اور پچ میں اور آخر میں سب وقت ادا کئے ہیں یہاں تک کہ چھٹے حصہ آخر کے رات میں بھی۔

۱۷۳۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہر رات وتر کی نماز پڑھی یہاں تک کہ وتر کی نماز رات کے آخری حصہ میں پہنچ گئی۔

باب: تہجد کی نماز کو صبح کے وقت ادا کرنا جو کوئی سو رہا ہے یا بیمار ہو

۱۷۳۹- قتادہ نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ سعد بن ہشام بن عامر نے چاہا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور مدینہ کو آئے اور چاہا

اللہ علیہ وسلم إذا صلى ركعتي الفجر فإني كنت مستيقظاً حديثي وإلا اضطجع.

۱۷۳۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۷۳۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا أَوْتَرَ قَالَ قُومِي فَأَوْتِرِي يَا عَائِشَةُ.

۱۷۳۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ بِاللَّيْلِ وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا بَقِيَ الْوُتْرُ أَتَيْهَا فَأَوْتَرَتْ.

۱۷۳۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهُ وَتَرَهُ إِلَى السَّحَرِ.

۱۷۳۷- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ فَأَتَتْهُ وَتَرَهُ إِلَى السَّحَرِ.

۱۷۳۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُلُّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهُ وَتَرَهُ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ.

بَابُ جَامِعِ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَمَنْ نَامَ عَنْهُ أَوْ مَرَضَ

۱۷۳۹- عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامَ بْنَ غَامِرٍ أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ فِي

(۱۷۳۵) ابن رواحتوں سے معلوم ہوا کہ در آخر شب میں پڑھنا مستحب ہے خواہ آدمی تہجد پڑھے یا نہ پڑھے مگر یقین رکھنا ہو کہ میں آخر شب میں ضرور اٹھوں گا۔

کہ اپنے باغ و زمین بیچ ڈالیں اور اس سے متحیّر اور رگھوڑے خریدیں اور نصاریٰ کے مرنے کے وقت تک لڑیں۔ پھر جب مدینہ میں آئے اور مدینہ والوں سے ملے انھوں نے ان کو منع کیا (یعنی بالکل کاروبار دنیا اور ضروریات بشری چھوڑ کر ایسا نہ کرنا چاہیے) اور خبر دی کہ چھ آدمیوں نے اس کا ارادہ کیا تھا یہی کی زندگی میں تو آپ نے ان کو منع کیا اور فرمایا کہ کیا تمہارے لیے میری راہ اچھی نہیں؟ پھر جب لوگوں نے ان سے یہ کہا تو انھوں نے اپنی بیوی سے رجعت کی (یعنی جسکو طلاق دے دی تھی) اور ان کو طلاق دے دی تھی اور ان کی رجعت پر لوگوں کو گواہ کر لیا۔ پھر وہ ابن عباسؓ کے پاس آئے اور ان سے رسول اللہ ﷺ کے وتر کا حال پوچھا انھوں نے کہا میں تم کو ایسا شخص بتا دوں کہ جو ساری زمین کے لوگوں سے حضرت کے وتر کا حال بہتر جانتا ہے؟ انھوں نے کہا وہ کون ہے؟ ابن عباسؓ نے کہا حضرت عائشہؓ۔ سو تم ان کے پاس جاؤ ان سے پوچھو پھر میرے پاس آؤ اور ان کے جواب سے خبر دو۔ پھر میں ان کے پاس چلا اور حکیم بن ارفعؓ کے پاس آیا اور ان سے چاہا کہ وہ مجھے حضرت عائشہؓ کے پاس لے چلیں۔ انھوں نے کہا کہ میں ان کے پاس نہیں جاتا اس لیے کہ میں نے ان کو روکا تھا کہ وہ ان دونوں گروہوں کے بیچ میں کچھ نہ بولیں (یعنی صحابہ کی آپس کی لڑائیوں میں) مگر انھوں نے نہ مانا اور چلی گئیں۔ زرارہ نے کہا کہ میں نے حکیم کو قسم دی غرض وہ آئے اور ہم سب حضرت عائشہؓ کی طرف چلے اور انہیں اطلاع کی۔ انھوں نے اجازت دی اور ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تب انھوں نے فرمایا کیا یہ حکیم ہیں؟ انھوں نے کہا ہاں غرض حضرت عائشہؓ نے ان کو پہچان لیا (یعنی آواز وغیرہ سے پردہ کی آڑ سے)۔ پھر انھوں نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ حکیم نے کہا میرے ساتھ سعد بن ہشام ہیں۔ انھوں نے فرمایا ہشام کون ہے؟ حکیم نے کہا ماہر کے

سَبِيلَ اللَّهِ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَأَرَادَ أَنْ يَبِيعَ عَقَارًا لَهُ بِهَا فَيَجْعَلَهُ فِي السَّلَاحِ وَالْكَرَاعِ وَيُجَاهِدَ الرُّومَ حَتَّى يَمُوتَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ لَقِيَ أَنَسًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَتَوَهَّاهُ عَنْ ذَلِكَ وَاعْبَرُوهُ أَنْ رَهْطًا سَبْعَةً أَرَادُوا ذَلِكَ فِي حَيَاةِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهَاكُمُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ((أَلَيْسَ لَكُمْ فِي أَسْوَةٍ)) فَلَمَّا حَدَّثُوهُ بِذَلِكَ رَاجَعَ إِسْرَاقَهُ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا وَأَشْهَدَ عَلَى رَجْعَتِهَا فَأَتَى ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنْ وَتَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا أَتَذُكُّ عَلَى أَغْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوَتَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ عَائِشَةُ فَأَبَيَا فَسَأَلَهَا ثُمَّ اتَّبَعَنِي فَأَخْبَرَنِي بِرَدِّهَا عَلَيْكَ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهَا فَأَتَيْتُ عَلَى حَكِيمِ بْنِ أَرْفَحٍ فَاسْتَلْخَفْتُهُ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا أَنَا بِفَارِئِهَا بِأَنِّي نَهَيْتُهَا أَنْ تَقُولَ فِي هَاتَيْنِ الشَّيْئَتَيْنِ شَيْئًا فَأَبَتْ فِيهِمَا إِلَّا مُضِيًّا قَالَ فَاقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَحَاءَ فَانْطَلَقْنَا إِلَى عَائِشَةَ فَاسْتَأْذَنَّا عَلَيْهَا فَأَذِنَتْ لَنَا فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَحْكِمْ مَعْرِفَتَهُ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ مَنْ مَعَكَ قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ مَنْ هِشَامُ قَالَ ابْنُ عَابِرٍ فَتَرَحُّمْتُ عَلَيْهِ وَقَالَتْ خَيْرًا قَالَ فَتَادَهُ وَكَانَ أَصِيبَ يَوْمَ أَحْمَدٍ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَتَيْتَنِي عَنْ خَلْقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَسْتُ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ

بیٹے۔ تب ان پر بہت مہربانی کی اور قنارہ نے کہا کہ وہ جنگ احد میں شہید ہوئے تھے پھر میں نے عرض کیا کہ اے مسلمانوں کی ماں مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق سے خبر دیجئے؟ انھوں نے فرمایا کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ انھوں نے فرمایا کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ میں نے کہا کیوں نہیں انھوں نے فرمایا حضرت کا خلق وہی تھا جس کا قرآن میں حکم ہے۔ انھوں نے کہا پھر میں نے پہلے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ موت کے وقت تک اب کسی سے کوئی چیز نہ پوچھوں پھر مجھے خیال آیا تو میں نے عرض کیا کہ خبر دیجئے مجھے رسول اللہ ﷺ کے رات کے اٹھنے سے پھر انھوں نے فرمایا کیا تم نے یا ایہا العزہل نہیں پڑھی؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا رات کو کھڑے ہو کر پڑھنے کو اس سورت کے اول میں پھر نبیؐ اور آپؐ کے سب یا رات کو نماز پڑھتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سورہ کا خاتمہ بارہ مہینے تک آسمان پر روک رکھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سورت کا آخر اتارا اور اس میں تخفیف فرمائی (یعنی تہجد کی فرضیت معاف کر دی مسنون ہونا باقی رہا)۔ پھر ہو گئیں رات کا نماز پڑھا خوشی کا سودا بعد اس کے کہ فرض تھا۔ پھر میں نے عرض کیا اے مسلمانوں کی ماں! خبر دیجئے مجھے رسول اللہ ﷺ کے وتر کی؟ تب انھوں نے فرمایا کہ ہم آپؐ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ آپؐ کو جب چاہتا تھا دیتا تھا رات کو پھر آپؐ مسواک کرتے تھے اور وضو۔ پھر نو رکعت پڑھتے تھے نہ بیٹھتے اس میں مگر آخویں رکعت کے بعد اور یاد کرتے اللہ تعالیٰ کو اور اس کی حمد کرتے اور دعا کرتے یعنی تشہد پڑھتے پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پھیرتے اور نویں رکعت پڑھتے پھر بیٹھتے اور اللہ کو یاد کرتے اور اس کی تعریف کرتے اور اس سے دعا کرتے اور اس طرح سلام پھیرتے کہ ہم کو سنا دیجئے (تاکہ سوتے جاگ انھیں) پھر دو رکعت پڑھتے

قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ خَلْقَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنَ قَالَ فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُومَ وَلَا أَسْأَلَ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ بَدَأَ لِي فَقُلْتُ أَنْبِئْنِي عَنْ قِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ يَا أَيُّهَا الْمُرْمَلُ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ قِيَامَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِ هَذِهِ السُّورَةِ فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَوَاطًا وَأَمْسَكَ اللَّهُ حَامِيَهَا اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا فِي السَّمَاءِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ فِي آخِرِ هَذِهِ السُّورَةِ التَّخْفِيفَ فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيضَةٍ قَالَ قُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئْنِي عَنْ وَفَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نَعْبُدُ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهْوَرَةَ فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسُوكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيُ بَسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّيُ الثَّامِنَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسَمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيُ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَبِئَظْ بِإِحْدَى عَشْرَةِ رَكَعَةٍ يَا بُنَيَّ قُلْنَا سَنُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَهُ اللَّحْمُ أَوْثَرَ بَسْبَعٍ وَصَنَعَ فِي الرُّكَعَتَيْنِ مِثْلَ صَبِيعِ الْإِزْلِ فَبَلَكَ بَسْبَعًا يَا بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا

اس کے بعد بیٹھے بیٹھے بعد سلام کے۔ غرض یہ گیارہ رکعات ہوئیں اسے میرے بیٹے! پھر جب آپ کا سن زیادہ ہو گیا اور بدن میں گوشت آگیا سات رکعات وتر پڑھنے لگے اور دو رکعتیں ویسی ہی پڑھتے جیسے اوپر ہم نے بیان کیں۔ غرض یہ سب نو رکعتیں ہوئیں اسے میرے بیٹے! (یعنی سات و ترو تہجد کی اور دو بعد وتر کے) اور آپ کی عادت تھی کہ جب کوئی نماز پڑھتے اس پر بھیگی کرتے اور جب آپ پر نیند یا کسی درد کا غلبہ ہو تا کہ رات کو نہ اٹھ سکتے تو دن کو بارہ رکعات ادا کرتے (یعنی وتر نہ پڑھتے اس سے ثابت ہوا کہ وتر کی قضا نہیں) اور میں نہیں جانتی کہ کبھی نبیؐ نے سارا قرآن ایک رات میں پڑھ لیا ہو (اس سے ایک شب قرآن ختم کرنے کا بدعت ہونا ثابت ہوا) نہ یہ جانتی ہوں کہ ساری رات آپ نے پڑھی صبح تک (یعنی ذرا بھی نہ سوئے نہ آرام لیا ہو) اور نہ یہ کہ سارا مہینہ روزہ رکھا ہو سوا رمضان کے۔ پھر میں ابن عباسؓ کے پاس گیا اور ان سے یہ ساری حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ بیشک حضرت عائشہؓ نے سچ فرمایا اور کہا کہ اگر میں ان کے پاس ہوتا یا جاتا تو یہ سب منہ در منہ سنتا۔ زرارہ نے کہا کہ اگر مجھے معلوم ہو تا کہ آپ ان کے پاس نہیں جاتے ہیں تو میں کبھی ان کی بات آپ سے نہ کہتا۔

عَلَيْهِ نَوْمٌ أَوْ وَجَعَ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ بِنَتْنِيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إِلَّا الصُّبْحَ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَدَّثَنِي بِحَدِيثِهَا فَقَالَ صَدَقْتَ لَوْ كُنْتُ أَقْرَبُهَا أَوْ أَذْخُلُ عَلَيْهَا لَأَتَيْتُهَا حَتَّى تُشَافِيَنِي بِهِ قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا حَدَّثْتُكَ حَدِيثَهَا . (۱)

مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن ثنی نے ان سے معاذ نے ان سے ہشام نے جو معاذ کے باپ ہیں ان سے قتادہ نے ان سے زرارہ نے ان سے سعد بن ہشام نے کہ سعد نے طلاق دی اپنی بیوی کو اور مدینہ گئے تاکہ اپنی زمین وغیرہ فروخت کریں پھر یہی مضمون بیان کیا۔ اور مسلم نے کہا کہ روایت کی مجھ سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے محمد بن بشر نے ان سے سعید بن ابی عروبہ نے ان سے قتادہ نے ان سے زرارہ بن اوفی نے ان سے سعد بن ہشام نے کہا سعد نے کہ میں عبد اللہ بن عباسؓ کے پاس گیا اور ان سے وتر کے بارے میں پوچھا اور سارا قصہ حدیث کا بیان کیا۔ اور اسی میں یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہشام کون ہے؟ انہوں نے کہا عامر کے بیٹے۔ انہوں نے فرمایا وہ کیا خوب شخص تھے۔ اور عامر جنگ احد میں شہید ہوئے تھے۔

(۱) اس حدیث میں بہت فوائد ہیں:

ابول : یہ کہ ابن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ کا بتایا کہ ان سے وتر کا حال پوچھو۔ اس سے معلوم ہوا کہ عالم کو مستحب ہے کہ جب کوئی اپنے سے زیادہ جانتا ہو تو مسائل اس کی طرف رجوع کرے۔ اس میں دین کی خیر خواہی اور مسائل کی بہتری ہے۔ لہ

۱۷۴۰- سعد بن ہشام سے مروی ہے انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر اپنی زمین بیچنے میں دینے گئے۔ آگے ایسے ہی مروی ہے۔

۱۷۴۱- سعد بن ہشام فرماتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عباسؓ کے پاس گیا اور ان سے وتر کے متعلق سوال کیا اور پوری حدیث بیان کی جس میں یہ ہے کہ عائشہؓ نے سوال کیا کہ ہشام کون ہے؟ میں نے کہا ابن عامر۔ کہنے لگیں عامر کتنا اچھا آدمی تھا۔ عامر غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔

۱۷۴۲- زرارة بن اوفی سے روایت ہے کہ سعد بن ہشام ان کے ہمسایہ تھے پس انھوں نے خبر دی کہ طلاق دی انھوں نے اپنی بیوی کو اور حدیث بیان کی جیسے سعید کی روایت ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ کون سے ہشام؟ انھوں نے کہا کہ عامر کے بیٹے۔ حضرت عائشہؓ صدیقہؓ نے فرمایا کہ ہاں وہ کیا خوب آدمی تھے شہید ہوئے حضرت کے ساتھ احد کے دن اور اس میں یہ بھی ہے کہ حکیم بن الحنفیہ نے کہا کہ اگر میں جانتا کہ تم ان کے پاس نہیں جاتے تو میں ان کی حدیث سے تم کو خبر نہ دیتا۔

۱۷۴۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی شب کی تہجد جب قضاء ہو جاتی کسی درد وغیرہ کے عذر سے تو دن کو بارہ رکعت پڑھ لیتے۔

۱۷۴۰- عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الْمَدِينَةِ لِيَبِيعَ عَقَارَهُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۱۷۴۱- عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْوُتْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَقْصِدِهِ وَقَالَ فِيهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قُلْتُ ابْنُ غَامِرٍ قَالَتْ بَعِمُ الْمَرْءُ كَانَ غَامِرٌ أَصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ.

۱۷۴۲- عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ كَانَ جَارًا لَهُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سَعِيدٍ وَفِيهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قَالَ ابْنُ غَامِرٍ قَالَتْ بَعِمُ الْمَرْءُ كَانَ أَصِيبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَفِيهِ فَقَالَ حَكِيمٌ بِنُ أَفْلَحَ أَمَا إِنِّي لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا أَتَيْتُكَ بِحَدِيثِهَا.

۱۷۴۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ بِنْتِي عَشْرَةَ رَكْعَةً.

دوم: یہ کہ حضرت عائشہؓ نے جو جواب دیا کہ خلق حضرت رسول اللہ کا قرآن تھا اس سے علوشان اور نور علم اور کثرت فہم اور نکاثر اور اک حضرت ام المومنین کا معلوم ہوتا ہے کہ کتنے بڑے دریا کو ایک کوزے میں کر دیا اور آپ کے خلق کی ایسی جامع تعریف کر دی کہ سائل کو خیال ہوا کہ اب ساری عمر کسی سے اس بارہ میں سوال نہ کرے۔ سبحان اللہ کیوں نہ ہوں آخر محبوبؐ محبوب خدا ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا وعن اتباعہا وخدامہا۔

سوم: جو فرمایا کہ تہجد فرض تھی پھر خوشی کا سوا دہو گیا اس سے معلوم ہوا کہ حضرت پر اس امت پر سب پر نقل ہو گیا مگر امت پر نقل ہونے میں تواجماع ہے اور نبی کے لیے شافعیہ کے نزدیک فرضیت ساقط ہو گئی۔ چہارم: یہ کہ جب تہجد قضاء ہوتی صبح کو ادا کرتے اس سے ثابت ہوا کہ اورداد اور وظائف کی احتیاط ضروری ہے۔ پنجم: یہ کہ ثابت ہوا کہ وتر کی قضاء پڑے۔

۱۷۴۴- ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی کام کرتے تو اسے ہمیشہ کیا کرتے اور جب رات کو سو جاتے یا بیدار ہو جاتے تو دن کو بارہ رکعت پڑھ لیتے اور میں نے نہیں دیکھا کہ کبھی آپ ساری رات صبح تک جاگے ہوں اور کبھی ایک ماہ برابر روزے نہ رکھے مگر رمضان میں۔

۱۷۴۵- عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو سو گیا اپنے وظیفہ سے یا کسی چیز کو چھوڑ کر اور پڑھ لیا اس کو فجر اور ظہر کے بیچ میں تو لکھتا ہے اس کو اللہ ایسا کہ گویا پڑھ لیا اس نے رات کو۔

باب: صلاۃ الاوائین کا وقت وہ ہے جب اونٹ کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں

۱۷۴۶- قاسم شیبانی سے روایت ہے کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا یعنی ابھی دن خوب نہیں پڑھا تھا تو انھوں نے کہا کہ لوگ خوب جان چکے ہیں کہ نماز اس کے سوا اور گھڑی میں افضل ہے۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز رجوع کرنے والے بندوں کی جب ہے کہ اونٹ کے بچوں کے پیر گرم ہو جائیں۔

۱۷۴۷- زید بن ارقم نے کہا کہ نکلے رسول اللہ ﷺ قباء والوں کی طرف اور دیکھا کہ لوگ نماز پڑھتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ صلوٰۃ الاوائین کا وقت جب ہے کہ اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں۔

باب: رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور وتر رات کے آخری حصہ میں ایک رکعت ہے

۱۷۴۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ایک شخص نے

۱۷۴۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَتَيْتُهُ وَكَانَ إِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ مَرَضَ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ بَيْنِي عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَتْ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحَ وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَابِعًا إِلَّا رَمَضَانَ.

۱۷۴۵- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ)).

بَابُ صَلَاةِ الْاَوَّابِينَ حِينَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ

۱۷۴۶- عَنْ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ مِنَ الضُّحَى فَقَالَ أَمَا لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هَذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((صَلَاةُ الْاَوَّابِينَ حِينَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ)).

۱۷۴۷- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ قَبَاةَ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَقَالَ ((صَلَاةُ الْاَوَّابِينَ إِذَا رَمَضَتِ الْفِصَالُ)).

بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ مَثْنَى وَمَثْنَى وَالْوُتْرُ رَكْعَةً مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

۱۷۴۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ

(۱۷۴۷) اس سے معلوم ہوا کہ چاشت کی نماز دن چڑھ پڑھنا افضل ہے اگرچہ طلوع شمس سے زوال تک جائز ہے مگر عمدہ وقت یہ ہے کہ دھوپ سے ریت گرم ہو جائے اور اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں اور اسی کو صلوٰۃ الاوائین بھی کہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ نماز کو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز دو رکعت ہے۔ پھر جب خیال ہو کہ صبح ہو چلی تو ایک رکعت پڑھ لے کہ طاق کر دے گی ساری نماز جو اس نے پڑھی۔

۱۷۴۹- سالم اپنے باپ سے راوی ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ نماز کے بارے میں تو آپ نے فرمایا دو رکعت پڑھ۔ پھر جب صبح سے ڈرے تو ایک رکعت وتر ادا کر۔

۱۷۵۰- عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول رات کی نماز کس طرح ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کی نماز دو رکعت ہے جب تجھے صبح کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ کر اس کو طاق بنا لو۔

۱۷۵۱- عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا اور میں اس کے اور حضرت کے بیچ میں تھا اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! رات کی نماز کیوں کر ہے؟ آپ نے فرمایا دو رکعت پھر جب تجھے ڈر ہو صبح کا تو ایک رکعت پڑھ لے اور آخر نماز کے وتر ادا کر۔ پھر پوچھا ایک سال بعد اور میں حضرت کے پاس اسی طرح تھا (یعنی دونوں کے بیچ میں) اسی شخص نے یا کسی نے۔ پھر بھی آپ نے اسی کے مثل فرمایا۔

۱۷۵۲- ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا پھر اسی طرح حدیث روایت کی۔ اس حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ اس آدمی نے پھر سال کے بعد پوچھا۔

۱۷۵۳- عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ نبی نے فرمایا وتر صبح کے آگے پڑھ لیا کرو۔

۱۷۵۴- تابع نے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جو رات کو نماز پڑھے تو وتر کو سب سے آخر میں ادا کرے۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَثْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ مَثْلُ مَثْلِي فَإِذَا خَشِيتُ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تَوَاتُرَ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى)).

۱۷۴۹- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ ((مَثْلِي مَثْلِي فَإِذَا خَشِيتُ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ)).

۱۷۵۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْلِي مَثْلِي فَإِذَا خَشِيتُ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ)).

۱۷۵۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّابِلِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ ((مَثْلِي مَثْلِي فَإِذَا خَشِيتُ الصُّبْحَ فَصَلِّ رَكْعَةً وَاجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِكَ وَتَوَاتُرَ)) ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَأَنَا بِذَلِكَ الْمَكَانِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَا أَدْرِي هُوَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ لَهُ يَمْلِكُ ذَلِكَ.

۱۷۵۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ بِبَيْتِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَمَا بَعْدَهُ

۱۷۵۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوُتْرِ)).

۱۷۵۴- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وَتَوَاتُرًا فَإِنَّ رَسُولَ

یہی حکم فرماتے تھے۔

۱۷۵۵- ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے کہ اپنی رات کی آخری نماز وتر کو بناؤ۔

۱۷۵۶- ابن عمر فرماتے ہیں کہ جو آدمی رات کو نماز پڑھے تو اس کو چاہیے کہ صبح سے پہلے اپنی نماز کے آخر کو طاق بنا لو۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے تھے۔

۱۷۵۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وتر ایک رکعت ہے آخر رات میں۔

۱۷۵۸- ابو جحلو کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ وتر سے مراد رات کے آخر میں ایک رکعت ہے۔

۱۷۵۹- ابی جحلو نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتر کے بارے پوچھا تو انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ وہ ایک رکعت ہے آخر شب میں اور پوچھا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے تو انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے وہ ایک رکعت ہے آخر شب میں۔

۱۷۶۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اور آپ مسجد میں تھے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میں اپنی رات کی نماز کو کیونکر طاق کروں؟ آپ نے فرمایا جو نماز پڑھے دو دو رکعت پڑھتا رہے پھر جب صبح کی علامت پائے تو ایک رکعت پڑھ لو وہ سب کو طاق کر دے گی۔

۱۷۶۱- انس بن سیرین نے کہا کہ میں نے ابن عمر سے پوچھا مجھے خبر دیجئے دو رکعتوں کے بارے میں جو صبح کی نماز سے پہلے ہیں؟

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ يَأْتُرُ بِذَلِكَ.

۱۷۵۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وَتَرَا)).

۱۷۵۶- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَحْمِلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وَتَرَا قَبْلَ الصُّبْحِ كَذَلِكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتُرُهُمْ.

۱۷۵۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْوُتْرُ رُكْعَةٌ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ)).

۱۷۵۸- عَنْ أَبِي جَحْلٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْوُتْرُ رُكْعَةٌ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ)).

۱۷۵۹- عَنْ أَبِي جَحْلٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ الْوُتْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رُكْعَةٌ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ وَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((رُكْعَةٌ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ)).

۱۷۶۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي أَنَّ رَجُلًا نَادَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الْوُتْرُ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ صَلَّى فَلْيُصَلِّ مَقَّتِي مَقَّتِي فَإِنْ أَحْسَنَ أَنْ يُصْبِحَ مَسْجِدَ سَجْدَةً فَأَوْتَرْتُ لَهُ مَا صَلَّى)).

۱۷۶۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعُذَاةِ

(۱۷۶۰) ☆ ان حدیثوں سے ایک رکعت وتر پڑھنا ثابت ہوا جیسا کہ شافعیہ اور اکثر محدثین کا مذہب ہے اور یہ حدیثیں ضعیف پر رجحان ہیں اور ثابت ہو کہ آخر شب میں وتر پڑھنا مستحب ہے۔

میں ان میں قرأت طویل کرتا ہوں۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ رات کو دو دور رکعت پڑھا کرتے تھے اور وتر ایک رکعت پڑھتے تھے۔ ابن سیرین نے کہا میں یہ نہیں پوچھتا۔ عبد اللہ نے کہا کہ تم مونے آدمی ہو (یعنی مولیٰ عقل والے کہ بیچ میں بول اٹھے) مجھے فرصت نہ دی کہ میں تم سے پوری حدیث بیان کر سکوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دور رکعت پڑھتے تھے اور وتر ایک رکعت ادا کرتے تھے اور دو رکعت صبح کی فرض نماز سے پہلے ایسے وقت پڑھتے کہ تکبیر آپ کے کان میں ہوتی (یعنی تکبیر کے وقت پڑھتے اور ظاہر ہے اس وقت جو نماز ہوگی نہایت خفیف ہوگی) خلف نے اپنی روایت میں ادا بیت کہا اور نماز کا ذکر نہیں کیا۔

۱۷۶۲- انس بن سیرین نے کہا کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا اور اوپر والی روایت کے مثل بیان کیا اور اتنا زیادہ کیا کہ وتر ایک رکعت پڑھتے آخر شب میں اور اس میں یہ بھی ہے کہ ٹھہرو ٹھہرو تم مونے آدمی ہو۔

۱۷۶۳- عبد اللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کی نماز دو دور رکعت ہے۔ پھر جب تجھے معلوم ہو کہ صبح آگئی تو ایک رکعت وتر پڑھ لے۔ پھر ابن عمرؓ سے پوچھا گما کہ دو دور رکعت کے کیا معنی ہیں؟ انھوں نے کہا ہر دور رکعت کے بعد سلام پھیرنا جائے۔

۱۷۶۴- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وتر صبح سے پہلے پڑھو۔

۱۷۶۵- ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا جب لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا صبح سے پہلے پڑھ لیا کرو۔

أَوْطَيْلُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ قَالَ قُلْتُ إِنِّي لَمَسْتُ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ قَالَ إِنَّكَ لَصَحْبُهُمْ أَلَا تَدْعُنِي أَسْتَقْرِئُ لَكَ الْحَدِيثَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ كَانَ الْأَذَانُ بِأَذُنَيْهِ قَالَ خَلَفْتُ أَرَأَيْتَ الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ وَلَمْ يَذْكُرْ صَلَاةً.

۱۷۶۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَجْرِئٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ بِمَثَلِهِ وَزَادَ وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَفِيهِ فَقَالَ بَعْثَ إِنَّكَ لَصَحْبُهُمْ.

۱۷۶۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِحَدَّثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي فَإِذَا رَأَيْتَ أَنَّ الصُّبْحَ يَذْكُرُكَ فَأُوتِرْ بِوَاحِدَةٍ)) فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ مَا مَثْنِي مَثْنِي قَالَ ((أَنْ تُسَلِّمَ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ)).

۱۷۶۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا)).

۱۷۶۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْوُتْرِ فَقَالَ ((أَوْتِرُوا قَبْلَ الصُّبْحِ)).

بَابُ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُؤْتِرْ

۱۷۶۶- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُؤْتِرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمَعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُؤْتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ)) وَفَالِ أَبُو مُعَاوِيَةَ مَحْضُورَةٌ.

۱۷۶۷- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((أَتَيْتُكُمْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُؤْتِرْ ثُمَّ لِيَزِدْهُ وَمَنْ وَفَّقَ بِقِيَامِ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُؤْتِرْ مِنْ آخِرِهِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ)).

بَابُ أَفْضَلِ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ

۱۷۶۸- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ)).

۱۷۶۹- عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((طُولُ الْقُنُوتِ)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ.

بَابُ فِي اللَّيْلِ سَاعَةٌ مُسْتَجَابٌ

فِيهَا الدُّعَاءُ

۱۷۷۰- عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ)).

باب: جو شخص اس بات سے ڈرے کہ رات کے آخر میں وتر نہ پڑھ سکے گا اس کو اول حصہ میں پڑھ لینا چاہیے ۱۷۶۶- جابرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو خوف ہو کہ آخر شب میں نہ اٹھے گا تو اول شب میں عشاء کے بعد وتر پڑھ لے اور جب کہ آرزو ہو کہ آخر شب میں اٹھے گا تو چاہیے کہ وتر آخر شب میں پڑھے۔ اس لیے کہ شب کی نماز ایسی ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ افضل ہے اور ابو معاویہ نے محضوہ کہا (معنی دونوں کے ایک ہیں)۔

۱۷۶۷- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی ڈرے کہ آخر رات میں نہ اٹھ سکے گا پس چاہیے کہ وتر پڑھ لیوے پھر سو جائے اور جس کو رات کو اٹھنے کا یقین ہو وہ آخر میں وتر پڑھے اس لیے کہ آخر رات کی قرأت ایسی ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔

باب: سب سے افضل نماز لمبی قرأت والی ہے

۱۷۶۸- جابرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نمازوں میں بہتر وہ نماز ہے جس میں دیر تک کھڑے رہنا ہو۔

۱۷۶۹- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسی نماز افضل ہے؟ فرمایا جس میں دیر تک کھڑا رہنا ہو۔

باب: رات کے اس لمحے کے بارے میں جس میں دعا

قبول ہوتی ہے

۱۷۷۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس وقت جو مسلمان آدمی اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگے اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرے۔ اور یہ (گھڑی) ہر رات میں ہوتی ہے۔

۱۷۷۱- عن جابر رضي الله عنه انه قال قال رسول الله ﷺ ((إِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً لَا يُؤَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)) .

۱۷۷۲- عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ)) .

۱۷۷۳- عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((يَنْزِلُ اللَّهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِينَ يَمْضِي ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يَضِيَ الْفَجْرُ)) .

۱۷۷۴- عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((إِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ ثُلَاثُهُ يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطَى هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يُغْفَرُ لَهُ حَتَّى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ)) .

۱۷۷۵- عن أبي هريرة يقول قال رسول الله ﷺ ((يَنْزِلُ اللَّهُ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا لِيُشْطَرَّ

۱۷۷۱- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات میں ایک گھڑی ہوتی ہے کہ اس وقت مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے جو مانگے وہ اسے دے دیتا ہے۔

باب: رات کے آخری حصے میں دعا اور ذکر کی ترغیب کا بیان

۱۷۷۲- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا پروردگار جو بڑی برکتوں اور بلند ذات والا ہے آخر تہائی رات میں ہر رات آسمان دنیا پر اترتا ہے اور فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو دوں۔ کوئی ہے جو مجھ سے بخشش چاہے میں اسے بخش دوں۔

۱۷۷۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ اترتا ہے اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف ہر رات میں جب تہائی رات اول کی گزر جاتی ہے اور فرماتا ہے میں بلا شاہ ہوں کون ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ میں قبول کروں۔ کون ہے کہ مجھ سے مانگے کہ میں اسے دوں۔ کون ہے کہ مجھ سے مغفرت مانگے کہ میں اسے بخش دوں۔ غرض کہ صبح روشن ہونے تک ایسا ہی فرماتا رہتا ہے۔

۱۷۷۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آدمی رات یاد تو تہائی گزر جاتی ہے اترتا ہے اللہ برکت والا بلند ذات والا دنیا کے آسمان کی طرف اور فرماتا ہے کوئی مانگے والا ہے کہ وہ اسے دے دے۔ کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے۔ کوئی بخشش چاہے والا ہے کہ وہ بخشا جائے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔

۱۷۷۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترتا ہے اللہ تعالیٰ برکت والا آسمان

دنیا کی طرف آدھی رات کو اور فرماتا ہے کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں قبول کروں اور کون مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اسے دوں۔ پھر فرماتا ہے کہ کون قرض دیتا ہے اس کو جو کبھی فقیر نہ ہوگا اور نہ کسی پر ظلم کرے گا۔

۱۷۷۶- سعد بن سعید سے اس حدیث کے ساتھ مروی ہے اور یہ زائد ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلاتا ہے اور کہتا ہے کون ہے جو اس کو قرض دے جو مفلس نہ ہوگا اور نہ ظلم کرے گا۔

۱۷۷۷- ابو سعید اور ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب تمہاری رات گزر جاتی ہے تو اترتا ہے آسمان دنیا پر اور فرماتا ہے کون ہے جو مغفرت مانگے؟ کون ہے جو توبہ کرے؟ کون ہے جو کچھ مانگے؟ کون ہے جو دعا کرے؟ یہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ فجر ہو جاتی ہے۔

۱۷۷۸- ابو اسحاق سے یہ حدیث ذکر کی گئی ہے سوائے اس کے کہ منصور کی حدیث پوری اور زیادہ ہے۔

رمضان میں قیام یعنی تراویح

کا بیان

۱۷۷۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو رمضان کی رات میں ایمان اور ثواب کی راہ سے نماز پڑھے اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

اللَّيْلِ أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ أَوْ يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيَهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ يَقْرِضُ غَيْرَ عَدِيمٍ وَلَا ظَلُومٍ قَالَ مُسْلِمٌ ابْنُ مَرْجَانَةَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمَرْجَانَةُ أُمُّهُ.

۱۷۷۶- عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ((ثُمَّ يَسْطُرُ يَدَيْهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ مَنْ يَقْرِضُ غَيْرَ عَدُومٍ وَلَا ظَلُومٍ)).

۱۷۷۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ يَهْلُ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ نَزَلَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا يَقُولُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ هَلْ مِنْ تَائِبٍ هَلْ مِنْ سَائِلٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ)).

۱۷۷۸- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَنْصُورٍ أَثَمَ وَأَكْثَرُ.

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ

وَهُوَ التَّرَاوِيعُ

۱۷۷۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

(۱۷۷۶) ان سب احادیث صحیحہ سے پروردگار کا ہر شب اتنا جو اللہ تعالیٰ شانہ کی ایک مفت طہی ہے ثابت ہو اور اس کے ظاہری معنی پر بلا کیفیت ایمان لا نا سلف کا عقیدہ ہے اور یہ تاویل کہ اس کی رحمت اترتی ہے یا اس کے فرشتے یہ بیانات باطلہ دور انکار ہیں۔ اس لیے کہ کوئی فرشتہ وغیرہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے جو مانگو سو دوں جو دعا کرو قبول کروں۔ یہ خاص اللہ کی ذات مقدس کو لائق ہے نہ اس کی کسی مفت سے یہ سخن نکل سکتا ہے نہ کسی مخلوق سے اور صحابہ سے اور تابعین اور ائمہ دین اور اکابر محدثین کا ان سب صفات میں جیسے اتنا چڑھنا، آنا ہنسنا، تعجب کرنا، استہوا، غصہ کرنا، رحم کرنا جو احادیث صحیحہ میں آیا ہے قرآن میں وارد ہوئے ہیں۔ یہی مذہب ہے کہ اس کے ظاہر معنی پر ایمان لا نا اور اس کی کیفیت اللہ کو سونپنا اور قرض دینے سے مراد صدقہ ہے کہ اس کو فضل کی راہ سے قرض فرمایا اور اکثر ان سب حدیثوں سے بڑی فضیلت آخر شب کی ظاہر ہوئی اور دعا کا قبول ہو نا اور رسول کا ملنا اور رحمت کا جوش اور قبولیت کا خوشی اور الطاف کا زور اور رحمتوں کا شور ثابت ہوتا ہے۔

۱۷۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْغَبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ فَيَقُولُ ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَبْلِي)) رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي حِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ حِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ.

۱۷۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

۱۷۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَيَوَاقِفُهَا أَوْ أَوَاهُ قَالَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ)).

۱۷۸۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةِ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ ((قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تَفْرُضَ عَلَيْكُمْ)) قَالَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ.

۱۷۸۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں تراویح پڑھنے کی ترغیب دیتے بغیر اس کے کہ یاروں کو تاکید سے حکم کریں اور فرماتے جو رمضان میں ایمان کے درس کرنے اور ثواب حاصل کرنے کے لیے نماز پڑھے تو اس کے اگلے گناہ بخشے جائیں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بھی یہی طریقہ رہا (یعنی جس کا جی چاہا رات کو نماز پڑھتا)۔

۱۷۸۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایمان اور ثواب کی نظر سے رمضان کا روزہ رکھا تو اس کے اگلے گناہ بخشے جائیں گے اور جس نے ایمان اور ثواب کی نظر سے شب قدر میں قیام کیا تو اس کے بھی اگلے گناہ بخشے جائیں گے۔

۱۷۸۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شب قدر میں جاگتا عبادت کرتا رہے اور جان لے کہ یہ شب قدر ہے میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے یہ فرمایا کہ ایمان اور ثواب کی نظر سے وہ بخشا جاوے گا۔

۱۷۸۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک رات نماز پڑھی اور آپ کے ساتھ چند لوگ تھے۔ دوسرے دن لوگ زیادہ ہو گئے پھر تیسری یا چوتھی رات تو لوگ بہت جمع ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف نہ نکلے۔ پھر جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارا حال دیکھتا تھا اور میں نہ نکلا مگر اس وجہ سے کہ مجھے خوف ہوا کہ (یہ نماز تراویح) کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے۔

۱۷۸۴- عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نکلے اور مسجد میں نماز پڑھی اور چند لوگوں نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر صبح لوگ اس کا ذکر کرنے لگے اور دوسرے دن اس سے زیادہ لوگ جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نکلے پھر آپ کے ساتھ نماز ادا کی اور لوگ اس کا ذکر کرنے لگے صبح کو پھر تیسری رات میں مسجد والے لوگ جمع ہوئے اور حضرتؐ نکلے اور آپ کے ساتھ لوگوں نے نماز ادا کی پھر جب چوتھی رات ہوئی مسجد لوگوں سے بھر گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلے۔ پھر لوگ پکارنے لگے نماز، نماز اور آپؐ نہ نکلے یہاں تک کہ صبح کی نماز کو آئے پھر جب نماز پڑھ چکے تو لوگوں کی طرف منہ کیا اور تشہد پڑھا اور بعد حمد و صلوٰۃ کے کہا کہ معلوم ہو کہ تمہارا آج کی رات کا حال مجھ پر کچھ پوشیدہ نہ تھا مگر میں نے خوف کیا کہ تم پر رات کی نماز تراویح فرض نہ ہو جائے اور تم اس کی ادائیگی سے عاجز ہو جاؤ۔

باب: شب قدر میں نماز اور ستائیسویں کو شب قدر

ہونے کا بیان

۱۷۸۵- زرے روایت ہے کہ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے کہا گیا کہ عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جو سال

۱۷۸۴- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ حَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى رَجُلًا يَصَلِّيَانِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ بِذَلِكَ فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُونَ ذَلِكَ فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالثَةِ فَخَرَجَ فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَطَفِقَ رَجُلًا مِنْهُمْ يَقُولُونَ الصَّلَاةَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى خَرَجَ لَصَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ نَشَهَدَ فَقَالَ ((أَمَا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَأْنُكُمْ اللَّيْلَةَ وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَفْرُضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةَ اللَّيْلِ فَتَعْجزُوا عَنْهَا))

بَابُ التَّذَبُّبِ الْأَكِيدِ إِلَى قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

وَدَلِيلٍ مَنْ قَالَ إِنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ

۱۷۸۵- عَنْ زُرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ وَقِيلَ لَهُ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

(۱۷۸۴) ان سب حدیثوں سے رمضان میں رات کی نماز کی فضیلت ظاہر ہوئی اور ثابت ہوا کہ حضرتؐ نے بھی تین روز تراویح جماعت سے پڑھی۔ جماعت بھی سنت ہوئی اور رکعات کی تعداد وہی مسنون ہیں جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہیں کہ رمضان وغیرہ میں آٹھ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے تھے اور اگر اس سے زیادہ پڑھے تو مباح ہے اور ان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نوافل جماعت سے جائز ہیں بلکہ عید، کسوف اور استحقاق میں جماعت اولیٰ ہے اور جماعت کے سوا مسجد میں بھی نوافل کا رونا نا ثابت ہوا۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اقتداء اس کی رو سے جس کی امامت کی امام نے نیت کی ہو وہی صحیح ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کسی کام میں مصلحت اور مفیدہ دونوں جمع ہوں تو اس کا تدارک لوٹی ہے جیسے آپؐ نے تراویح فرض ہو جانے سے ترک کر دی اور پھر آپؐ نے اپنے ترک کرنے کی وجہ بھی بیان کر دی کہ یاروں کا دل خوش ہو جائے اور خطبہ میں تشہد اور الاعد کا لفظ کہا کہ یہ دونوں مسنون ہیں۔

بھر تک جاگے اس کو شب قدر ملے۔ ابی نے کہا قسم ہے اس اللہ کی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ بیشک شب قدر رمضان میں ہے اور وہ قسم کھاتے تھے اور انشاء اللہ تعالیٰ نہیں کہتے تھے۔ مطلب یہ کہ اپنی قسم پر یقین تھا کہ سچی ہے اور کہتے تھے کہ قسم ہے اللہ کی میں خوب جانتا ہوں کہ وہ کوئی رات ہے۔ وہ وہی رات ہے جس میں ہم کو رسول اللہ ﷺ نے جانے کا حکم کیا۔ وہ وہ رات ہے جس کی صبح کو ستائیسویں تاریخ ہوتی ہے اور نشانی شب قدر کی یہ ہے کہ اس کی صبح کو سورج نکلتا ہے اور اس میں شعاع نہیں ہوتی۔

۱۷۸۶- ابی نے کہا واللہ میں لیلۃ القدر کو جانتا ہوں کہ وہ اسی رات میں ہے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانے کا حکم کیا اور وہ ستائیسویں رات ہے۔ اور شعبہ کو اس بات میں شک ہے کہ کہا ابی نے حکم کیا جس رات ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اور کہا شعبہ نے کہ یہ بات مجھ سے میرے ایک رفیق نے عہدہ کی طرف سے بیان کی۔

۱۷۸۷- شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت کیا اور شعبہ کے شک اور بعد والے لفظوں کا ذکر نہیں کیا۔

باب: نماز اور دعائے شب

۱۷۸۸- ابن عباس نے کہا کہ ایک رات میں اپنی خالہ میمونہ کے پاس رہا (اس لیے کہ حضرت کی تہجد کی نماز دیکھیں) اور نبی رات کو اٹھے اور اپنی قضا حاجت کو گئے پھر اپنا منہ اور ہاتھ دھویا پھر سو رہے پھر اٹھے اور مشک کے پاس آئے اور اس کا بندھن کھولا پھر دو وضوؤں کے بیچ کا وضو کیا (یعنی نہ بہت مبالغہ کا نہ بہت ہلکا) اور زیادہ پانی نہیں

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَنْ قَامَ السَّنَةَ أَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ أَبِي وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنِّهَا لَنَبِي رَمَضَانَ يَخْلِفُ مَا يَسْتَتِيهِ وَاللَّهُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ لَيْلَةٍ هِيَ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرْنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ صَبِيحَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَأَمَّا رُفُهَا أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِي صَبِيحَةِ يَوْمِهَا يَبْضَاءُ لَا شُعَاعَ لَهَا.

۱۷۸۶- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ أَبِي فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللَّهُ إِنِّي لَأَعْلَمُهَا وَأَكْثَرُ عَلَيَّ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَإِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِي هَذَا الْحَرْفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرْنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَحَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبُ لِي عَنْهُ (۱)

۱۷۸۷- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ إِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ وَمَا بَعْدَهُ.

بَابُ الدُّعَاءِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَقِيَامِهِ

۱۷۸۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَشَّ لَيْلَةَ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَتَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقُبُورَ فَأَطْلَقَ شَيْئَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ

(۱) مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے حمید اللہ بن معاذ نے ان سے ان کے باپ نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے اور پر کی روایت کے مانند اور شعبہ کے شک کرنے کا اور اس کے بعد کا ذکر نہیں کیا۔
(۱۷۸۶) شب قدر کا مفصل بیان آگے آئے گا انشاء اللہ۔

گر لیا اور پورا وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور میں بھی اٹھا اور انگڑائی لی کہ کہیں حضرت یہ نہ سمجھیں کہ یہ بہار حال دیکھنے کے لیے ہو شیار تھا (اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کو حضرت کے ساتھ علم غیب کا عقیدہ نہ تھا جیسے اب جاہلوں کو انبیاء اور اولیاء کے ساتھ ہے)۔ اور میں نے وضو کیا اور آپ کی باتیں طرف کھڑا ہوا اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر گھما کر اپنی داہنی طرف کھڑا کر لیا (اس سے معلوم ہوا کہ ایک مقتدی ہو تو امام کی داہنی طرف کھڑا ہو)۔ غرض کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز رات کو تیرہ رکعت پوری ہوئی پھر آپ لیٹ رہے اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور آپ کی عادت مبارک تھی جب سو جاتے تھے خراٹے لیتے تھے۔ پھر بلال آئے اور آپ کو صبح کی نماز کے لیے آگاہ کیا اور آپ اٹھے اور صبح کی نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا۔ اور آپ کی دعا میں یہ لفظ تھے اللھم سے عظم لی نوراً تک (یعنی یا اللہ کر دے میرے دل میں نور اور آنکھ میں نور اور کان میں نور اور میرے دامن نور اور میرے بائیں نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور پیچھے نور اور بڑھا دے میرے لیے نور۔ کریب (جو رات ہی حدیث ہیں) نے کہا ہے کہ سات لفظ اور فرمائے تھے کہ وہ میرے دل میں ہیں (یعنی منہ پر نہیں آتے اس لیے کہ میں بھول گیا) پھر میں نے ابن عباسؓ کی بعض اولاد سے ملاقات کی انھوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ لفظ یہ ہیں اور ذکر کیا کہ میرا پٹھا اور میرا گوشت اور میرا ہوا اور میرے بال اور میری کھال اور دو چیزیں اور ذکر کی (یعنی ان سب میں حضرت نے نور مانگا)۔

۱۷۸۹- کریب جو ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں ان کو ابن عباسؓ نے خبر دی کہ وہ ایک رات ام المومنین حضرت میمونہؓ جو مسلمانوں کی ماں اور ان کی خالہ ہیں کے گھر رہے۔ ابن عباسؓ نے کہا

(۱۷۸۹) ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے اور تیس بھی دو رکعت الگ اور ایک رکعت الگ پڑھنا اور سچ میں سلام پھیر دینا چاہیے اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا بخلاف حنفیہ کے اور ثابت ہوا جو مؤذن کے امام کے پاس آئے کہ تاکہ ان

وَضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ وَلَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةً أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَتَّبِعُهُ لَهُ قَصَصَاتُ فَقَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَذَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَأَمَّتُ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَأَنَاءَهُ بِلَالٌ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِي دُعَائِهِ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَعَظْمُ لِي نُورًا)) قَالَ كُرَيْبٌ وَسَبْعًا فِي الثَّابُوتِ فَلَقِيتُ بَعْضَ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَخَدَّيْنِي بِهِنِ فَذَكَرَ عَصِيْبِي وَالْخُجْمِي وَذَمِي وَشُعْرِي وَذَكَرَ حَصَلَتَيْنِ.

۱۷۸۹- عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَأَضْطَجَعْتُ فِي

کے بائیں طرف کھڑا ہوا۔ سو مجھے پکڑ کر داہنی طرف کر لیا اور اس رات تیرہ رکعت پڑھی پھر سو رہے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور آپ کی عادت مبارک تھی جب سوتے خراٹے لیتے پھر آپ کے پاس موزن آیا اور آپ نکلے اور نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ عرو نے کہا میں نے یہ حدیث یکسر سے بیان کی تو انھوں نے کہا کریم نے بھی مجھ سے بیان کیا ہے۔

۱۷۹۲- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں ایک رات اپنی خالہ یمونہ بنت حارث کے گھر رہا اور میں نے ان سے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ انھیں تو مجھے بھی دیکھا اور رسول اللہ ﷺ اٹھے اور میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر لیا اور میں جب ذرا اوگھ جاتا تو آپ میرے کان پکڑ لیتے پھر گیارہ رکعت پڑھیں۔ پھر آپ لیٹ رہے یہاں تک کہ میں آپ کے خراٹے سنتا تھا۔ پھر جب فجر ہوئی تو آپ نے دو رکعت ہلکی پڑھیں۔

۱۷۹۳- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک رات اپنی خالہ حضرت یمونہ کے پاس رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور ایک پرانی مشک سے ہلکا وضو کیا پھر ان سے وضو کے بارے میں بیان کیا کہ وضو بہت ہلکا تھا اور تھوڑے پانی سے کیا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں کھڑا ہوا اور میں نے وہی کیا جو نبی نے کیا تھا پھر میں آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑا ہوا گیا تو آپ نے مجھ کو پیچھے سے کھینچ کر دائیں جانب کر لیا۔ پھر نماز پڑھی اور لیٹ رہے اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر بلال آئے اور نماز کے لیے آگاہ کیا اور نکلے اور صبح کی نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ سفیان نے کہا کہ یہ (یعنی سونے سے وضو نہیں ٹوٹا) نبی کا خاصہ ہے اس لیے کہ ہم کو پہنچا ہے کہ نبی کی آنکھیں سو جاتی تھیں اور دل نہ سوتا تھا۔

نَمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقَعْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَقُضْ قَالَ عَمْرُو فَحَدَّثْتُ بِهِ بِكَيْفِ بْنِ الْأَشَجِّ فَقَالَ حَدَّثَنِي كُرْبُ بْنُ بِلَالٍ.

۱۷۹۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَاتُ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَاتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَقُلْتُ لَهَا إِذَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَتِقِطْنِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَعْتُ إِلَى جَنْبِهِ الْأَيْسَرِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَنِي مِنْ شِيعَةِ الْأَيْمَنِ فَجَعَلْتُ إِذَا أَغْفَيْتُ يَأْخُذُ بِشَحْمَةِ أُذُنِي قَالَ فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ أَخْبَنِي حَتَّى إِنِّي لَأَسْمَعُ نَفْسَهُ رَاقِدًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

۱۷۹۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ خَالَاتِهِ مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَوَضَّأَ مِنْ شَنْ مَعْلَقٍ وَضُوءًا خَفِيفًا قَالَ وَصَفَ وَضُوءَهُ وَجَعَلَ يُخَفِّفُهُ وَيَقْلِلُهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَعْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جِئْتُ فَقَعْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثُمَّ انْطَضَعَ فَقَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ بِلَالٌ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَخَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَلَمْ يَقُضْ قَالَ سَفْيَانٌ وَهَذَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةٌ لِأَنَّهُ لَفَعْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ.

۱۷۹۴- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر بار اور خیال رکھتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کر نماز پڑھتے ہیں اور آپ اٹھے اور پیشاب کیا اور منہ دھویا اور دونوں ہتھیلیاں دھوئیں پھر سو رہے پھر اٹھے اور مشک کے پاس گئے اور اس کا بندھن کھولا اور لگن یا بڑے پیالے میں پانی ڈالا اور اس کو اپنے ہاتھ سے جھکایا اور وضو کیا۔ بہت اچھا وضو کے نیچے کا (یعنی نہ بہت لمکا نہ مبالغہ کا)۔ پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھنے لگے پھر میں بھی آیا یعنی وضو کر کے اور آپ کے بائیں بازو کی طرف کھڑا ہوا تو مجھ کو پکڑا اور داہنے طرف کھڑا کیا پھر آپ کی پوری نماز تیرہ رکعت ہوئی پھر سو گئے یہاں تک کہ خرائے لینے لگے اور ہم آپ کے سو جانے کو خرائے ہی سے بچا رہے تھے۔ پھر نماز کو نکلے اور نماز پڑھی اور اپنی نماز یا سجدہ میں کہتے تھے یا اللہ کر دے میرے دل میں نور اور میرے کان میں نور اور میری آنکھ میں نور اور میرے داہنے نور اور میرے بائیں نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور کر دے میرے لیے نور یا کہتے تھے مجھے نور کر دے۔

۱۷۹۵- سلمہ کہتے ہیں کہ میں کریم کو ملتا تو انہوں نے کہا کہ ابن عباس نے روایت کیا کہ میں اپنی خالہ میمونہ کے پاس تھا کہ نبی اکرم ﷺ آئے پھر آگے غندر کی حدیث جیسی روایت بیان کی اور کہا آپ نے فرمایا کہ "واجعلنی نوراً راوی کو اس میں کوئی شیعہ نہیں۔

۱۷۹۶- ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہی مضمون جو اوپر گزرایا بیان کیا مگر منہ اور ہتھیلیاں دھونے کا ذکر نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ پھر آپ مشک کے پاس آئے اور اس کا بندھن کھولا پھر دونوں وضوؤں کے درمیان کا وضو کیا پھر اپنی خواب گاہ پر آئے اور سوئے۔ پھر دوسری دفعہ کھڑے ہوئے اور مشک کے پاس آئے اور

۱۷۹۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَثُّ فِي نَيْتِ خَالَاتِي مَيْمُونَةَ فَبَقِيتُ كَيْفَ يُصَلِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ قَبَالَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِبَاقَهَا ثُمَّ سَبَّ فِي الْحَقْنَةِ أَوْ الْقَضْعَةِ فَأَكْبَهُ يَدِيهِ عَلَيْهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوَضُوءَيْنِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى حَنْبِهِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ فَأَخَذَنِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَكَأَمَلْتُ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكُنَّا نَعْرِفُهُ إِذَا نَامَ يَنْفَخُهُ ثُمَّ حَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى فَجَعَلَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ أَوْ فِي سُجُودِهِ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَأَقَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا أَوْ قَالَ وَاجْعَلْنِي نُورًا)).

۱۷۹۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلِمَةُ فَلَقِيتُ كُرَيْبًا فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ عِنْدَ خَالَاتِي مَيْمُونَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ بَيْتِلَ حَدِيثِ غَنْدَرٍ وَقَالَ ((وَاجْعَلْنِي نُورًا وَلَمْ يَشْكُ)).

۱۷۹۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَثُّ عِنْدَ خَالَاتِي مَيْمُونَةَ وَاقْصَصَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الْوُجْهِ وَالْكَفَّيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِبَاقَهَا فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا بَيْنَ الْوَضُوءَيْنِ ثُمَّ أَتَى رِيشَةَ قَنَامٍ ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً أُخْرَى فَأَتَى الْقِرْبَةَ

فَحَلَّ شَيْئًا فَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا هُوَ الْوُضُوءُ وَقَالَ
 ((أَعْظِمَ لِي نُورًا)) وَلَمْ يَذْكُرْ وَاجْعَلْنِي نُورًا.
 ۱۷۹۷- عَنْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ بَاتَ
 لَيْلَةً عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ إِلَى الْقُرْبَةِ فَسَكَبَ مِنْهَا قَنَوصًا وَلَمْ يَكُنْ مِنْ
 الْمَاءِ وَلَمْ يَفْصُرْ فِي الْوُضُوءِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ
 قَالَ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيَنْتَلِي تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً
 قَالَ سَلَمَةُ حَدَّثَنِيهَا كُرَيْبٌ فَحَقِيقْتُ مِنْهَا ثِنْتِي
 عَشْرَةَ وَتَسَبَّيْتُ مَا بَقِيَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي
 نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَمِنْ
 فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا
 وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُورًا وَمِنْ خَلْفِي
 نُورًا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا وَأَعْظِمَ لِي نُورًا))
 ۱۷۹۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ
 قَالَ رَقَدْتُ فِي بَيْتٍ مَبْمُوثَةٍ لَيْلَةً كَانَ النَّبِيُّ
 ﷺ عِنْدَهَا بَانِظَرٍ كَيْفَ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَ فَتَحَدَّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ وَسَاقَ
 الْحَدِيثَ وَفِيهِ ثُمَّ قَامَ قَنَوصًا وَاسْتَنْ.
 ۱۷۹۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ
 وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 وَاجْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ آيَاتٍ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ فَقَرَأَ
 هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى
 رَكَعَتَيْنِ قَاطِلًا فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

اس کا بندھن کھولا اور وضو کیا کیا کہ وہ وضو ہی تھا اور دعا میں یہ کہا
 یا اللہ بڑا کر دے میرا نور اور واجعلنی نوراً کا لفظ نہیں کہا۔
 ۱۷۹۷- کریب رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ ابن عباس رضی
 اللہ عنہما ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے اور
 کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور مشک کے پاس گئے
 اور اس کو جھکا اور اس سے وضو کیا اور پانی بہت نہیں بہایا اور وضو
 میں کچھ بھی نہیں کی اور حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی کہا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات انیس کلموں سے دعا
 کی۔ سلمہ نے کہا کہ مجھ سے کریب نے بیان کئے تھے مگر مجھے اس
 میں سے بارہ یاد رہے اور باقی بھول گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے کہا یا اللہ کر دے میرے دل میں نور اور میری زبان میں نور
 اور میرے کان میں نور اور میرے اوپر نور اور نیچے نور اور داہنے
 اور بائیں نور اور آگے اور پیچھے نور اور کر دے میری ذات میں
 نور اور بنادے مجھے نور۔
 ۱۷۹۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا
 کہ میں سویا (مسلمانوں کی ماں اور اپنی خالہ) میموتہ کے گھر جس
 رات میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تھے کہ میں
 آپ کی رات کی نماز دیکھوں۔ پھر تھوڑی دیر آپ نے اپنی بی بی
 سے باتیں کیں پھر سو رہے اور حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی
 ہے کہ پھر اٹھے اور وضو کیا اور مسواک کی۔
 ۱۷۹۹- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک رات رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پھر آپ جاگے مسواک کی اور
 وضو کیا اور وہ یہ آیتیں پڑھتے تھے ان فی خلقی السموات سے
 آخر سورت تک پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعت پڑھیں اور اس
 میں بہت لمبا قیام کیا اور رکوع بھی اور سجدہ بھی پھر سو رہے یہاں
 تک کہ خراٹے لینے لگے۔ غرض اسی طرح تین بار کیا اور چھ رکعت

پڑھیں ہر بار مسواک کرتے اور وضو کرتے اور ان آیتوں کو پڑھتے پھر تین رکعت وتر پڑھی اور مؤذن نے اذان دی۔ پھر آپ نماز کو نکلے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے اللھم سے آخر تک یا اللہ کر دے میرے دل میں نور اور میری زبان میں نور اور کر دے میرے کان میں نور اور میری آنکھ میں نور اور میرے پیچھے نور اور میرے آگے نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور یا اللہ دے مجھے نور۔

ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتَّى نَفَحَ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بَيْتَ رُكْعَاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ ثُمَّ أَوْفَرَ بِثَلَاثٍ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُورًا وَمِنْ أَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ قَوْفِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا اللَّهُمَّ أَغْنِنِي نُورًا))۔

۱۸۰۰- ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں اپنی خالہ میمونہ کے پاس رات رہا تو نبی اکرم ﷺ رات کو نفل پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو نبی اکرمؐ نے مشکیزے کے پاس قیام کیا۔ آپؐ نے وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ جب میں نے نبی اکرمؐ کو اس طرح کرتے دیکھا تو میں نے بھی کھڑے ہو کر مشکیزے سے وضو کیا اور نبی اکرمؐ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنی پشت کے پیچھے سے مجھے دائیں جانب کھڑا کر دیا۔ میں نے سوال کیا کہ کیا نبی اکرمؐ نے یہ کام نفل نماز میں کیا تھا تو ابن عباسؓ نے کہا ہاں۔

۱۸۰۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَدَأْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ عِنْدَ خَالَاتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مُتَوَضِّعًا مِنَ اللَّيْلِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْقُرْبَةِ فَتَوَضَّأَ فَقَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ لَمَّا رَأَيْتُهُ صَنَعَ ذَلِكَ فَتَوَضَّأْتُ مِنَ الْقُرْبَةِ ثُمَّ قُمْتُ إِلَى شِقْبَةِ الْأَيْسَرِ فَاحْذَ بِيَدِي مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ يُعَلِّقُنِي كَذَلِكَ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ إِلَى الشَّقِ الْأَيْمَنِ قُلْتُ أَيُّي التَّطَوُّعِ كَانَ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ۔

۱۸۰۱- ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ عباسؓ نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تو آپؐ میری خالہ میمونہ کے گھر تھے میں نے وہ رات ان کے ساتھ گزاری آپؐ رات کو نماز پڑھنے لگے میں آپؐ کی بائیں جانب کھڑا ہوا تو آپؐ نے مجھے اپنے پیچھے سے پکڑ کر اپنے دائیں طرف کر دیا۔

۱۸۰۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي الْعَبَّاسُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِ خَالَاتِي مَيْمُونَةَ فَبَدَأَ مَعَهُ ثَلَاثَ اللَّيْلَةِ فَقَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَتَنَاولَنِي مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهِ فَجَعَلَنِي عَلَى يَمِينِهِ۔

۱۸۰۲- ابن عباسؓ سے مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

۱۸۰۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَدَأْتُ عِنْدَ خَالَاتِي مَيْمُونَةَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَبَسَ بِنِ سَعْدٍ۔

۱۸۰۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے تھے۔

۱۸۰۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً۔

میں لوگ اختلاف کرتے ہیں اپنے حکم سے بیٹھ کر تو ہی جیسے چاہے سیدھی راہ بتاتا ہے۔

۱۸۱۲- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ جب نماز میں کھڑے ہوتے انہی وجہت سے انوب الیک تک پڑھتے یعنی میں نے اپنا منہ اسکی طرف کیا جس نے آسمان و زمین بنایا ایک طرف کا ہو کر اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں اور مسلمانوں میں سے ہوں یا اللہ تو بادشاہ ہے کوئی معبود نہیں مگر تو میرا پالنے والا ہے اور میں تیرا غلام ہوں میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کیا سو میرے سب گناہوں کو بخش دے۔ اس لیے کہ گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا مگر تو اور سکھادے مجھ کو اچھی عادتیں کہ نہیں سکھاتا ان کو مگر تو اور دور رکھ مجھ سے بری عادتیں نہیں دور رکھ سکتا ان کو مگر تو۔ میں تیری خدمت کے لیے حاضر ہوں اور تیرا فرمانبردار ہوں اور ساری خوبی تیرے ہاتھوں میں ہے اور شر سے تیری طرف نزدیکی حاصل نہیں ہو سکتی (یا شر اکیلا تیری طرف منسوب نہیں ہوتا مثلاً خالق القردة و الخنازیر نہیں کہا جاتا۔ یا رب البشر نہیں کہا جاتا یا شر تیری طرف نہیں چڑھتا جیسے کلمہ طیب اور عمل صالح چڑھتے ہیں یا کوئی مخلوق تیرے واسطے شر نہیں اگرچہ ہمارے لئے شر ہو کیونکہ ہم بشر ہیں اسلئے کہ ہر چیز کو تو نے حکمت کے ساتھ بنایا ہے) میری توفیق تیری طرف سے ہے اور میری التجا تیری طرف ہے تو بڑی برکت والا ہے اور بلند ذات والا ہے۔ میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیری طرف جھکتا ہوں اور جب رکوع کرتے تو اللهم سے وعصی تک پڑھتے یعنی یا اللہ میں تیرے لیے جھکتا ہوں اور تجھ پر یقین رکھتا ہوں اور تیرا فرمانبردار ہوں۔ جھک گئے تیرے لیے میرے کان اور میری آنکھیں اور میرا مغز اور میری ہڈیاں اور میرے پٹھے اور جب سر اٹھاتے تو اللهم سے من شئی بعد تک پڑھتے یعنی یا اللہ اے ہمارے

اٰهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ يٰ اَذِيْكَ اِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ۔۔

۱۸۱۲- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ قَالَ اِنِّیْ ((وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحِیَّاتِیْ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذَلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِیْ فَاعْفُ عَنِّیْ ذُنُوبِیْ جَمِیْعًا اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاَهْدِنِیْ اِلَاحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاَصْرِفْ عَنِّیْ سِتْنَهَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سِتْنَهَا اِلَّا اَنْتَ لَیْسَ لَکَ سَعْدٌ وَاَلْخَبْرُ کُلُّهُ فِیْ یَدِیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِیْلَکَ اَنَا بِکَ وَارْتَلِکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالٰی اَسْتَغْفِرُکَ وَاتُوْبُ اِیْلَکَ وَاِذَا رَضِعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَکَ رَكَعْتُ وَبَلَکَ اَمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعْتُ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمَخِیْ وَعَظْمِیْ وَاعْصِیْ وَاِذَا رَفَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ رِنَّا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَیْنَهُمَا وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ)) وَاِذَا سَجَدَ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبَلَکَ اَمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ

پروردگار حمد تیرے ہی لیے ہے آسمانوں بھر اور زمین بھر اور ان کے درمیان بھر اور اس کے بعد جتنا تو چاہے اس بھر اور جب سجدہ کرتے تو اللہم سے خالقین تک کہتے یعنی اے اللہ میں نے تیرے لیے بنی سجدہ کیا اور تجھ پر یقین لایا اور میں تیرا فرمانبردار ہوں میرے منہ نے اس کے لئے سجدہ کیا جس نے اسے بنایا ہے اور تصویر کھینچی ہے اور اس کے کان اور آنکھوں کو چیرا بڑی برکت والا ہے سب بنانے والوں سے اچھا۔ پھر آخر میں تشہد اور سلام کے بیچ میں کہتے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ بخش مجھ کو جو میں نے آگے کیا اور جو میں نے پیچھے کیا اور جو چھپایا اور جو ظاہر کیا اور جو حد سے زیادہ کیا اور جو تو جانتا ہے مجھ سے بڑھ کر تو سب سے پہلے تھا اور سب کے بعد رہے گا تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

۱۸۱۳- اعراب نے اسی سند سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اللہ اکبر کہتے اور وجہت وجہی پڑھتے اور انا اول المسلمین کہتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے یعنی اللہ نے سن لیا جس نے اس کی تعریف کی اے ہمارے رب اور سب تعریف تیرے ہی لیے ہے اور کہا وصورہ فاحسن صورہ اور کہا جب سلام کہتے اللہم اغفر لی ما قد مت آخر حدیث تک اور تشہد اور سلام کے درمیان کا ذکر نہیں کیا۔

باب: تہجد میں لمبی قرأت کا مستحب ہونا

وَسَقُّ سَمْعُهُ وَبَصَرُهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ((ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرٍ مَا يَقُولُ بَيْنَ الشَّهَادَةِ وَالنَّسِيمِ)) ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَغْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ))۔

۱۸۱۳- عَنِ الْأَعْرَجِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَثَّرَ ثُمَّ قَالَ ((وَجْهَتْ وَجْهِي)) وَقَالَ ((وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ)) وَقَالَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) وَقَالَ ((وَصُورَةٌ فَأَحْسَنَ صُورَةٍ)) وَقَالَ وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ)) إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَقُلْ بَيْنَ الشَّهَادَةِ وَالنَّسِيمِ۔

بابُ اسْتِحْبَابِ تَطْوِيلِ الْقِرَاءَةِ فِي

صَلَاةِ اللَّيْلِ

۱۸۱۴- حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقْرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْبَيِّنَةِ ثُمَّ مَضَى فَقُلْتُ يُصَلِّيْ بَهَا فِي رُكْعَةٍ فَمَضَى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النَّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ

۱۸۱۴- حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقْرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْبَيِّنَةِ ثُمَّ مَضَى فَقُلْتُ يُصَلِّيْ بَهَا فِي رُكْعَةٍ فَمَضَى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النَّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ

پھر میں نے خیال کیا کہ آپ پوری سورت پر رکوع کریں گے۔ پھر آپ نے سورہ نساء شروع کر دی اور اس کو بھی تمام پڑھا پھر آپ نے سورہ آل عمران شروع کر دی اور آپ ہنصر ٹھہر کر پڑھتے تھے اور جب گزرتے تھے ایسی آیت پر جس میں تسبیح ہوتی آپ سبحان اللہ کہتے اور جب سوال کی آیت پر گزرتے سوال کرتے اور جب تَعَوُّذ کی آیت پر گزرتے پناہ مانگتے۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور کہتے سبحان ربی العظیم یعنی پاک ہے میرا پروردگار بڑائی والا اور آپ کا رکوع بھی قیام کے برابر برابر تھا۔ پھر کہا سبحان اللہ جس نے اس کی تعریف کی پھر دیر تک کھڑے رہے رکوع کے قریب پھر سجدہ کیا۔ پھر کہا میلا رب پاک ہے بلند ذات والا اور آپ کا سجدہ بھی قیام کے قریب تھا اور جریر کی روایت میں یہ بات زیادہ ہے کہ آپ نے کہا سبحان اللہ جس نے اس کی تعریف کی اسے ہمارے رب تعریف تیرے ہی لیے ہے۔

۱۸۱۵- ابو داؤد نے کہا کہ عبد اللہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے قرأت یہاں تک لمبی کی کہ میں نے ایک بری بات کا ارادہ کیا۔ کسی نے پوچھا کہ تم نے کیا ارادہ کیا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے چاہا بیٹھ رہوں اور آپ کو چھوڑ دوں۔ ۱۸۱۶- عیسیٰ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

باب: تہجد کی ترغیب اگرچہ تھوڑا ہی ہو

۱۸۱۷- عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص کا ذکر کیا گیا کہ وہ صبح تک سوتا ہے (یعنی تہجد کو نہیں اٹھتا) آپ نے فرمایا اس کے ایک کان میں یادوں کا نور میں شیطان پیشاب کر جاتا ہے۔

عِمْرَانُ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مَرَّةً بَارِيَةً فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ ((رَبِّيَ الْأَعْلَى)) فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ قَالَ وَفِي حَاضِرَةِ جَرِيرٍ مِنَ الزِّيَادَةِ فَقَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ))

۱۸۱۵- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالَ حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ قَالَ قِيلَ وَمَا هَمَمْتَ بِهِ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدْعُوهُ. ۱۸۱۶- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

بَابُ الْحَثِّ عَلَى صَلَاةِ

الَّيْلِ وَإِنْ قَلَّتْ

۱۸۱۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ((ذَلِكَ رَجُلٌ بَالِ الشَّيْطَانِ فِي أَذُنِهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنِهِ))

(۱۸۱۷) ☆ یا تو یہ استعارہ ہے یعنی وہ شیطان کا فرمانبردار ہے یا شیطان نے اس کو خراب کر رکھا ہے یا دلیل و حقیر کر رہا ہے یا حقیقت ہے جس سے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبر دی ہے۔

۱۸۱۸- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَقَاطِمَةً فَقَالَ ((أَلَا تَصَلُّونَ)) فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَنْفَسْنَا بَيْنَ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَنْعِنَّا بَعَثَنَا فَأَنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ لَهُ ذَلِكَ ثُمَّ سَبَعْنَاهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُولُ ((وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا))

۱۸۱۸- حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ رات کو فاطمہؑ کو دیکھنے کے لیے پوئی تشریف لے گئے اور فرمایا تم لوگ نماز نہیں پڑھتے (یعنی تہجد)؟ تو میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہماری جائیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب چاہتا ہے ہمیں چھوڑتا ہے۔ جب میں نے یہ کہا تو رسول اللہ ﷺ لوٹ گئے اور میں نے سنا کہ آپؐ فرماتے تھے اور اپنی ران پر ہاتھ مارتے تھے (یہ عرب کا قاعدہ ہے افسوس کے وقت) اور فرماتے تھے کہ انسان سب چیزوں سے زیادہ جھگڑالو ہے۔

۱۸۱۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُنْبَغُ بِوِ النَّبِيِّ ﷺ ((يَغْفِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ ثَلَاثَ عَقَدٍ إِذَا نَامَ بِكُلِّ عَقْدَةٍ يَضْرِبُ عَلَيْكَ لَيْلًا طَوِيلًا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْخَلَتْ عَنْهُ عَقْدَةٌ وَإِذَا تَوَضَّأَ انْخَلَتْ عَنْهُ عَقْدَتَانِ فَإِذَا صَلَّى انْخَلَتْ الْغَفْدُ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانًا))

۱۸۱۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس خبر کو رسول اللہ ﷺ تک پہنچاتے تھے اور آپؐ نے فرمایا کہ شیطان ہر ایک کی گردن پر تین گرہیں لگاتا ہے جب وہ سو جاتا ہے ہر گرہ پر چھوٹک دیتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے پھر جب کوئی جاگا اور اس نے اللہ کو یاد کیا ایک گرہ کھل گئی اور جب وضو کیا تو دو گرہیں کھل گئیں اور جب نماز پڑھی تو سب گرہیں کھل گئیں۔ پھر وہ صبح کو ہشاش بشاش خوش مزاج اٹھتا ہے اور نہیں تو گنبد دل ست۔

وَجَوَّازَهَا فِي الْمَسْجِدِ

باب: نفل نماز کا گھر میں مستحب ہونا

۱۸۲۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۱۸۲۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ

(۱۸۱۸) ☆ آپ کو ان کا یہ جواب پسند نہیں آیا اس جگہ پر اپنے قصور کا اقرار اور عذر درکار تھا۔ اسی لیے آپ نے یہ آیت پڑھی۔ اس حدیث سے تہجد کی ترغیب ثابت ہوئی اور آدمی کا اپنے رفیقوں کو حکم کرنا اور اپنے لوگوں کے لیے امام کی خبر گیری اور مصالحہ دین و دنیا میں رعایت کرنا اور معلوم ہوا کہ جب کوئی صبح کی نصیحت قبول نہ کرے تو اس پر عتاب نہ کرے اور نکارہ کرے مگر یہ کہ عتاب میں کوئی اور مصلحت دیکھے۔

(۱۸۱۹) ☆ تہجد گزار اگر خوش مزاج پاك طبعیت صاف طبعیت نیک چالاک ہوتے ہیں گھر یا مسجد میں ایک عمدہ ریاضت ہے کہ بدن کو پھر جلا کرتی ہے اور اس حدیث میں کئی فائدے ہیں اول جاگتے وقت یاد الہی کرنا۔ چنانچہ بہت سی دعائیں احادیث میں وارد ہوئی ہیں اور امام نوویؒ نے کتاب الاذکار میں جمع کیں ہیں۔ دوسرے جاگتے وقت وضو کرنا اور نماز پڑھنا اگرچہ قلیل ہی ہو۔ تیسرے معلوم ہوا کہ انسان پر شیطان کا تسلط ہو جاتا ہے۔ چوتھے معلوم ہوا کہ شیطان کا دفعیہ ذکر الہی وضو اور نماز ہے۔

(۱۸۲۰) ☆ جیسے قبرستان نماز سے خالی ہوتے ہیں یا مردے قبروں میں پڑے ہوتے ہیں ایسا گھروں کو نماز سے خالی مت کرو اور لے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اجْعَلُوا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِي يَوْمِكُمْ وَلَا تَجْعَلُوهَا قُبُورًا))۔

۱۸۲۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((صَلُّوا فِي يَوْمِكُمْ وَلَا تَجْعَلُوهَا قُبُورًا))۔

۱۸۲۲- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ تَبِيْعَهُ نَصِيْبًا مِنْ صَلَاتِهِ فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا))۔

۱۸۲۳- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَثَلُ التَّيْتِ الَّذِي يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهِ وَالتَّيْتِ الَّذِي لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالتَّيْتِ))۔

۱۸۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَجْعَلُوا يَوْمَكُمْ مَقَابِرَ ابْنِ الشَّيْطَانِ يَنْفِرُ مِنَ التَّيْتِ الَّذِي تَقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ))۔

۱۸۲۵- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَحْتَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَجْرَةً بَخَصَفَ أَوْ حَصِيرٍ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَلِّي فِيهَا قَالَ فَتَنَعَ إِلَيْهِ رَجُلَانِ وَحَامَاوُا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ قَالَ ثُمَّ حَامَاوُا لَيْلَةً فَحَضَرُوا وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْهُمْ قَالَ قَلَمَ يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَضَرُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُغَضِّبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا زَالَ بِكُمْ صَيِّعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيَكْتَسِبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي يَوْمِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةٍ

وسلم نے فرمایا کہ اپنی کچھ نمازیں گھر میں ادا کیا کرو اور گھر کو قبرستان مت بناد۔

۱۸۲۱- ابن عمرؓ کی روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ اپنے گھروں میں نمازیں پڑھو اور ان کو قبریں نہ بناد۔

۱۸۲۲- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز پڑھے تو تھوڑی سی اپنے گھر کے لیے اٹھا رکھے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس کی نماز سے اس کے گھر میں بہتری کرے گا۔

۱۸۲۳- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس گھر میں اللہ کی یاد ہوتی ہے اور جس گھر میں نہیں ہوتی وہ مثل زندہ اور مردہ کے ہے۔

۱۸۲۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناد اس لیے کہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

۱۸۲۵- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے پتوں وغیرہ کا یا پورے کا ایک حجرہ بنایا اور نکلے رسول اللہ ﷺ اور اس میں نماز پڑھنے لگے۔ پھر آپؐ کے پیچھے بہت لوگ اقتدا کرنے لگے پھر آپؐ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔ پھر ایک رات سب لوگ آئے اور آپؐ نے دیر کی اور ان کی طرف نہ نکلے اور لوگوں نے آپؐ کی طرف آوازیں بلند کیں اور دروازہ پر کنگریاں ماریں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف غصہ سے نکلے اور ان سے فرمایا کہ تمہاری یہ حالت ایسی ہی رہتی تو مجھے گمان ہو گیا تھا کہ یہ نماز بھی تم پر فرض نہ ہو جائے۔ تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو اس لیے کہ سوائے فرض کے آدمی کی بہتر نماز وہی ہے۔

لہٰذا اس سے مراد نفل نماز ہے اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ کبھی کبھی فرض بھی گھر میں پڑھا کر دے کہ عورتیں تمہاری اقتدا کریں یا اطفال و مریض وغیرہ تاکہ گھر میں برکت ہو۔

الْمَرْءُ فِي نِيَّتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ))

۱۸۲۶- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهَا لَيْلِي حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَلَذَّكَرُوا نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ ((وَلَوْ كُيِّبَ عَلَيْكُمْ مَا قُضِيَ بِهِ))

بَابُ فَضِيلَةِ الْعَمَلِ الدَّائِمِ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَغَيْرِهِ

۱۸۲۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيرٌ وَكَانَ يُحَجِّرُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهِ فَيَجْعَلُ النَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ وَيَسْتَفِطُونَ بِالنَّهَارِ فَقَالُوا ذَاتَ لَيْلٍ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالُ إِلَيَّ اللَّهُ مَا ذُوومَ عَلَيْهِ وَإِنْ قُلَّ)) وَكَانَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَمِلُوا عَمَلًا أَتَوْهُ.

۱۸۲۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَبَّلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ قَالَ ((أَذْوَمُهُ وَإِنْ قُلَّ))

۱۸۲۹- عَنْ عُلْفَمَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَلْ كَانَ يَخْصُرُ شَيْئًا مِنْ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِئِمَةً وَأَيْكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَطِيعُ

۱۸۳۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

جو گھر میں ہو (کہ ریاست دور رہے)۔

۱۸۲۶- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے سے مسجد میں ایک حجرہ بنایا اور نبی ﷺ نے اس میں کئی رات نماز پڑھی یہاں تک کہ لوگ جمع ہوئے اور ذکر کی حدیث سابق کے مانند اور اس میں یہ زیادہ کیا کہ اگر فرض ہو جاتی تم پر یہ نماز تو تم اس کو ادا کر سکتے۔

باب: بیشکی والے عمل کی فضیلت

۱۸۲۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک بوریا تھا کہ آپ اس کو گھیر لیا کرتے تھے رات کو اور اس میں نماز پڑھا کرتے تھے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے اور دن کو اس کو بچھا لیتے تھے۔ پھر لوگوں نے ایک رات ہجوم کیا۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! اتنا عمل کرو جتنے کی تم کو سہار ہو اس لیے کہ اللہ ثواب دینے سے نہیں تھکتا۔ تم عمل سے تھک جاؤ گے اور اللہ کے آگے بہت محبوب عمل وہ ہے جس کو ہمیشہ کیا کریں اگرچہ تھوڑا ہو اور آل محمد کا یہی قاعدہ تھا کہ جب کوئی کام کریں اس کو ہمیشہ کیا کریں۔

۱۸۲۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔

۱۸۲۹- علقمہ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا کیا حال تھا آیا کسی دن کو کسی عبادت کے لیے خاص فرماتے تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں ان کی عبادت ہمیشہ تھی اور تم میں سے کون آپ کی عبادت کر سکتا ہے جو وہ کرتے تھے۔

۱۸۳۰- ام المؤمنین حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَيَّ اللَّهُ تَعَالَى أَذُوْمَهَا وَإِنْ قُلَّ)) قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا عَبَلَتْ الْعَمَلَ لَزِمَتْهُ .

بَابُ أَمْرِ مَنْ نَعَسَ فِي صَلَاتِهِ أَوْ اسْتَعْجَمَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ أَوْ الذِّكْرُ بَأَن يَرْتُدَّ أَوْ يَقْعَدَ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ

۱۸۳۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا لِرَبِّبٍ تَصَلِّي فَإِذَا كَسَبَتْ أَوْ فَتَرَتْ ائْتَسَكَتَ بِهِ فَقَالَ ((خُلُوه لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَةً فَإِذَا كَسِبَ أَوْ فَتَرَ قَعَدَ)) وَفِي حَدِيثٍ رُحْبٍ ((فَلْيَقْعُدْ)) .

۱۸۳۲- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ .

۱۸۳۳- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْحَوْلَاءَ بِنْتُ تُوَيْسَ بِنِ حَبِيبٍ بِنِ أَسَدٍ بِنِ عَبْدِ الْعَزْزِ مَرَّتْ بِهَا وَعِنْدَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ هَذِهِ الْحَوْلَاءُ بِنْتُ تُوَيْسَ وَزَعَمُوا أَنَّهَا لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ ((خُلُوه مِنَ الْعَمَلِ مَا تَطِيقُونَ قَوْلَ اللَّهِ لَا يَسَامُ اللَّهُ حَتَّى تَسَامُوا)) .

۱۸۳۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے فرمایا کہ اللہ کے آگے سب سے پیارا عمل وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔ روئی نے کہا اور حضرت عائشہ کی عادت تھی کہ جب کوئی عبادت کرتیں اس کو ہمیشہ لازم کر لیتیں۔

باب: اونگھ کے وقت نماز پوری کر کے سو جانے کی اجازت

۱۸۳۱- انس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ مسجد میں آئے اور ایک رسی دو ستونوں کے درمیان لٹکی ہوئی دیکھی۔ کہا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ زینب کی رسی ہے اور وہ نماز پڑھتی رہتی ہیں پھر جب سوت ہو جاتی ہیں یا تھک جاتی ہیں اس کو پکڑ لیتی ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو کھول ڈالو چاہیے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی خوشی کے موافق نماز پڑھے۔ پھر جب سوت ہو جائے یا تھک جائے تو بیٹھ رہے اور زہیر کی روایت میں یہ ہے کہ چاہیے کہ بیٹھ رہے۔ (۱) ۱۸۳۲- انس اسی طرح کی حدیث بیان کرتے ہیں۔

۱۸۳۳- عروہ کو ام المومنین زوجہ حبیبہ خدا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ حولاء بنت تویس ان کے پاس سے گزری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے نزدیک تشریف رکھتے تھے تو میں نے حضرت سے عرض کی کہ یہ حولاء بنت تویس ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ رات بھر سوئی نہیں رات کو۔ پھر فرمایا اختیار کرو عمل جس قدر کہ تمہیں طاقت ہو اور قسم ہے اللہ کی تم تھک جاؤ گے اور اللہ نہیں تجھکے گا۔

۱۸۳۴- حضرت عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی آپ

(۱) مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور بیان کی ہم سے یہ روایت شہاب بن فروخ نے ان سے عبد الوارث نے ان سے عبد العزیز نے ان سے انہوں نے نبی سے۔

نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے کہا یہ ایسی عورت ہے جو سوتی نہیں اور نماز پڑھتی رہتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ عمل اتار کر وچنی تم کو طاقت ہو۔ قسم ہے اللہ کی کہ اللہ ثواب دینے سے نہیں تھکے گا اور تم تھک جاؤ گے اور حضرت کو دین کی عبادتوں میں سے وہی پسند تھی جو ہمیشہ ہو اور ابواسامہ کی روایت میں ہے کہ بنی اسد کے قبیلہ کی ایک عورت ہے۔

باب: اونگھ کے وقت نماز پوری کر کے سو جانے کی اجازت

۱۸۳۵- حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ایک کو تم میں سے اونگھ آجائے نماز میں تو چاہیے کہ سو رہے یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہے۔ اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی اونگھنے لگتا ہے تو ٹھکان ہے کہ وہ مغفرت مانگنے کا ارادہ کرے اور اپنی جان کو گالیاں دینے لگے۔

۱۸۳۶- امام بن مسعود نے کہا کہ یہ وہ حدیثیں ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کارات کو نماز پڑھتا ہو اور اس کی زبان قرآن میں اٹکنے لگے (نیند کے غلبہ سے) نہ جانتا ہو کہ کیا کہتا ہے تو چاہیے کہ لیٹ رہے۔

وَعَنْدِي امْرَأَةٌ فَقَالَ ((مَنِ هَذِهِ)) قُلْتُ امْرَأَةً لَا تَنَامُ تُصَلِّي قَالَ ((عَلَيْكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمْلُكُوا)) وَكَانَ أَحَبَّ إِلَيْنِ إِلَيْهِ مَا دَوَّامٌ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ وَفِي حَدِيثٍ أُخْرٍ أَسَانَةُ أَنَّهَا امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ.

بَابُ أَمْرٍ مَنْ قَعَسَ فِي صَلَاتِهِ أَوْ اسْتَعْجَمَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ أَوْ الذِّكْرُ بَانَ تَرَقَّدَ أَوْ يَقْعُدُ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ

۱۸۳۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَتَرَقَّدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَفْهِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ)).

۱۸۳۶- عَنْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ بَيْنَهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ أَوْ عَلَى لِسَانِهِ يَذْهَبُ مَا يَقُولُ فَلْيَصْطَلِحْ)).



کتاب فضائل القرآن فضائل قرآن کا بیان

باب: قرآن کی نگہبانی کرنے کا حکم

۱۸۳۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کا قرآن پڑھنا مسجد میں سنتے تھے تب آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحمت کرنے مجھے اس نے فلاں آیت یاد دلا دی جس کو میں فلاں سورۃ سے چھوڑ دیتا تھا۔

۱۸۳۸- حضرت عائشہ نے فرمایا نبی ایک شخص کا قرآن پڑھنا مسجد میں سنتے تھے تب آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحمت کرے مجھے اس نے ایک آیت یاد دلا دی جو میں بھلا دیا گیا تھا۔

۱۸۳۹- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن یاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے اس اونٹ کی جس کا ایک پیر بندھا ہو کہ اگر اس کے مالک نے اس کا خیال رکھا تو رہا اور اگر چھوڑ دیا تو چل دیا۔

۱۸۴۰- عبد اللہ بن عمرؓ سے شمس حدیث مالک کے روایت کیا اور اس میں موسیٰ بن عقبہ کی روایت سے یہ زیادہ کیا ہے کہ قرآن یاد کرنے والا جب اٹھ کر رات کو اور دن کو پڑھتا رہتا ہے اور اگر نہ پڑھتا رہتا تو بھول گیا۔

۱۸۴۱- عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہت برا ہے ان میں کا وہ جو یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں کہتا چاہیے کہ بھلا دیا گیا اور قرآن کا خیال اور یادداشت رکھو

باب الأمر بتعهد القرآن

۱۸۳۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ ((يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا)) آيَةً كُنْتُ أَسْقِطُهَا مِنْ سُورَةٍ كَذَا وَكَذَا ((.

۱۸۳۸- عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْمِعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ ((رَحِمَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي آيَةً كُنْتُ أَنْسِيهَا)).

۱۸۳۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمُعْقَلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ)).

۱۸۴۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ((وَإِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَأَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ وَإِذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَ)).

۱۸۴۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بِنَسْمَا بِالْحَاجِمِ يَقُولُ نَسِيتُ آيَةً كُنْتُ وَكُنْتُ بَلْ هُوَ نَسِيٌّ

(۱۸۴۱) اکثر اونٹ کے آگے کا پیر یعنی زانو باندھتے ہیں اور وہ تین پیر سے بھی چل سکتا ہے اسی کو عقل کہتے ہیں اور بھول گیا کہ کہنے کو آپ نے نکر دیا اس میں کہنے والے کی بے پرواہی اور غفلت لگتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا فراموشی کے واسطے فرماتا ہے اَتَكَلَّمُ اَيْسًا

۱۸۴۷- ابوہریرہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس طرح کسی چیز کو نہیں سنتا جس طرح کہ اس نبی سے خوش آواز سنتا ہے جو قرآن پڑھے۔^(۱)

۱۸۴۸- ابن الحدادیؒ اسی مفہوم کی حدیث روایت کرتے ہیں۔ لیکن اس میں صحیح کالفظ نہیں ہے۔

۱۸۴۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نبی کے خواجائی سے بلند آواز سے قرآن پڑھنے سے زیادہ کسی چیز پر ابراز نہیں دیتے۔

۱۸۵۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۸۵۱- بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عبد اللہ بن قیس یا فرمایا اشعری رضی اللہ عنہ کو ایک آواز دی گئی ہے آل داؤد کی آوازوں میں سے۔

۱۸۵۲- ابو موسیٰ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو موسیٰ سے فرمایا اگر تم مجھے دیکھتے جب میں کل رات تمہاری قرأت سن رہا تھا تو بہت خوش ہوتے۔ بیشک تم کو ایک آواز دی گئی ہے آل داؤد کی آوازوں میں سے۔

۱۸۵۳- عبد اللہ بن مغفل کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال مکہ فتح ہوا اپنی راہ میں سورہ فتح پڑھی (یعنی انا فتحنا)

۱۸۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا أَدْنَى اللَّهِ لِنَبِيِّهِ ((مَا أَدْنَى اللَّهِ لِنَبِيِّهِ حَسَنَ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ)) .

۱۸۴۸- عَنْ ابْنِ الْهَادِي بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً وَقَالَ بِإِذْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَلَّمَ يَقُولُ سَمِعَ .

۱۸۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا أَدْنَى اللَّهِ لِنَبِيِّهِ كَأَذَنِي نَبِيِّي يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ)) .

۱۸۵۰- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ أَيُّوبَ قَالَ فِي رِوَايَتِهِ ((كَأَذَنِي)) .

۱۸۵۱- عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَوْ الشَّاعِرِي أُعْطِيَ مِزْمَارًا مِنْ مِزْمِيرِ آلِ دَاوُدَ)) .

۱۸۵۲- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَسْمَعُ لِقِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ لَقَدْ أُوتِيتُ مِزْمَارًا مِنْ مِزْمِيرِ آلِ دَاوُدَ)) .

۱۸۵۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ الْمَزْنِي يَقُولُ قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ وَسَلَّمَ غَامَ الْفَتْحِ فِي

(۱) ☆ مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے یحییٰ بن ایوب اور تھیبہ بن سعید نے اور ابن حجر نے سب نے کہا کہ روایت کی ہم سے اسطیقل نے ان سے محمد بن عمرو نے ان سے ابی سلمہ نے ان سے ابوہریرہؓ نے انھوں نے نبیؐ سے یحییٰ بن کثیر کی روایت کے مثل مگر یحییٰ نے اپنی روایت میں گناہ کیا۔

(۱۸۵۳) ☆ ترجیح کہتے ہیں آواز کے لرزے اور کانٹے کو کہ وہ نہایت لطف دیتی ہے اور خوش آوازی کا قرآن میں ہونا دل پر اس کے زیادہ اثر کرنے کا باعث ہے۔ اسی لیے مستحب ہے کہ نہایت خوش آوازی سے اور اگر بن کر گویوں اور عشاق شہساز کی آواز سے پڑھتا ہے اولیٰ ہے۔

اپنی سواری پر آواز دوہراتے گئے اپنی قرأت میں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ مجھے گھبرائیں گے تو میں آپ کی قرأت تم کو سناتا۔

۱۸۵۳- عبد اللہ بن مغفلؓ نے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن اپنی اونٹنی پر آپ سورۃ فتح پڑھتے تھے اور ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے پڑھا اور آواز کو دہرایا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر لوگ نہ ہوتے تو میں بھی ویسی ہی قرأت شروع کرتا جیسے ابن مغفل نے نبیؐ سے ذکر کیا۔

۱۸۵۵- اس سند سے بھی چند الفاظ کے اختلاف کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث نقل کی گئی ہے۔

مُسَبِّرٌ لَّهُ سُوْرَةُ الْفَتْحِ عَلٰی رَاجِلَيْهِ فَرَجَعَ فِي قِرَائَتِهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْلَا اَنِّي اَخَافُ اَنْ يَجْتَمِعَ عَلَيَّ النَّاسُ لَحَكَيْتُ لَكُمْ قِرَاءَتَهُ

۱۸۵۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ قَالَ قَرَأَ ابْنُ مُغْفَلٍ وَرَجَعَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْلَا النَّاسُ لَأَخَذْتُ لَكُمْ بِذَلِكَ الَّذِي ذَكَرَهُ ابْنُ مُغْفَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۸۵۵- شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْخَارِثِ قَالَ عَلٰی رَاجِلَيْهِ سَبِيرٌ وَهُوَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ

باب: قرأت قرآن کی برکت سے تسکین کا اثر

۱۸۵۶- برائہؓ نے کہا ایک شخص سورۃ کہف پڑھتا تھا اور اس کے پاس ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا دو لمبی رسیوں میں۔ سو اس پر ایک بدلی آنے لگی اور وہ گھومنے لگی اور قریب آنے لگی اور اس کا گھوڑا اس کو دیکھ کر بھاگنے لگا پھر جب صبح ہوئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا یہ تسکین ہے کہ اترتی ہے قرآن کی برکت سے۔

۱۸۵۷- برائہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے سورۃ کہف پڑھی اور گھر میں ایک جانور بندھا تھا سو وہ بھاگنے لگا جب اس نے نظر کی تو دیکھا ایک بدلی ہے کہ اس نے اسکو حاکم لیا ہے۔ پھر اس نے اس کا ذکر نبیؐ سے کیا تو آپ نے فرمایا اسے فلاں پڑھے جا اس لیے کہ تسکین ہے کہ اترتی ہے قرآن کی برکت سے۔

باب نزول السکينة لقراءة القرآن

۱۸۵۶- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَرْبُوطٌ بِسَطْرَيْنِ فَتَغَشَّاهُ سَحَابَةٌ فَحَمَلَتْ تَدْوُوْا وَتَذَنُّوْا وَحَمَلَتْ فَرَسَهُ يَنْفِرُ مِنْهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((بَلَكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ))

۱۸۵۷- عَنْ الْبَرَاءِ يَقُوْلُ قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ دَابَّةٌ فَحَمَلَتْ تَتَفَرَّقُ فَظَفَرُ فَإِذَا صَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ قَدْ غَشِيَتْهُ قَالَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((اقْرَأْ فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ عِنْدَ الْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ))

(۱۸۵۲) ☆ سکینہ کے کئی معنی ہیں۔ بخاری اور عمدہ اس میں یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ایک شے ہے کہ اس میں اطمینان اور رحمت ہے اور اس کے ساتھ فرشتے ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امت میں کا ایک آدھ آدمی فرشتوں کو دیکھ سکتا ہے اور فضیلت قرأت کی اور سبب نزول رحمت ہونا اس کا اور حضور ملائکہ کا وقت قرأت کے ثابت ہوا۔

۱۸۵۸- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
يَقُولُ فَذَكَرْنَا نَحْوَهُ غَيْرَ أَهْمًا قَالَا تَنَزَّلُ.

۱۸۵۹- عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حَضْرَةَ بْنِ مَسْمُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ فِي مَرْثِيَةِ إِدَّ جَاءَتْ قَرَسُهُ قَرَأَتْ ثُمَّ جَاءَتْ أُخْرَى قَرَأَتْ ثُمَّ جَاءَتْ أُخْرَى قَالَا أُسَيْدُ فَحَضْرَةُ قَالَ أَن تَطَّاهُ يَحْيَى فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَإِذَا بِمِثْلِ الظِّلَّةِ فَوَقَّ رَأْسِي فِيهَا أَمْنًا السُّرُجُ عَرَجَتْ فِي الْحَوْ حَتَّى مَا أَرَاهَا قَالَ فَقَدْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَنْمُو أَنَا الْبَارِحَةَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ أَقْرَأُ فِي مَرْثِيَةِ إِدَّ جَاءَتْ مَرْثِيَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ ابْنُ حَضْرَةَ قَالَ فَقَرَأَتْ ثُمَّ جَاءَتْ أُخْرَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَقْرَأَ ابْنُ حَضْرَةَ)) قَالَ فَقَرَأَتْ ثُمَّ جَاءَتْ أُخْرَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَقْرَأَ ابْنُ حَضْرَةَ)) قَالَ فَانْصَرَفْتُ وَكَانَ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا بَحِيثٌ أَن تَطَّاهُ فَرَأَيْتُ بِمِثْلِ الظِّلَّةِ فِيهَا أَمْنًا السُّرُجُ عَرَجَتْ فِي الْحَوْ حَتَّى مَا أَرَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَسْمَعُ لَكَ وَلَوْ قَرَأَتْ لَأَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْمَعُوا مِنْهُمْ)).

۱۸۶۰- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ النَّازِجَةِ رِجْهًا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ

(۱۸۵۹) ☆ معلوم ہوا کہ فرشتوں کا دیکھنا حال ہے۔

اور مثال اس منافق کی جو قرآن پڑھتا ہے پھول کے مانند ہے کہ بو اس کی اچھی ہے اور مزہ اس کا کڑوا ہے اور مثال اس منافق کی جو قرآن نہیں پڑھتا اندرائن کی سی ہے کہ اس میں خوشبو بھی نہیں اور مزہ کڑوا ہے۔

۱۸۶۱- قتادہ سے بھی یہی روایت اسی اسناد سے مروی ہے مگر ہمام کی روایت میں منافق کے بدلے فاجر ہے۔

باب حافظ قرآن کی فضیلت

۱۸۶۲- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن کا مشاق (اس سے حافظ مراد ہو سکتا ہے) ان بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہے جو لوح محفوظ کے پاس لکھتے رہتے ہیں اور جو قرآن پڑھتا ہے اور اس میں اکتاہے اور اس کو محبت ہوتی ہے اس کو دو گنا ثواب ہے۔

باب: قرآن کے ماہر اور اس کو انک انک کر پڑھنے

والے کی فضیلت

۱۸۶۳- قتادہ سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے اور وکیع کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور مشقت سے پڑھتا ہے اس کے لیے دو ہزار ثواب ہے۔

باب: افضل کا اپنے سے کم کے آگے قرآن پڑھنے کا

بیان

لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حَلَوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرِّيحِ خَالَةٍ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحِظَّةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ))۔

۱۸۶۱- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ هَمَّامٍ بَدَلَ الْمُنَافِقِ الْفَاجِرِ۔

باب فضیلة حافظ القرآن

۱۸۶۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ))۔

باب فضل الماهر في القرآن والذي

يتتعتع فيه

۱۸۶۳- عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثٍ وَكَيْعٍ ((وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ لَهُ أَجْرَانِ))۔

باب استحباب قراءة القرآن على

أهل الفضل والحدائق فيه وإن كان

القارئ أفضل من المقروء عليه

(۱۸۶۲) ☆ اس سے یہ نہیں ثابت ہوا کہ اگلے والے کا درجہ مشاق اور حافظ سے بڑھ کر ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس کو ایک اجر قرأت کا ہے اور ایک محنت کا۔

مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن شبلہ نے ان سے ابن عدی نے ان سے سعید نے اور کہا مسلم نے روایت کی ابو بکر نے ان سے وکیع نے ان سے ہشام نے دونوں نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے اور وکیع کی روایت میں یہ لفظ ہیں والذي بقرأ وهو ليشهد عليه له اجران یعنی جو پڑھتا ہے اور اس پر سختی ہوتی ہے اس کے لیے دو ثواب ہیں۔

۱۸۶۴- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُبَيٍّ ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ)) قَالَ اللَّهُ سَمَّيَنِي لَكَ قَالَ اللَّهُ ((سَمَّكَ لِي)) قَالَ فَحَمَلْتُ أَنِي يَنْكِي

۱۸۶۵- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ بْنِ كَعْبٍ ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ اللَّيْلِينَ كَفَرُوا)) قَالَ وَسَمَّيَنِي لَكَ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ فَتَنَكِي

۱۸۶۶- عَنْ قَبَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأُبَيٍّ بَيْتِلُو

۱۸۶۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ))

۱۸۶۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ اللَّيْلِينَ كَفَرُوا)) قَالَ وَسَمَّيَنِي لَكَ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ فَتَنَكِي

۱۸۶۹- عَنْ قَبَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأُبَيٍّ بَيْتِلُو

۱۸۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ))

۱۸۷۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ اللَّيْلِينَ كَفَرُوا)) قَالَ وَسَمَّيَنِي لَكَ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ فَتَنَكِي

۱۸۷۲- عَنْ قَبَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأُبَيٍّ بَيْتِلُو

۱۸۷۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ))

۱۸۷۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ اللَّيْلِينَ كَفَرُوا)) قَالَ وَسَمَّيَنِي لَكَ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ فَتَنَكِي

۱۸۷۵- عَنْ قَبَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأُبَيٍّ بَيْتِلُو

۱۸۷۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ))

۱۸۷۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ اللَّيْلِينَ كَفَرُوا)) قَالَ وَسَمَّيَنِي لَكَ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ فَتَنَكِي

۱۸۷۸- عَنْ قَبَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأُبَيٍّ بَيْتِلُو

عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ کے آگے پڑھوں اور آپ ہی پر اترا ہے؟ آپ نے فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ میں اور سے سنوں۔ پھر میں نے سورۃ نساء پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا فکیف اذا جننا تو میں نے سر اٹھایا مجھے کسی نے چنگلی کی تو میں نے سر اٹھایا اور دیکھا کہ آپ کے آنسو بہہ رہے ہیں۔

۱۸۶۸- اعمش سے یہی روایت اس اسناد سے مروی ہے مگر اس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ رسول اللہ نے مجھ سے کہا کہ میرے آگے قرآن پڑھو اور آپ منبر پر تھے۔

۱۸۶۹- ابراہیم نے کہا کہ نبیؐ نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے فرمایا کہ تم میرے آگے قرآن پڑھو۔ انھوں نے عرض کیا کہ میں آپ کے آگے پڑھوں اور آپ کے اوپر اترا ہے؟ آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اس کو دوسرے سے سنوں۔ غرض عبد اللہ نے سورۃ نساء کے شروع سے پڑھا اس آیت تک فکیف اذا جننا اور آپ روئے۔ معمر نے کہا روایت کی مجھ سے معمر نے ان سے ان سے جعفر نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ابن مسعودؓ نے کہ نبیؐ نے فرمایا شہیداً علیہم الایۃ یعنی میں امت کے حال سے واقف تھا جب تک میں ان میں تھا یعنی زندہ تھا معمر کو شک ہے کہ کنت کہلایا دعت کہا معنی (دونوں کے ایک ہیں۔

فَالْقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْرَأَ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ ((إِنِّي أَشْهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي)) فَقَرَأْتُ النَّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ فُكَيْفَ إِذَا جَنَّاهُ مِنْ كُلِّ أُمَّوٍ بِشَهِيدٍ وَجَنَّا بَكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا رَفَعْتُ رَأْسِي أَوْ غَضَّيْتُ رَجُلٍ إِلَى خَبِيٍّ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ دُمُوعَهُ تَسِيلُ.

۱۸۶۸- عَنْ الْأَعْمَشِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ هَذَا فِي رِوَايَتِهِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ((اقْرَأْ عَلَيَّ)).

۱۸۶۹- عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ((اقْرَأْ عَلَيَّ)) قَالَ أَقْرَأَ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ ((إِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي)) قَالَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ النَّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ فُكَيْفَ إِذَا جَنَّاهُ مِنْ كُلِّ أُمَّوٍ بِشَهِيدٍ وَجَنَّا بَكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا بَكَ قَالَ مِسْعَرٌ فَحَدَّثَنِي مَعْنٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مَا دُمْتُ فِيهِمْ أَوْ مَا كُنْتُ فِيهِمْ)) شَكَّ مِسْعَرٌ.

لے کریں گے اور یہ روایت اس درجہ عالی کی خوشی اور مبارکبادی اور اہوال قیامت کی یاد سے تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ قرآن سننا اور اس کی فرمائش کرنا مستحب ہے اور قرآن سن کر روح میں غور و فکر کرنا دین کے عہدہ کاموں میں سے ہے۔

۱۸۶۸) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ قاری اگر بچے ہو اور سناج بلند جگہ میں تو یہ بے ادبی نہیں ہے۔

۱۸۶۹) ☆ حضرت نے یہ آیت سورہ نساء کی جب سنی تو گھبرا کر اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ کا قول یاد کیا کہ وہ بارگاہ النبی میں عرض کریں گے کہ جب تک میں زندہ تھا نبی امت کے حال سے واقف تھا پھر جب تو نے مجھے اٹھایا پھر ان کا حال تو ہی جانتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کو علم غیب نہیں اور جو لوگ ان کو یاد دلواؤں کو دور دور سے پکارے ہیں اور ان سے مدد چاہتے ہیں سخت نادان اور مشرک ہیں۔ اللہ تعالیٰ شرک سے بچائے آمین۔

۱۸۷۰- عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں حصص میں تھا مجھ سے لوگوں نے کہا ہم کو قرآن سناؤ میں نے سورہ یوسف پڑھی۔ سو ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم ایسا نہیں اترائیں گے کہ تیری خرابی ہو اللہ کی قسم میں نے تو یہ سورہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پڑھی ہے تو آپ نے فرمایا خوب پڑھا۔ غرض میں اس سے بات کرتی رہا تھا کہ شراب کی بواسطہ کی طرف سے آئی تو میں نے کہا تو شراب پیتا ہے اور اللہ کی کتاب کو بھٹلاتا ہے تو جانے نہ پائے گا جب تک میں تجھے حد نہ مار لوں گا۔ پھر میں نے اس کو کوڑے مارے۔

۱۸۷۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے سوائے اس کے کہ اس میں "احسن" کا لفظ نہیں ہے۔

باب: نماز میں قرآن پڑھنے اور اس کی فضیلت کا

بیان

۱۸۷۲- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے چاہتا ہے کہ جب گھر لوٹ کر آئے تو تین حاملہ اونٹیاں پائے جو نہایت فریبہ ہوں بڑی بڑی ہم نے کہا ہے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس تین آیتیں کہ ان کو آدمی نماز میں پڑھتا ہے بہتر ہے اس کے لیے تین اونٹنیوں سے جو بڑی اور موٹی ہوں۔

۱۸۷۳- عقبہ بن عامرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نکلے اور ہم لوگ دیوان خانہ میں تھے تو آپ نے فرمایا تم میں سے کون چاہتا ہے کہ روز صبح کو بلخان یا عقیق کو چاؤے (یہ دونوں بازار تھے مدینہ

۱۸۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ بِجَمْعٍ فَقَالَ لِي بَعْضُ الْقَوْمِ اقْرَأْ عَلَيْنَا فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ سُورَةَ يُوسُفَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَاللَّهِ مَا هَكَذَا أَنْزَلْتُ قَالَ قُلْتُ وَتَخَلَّكَ وَاللَّهِ لَقَدْ قَرَأْتَهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي ((أَحْسَنْتَ)) فَبَيْنَمَا أَنَا أَكَلُمُهُ إِذْ وَجَدْتُ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ قَالَ فَقُلْتُ أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَلِّمُ بِالْكِتَابِ لَا تَبْرُحُ حَتَّى أَجْلِدَكَ قَالَ فَجَلَدْتُهُ الْخَدَّ.

۱۸۷۱- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِي ((أَحْسَنْتَ)).

بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ وَتَعَلُّمِهِ

۱۸۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَيْحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلِيفَاتٍ عِظَامَ سِمَانَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِيفَاتٍ عِظَامَ سِمَانَ)).

۱۸۷۳- عَنْ عَقِبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ ((أَتَيْكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ

(۱۸۷۲) یہ تشبیہ صرف دنیا کے لوگوں کی تمناؤں کے لیے آپ نے فرمائی ورنہ قرآن کی آیتیں آخرت کی عمدہ نعمتیں ابدی یاد رہنے والی ہیں رب العرش والسموات کی بارگاہ عالی میں درجہات عالیات پر جانے والی جنت کے بلند درجوں پر چڑھانے والی مخلوق دنیا کی نعمتوں کے کہ وہ ربح ابدال کیا ہو جائے والی ہیں۔

میں اور وہاں سے دو اونٹیاں بڑے بڑے کوہان کی لائے بغیر کسی گناہ کے اور بغیر اس کے کہ کسی ناسخہ داری حق ظنی کرے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم سب اس کو چاہتے ہیں تو آپ نے فرمایا پھر کیوں نہیں جاتا تم میں سے ہر ایک مسجد کو اور کیوں نہیں سکھاتا نہیں پڑھتا اور آیتیں اللہ کی کتاب کی جو بہتر ہوں اس کے لیے دو اونٹیوں سے اور تین بہتر ہیں تین اونٹیوں سے اور چار بہتر ہے چار اونٹیوں سے اور اسی طرح چھٹی آیتیں ہوں انہی اونٹیوں سے بہتر ہیں۔

باب: قراءت قرآن اور سورۃ بقرہ کی

فضیلت

۱۸۷۴- ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قرآن پڑھو اس لیے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی ہو کر آئے گا اور دو سو تیس چھتیس پڑھو سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران اس لیے کہ وہ میدان قیامت میں آئیں گی گویا دہاں میں یادو سانبان یادو کلویاں ہیں اڑتے جانور کی اور حجت کرتی ہوئی آئیں گی اپنے لوگوں کی طرف اور سورۃ بقرہ پڑھو کہ لینا اس کا برکت ہے اور چھوڑنا اس کا حسرت ہے اور جادوگر لوگ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

۱۸۷۵- چند الفاظ کے فرق کے ساتھ مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے۔

۱۸۷۶- نواس بن سمعان ثمالی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ قرآن کو قیامت کے دن لائیں گے اور ان کو بھی

كُلُّ يَوْمٍ إِلَىٰ بَطْحَانٍ أَوْ إِلَىٰ الْعُقَيْبِ قِيَّاتِي مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْنَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِيَّاهُ وَلَا قَطْعَ رَحِمٍ)) فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجِبٌ ذَلِكَ قَالَ ((أَفَلَا تَعْلَمُونَ أَنَّكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ وَارْتِعَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ اللَّيْلِ))

بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَسُورَةِ

البَقَرَةِ

۱۸۷۴- عَنْ أَبِي أَسَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((أَقْرَعُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ أَقْرَعُوا الزُّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَّابَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ تَحْتَاجَانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا أَقْرَعُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنْ أَخَذَهَا بِرُكْعَةٍ وَتَرَكَهَا حَسْرَةً وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبُطْلَةُ)) قَالَ مُعَاوِيَةُ بَلَّغْنِي أَنَّ الْبُطْلَةَ السَّحْرَةُ.

۱۸۷۵- عَنْ مُعَاوِيَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْهُ غَيْرُ أَنَّهُ قَالَ ((وَكَأَنَّهُمَا)) فِي كِلَيْهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ مُعَاوِيَةَ بَلَّغْنِي.

۱۸۷۶- عَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

جو اس پر عمل کرتے تھے اور سورہ بقرہ اور آل عمران آگے آگے ہو گئی اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی تین مثالیں دیں کہ میں ان کو آج تک نہیں بھولا اول یہ کہ وہ ایسی ہیں جیسے دو بادل کے ٹکڑے یا ایسے ہیں جیسے دو کالے کالے ساہن کہ ان میں روشنی چمکتی ہو یا ایسی ہیں جیسی قطار باندھی ہوئی چڑیوں کی دو ٹکڑیاں اور وہ دونوں اپنے صاحب کی طرف حجت کرتی ہو گئی۔

باب: سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی آخری دو آیتوں

کی فضیلت

۱۸۷۷- عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا کہ ایک دن جبرئیلؑ نبیؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آواز بڑے زور کی سنی دروازہ کھٹنے کی اور اپنا سر اٹھایا اور جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ ایک دروازہ ہے آسمان کا کہ آج کھلا ہے اور کبھی نہیں کھلا تھا مگر آج کے دن پھر اس سے ایک فرشتہ اتر اور جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ فرشتہ جو زمین پر اترتا ہے کبھی نہیں اترتا سو آج کے اور اس نے سلام کیا اور کہا خوش خبری ہو آپ کو وہ نوروں کی کہ آپ کو عنایت ہوئے ہیں اور نبیوں میں سے کسی نبی کو نہیں ملے سوا آپؐ کے۔ ایک سورہ فاتحہ ہے اور دوسرے سورہ بقرہ کا خاتمہ۔ کوئی حرف اس میں سے تم نہ پڑھو گے کہ اس کی مانگی ہوئی چیز تمہیں ملے۔

۱۸۷۸- عبد الرحمنؓ نے کہا میں ابو مسعودؓ سے کعب شریف کے پاس ملا اور میں نے کہا مجھے ایک حدیث تمہاری زبانی پہنچی ہے سورہ بقرہ کی فضیلت میں۔ انھوں نے کہا کہ ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں جو رات کو پڑھے اس کو کافی ہیں۔

((يُؤْتِي بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِيهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالْ عَمْرَانِ وَضُرِبَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةُ أَثْنَانٍ مَا نَسِيَهُنَّ بَعْدَ قَالَ كَانَهُمَا عَمَانَانِ أَوْ ظَلَّتَانِ سَوَادَا نِ يَنْتَهِمَا شَرْقِ أَوْ كَانَهُمَا حِزْقَانِ مِنْ طَبَرِ صَوَافٍ تَخَاجَتَانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا)).

بَابُ فَضْلِ الْفَاتِحَةِ وَخَوَاتِيمِ سُورَةِ

الْبَقَرَةِ

۱۸۷۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَنْسَا جِبْرِيلُ فَاعْتَدَ عَبْدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْفِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هَذَا بَابٌ مِنْ السَّمَاءِ فَتُحِبُّ الْيَوْمَ لَمْ يَنْفُخْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَتَزَلْ مِنْهُ مِثْلُكَ فَقَالَ هَذَا مِثْلُكَ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ أَمِيرُ بُيُوتَيْنِ أَوْ يَنْتَهِمَا لَمْ يُوْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتَبِعَهُ الْكِتَابُ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِخَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْظِمَتْهُ

۱۸۷۸- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ عِنْدَ النَّبِيِّ فَقُلْتُ حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ فِي الْآيَتَيْنِ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْآيَتَانِ مِنَ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَهُ)).

پھر جس کو اس کی شجاعت منظور ہو اسی پر عمل کرے اور عمل بغیر معنی معلوم ہوتے نہیں ہو سکتا۔ پس عوام کو ضروری ہے کہ ترجمہ پڑھائیں۔ (۱۸۷۸) ☆ اس کو کافی ہیں یعنی تہجد کے بدلے شیطان سے بچنے کو کافی ہیں یا اور آیتوں سے بچنے کو۔

۱۸۷۹- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۸۸۰- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ قَرَأَ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةِ كَفَّةٍ)) قَالَ عَزَّ وَجَلَّ قَلْبُكَ فِي لَيْلَةِ كَفَّةٍ

۱۸۸۰- ابو مسعود انصاری نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو سورہ بقرہ کی آخر کی دو آیتیں پڑھے اس کو رات بھر کفایت کریں گی۔ عبد الرحمن نے کہا کہ پھر میں ابو مسعود سے ملا اور وہ کعبہ کا طواف کرتے تھے سو میں نے ان سے پوچھا اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وہی بیان کیا۔

۱۸۸۱- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَثَلُهُ. ۱۸۸۲- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَثَلُهُ. ۱۸۸۳- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عَصِمَ مِنَ الدَّجَالِ))

باب: سورہ کہف اور آیت الکرسی کی فضیلت

بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ

۱۸۸۱- ابو مسعود سے اس سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔ ۱۸۸۲- ابو مسعود سے اس سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔ ۱۸۸۳- ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو یاد کرے سورہ کہف کی اول کی دس آیتیں وہ دجال کے قتل سے بچے گا۔

۱۸۸۴- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ وَ قَالَ هَمَامٌ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ كَمَا قَالَ هِشَامٌ. ۱۸۸۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ

۱۸۸۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے۔ شعبہ نے کہا کہ سورہ کہف کی آخری آیات اور تمام نے شروع کی آیات کہی ہیں۔

۱۸۸۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ

۱۸۸۵- ابی بن کعب نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوالمنذر اللہ کی کتاب میں کی تمہارے پاس کوئی آیت سب سے بڑی ہے؟ انھوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔

۱۸۸۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ

(۱۸۸۰) ☆ پہلے عبد الرحمن کو یہ حدیث ابو مسعود سے بواسطہ کسی راوی کے پہنچی تھی اس واسطے انھوں نے چاہا کہ بلاد اطلس میں بھی ان سے سن لوں تاکہ اپنی سند عالی ہو جائے۔ محمد بن کے ہاں اس سند عالی کا بڑا خیال ہوتا ہے اور یہ بھی ایک بڑی نعمت ہے اس امت میں کہ کسی امت کو نصیب نہیں ہوئی۔

(۱۸۸۳) ☆ ان دونوں میں ان آجوں کا یاد کرنا اور غور کرنا ضروری ہے اس لیے کہ انجری لوگ طہ مزاج کہ پیش خیمہ ہیں یمنین دجال کے۔ ان کا تہذیب میں بڑا جہل ہے اور ان کے خیالات قاسدہ اکثر لوگوں میں پھیل رہے ہیں اور صریح معجزات انبیاء علیہم السلام کا اور آیات قرآن کا اور بیانات رحمانہ کا انکار کرتے ہیں۔

(۱۸۸۵) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کی آیتیں بعض سے بعض افضل ہیں اور علماء نے کہا ہے کہ آیت الکرسی حق

آپ نے فرمایا کہ اے ابوامیر کوئی آیت اللہ کی کتاب میں کی تمہارے پاس سب سے بڑی ہے؟ انھوں نے عرض کیا اللہ لا الہ الا ہو الحی القيوم یعنی آیت الکرسی تو رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ مارا (یعنی شامی کا) میرے سینہ پر اور فرمایا اے ابوامیر تجھے علم مبارک ہو۔

باب: قل هو اللہ احد کی فضیلت

۱۸۸۶- ابوالدرداء سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ کیا تم تک جانتے ہو کوئی تم میں کاس سے کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ تہائی قرآن کیوں کر پڑھے؟ آپؐ نے فرمایا قل هو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۱۸۸۷- قتادہ سے اسی اسناد سے یہ روایت مذکور ہوئی اور اس میں نبیؐ کا قول مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے تین ٹکڑے کئے (یعنی قصص اور احکام اور صفات اللہ) اور قل هو اللہ احد کو قرآن کا ایک ٹکڑا کیا (یعنی باری تعالیٰ کی عمدہ صفات سے بھری ہے)۔

۱۸۸۸- ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ جمع ہو جاؤ کہ میں تمہارے آگے تہائی قرآن پڑھوں۔ غرض کہ جمع ہو گئے جن کو جمع ہونا تھا پھر نبیؐ نکلے اور آپؐ نے قل هو اللہ پڑھی اور اندر چلے گئے۔ تو ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ شاید آسمان سے کوئی خبر آئی ہے جس کے لیے آپؐ اندر گئے ہیں۔ پھر نبیؐ نکلے اور آپؐ نے فرمایا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تمہارے آگے تہائی کلام اللہ پڑھوں سو یہ سورت تہائی کلام اللہ کے برابر ہے۔

۱۸۸۹- ابوبریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے

مَعَكَ أَعْظَمُ)) قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْظَمُ قَالَ ((يَا أَيُّهَا الْمُنْظِرُ أَتَنْدَرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَعْظَمُ)) قَالَ قُلْتُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَتَرَبَّ فِي صَدْرِي وَقَالَ ((وَاللَّهُ يَهْدِيكَ الْبَيْتَ أَيُّهَا الْمُنْظِرُ))

باب: فَضْلُ قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

۱۸۸۶- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((أَتَعْجِزُ أَحَدَكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي ثَلَاثَةِ ثَلَاثِ الْفُرْقَانِ)) قَالُوا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثَلَاثَ الْفُرْقَانِ قَالَ ((قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِيلُ ثَلَاثَ الْفُرْقَانِ))

۱۸۸۷- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ جُزْأُ الْفُرْقَانِ ثَلَاثَةُ أَجْزَاءٍ فَيَجْعَلُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ جُزْأً مِنْ أَجْزَاءِ الْفُرْقَانِ))

۱۸۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَخْشَدُوا فَإِنِّي سَافِرٌ عَلَيْكُمْ ثَلَاثَ الْفُرْقَانِ)) فَخَشِدَ مَنْ خَشِدَ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ إِنِّي أَرَى هَذَا خَيْرَ حَاجَةٍ مِنَ السَّمَاءِ فَذَلِكَ الَّذِي أَدْخَلَهُ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((إِنِّي قُلْتُ لَكُمْ سَافِرٌ عَلَيْكُمْ ثَلَاثَ الْفُرْقَانِ أَلَا إِنِّهَا تَعْدِيلُ ثَلَاثَ الْفُرْقَانِ))

۱۸۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ

ﷺ اس وجہ سے افضل ہے سارے قرآن سے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تمام صفات اور ناموں کی جزیں مذکور ہیں جیسے معبود ہونا اور ایک ہونا اور زندہ ہونا اور علم کامل اس کا اور سلطنت اور بادشاہت اور قدرت اور ارادہ اور یہ سب صفات کی جزیں ہیں۔ لیکن یہ آیت ان سب کی جامع ہے اس لیے سب سے افضل اور اولیٰ ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شامی کا تھ سینے پر راستہ، پیچہ پر بادِ غلاف سنت ہے۔

اللہ ﷻ فَقَالَ ((أَقْرَأْ عَلَيْكُمْ فَلْتِ الْقُرْآنِ))
 قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ حَتَّى خَتَمَهَا
 ۱۸۹۰- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ
 بِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَحْمِلُ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
 فَلَمَّا رَجَعُوا ذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((سَلُّوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ
 ذَلِكَ)) فَسَلُّوهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ قَالَا
 أَحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ))

اور فرمایا کہ میں تمہارے آگے تمہاری قرآن پڑھتا ہوں۔ پھر آپ
 نے قل ہو اللہ احد پڑھی یہاں تک کہ اس سورت کو ختم کیا۔
 ۱۸۹۰- حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک
 شخص کو ایک فوج پر سردار کر کے بھیجا اور وہ اپنی فوج کی نماز میں
 قرآن پڑھتے اور قرأت کو قل ہو اللہ احد پڑھتے۔ پھر جب
 فوج لوٹ کر آئی لوگوں نے اس کا ذکر رسول اللہ سے کیا تو آپ
 نے فرمایا کہ ان سے پوچھو کیوں ایسا کرتے ہیں؟ پوچھا تو انھوں
 نے کہا کہ یہ رحمن کی صفت ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں
 کہ اس کو پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا کہ ان سے کہہ دو کہ اللہ
 تعالیٰ تم کو دوست رکھتا ہے۔

باب: معوذتین کی فضیلت

۱۸۹۱- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَرَ آيَاتِ أَنْزَلْتُ
 اللَّيْلَةَ لَمْ يَرِ مِنْهُنَّ قَطُّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ
 وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

۱۸۹۲- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ لِي
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنْزَلْتُ أَوْ أَنْزَلْتُ عَلَيْكَ
 آيَاتِ لَمْ يَرِ مِنْهُنَّ قَطُّ الْمَعُودَتَيْنِ))

۱۸۹۱- عامر کے بیٹے عقبہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم
 نہیں دیکھتے کہ آج کی رات ایسی آیتیں اتاری ہیں کہ ان کے مثل
 کبھی نہیں دیکھیں اور وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب
 الناس ہیں۔
 ۱۸۹۲- عقبہ بن عامر روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے نبی اکرم
 ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر ایسی آیات اتاری گئی ہیں کہ ان جیسی کبھی
 نہیں دیکھی گئیں۔ وہ معوذتین ہیں۔

(۱۸۹۰) ☆ اس مبارک سورت میں اللہ پاک کا ایک ہونا ہے پر وہ معبود ہونا، اولہ سے پاک ہونا، کسی سے پیدا نہ ہونا یعنی قدم ہونا اس کی ذات
 کا۔ ہر کوئی نہ ہوتا یعنی بے مثل ہونا نہ گور ہے اور بھان اللہ اتنی عمدہ صفات کس خوبی اور اختصار سے اس مبارک سورت میں مذکور ہیں پھر
 کیونکر مومن کو اس سے محبت نہ ہو اور اللہ کا دوست نہ رکھنا بندہ کو یہ ہے کہ اس کے تمام پیشہ دونوں جہان میں عافیت عنایت کرے اپنی اطاعت کی
 توفیق دے۔ بندہ کا خدا کو دوست رکھنا یہ ہے کہ اس کی عبادت اور اطاعت صدق دل اور اخلاص سے بجالائے اس کو دل سے یاد کرے اس کی
 محبت کو سارے جہاں سے مقدم سمجھے۔

(۱۸۹۱) ☆ اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ یہ دونوں سورتیں قرآن میں داخل ہیں اور رد ہو گیا وہ مضمون جو عبد اللہ بن مسعود کی طرف
 منسوب ہے کہ یہ قرآن میں داخل نہیں اور امت کا اس بات پر اجماع متفق ہو گیا ہے کہ وہ قرآن میں ہیں اور وہ روایت ابن مسعود کی مثلاً ہے
 اور یہ بھی معلوم ہوا کہ لفظ قل بھی قرآن میں داخل ہے اس پر بھی اجماع ہے۔ (نورانی)

۱۸۹۳- عَنْ عُثْمَةَ بْنِ عَامِرٍ النَّخَعِيِّ وَكَانَ مِنْ رَفَعَاءِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ

بَابُ فَضْلِ مَنْ يَقُومُ بِالْقُرْآنِ وَ يُعَلِّمُهُ

۱۸۹۴- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاهُ اللَّيْلُ وَآتَاهُ النَّهَارُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آتَاهُ اللَّيْلُ وَآتَاهُ النَّهَارُ))

۱۸۹۵- عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ هَذَا الْكِتَابَ فَقَامَ بِهِ آتَاهُ اللَّيْلُ وَآتَاهُ النَّهَارُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَصَدَّقَ بِهِ آتَاهُ اللَّيْلُ وَآتَاهُ النَّهَارُ))

۱۸۹۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَطَهُ عَلَى هَلْكِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا

۱۸۹۷- عَنْ عَامِرٍ بْنِ وَائِلَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ

(۱۸۹۳) ☆ رشتہ دو قسم کا ہے ایک یہ کہ آدمی چاہے کہ دوسرے کی نعمت زائل ہو جائے اور مجھ مل جائے اور یہ باجماع امت حرام ہے دوسرے یہ کہ آدمی صاحب نعمت کی نعمت کا دال نہ چاہے بلکہ اتنی ہی آرزو کرے کہ یہ نعمت خداوند تعالیٰ مجھے بھی نصیب کرے اور اس کو عربی میں غیبا کہتے ہیں اور یہ شریعت میں محمود ہے اور انبیاء اور صلحاء میں بھی ہوتا ہے۔ یہاں بھی رشتہ کے یہی مراد ہے نہ معنی اول۔

(۱۸۹۷) ☆ یعنی جو اس کے تابع ہو گئے دنیا میں حکومت آخرت میں جنت پائیں گے اور جو منکر ہو گئے دنیا میں ذلت آخرت میں عقوبت انہیں ملے گی۔

کو مکہ پر تحصیلدار بنادیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تم نے جنگل والوں پر کس کو تحصیلدار بنایا؟ انھوں نے کہا ابن ابزی کو۔ حضرت عمرؓ نے کہا ابن ابزی کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہمارے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک آزاد کردہ غلام ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا تم نے غلام کو ان پر تحصیلدار کیا۔ انھوں نے کہا کہ وہ کتاب اللہ کے قاری ہیں اور ترکہ کو خوب بانٹنا جانتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ سنو تمہارے نبیؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے سبب سے کچھ لوگوں کو بلند کرے گا اور کچھ لوگوں کو گرا دے گا۔

باب: قرآن کا سات حرفوں میں اترنے اور اس کے

مطلب کا بیان

۱۸۹۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۸۹۹- عبدالرحمن (فرزند عبدالقاری کے) نے کہا سنا میں نے حضرت عمرؓ سے کہ کتبہ تھے میں نے ایک دن ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان پڑھتے سنا کہ اور لوگوں کے خلاف پڑھتے تھے اور یہ سورت رسول اللہ ﷺ مجھ کو پڑھا چکے تھے سو میں قریب تھا کہ ان کو جلد پکڑ لوں مگر میں نے نہیں مہلت دی یہاں تک کہ پڑھ چکے پھر میں نے ان کی نچاؤ دران کے گلے میں ڈال کر کھینچا اور رسول اللہ ﷺ تک لایا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے ان سے فرقان

بِعُسْفَانَ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَسْتَعِينُهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ مَنْ اسْتَعَلْتِ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ ابْنُ ابْزَى قَالَ وَمَنْ ابْنُ ابْزَى قَالَ مَوْلَى بَيْنِ مَوْلَانَا قَالَ فَاسْتَحَلَفْتُ عَلَيْهِمْ مَوْلَى قَالَ إِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّ عَلِيمٌ بِالْقُرْآنِ قَالَ عُمَرُ أَمَا إِنَّ نَبِيَكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ)).

باب بَيَانُ أَنَّ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ

أَحْرَافٍ وَبَيَانُ مَعْنَاهُ

۱۸۹۸- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِعُسْفَانَ بَيْتِلْ حَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ.

۱۸۹۹- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ بْنِ جِرَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأَهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ بِهَا فَكِدْتُ أَنْ أُغْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْتَلَنِي حَتَّى انْصَرَفْتُ ثُمَّ كَبَيْتُهُ بِرِذَائِهِ فَحَفَنْتُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا

(۱۸۹۹) ☆ نوٹی نے کہا سات حرفوں میں قرآن کا اتنا شخص آسانی اور امت کی سہولت کے لیے تھا جیسے اور رواجوں میں بترجہ آچکا ہے کہ آپ نے بارگاہ الہی میں عرض کیا کہ میری امت پر آسانی ہو اس پر سات حرفوں تک اجازت ملی اور علماء کا اختلاف ہے کہ سات عددوں سے کیا مراد ہے؟ بعضوں نے کہا سات کا عدد صرف سہولت کے لیے ہے حصر کے لیے نہیں مگر اکثر کا یہ قول ہے کہ حصر کے لیے ہے یعنی سات سے آٹھ نہیں ہو سکتے۔ اب اس کے مطلب میں بھی کمی قول ہیں۔ ایک یہ کہ مراد اس سے سات معنوں ہیں جو خلاصہ مطالب قرآن ہیں جیسے وعدہ وعید، حکم، تنبیہ، طلال، حرام، نقص اور امثال۔ بعضوں نے کہا مراد اس سے کیفیت قرأت کی اور اس کے کلمات کا نکلنے کی جیسے اوقام، اظہار، تحمیل، ترقی، تامل، تدبر ہیں اسلئے کہ عرب کے قبائل آپس میں ان قاعدوں میں اختلاف رکھتے تھے۔ پس اللہ نے آپ کی امت کو آسانی دی کہ مثلاً جس لفظ میں جسے ادغام یعنی تشدید پڑھنا آسان ہو وہ ادغام کرے جسے مشکل ہو وہ نہ کرے اسی طرح اظہار وغیرہ کا حال ہے اور

سنی خلاف اس کے جیسے کہ آپؐ نے مجھے پڑھائی ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اچھا ان کو چھوڑ دو اور ان سے کہو پڑھو پھر انھوں نے ویسا ہی پڑھا جیسا میں نے ان سے پہلے سنا تھا اور رسول اللہؐ نے فرمایا ایسی ہی اتری ہے پھر مجھ سے کہا پڑھو میں نے بھی پڑھی (یعنی جیسے رسول اللہؐ نے مجھے پڑھائی تھی) تب بھی آپؐ نے فرمایا کہ ایسی ہی اتری ہے اور فرمایا بات یہ ہے کہ قرآن سات حرفوں میں اترتا ہے اس میں سے جو تم کو آسان ہو اس طرح پڑھو۔

۱۹۰۰- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے سنا میں نے ہشام بن حکیمؓ سے کہ وہ سورہ فرقان پڑھتے تھے پھر حدیث بیان کی اول کے مثل اور اس میں یہ زیادہ کیا کہ قریب تھا کہ میں ان کو قید کر لوں نماز میں مگر میں نے صبر کیا یہاں تک کہ انھوں نے سلام پھیرا۔

۱۹۰۱- مسلمؒ نے کہا روایت کی ہم سے یہی حدیث اسحاق بن

رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَوْسِلْنِي أَقْرَأُ)) فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَكَذَا أَنْزَلْتُ)) ثُمَّ قَالَ لِي ((أَقْرَأْ)) فَقَرَأْتُ فَقَالَ ((هَكَذَا أَنْزَلْتُ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَافْرَعُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ))

۱۹۰۰- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِوَسْطِهِ وَزَادَ فَكَدَنْتُ أَسَارِدُهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ.

۱۹۰۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ

ظہر بعضوں نے کہا اس سے سات قسم کے الفاظ اور حرف مراد ہیں اور اسی کی طرف اشارہ کیا ہے ابن شہاب نے جہاں کہ روایت کی ان سے مسلمؒ نے اپنی کتاب میں پھر ان لوگوں نے اس میں بھی اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا مراد اس سے سات قرائتیں اور وجود ہیں اور کسی نے کہا عرب کی سات لغات مراد ہیں جیسے یمن اور معد اور یہ اسی لغات ہیں اور کسی نے کہا قبیلہ معن کی سات زبانیں اور یہ سب لغات قرآن میں جا بجا وارد ہوئی ہیں نہ یہ کہ ایک جگہ ہوں یا ایک کلمہ میں ہوں اور بعضوں نے کہا کہ بعض کلمات میں سب لغات جمع ہیں جیسے وعبد الطاغوت ونوع ویلعب ویاعد بین اسفاناد وغیرہ میں اور قاضی ابو بکر باقلانی نے کہا کہ صحیح یہی بات ہے کہ ساتوں طرح کی لغات مردی ہو چکی ہیں رسول اللہؐ سے۔ اور امت نے اس کو جمع کر لیا ہے اور حضرت عثمانؓ نے اور ایک جماعت نے اس کو مصحف میں اکٹھا کر لیا ہے اور اس کی صحت کی خبر دی ہے اور جو بناؤں ثابت نہ ہو اس کو حذف کر دیا اور اگرچہ ان الفاظ کے معانی بھی مختلف ہوتے ہیں مگر آپس میں ضد اور مناقض نہیں رکھتے کہ ایک کے معنی دوسرے کا مکتذب ہو اور حمادی نے ذکر کیا ہے کہ ان حرفوں میں قرأت کی ضرورت اول اسلام میں ہے کہ اس وقت تک لوگوں کو قرآن میں متفق خوب نہ تھی پھر بہت لوگ اسلام میں داخل ہو گئے اور وحی کا لکھنا بھی جا بجا ہو اب ضرورت پائی نہیں رہی اور داؤدی نے کہا سات قراءتیں جو آج کے دن پڑھی جاتی ہیں ہر حرف اور ہر لفظ میں نہیں بلکہ جا بجا متفرق ہیں اور ابو عبید اللہؒ نے کہا یہ سات قرائتیں ایک حرف سے نکلی ہیں جو حدیث میں مذکور ہیں اور اسی کو حضرت عثمانؓ نے اپنے مصحف میں جمع کیا ہے اور نحاسؒ وغیرہ نے بھی یہی کہا ہے اور اور علماء نے کہا ہے کہ ہر رمضان میں قرآن کا دور جو رسول اللہؐ اور جبرائیلؑ میں ہوتا تھا تو سات حرف کی اجازت ایک ہی دور میں نہیں ہوئی اور یہ بھی نہیں معلوم کہ ان سات قرائتوں میں جو مرد و بی بی اخیر دورہ میں کون سی پڑھی گئی اور یہ ساتوں قرائتیں مشہور ہیں اور بشیرت رسول اللہؐ سے مردی ہیں اور امت نے ان کو ضبط کیا ہے۔

ابراہیم نے اور عبد بن حمید نے۔ دونوں نے کہا روایت کی ہم سے عبد الرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے مانند روایت یونس کی اسناد کے۔

حُمَيْدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ كَرِوَايَةُ يُونُسَ يَأْسَدُوهُ.

۱۹۰۲- عن ابن عباس حَدَّثَنَا أَبُو رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَقْرَأَنِي جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى حَرْفٍ فَوَاجَعَنِي فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَبِذْهُ فَيَرِيذَنِي حَتَّى أَتَتْهُ إِلَى مَبْنَعَةٍ أَخُوفٍ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَّغَنِي أَنَّ بَلَلَةَ السَّبْعَةَ الْآخِرَةَ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَثَرِ الَّذِي يَكُونُ وَاجِدًا لَا يَخْتَلِفُ فِي خِلَالٍ وَلَا حَرَامٍ.

۱۹۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۹۰۴- ابن کعب نے کہا کہ میں مسجد میں تھا اور ایک شخص آیا اور نماز پڑھنے لگا اور ایک قرأت ایسی پڑھی کہ میں اسے نہ جانتا تھا پھر دوسرا آیا اور اس نے اور ایک قرأت پڑھی اس کے سوا پھر جب ہم لوگ نماز پڑھ چکے سب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور میں نے عرض کیا کہ اس شخص نے ایک ایسی قرأت پڑھی کہ مجھے تعجب ہوا اور دوسرا آیا تو اس نے اور ایک قرأت پڑھی سو اس کے پھر حکم کیا ان دونوں کو رسول اللہ ﷺ نے اور انھوں نے پڑھا اور روار کھائی نے ان دونوں مختلف قراتوں کو اور میرے دل میں ایک تکذیب آگئی نہ ایسی جیسی جاہلیت میں تھی۔ پھر خیال کیا رسول اللہ ﷺ نے اس بلا کو جس نے مجھے ڈھانپ لیا تھا تو میرے سینہ پر ایک ہاتھ مارا کہ میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور مجھے گویا اللہ پاک نظر آنے لگا خوف کے مارے۔ تب مجھ سے فرمایا اب اپیل مجھے حکم بھیجا گیا کہ میں قرآن ایک حرف میں پڑھوں سو میں نے بارگاہ الہی میں عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرما پھر دوبارہ مجھے حکم

۱۹۰۴- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أُنْكِرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سَوِيَّ قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أُنْكِرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرَ فَقَرَأَ سَوِيَّ قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَقَرَأَ فَحَسَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَهُمَا فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَنَا إِذْ كُنْتُ فِي الْحَاضِرَةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَشَيْتَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَمِصْتُ عَرَقًا وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَرَأَ فَتَأَنَّى يَا أَيُّهُ أَمْسِلَ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى

ہوا کہ دو حرفوں میں پڑھوں پھر میں نے دوسری بار عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرما پھر تیسری بار مجھے حکم ہوا کہ سات حرفوں پر پڑھوں اور ارشاد ہوا کہ تم نے جتنی بار امت پر آسانی کے لیے عرض کیا ہر بار کے عوض ایک دعا مقبول ہے تم ہم سے مانگ لو۔ میں نے عرض کیا یا اللہ! میری امت کو بخش دے یا اللہ میری امت کو بخش دے (یہ دو ہوئیں) اور تیسری میں نے اس دن کے لیے انھار کھی ہے جس دن تمام غلط میری طرف رغبت کرے گی یہاں تک کہ ابراہیم بھی۔

خَرَفَ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوْنَ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ النَّاسِيَةَ أَفْرَأَهُ عَلَى هَوْنَ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ النَّاسِيَةَ أَفْرَأَهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَلَمْ يَكُنْ رَدَّةً وَرَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةً تَسْأَلُهَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخْرَجْتَ النَّاسِيَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتَّى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ))

۱۹۰۵- مسلم نے کہا کہ روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابی رمضہ نے ان سے عبدالرحمن بن محمد بن بشر نے ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے ان سے عبداللہ بن عیسیٰ نے ان سے عبدالرحمن بن ابی سلمیٰ نے انھوں نے کہا کہ خبر دی مجھے ابی بن کعبؓ نے کہ وہ مسجد کعبہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی اور ایک قرأت پڑھی۔ باقی سارا قصہ ذکر کیا جیسے ابن نمیر کی روایت سے اوپر گزرا۔

۱۹۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَرَأَ قِرَاءَةً وَأَقْصَرَ الْحَدِيثَ بِعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ.

۱۹۰۶- ابی بن کعبؓ نے کہا کہ نبیؐ غفار کے تالاب پر تھے ان کے پاس جبریلؑ تشریف لائے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم کرتا ہے کہ اپنی امت کو ایک حرف پر قرآن پڑھاؤ۔ آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور بخشش چاہتا ہوں اور میری امت اس کی طاقت نہ رکھے گی۔ پھر دوبارہ ان کے پاس آئے اور کہا بے شک اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے کہ آپ اپنی امت کو دو حرفوں پر قرآن پڑھائیں آپ نے عرض کی کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس کا عفو اور بخشش چاہتا ہوں اور میری امت سے یہ نہ ہو سکے گا۔ پھر تیسری بار آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ اپنی امت کو تین حرفوں میں قرآن پڑھاؤ۔ آپ نے عرض کیا کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس کا عفو اور اس کی بخشش چاہتا ہوں اور میری امت

۱۹۰۶- عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَ أَصَابَةِ بَنِي غِفَارٍ قَالَ فَأَنَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أَمْسُكْ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَقَالَ ((أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ)) ثُمَّ أَنَاهُ النَّاسِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أَمْسُكْ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقَالَ ((أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ)) ثُمَّ جَاءَهُ النَّاسِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أَمْسُكْ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرَفٍ فَقَالَ ((أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي

لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ۖ ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ بِأَمْرِكَ أَنْ تَقْرَأَ أَتَشْكُلُ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ قَائِمًا حَرْفٍ قَرِئُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا.

۱۹۰۷- قَالَ مُسْلِمٌ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

بَابُ تَرْبِيلِ الْقِرَاءَةِ وَاجْتِنَابِ الْهَذِّ وَابَاحَةِ سُورَتَيْنِ فَأَكْثَرٍ فِي رَكْعَةٍ

۱۹۰۸- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ نَهْيَلُ بْنُ سَيَانَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَيْفَ تَقْرَأُ هَذَا الْحَرْفَ أَلِفًا تَحِدُهُ أَمْ بَاءً مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آمِينَ أَوْ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ بَاسِمٍ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَكُلُّ الْقُرْآنِ قَدْ أُخْصِيَتْ غَيْرَ هَذَا قَالَ إِنِّي لَأَقْرَأُ الْمُفْصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا كَهَذَا الشَّعْرِ إِنَّ أَقْوَامًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُحَازِرُونَ تَوَابِعَهُمْ وَلَكِنْ إِذَا وَقَعَ فِي الْقَلْبِ فَرَسَخَ فِيهِ نَفَعَ إِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ الرُّكُوعَ وَالْمُسْحُودَ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّطَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بَيْنَهُنَّ سُورَتَيْنِ

سے یہ نہ ہو سکے گا۔ پھر وہ چوتھی بار آئے اور کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ اپنی امت کو قرآن سات حرفوں پر پڑھاؤ اور ان حرفوں میں سے جس حرف پر پڑھیں گے وہ ٹھیک ہوگا۔

۱۹۰۷- مسلم نے کہا اور بیان کی ہم سے یہ روایت عبید اللہ بن معاذ نے ان سے ان کے باپ نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے مثل اس روایت کے۔

باب: قرآن ظہر ظہر کر پڑھنے اور ایک رکعت میں دو یا دو سے زیادہ سورتیں پڑھنے کا بیان

۱۹۰۸- ابی وائل نے کہا ایک آدمی جس کو نہیک بن سنان کہتے تھے عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا اور کہا اے ابو عبد الرحمن آپ اس حرف کو الف پڑھتے ہیں۔ من ماء غیر اسم یا من ماء غیر یا من عبد اللہ بن مسعود نے کہا تو نے سارے قرآن مجید کو یاد کیا ہے سو اس حرف کے؟ اس نے پھر کہا کہ میں مفصل کی تمام سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں۔ عبد اللہ نے کہا تو ایسا نہ کیا ہے جیسے شعریں جلدی جلدی ہاگی جاتی ہیں بہت سے لوگ قرآن ایسا پڑھتے ہیں کہ ان کی ہنسی سے پیچھے نہیں اترتا۔ مگر قرآن کا یہ قاعدہ ہے کہ جب دل میں اترتا ہے اور جتنا ہے تب نفع دیتا ہے۔ نماز میں افضل رکن رکوع اور سجدہ ہے اور میں ان ایک سے دو سورتوں کو پچھتا ہوں جن کو رسول اللہ ﷺ ایک رکعت میں

(۱۹۰۸) ☆ نووی نے کہا عبد اللہ نے جو یہ کہا کہ تو نے سارے قرآن کو یاد کیا سو اس حرف کے یہ گویا اس کے جواب سے کنارہ کیا اس لیے کہ معلوم کیا کہ اس کو سوال کرنے سے پہلے بہتر یہ مقصود نہ تھی اور شعر کا پڑھنا جلدی جلدی میں روا ہے نہ گانا، اور ترمذی کہ وہ ظہر ظہر کہہ رہا ہے اور رکوع و سجود کا افضل ہونا یہ اتنا مسود گناہ ہے کہ وہ ترمذی کے قول سے مراد ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے افضل نماز وہی ہے جس میں قیام ایسا ہو اور جو سورتیں رسول اللہ ﷺ ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے وہ ابو داؤد کی روایت میں یوں وارد ہوئے کہ سورہ بقرہ اور النجم ایک رکعت میں اور اترتے اور الحاق ایک میں۔ اور طور اور ذاریات ایک میں، اور واقعہ اور نون ایک میں اور سلک سائل اور والذات ایک میں اور رویل للطفین اور بھیج ایک میں اور مدثر اور مزمل ایک میں اور بل لے اول لا احم ایک میں اور عم اور مرسلات ایک میں اور دخان اور لا افسس کورت ایک میں اور ان کو مفصل اس لیے کہتے ہیں کہ جدا جدا ہیں۔ اور قرآن کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے سب طوالت یعنی سات سورتیں ہیں جیسی

دودو ملا کر پڑھا کرتے تھے۔ پھر عبد اللہ کھڑے ہو گئے اور علاقہ ان کے پیچھے داخل ہوئے اور کہا کہ مجھے خبر دی اس کی ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا کہ ایک مرد قبیلہ بنی نجیلہ کا عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا اور نہیک بن سنان نام نہیں لیا۔

۱۹۰۹- ابو اؤائل نے کہا کہ ایک مرد عبد اللہ بن مسعود کے پاس نہیک بن سنان نام کا آیا پھر حدیث بیان کی و کسب کی روایت کے مثل (یعنی جیسے اوپر گزری) مگر اتنا فرق ہے پھر علاقہ آئے اور عبد اللہ کے پاس گئے اور ہم نے ان سے کہا کہ آپ ان سورتوں کو پوچھ لو جو ایک رکعت میں دودو پڑھتے تھے سو وہ گئے اور ان سے پوچھا اور پھر ہمارے پاس آکر کہا کہ وہ بیس سورتیں ہیں کہ دس رکعات میں پڑھی جاتی تھیں۔ مفصل میں سے عبد اللہ کے جمع کیے ہوئے مصحف ہیں۔

۱۹۱۰- مسلم نے کہا اور بیان کی ہم سے یہی روایت اسحاق بن ابراہیم نے ان سے عیسیٰ بن یونس نے ان سے اعش نے اسی اسناد سے مثل روایت ان دونوں راویوں کے (یعنی جن کی روایتیں اوپر گزریں)۔ اس میں یہ ہے کہ عبد اللہ نے کہا میں ان نظائر کو پہچانتا ہوں جن کو رسول اللہ ﷺ دودو ملا کر ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے اور وہ بیس سورتیں ہیں کہ دس رکعتوں میں پڑھتے تھے۔

۱۹۱۱- ابو اؤائل نے کہا کہ ایک دن صبح کی نماز کے بعد ہم عبد اللہ بن مسعود کے پاس گئے اور دروازہ پر ہم نے سلام کیا انھوں نے اجازت دی مگر ہم دروازہ پر ذرا ٹھہر گئے تب ایک لوٹری نکلی اور اس نے کہا تم آتے نہیں۔ غرض ہم اندر گئے اور ان کو دیکھا کہ بیٹھے ہوئے صبح کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا جب تم کو اجازت دی گئی تو تم کیوں نہیں آتے؟ ہم نے کہا کچھ اور سب نہ تھا صرف یہ خیال

فِي كُلِّ رُكْعَةٍ ثُمَّ قَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَذَخَلَ عَقْلَهُ فِي إِبْرِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ قَدْ أَخْبَرَنِي بِهَا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَةٍ حَاءَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي نَجِيلَةَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ وَلَمْ يَقُلْ نَهَيْكَ بْنُ سِنَانٍ.

۱۹۰۹- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ حَاءَ رَجُلٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ يُقَالُ لَهُ نَهَيْكَ بْنُ سِنَانٍ بِعَثَلٍ حَدِيثٍ وَكَيْفٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حَاءَ عَقْلَهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ سَلُهُ عَنْ النَّظَائِرِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي رُكْعَةٍ فَذَخَلَ عَلَيْهِ فَمَسَّاهُ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ عَشْرُونَ سُورَةً مِنَ الْمَفْصَلِ فِي ثَلَاثِينَ عَبْدُ اللَّهِ.

۱۹۱۰- وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بَنَحْوِ حَدِيثِهِمَا وَقَالَ إِنِّي لَا أَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُكْعَةٍ عَشْرِينَ سُورَةً فِي عَشْرِ رُكْعَاتٍ.

۱۹۱۱- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ عَدَدْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَوْمًا بَعْدَ مَا صَلَّيْنَا الْعَتَاةَ فَسَلَّمْنَا بِالْبَابِ فَأَذِنَ لَنَا قَالَ فَتَكُنَّا بِالْبَابِ هُنَا قَالَ فَخَرَجَتْ الْحَارِثَةُ فَقَالَتْ أَلَا تَدْخُلُونَ فَذَخَلْنَا فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ يُسَبِّحُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا وَقَدْ أَوْنَ لَكُمْ فَقُلْنَا لَا إِلَا أَنَا ظَنَنَّا أَنَّ

لہ پھر ذوات ائمن اور وہ سورتیں ہیں جن میں ایک سو آیت کے قریب ہیں بھر مٹاتی ہیں۔ پھر مفصل اور مفصل کی ابتداء میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا قائل سے آخر تک مفصل ہے بعضوں نے کہا حجرات سے کسی نے کہا تو سے۔

ہوا کہ گھر والوں میں سے کوئی سوتا ہو۔ عبد اللہ صاحب نے کہا کہ تم نے ام عبد (یہ انکی والدہ کا نام ہے) کے بیٹے کے گھر والوں کے ساتھ غفلت کا گمان کیا (سبحان اللہ یہ گمان کرنا ان کو برا معلوم ہوا اور یہاں ہزاروں کا حال یہ ہے کہ پہروں چڑھے تک خواب خرگوش میں ہیں)۔ غرض وہ پھر تسبیح کرنے لگے یہاں تک کہ گمان ہوا کہ آفتاب نکل آیا۔ جب انھوں نے لوٹری سے فرمایا کہ دیکھو تو سہی کیا سورج نکل آیا؟ اس نے دیکھ کر کہا کہ ابھی نہیں پھر وہ تسبیح کرنے لگے اس سے معلوم ہوا کہ خبر ایک شخص کی قبول ہے اور خبر غور کی بھی مقبول ہے اور گمان پر عمل کرنا روا ہے اگرچہ حصول یقین کا ممکن ہو۔ اس لیے کہ عبد اللہ نے اس کے قول پر عمل کیا (اگرچہ ممکن تھا کہ خود اٹھ کر سورج کو دیکھ لیں) یہاں تک کہ پھر گمان ہوا کہ سورج نکل آیا۔ پھر کہا اسے چھو کر دیکھ سورج نکلا پھر اس نے دیکھا تو نکل چکا تھا۔ جب عبد اللہ نے کہا سب خیریاں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں کہ جس نے ہم کو آج کے دن معاف کر دیا اور مہدی (جو راوی ہیں) اس نے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ شاید یہ بھی کہا اور ہلاک نہ کیا اس اللہ تعالیٰ نے ہم کو بسبب ہمارے گناہوں کے۔ اور ہم لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ میں نے ساری مفصل کی سورتیں پڑھیں آج شب کو۔ اس پر عبد اللہ نے کہا تم نے پڑھا ایسا جیسا کوئی شعروں کو پڑھتا ہے ہم نے بے شک قرآن سنا ہے اور ہم کو یاد ہیں وہ جوڑیں لگی ہوئیں سورتیں جن کو رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے اور وہ اشارہ سورتیں ہیں مفصل کی اور دو سورتیں ہیں جن کے سرے پر حتم کا لفظ ہے۔

۱۹۱۲- شقیق نے کہا ایک شخص بنی بجلہ کا جیسے نبیک بن سنان کہتے ہیں عبد اللہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں سب مفصل سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں۔ پھر عبد اللہ نے کہا تو اب

بَعْضَ أَهْلِ الْيَنْبُتِ نَأَيْمٌ قَالَ فَلَنْتُمْ بِأَلِ بْنِ أُمِّ عُبَيْدٍ غَفْلَةً قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتَّى ظَنَّ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ يَا جَارِيَةَ انْظُرِي هَلْ طَلَعَتْ قَالَ فَتَنَظَّرَتْ فَإِذَا هِيَ لَمْ تَطْلُعْ فَأَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ قَالَ يَا جَارِيَةَ انْظُرِي هَلْ طَلَعَتْ فَتَنَظَّرَتْ فَإِذَا هِيَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَفَلَقَنَا يَوْمَنَا هَذَا فَقَالَ مَهْلَبِي وَأَحْمِيئُهُ قَالَ وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوبِنَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ كُلُّهُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا كَهَذَا الشَّعْرُ إِنَّا لَقَدْ سَمِعْنَا الْقُرَآنَ وَإِنِّي لَأَحْفَظُ الْقُرَآنَ الَّذِي كَانَ يَقْرَأُهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِنَ الْمُفَصَّلِ وَسُورَتَيْنِ مِنَ آلِ حِمٍّ

۱۹۱۲- عَنْ شَقِيقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي بَجِيلَةَ يُقَالُ لَهُ نَهَيْكُ بْنُ سَيَّانٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي أَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ

هَذَا كَيْفَ الشَّعْرِ لَقَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِنَّ سُوْرَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ.

پڑھتا ہے جیسے کوئی شعروں کو پڑھتا ہے۔ میں جانتا ہوں ان سورتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے دودو کو ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔

۱۹۱۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِنَّ قَالَتْ فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفْصَلِ سُوْرَتَيْنِ سُوْرَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ.

۱۹۱۳- حضرت عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں ان شامل سورتوں کو جانتا ہوں جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتے تھے پھر آپ نے بیس سورتیں مفصلات میں سے ذکر کیں ایک ایک رکعت میں دودو سورتیں۔

بَابُ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْقِرَاءَاتِ

۱۹۱۴- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ وَهُوَ يُعَلِّمُ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ كَيْفَ يَقْرَأُ هَذِهِ آيَةَ فَقُلْتُ مِنْ مُذَكِّرٍ أَدَّأًا أَمْ ذَلَّ قَالَ بَلْ ذَلَّ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مُذَكِّرٌ)) ذَلَّ.

باب: قراءات کا بیان

۱۹۱۴- ابی اسحاق نے کہا میں نے دیکھا ایک شخص کو کہ اس نے اسود بن یزید سے پوچھا اور وہ مسجد میں قرآن پڑھاتے تھے کہ تم مذکور میں دال پڑھتے ہو یا زال؟ انھوں نے کہا میں نے عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دال سنی ہے اور وہ ہل من مد کر کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دال سنی ہے (یعنی جس میں نقطہ نہیں)۔

۱۹۱۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ ((مُذَكِّرٌ)) ذَلَّ.

۱۹۱۵- عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہل من مد کو پڑھتے تھے (یعنی دال کے ساتھ)۔

۱۹۱۶- عَنْ عُلْفَةَ قَالَتْ قَدِمْنَا الشَّامَ فَأَتَانَا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَمِيرُكُمْ أَحَدٌ يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ نَعَمْ أَنَا قَالَ فَكَيْفَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقْرَأُ هَذِهِ آيَةَ وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى قَالَ سَمِعْتُهُ

۱۹۱۶- علقہ نے کہا ہم شام کو گئے تو ابو الدرداءؓ ہمارے پاس آئے اور کہا تم میں کوئی عبد اللہ کی قرأت پڑھنے والا ہے؟ میں نے کہا ہاں میں ہی ہوں انھوں نے کہا کیوں کہ سنا تم نے اس آیت کو عبد اللہ کو پڑھتے ہوئے والیل اذا يغشى؟ میں نے کہا عبد اللہ

(۱۹۱۶) ☆ نووی نے لکھا ہے کہ باذری نے کہا ہے اسیر وادجوں میں یوں سمجھنا چاہیے کہ یہ قرائتیں اول شخص پھر منسوخ ہو گئیں اور جن لوگوں کو اس کے نسخ کی خبر نہیں پہنچی وہ منسوخ ہیں جو پہلی طرح پڑھتے رہے اور ظہور مصحف عثمانی تک ایسا اتفاق ہوا ہے پھر جب مصحف عثمانی کے باقی صحابہ و محدثین نے منسوخہ شائع ہو گیا پھر کسی نے اس کا اختلاف نہیں کیا اور ابن مسعودؓ نے بعض روایات اسی طرح کی ثابت ہوئیں مگر وہاں نقل کے نزدیک صحت کو نہیں پہنچیں اور جو ہمارے قول کے مخالف ثابت ہو وہ محمول ہے اس پر کہ عبد اللہ کی عادت تھی کہ وہ اپنے مصحف میں بعض احکام اور تفسیر بھی لکھ لیا کرتے تھے جس کو وہ خود بھی جانتے تھے کہ یہ قرآن نہیں ہے اور اس بات کا اعتقاد رکھتے تھے کہ قرآن کے ساتھ اور چیز لکھنا حرام ہے گویا مجاہد ان کا یادداشت کی بیاض تھی کہ جو چاہتے تھے لکھ لیتے تھے اور حضرت عثمانؓ اور تمام صحابہ

پڑھتے تھے واللّٰہ اذا یغشی والذکر والانثی۔ انھوں نے کہا اللہ کی قسم میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کو یونہی پڑھتے سنا ہے اور یہاں کے لوگ چاہتے ہیں کہ میں پڑھوں وما خلق الذکر والا نثی تو میں ان کی نہیں مانتا۔

۱۹۱۷- ابن ابراہیم قال اتی علقمۃ الشام قد حلّ مسجداً فصلی فیہ ثم قام إلی خلقۃ فجلّس فیہا قال فجاء رجل فعزّت فیہ نحووس القوم وھینفہم قال فجلّس إلی جنبی ثم قال اتحفط کما کان عبد اللہ یقرأ فذکر بیملہ۔

۱۹۱۸- عن علقمۃ قال لقیت أبا الدرداء فقال لی یمین أنت قلت من أهل البراق قال من الیمین قلت من أهل الکوفۃ قال هل تقرأ علی قیراقۃ عبد اللہ بن مسعود قال قلت نعم قال فأقرأ واللّٰہ إذا یغشی قال فقرأت واللّٰہ إذا یغشی والذکر والانثی قال فصاحت ثم قال هكذا سمعت رسول اللہ ﷺ یقرأہا۔

۱۹۱۹- و حدّثنا محمد بن الشّیخ حدّثنی عبد الأعلى حدّثنا داؤد عن عامر عن علقمۃ قال أتیت الشام فلقیت أبا الدرداء فذکر بیملہ حدیث ابن علیؑ

باب أَلْوَقَاتِ النَّبِیِّ عَنْ الصَّلَاةِ فِیْهَا

۱۹۲۰- عن أبي هریرۃ أنّ رسول اللہ صلی

۱۹۱۷- ابن ابراہیم قال اتی علقمۃ الشام قد حلّ مسجداً فصلی فیہ ثم قام إلی خلقۃ فجلّس فیہا قال فجاء رجل فعزّت فیہ نحووس القوم وھینفہم قال فجلّس إلی جنبی ثم قال اتحفط کما کان عبد اللہ یقرأ فذکر بیملہ۔

۱۹۱۸- عن علقمۃ قال لقیت أبا الدرداء فقال لی یمین أنت قلت من أهل البراق قال من الیمین قلت من أهل الکوفۃ قال هل تقرأ علی قیراقۃ عبد اللہ بن مسعود قال قلت نعم قال فأقرأ واللّٰہ إذا یغشی قال فقرأت واللّٰہ إذا یغشی والذکر والانثی قال فصاحت ثم قال هكذا سمعت رسول اللہ ﷺ یقرأہا۔

۱۹۱۹- و حدّثنا محمد بن الشّیخ حدّثنی عبد الأعلى حدّثنا داؤد عن عامر عن علقمۃ قال أتیت الشام فلقیت أبا الدرداء فذکر بیملہ حدیث ابن علیؑ

باب أَلْوَقَاتِ النَّبِیِّ عَنْ الصَّلَاةِ فِیْهَا

۱۹۲۰- عن أبي هریرۃ أنّ رسول اللہ صلی

۱۹۲۰- عن أبي هریرۃ أنّ رسول اللہ صلی

۱۹۲۰- عن أبي هریرۃ أنّ رسول اللہ صلی

علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز سے منع فرمایا جب تک سورج نہ ڈوبے اور اسی طرح صبح کی نماز کے بعد جب تک آفتاب نہ نکلے۔

۱۹۲۱- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنائیں نے کئی صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ان میں عمر بن خطاب بھی ہیں اور وہ سب سے زیادہ میرے پیارے ہیں کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے بعد نماز فجر کے جب تک کہ آفتاب نہ نکلے اور بعد نماز عصر کے جب تک کہ آفتاب نہ ڈوبے۔

۱۹۲۲- مسلم نے کہا کہ روایت کی مجھ سے زبیر بن حرب نے ان سے سنی ہے ان سے شعبہ نے اور مسلم نے کہا کہ روایت کی مجھ سے ابو عثمان مسمعی نے ان سے عبد الاعلیٰ نے ان سے سعید نے اور مسلم نے کہا کہ روایت کی ہم سے اسحاق نے ان سے معاذ نے ان سے ان کے باپ نے ان سب نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے مگر اتنا فرق ہے کہ سعید اور ہشام نے روایت کیا بعد الصبح حتی شروق الشمس یعنی صبح کے بعد حتی کہ آفتاب چمک جائے۔

۱۹۲۳- ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور فجر کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔

۱۹۲۴- نافع نے ابن عمرؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی ایسا نہ کرے کہ اور وقت چھوڑ کر طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھے اور نہ غروب کے وقت۔

۱۹۲۵- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے اس لیے کہ آفتاب شیطان کے سیگوں کے بیچ میں نکلتا ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنْ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

۱۹۲۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ أَحَبَّهُمْ إِلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

۱۹۲۲- وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَهْشَامٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ

۱۹۲۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ)).

۱۹۲۴- عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَخْرُؤُ أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا)).

۱۹۲۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَخْرُؤُوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبِهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بِقُرْنَيْ شَيْطَانٍ)).

۱۹۲۶- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نکل آئے کنارہ سورج کا تو نماز میں تاخیر کرو یہاں تک خوب صاف ہو جائے اور جب غائب ہو جائے کنارہ آفتاب کا نماز میں دیر کرو یہاں تک کہ پورا آفتاب غائب ہو جائے۔

۱۹۲۷- ابی بصرہ غفاریؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ عصر کی نماز پڑھی تھیں (کہ نام ہے ایک مقام کا) اور فرمایا کہ یہ نماز تم سے اگلوں کے سامنے پیش کی گئی اور انھوں نے اس کو ضائع کیا پھر جو اس کی حفاظت کرے اس کو دو گنا ثواب ہوگا اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ شاہد نہ نکلے اور شاہد سے مراد ستارہ ہے۔

۱۹۲۸- مسلمؓ نے کہا روایت کیا مجھ سے زبیر بن حرب نے ان سے یعقوب بن ابراہیم نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ابن اسحاق نے ان سے یزید بن حبیب نے ان سے خیر بن نعیم حضری نے ان سے عبد اللہ بن مسعود نے اور وہ ثقہ ہیں ان سے ابی حاتم نے ان سے ابی بصرہ غفاریؓ نے۔ ابوبصرہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی اور بیان کی روایت مثل روایت بالا کے۔

۱۹۲۹- موسیٰ بن علیؓ نے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے کہا میں نے عقبہ بن عامر جعفیؓ سے کہہ سکتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تین گھڑیوں (دو قوتوں میں ہم کو نماز سے روکتے تھے اور

۱۹۲۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا بَدَأَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخْرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُزَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخْرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ))۔

۱۹۲۷- عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَحْصَصِ فَقَالَ ((إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةُ غُرِصَتْ عَلَيَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَعُوهَا فَمَنْ حَافِظٌ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ)) وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ۔

۱۹۲۸- وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَيْرِ بْنِ نَعِيمٍ الْخَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّيَالِيِّ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ أَبِي نَعِيمٍ الْحِمْصَانِيِّ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِمِثْلِهِ۔

۱۹۲۹- عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُعْفِيَّ يَقُولُ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۹۲۷) ☆ اس حدیث سے عصر کی نماز کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور اس کی حفاظت یہ ہے کہ اول وقت ادا کریں اور وقت مکروہ نہ آنے دیں اور شیطان کے سنگٹوں سے بعضوں نے کہا کہ اگر گرو اور لشکر مراد ہے اور بعضوں نے کہا اس کا تعلق اور قوت اور انتشار فساد مراد ہے اور بعضوں نے کہا سنگٹوں سے مراد دو کنارے مراد ہیں اور یہ قول اپنے ظاہر ہی پر ہے اور یہی بات قوی ہے اور وہ اپنا سر اس واسطے سورج کے قریب لاتا ہے کہ جو لوگ اس کو سجدہ کریں وہ شیطان کو پھینک دیں اور آپ ﷺ کو سجدہ نہ ہو بدین پڑھے اور سورج کے پوچھنے والے اسی وقت اس کو سجدہ اور عبادت کرتے ہیں۔ اس لیے اس وقت نماز مکروہ ہوئی اور جو لوگ سبب تقلید ملائین فلاسفہ کے ایسی باتوں کا تکرار کرتے وہ اپنی عقل کو خدا اور رسول سے زیادہ سمجھتے ہیں پھر اس سے زیادہ بڑھ کر دنیا میں کوئی بے عقلی نہیں۔

مردوں کے دفن سے۔ ایک وجہ سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے دوسرے جس وقت کہ ٹھیک دوپہر ہو جب تک کہ زوال نہ ہو جائے تیسرے جس وقت سورج ڈوبنے لگے جب تک کہ پورا ڈوب نہ جائے۔

۱۹۳۰- عکرمہ بن عمار نے روایت کی شداد بن عبد اللہ ابو عمار اور یحییٰ بن ابی کثیر سے یہ دونوں راوی ہیں ابی امامہ سے کہ عمرو بن عاص نے جو قبیلہ بنی سلم سے ہیں انھوں نے کہا کہ میں جاہلیت میں یقین کرتا تھا کہ لوگ گمراہی میں ہیں اور کسی راہ پر نہیں اور وہ لوگ سب بتوں کو پوجتے تھے (یعنی چوتروں کو یا مقاموں کو جیسے یہاں امام وغیرہ کے امام بالادہ چوتھے مشرک بتا لیتے ہیں) غرض انھوں نے کہا کہ میں نے خبر سنی ایک شخص کی کہ مکہ میں ہے اور وہ بہت سی خبریں دیتا ہے اور میں اپنی سواری پر بیٹھا اور ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور رسول اللہ ﷺ ان دنوں چھپے ہوئے تھے اور ان کی قوم ان کے اوپر غالب اور مسلط تھی پھر میں نے نرمی کی (یعنی حیلہ وغیرہ) اور میں مکہ میں داخل ہوا اور آپ سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا میں نبی ہوں۔ میں نے عرض کیا نبی کیسے کہتے ہیں؟ فرمایا مجھے اللہ نے پیغام دے کر بھیجا ہے۔ میں نے کہا آپ کو کیا پیغام دے کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے پیغام دیا ہے ناتے داروں سے ٹکی کرنے کا اور بتوں کے توڑنے کا اور اکیلے اللہ کی عبادت کرنے کا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کا۔ میں نے آپ سے پھر عرض کیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں اس دین پر؟ آپ نے فرمایا آزاد اور غلام۔ راوی نے کہا اور ان دنوں میں آپ کے ساتھ ابو بکرؓ اور بلالؓ تھے جو آپ پر ایمان لا چکے تھے پھر میں نے عرض کیا کہ میں آپ کا ساتھ دینا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا ان دنوں تم سے نہ ہو سکے گا کیا تم میرا اور لوگوں کا حال نہیں دیکھتے مگر تم اپنے گھر لوٹ جاؤ۔ پھر جب سننا کہ میں غالب

يَهْنَأَنَّ أَنْ تُصَلِّيَ فِيهِمْ أَوْ أَنْ تُقْبَرَ فِيهِمْ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظُّهْرِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَضِيْفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ.

۱۹۳۰- عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو عَمَّارٍ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ عِكْرِمَةُ وَلَقِيتُ شَدَّادَ أَبَا أُمَامَةَ وَوَالِلَةَ وَصَحْبَ أَنَسَا إِلَى الشَّيْءِ وَأَتَيْتُ عَلَيْهِ فَضَلَا وَخَيْرًا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ السُّلَمِيُّ كُنْتُ وَأَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَظُنُّ أَنَّ النَّاسَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَأَنَّهُمْ لَيْسُوا عَلَى شَيْءٍ وَهُمْ يَعْبُدُونَ الْأَوْثَانَ فَسَمِعْتُ بِرَجُلٍ بِمَكَّةَ يُخْبِرُ أَصْبَحًا فَقَعَدْتُ عَلَى رَاحِلَتِي فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْفِيًا جُرْعَاءَ عَلَيْهِ قَوْمُهُ فَتَلَطَّفْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنْتَ قَالَ ((أَنَا نَبِيٌّ)) فَقُلْتُ وَمَا نَبِيٌّ قَالَ ((أُرْسَلَنِي اللَّهُ)) فَقُلْتُ وَبِأَيِّ شَيْءٍ أُرْسَلْتَ قَالَ ((أُرْسَلَنِي بِصَلَاةِ الْأَرْحَامِ وَكُسْرِ الْأَوْتَانِ وَأَنْ يُؤَخِّدَ اللَّهُ لَا يُشْرَكَ بِهِ شَيْءٌ)) قُلْتُ لَهُ فَمَنْ مَعَكَ عَلَى هَذَا قَالَ ((خَزْرَجٌ وَعَبْدُ اللَّهِ)) قَالَ وَمَعَهُ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ وَمِنْ أَمْرِ يَوْمَئِذٍ فَقُلْتُ إِنِّي مُتَّبِعُكَ قَالَ ((إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ يَوْمَئِذٍ هَذَا أَلَا تَرَى خَالِي وَخَالَ النَّاسِ وَلَكِنْ أَرْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ فَإِذَا سَمِعْتَ مِنِّي فَقَدْ ظَهَرْتُ فَأَتِنِي))

ہو گیا تو میرے پاس آنا۔ انھوں نے کہا میں اپنے گھر چلا گیا اور رسول اللہ ﷺ مدینہ میں آئے اور میں اپنے گھر میں لوگوں سے خبر لگا تا رہتا تھا اور پوچھتا رہتا تھا۔ جب آپ مدینہ میں آئے میں نے پوچھا کہ کیوں جی ان صاحب نے کیا کیا جو مدینہ میں آئے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ لوگ ان کی طرف دوڑ رہے ہیں اور ان کی قوم نے ان کو مار ڈالنا چاہا مگر کچھ نہ کر سکے۔ پھر میں مدینہ آیا اور آپ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں تم وہی ہو جو مجھ سے مکہ میں ملے تھے۔ میں نے کہا جی ہاں پھر میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! مجھے بتاؤ جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے اور میں نہیں جانتا اور مجھے نماز سے خبر دو۔ جب آپ نے فرمایا صحیح کی نماز پڑھو پھر نماز سے بچو یہاں تک کہ آفتاب نکل کر بلند ہو جائے اس لیے کہ وہ شیطان کے دونوں سیٹگوں کے درمیان نکلتا ہے اور اس وقت کافر لوگ اس کو سجدہ کرتے ہیں (پھر اگر تم بھی نماز پڑھو گے تو ان سے مشابہت ہوگی) پھر جب آفتاب بلند ہو گیا نماز پڑھو کہ اس وقت کی نماز کی کر لیا کہ تین گواہی دیں گے اور فرشتے حاضر ہو گئے (یعنی مقبول ہوگی) یہاں تک کہ پھر سایہ نیزہ کا اس کے سر پر آجائے (یعنی ٹھیک دوپہر ہو) تو پھر نماز نہ پڑھو اس لیے کہ اس وقت جہنم جھوکی جاتی ہے۔ پھر جب یہ سایہ آجائے (یعنی سورج ڈھلے) پھر نماز پڑھو اس لیے کہ اس وقت کی نماز میں فرشتے گواہی دیں گے اور حاضر ہو گئے۔ یہاں تک کہ پڑھو تم عصر کو پھر رکے رہو نماز سے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے اس لیے کہ وہ ڈوبتا ہے شیطان کے دونوں سیٹگوں کے بیچ میں اور اس وقت کافر بھی اسے سجدہ کرتے ہیں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! اب وضو بھی فرمائیے؟ آپ نے فرمایا کوئی تم سے ایسا نہیں ہے کہ وضو کا پانی لے کر گلی کرے اور ناک میں ڈالے اور ناک چھالے

قَالَ فَذَعَبْتُ إِلَى أَهْلِي وَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَكُنْتُ فِي أَهْلِي فَجَعَلْتُ أَنْحَرُ الْأَخْبَارَ وَأَسْأَلُ النَّاسَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ حَتَّى قَدِمَ عَلَيَّ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَقُلْتُ مَا فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقَالُوا النَّاسُ إِلَيْهِ سِرَاعٌ وَقَدْ أَرَادَ قَوْمُهُ قَتْلَهُ فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا ذَلِكَ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَذَحَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْعِرْ فِيَّ قَالَ ((نَعَمْ أَنْتَ الَّذِي لَقِيتَنِي بِمَكَّةَ)) قَالَ فَقُلْتُ بَلَى فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ وَأَخْبَلَنِي أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ ((صَلِّ صَلَاةَ الصَّحْرِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقْبَلَ الظُّلُ بِالْمُحْرِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ حِينَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَإِذَا أَقْبَلَ الْقَيُّمُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ)) قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَالْوُضُوءُ حَدَّثَنِي عَنْهُ قَالَ ((مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يَقْرُبُ وَضُوءَهُ فَيَتَمَضَّضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَتَبَوَّأُ إِلَّا حُوتَ خَطِيئَاتِهِ وَجْهِهِ وَبَاطِنِهِ ثُمَّ إِذَا

يُتَحَرَّى طُلُوعَ الشَّمْسِ وَغُرُوبَهَا.

۱۹۳۲- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمْ يَدْعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تُتَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَيُفْضِلُوا عِنْدَ ذَلِكَ)).

۱۹۳۳- عَنْ كُرَيْبِ بْنِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَائِشَةَ النَّبِيِّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَآلَها وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا أَفَرَأَى عَلَيْهَا السَّلَامُ مِنَّا حَيِّمًا وَسَلَامًا عَنْ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ إِنَّا أَخْبَرْنَا أَنَّكَ تُصَلِّيْنَهُمَا وَقَدْ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ النَّاسَ عَلَيْهَا قَالَ كُرَيْبٌ فَذَهَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أُرْسَلُونِي بِهِ فَقَالَتْ سَلْ أُمُّ سَلَمَةَ فَخَرَجَتْ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بَيْنَ مَا أُرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے کہ کوئی طلوع اور غروب کے وقت نماز پڑھے۔

۱۹۳۲- مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی نہیں چھوڑیں دو رکعتیں بعد عصر کے۔ اور حضرت عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خاص کر اپنی نمازوں کو طلوع اور غروب آفتاب کے وقت پڑھنے کی عادت مت کرو کہ ہمیشہ اسی وقت ادا کیا کرو۔

۱۹۳۳- کریم جو ابن عباس کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ مروی ہیں کہ عبداللہ بن عباس اور عبدالرحمن بن اذہر اور مسور بن مخزوم ان سب نے مجھے حضرت عائشہؓ کی بی بی رسول اللہ کے پاس بھیجا اور کہا کہ ہماری طرف سے ان کی خدمت میں سلام عرض کرو اور ان دو رکعتوں کا حال پوچھو جو بعد عصر کے پڑھی جاتی ہیں اور یہ عرض کرو کہ ہم کو خبر پہنچی ہے کہ آپ پڑھتی ہیں اور یہ بھی خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس سے منع فرماتے تھے۔ ابن عباس نے کہا کہ میں تو حضرت عمرؓ کے ساتھ لوگوں کو اس کے پڑھنے سے باز رکھتا تھا (اس سے معلوم ہوا کہ حاکم کو ضروری ہے کہ رعیت کو خلاف شرع باتوں اور بدعتوں سے روکے اور باز رکھے) کہ کریم نے کہا کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور وہ بات پوچھی آپ نے فرمایا کہ ام سلمہؓ سے پوچھو (اس سے معلوم ہوا کہ مفتی کو اگر معلوم ہو کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو مسائل کو اس کے پاس بھیج

لہ رکعت عصر کے بعد ادا کرتے تھے اور جو روایت کی عمر نے اس کو ابو سعید اور ابو ہریرہؓ نے بھی بیان کیا ہے اور اس کی خبر کی راویوں نے یہ ہے اور ان دونوں راویوں میں تطبیق اس طور پر ہے کہ حضرت عائشہؓ کی اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ صبح کی نماز کی عادت ہمیشہ ایسے وقت پر نہ کرے کہ آفتاب نکل رہا ہو اسی وقت ادا کرے اور اسی طرح عصر کی عادت غروب آفتاب کے وقت نہ رکھے اور جن روایتوں میں نمی وارد ہوئی ہے ان سے وہ نمازیں مروی ہیں جو بلا سبب پڑھی جاتی ہیں یعنی نوافل وغیرہ۔

(۱۹۳۳) اس حدیث سے کئی نکتہ نکالے ہوئے۔ اول یہ کہ ظہر کے بعد دو رکعت ثابت ہوئی دوسرے جب سنت روزمرہ کی تھا تو اس کی ادا مستحب ہے اور شافعیہ کے نزدیک سنائی دے رہی ہے صحیح ہے اور ثابت ہوا کہ جو نماز کسی سبب سے قضا ہو وہ اوقات مکروہہ میں بھی جائز ہے برخلاف اس کے جس کا کوئی سبب نہ ہو کہ وہ مکروہہ ہے جیسا ہم اوپر کہ آئے ہیں اور معلوم ہوا کہ صلوٰۃ کیل و نہار کی دو دو رکعت ہے اور لہ

دے اور اس میں حسد نہ کرے) پھر میں ان لوگوں کے پاس آیا اور حضرت عائشہؓ کے جواب کی انکو خبر دی۔ (اس سے پیغام لے جانے والے کا لب معلوم ہوا کہ انھوں نے اپنی رائے سے تصرف نہیں کیا کہ ام سلمہ کے پاس جائیں بلکہ جنھوں نے بھیجا تھا انکو اطلاع دے دی) پھر ان لوگوں نے مجھے ام سلمہ کے پاس روانہ کیا وہی پیغام دے کر جو حضرت عائشہؓ کے پاس میں لے گیا تھا۔ تب ام سلمہ نے فرمایا سنا تھا میں نے رسول اللہؐ سے کہ آپ منع کرتے تھے پھر میں نے آپکو پڑھتے دیکھا۔ جب میں نے آپکو پڑھتے دیکھا۔ اور آپ عصر پڑھ چکے تھے اور میرے گھر میں آئے اور میرے پاس قبیلہ بنی حرام انصار میں کی چند عورتیں بیٹھی تھیں تو میں نے ایک لڑکی کو بھیجا اور اس سے کہا کہ تم حضرت کے بازو کھڑی رہنا اور ان سے عرض کرنا کہ ام سلمہ گزارش کرتی ہیں کہ اے اللہ کے رسول! میں سنتی تھی کہ آپ ان رکعتوں سے منع فرماتے تھے اور پھر آپ کو پڑھتے دیکھتی ہوں؟ (اس سے معلوم ہوا کہ جب اپنے پیشوا سے کوئی خلاف دیکھے تو سوال کرے لب سے اگر وہ بھول گیا ہو گا تو اس سے باز آئے گا ورنہ اس کی حکمت بیان کرے گا) پھر اگر آپ تمہاری طرف اشارہ کریں ہاتھ سے تو پیچھے کھڑی رہنا (معلوم ہوا کہ اشارہ کرنے سے نماز نہیں جاتی) ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ پھر اس لڑکی نے ایسا ہی کیا اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ پیچھے ہٹ گئی۔ پھر جب آپ پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ اے بیٹی ابی امیہ کی تم نے ان رکعتوں کا پوچھا جو عصر کے بعد میں نے پڑھیں اس کا سبب یہ تھا کہ میرے پاس قبیلہ عبدالقیس کے کچھ لوگ اسلام لائے تھے اور اپنی قوم کا پیغام تو میں ان میں مشغول رہا اور ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا وہ یہی تھیں۔

يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا أَمَّا حِينَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْحَارِثَةَ فَقُلْتُ قَوْمِي بِحَبْنِهِ فَقَوْلِي لَهُ تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْتَعْلِفُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرُّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْجِرِي عَنْهُ قَالَ فَفَعَلْتُ الْحَارِثَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْجَرْتُ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ ((يَا بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةٍ سَأَلْتُ عَنْ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنْ الرُّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ))

فقہاء کا یہی مذہب ہے اور معلوم ہوا کہ جب دو چیزیں جمع ہوں تو جس میں مصلحت زیادہ ہو اس کو اختیار کریں جیسے آپ نے ظہر کی سنت کو چھوڑ دیا اور قوم کی ہدایت کو مقدم نہ رکھا اس لیے کہ اسلام کسی قوم کا ایک شخص کی سنت سے اولیٰ ہے۔

۱۹۳۴- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ
السَّحَدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ كَانَ
يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ إِنَّهُ شَغِلَ عَنْهُمَا أَوْ
نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَتَتْهُمَا وَكَانَ
إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَتَتْهَا قَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ
إِسْمَاعِيلُ تَعْنِي ذَاوَمَ عَلَيْهَا

۱۹۳۵- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَ
مُسْرُوفٍ قَالَ نَشَئِدُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ مَا تَرَكَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ.

۱۹۳۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّاتَانِ مَا تَرَكَهُمَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي قَطُّ سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً
رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

۱۹۳۷- عَنْ الْأَسْوَدِ وَمُسْرُوفٍ قَالَا نَشَئِدُ
عَلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَوْمُهُ الَّذِي كَانَ
يَكُونُ عِنْدِي إِلَّا صَلَّاهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي تَعْنِي الرُّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

بابُ اسْتِحْبَابِ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ

۱۹۳۴- ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے پوچھا ان دو رکعتوں کے بارے میں جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد پڑھتے تھے تو انھوں نے فرمایا کہ
آپ عصر سے پہلے پڑھا کرتے تھے پھر ایک بار آپ کو کچھ کام
ہو گیا یا بھول گئے تو عصر کے بعد پڑھی اور آپ کی عادت تھی کہ
جب کوئی نماز پڑھتے تو ہمیشہ پڑھا کرتے پھر اس کو بھی ہمیشہ
پڑھا کرتے تھے۔

۱۹۳۵- ابواسحاق نے اسود اور مسروق سے روایت کہ دونوں نے
کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جس دن میرے گھر میں
ہوئی اس دن ضرور دو رکعت پڑھتے یعنی عصر کے بعد کی۔

۱۹۳۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دو نمازیں تو
رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر میں کبھی ترک نہیں کیں نہ چھپے نہ
کھلے دو رکعتیں فجر سے پہلے اور دو عصر کے بعد۔

۱۹۳۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب بھی نبی
اکرم ﷺ میرے پاس ہوتے یہ دو رکعت ضرور پڑھتے یعنی دو
رکعت عصر کے بعد۔

باب: نماز مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے

پڑھنے کا بیان

۱۹۳۸- عطاء بن قلفل نے کہا میں نے انس بن مالک سے ان
نفلوں کے بارے میں پوچھا جو عصر کے بعد پڑھتے ہیں انھوں نے

(۱۷۳۴) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ دو رکعتیں عصر کے نفل کی سنت ہیں اور قاضی عیاض نے اس کو ظہر کی سنت سمجھنا چاہیے تاکہ
سب روایتوں میں تطبیق ہو جائے اور سنت ظہر کو یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ عصر کے نفل پڑھی جاتی ہیں پس حضرت عائشہ کا یہ فرمانا بہت صحیح ہے۔
(۱۹۳۶) ☆ یعنی ظہر کی جب سے روٹی اور بعد عصر کے ایک بار پڑھی جب سے مداومت کی اور فجر کی تو ہمیشہ پڑھتے ہی تھے۔
(۱۹۳۸) ☆ اس روایت سے مغرب کی اذان اور فرض کے بیچ میں دو رکعتوں کا مستحب ہونا ثابت ہوا اور یہی صحیح ہے کہ یہ نفل

کہا کہ حضرت عمرؓ ہاتھ مارتے تھے نماز پر جو لوگ بعد عصر کے پڑھتے تھے اور ہم رسول اللہؐ کے زمانہ میں دو رکعت پڑھتے تھے بعد غروب آفتاب کے نماز مغرب سے پہلے۔ سو میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بھی یہ دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ ہم کو پڑھتے ہوئے دیکھا کرتے تھے اور نہ اس کا حکم کرتے (یعنی بطریق وجوب کے) اور نہ اس سے منع فرماتے تھے۔

۱۹۳۹۔ انس بن مالک سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ مدینہ میں ہم لوگوں کی عادت تھی کہ جب مؤذن مغرب کی آذان دیتا تھا سب لوگ ستونوں کی آڑ میں دوڑ کر دو رکعت پڑھتے تھے یہاں تک کہ نیا آدمی اگر مسجد میں آتا تھا جانتا تھا کہ نماز ہو چکی (غرض اس کثرت سے لوگ ان رکعتوں کو پڑھتے تھے)۔

۱۹۴۰۔ مغفل کے صاحبزادے عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر آذان اور تکبیر کے درمیان دو رکعت نماز ہے تین بار یہی فرمایا اور تیسری بار فرمایا جس کا جی چاہے پڑھے (یعنی موکدہ نہیں)۔

۱۹۴۱۔ مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے عبد الاعلیٰ نے ان سے جریری نے ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے ان سے عبد اللہ بن مغفل نے انھوں نے نبیؐ سے مثل اس کے مگر انھوں نے تیسری بار کی جگہ چوتھی بار روایت کیا کہ آپ نے فرمایا جس کا جی چاہے۔

باب: نماز خوف کا بیان

۱۹۴۲۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کے وقت ایک گروہ کے ساتھ ایک

عُمَرُ يَضْرِبُ الْأَيْدِي عَلَى صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَثَا نَضَلِّي عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُنَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا

۱۹۳۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السُّوَارِي فَيَرُكَعُونَ رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى يَأْتِيَ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لِيَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صَلَّيَتْ مِنْ كَثَرَةِ مَنْ يُصَلِّيهِمَا

۱۹۴۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ فَأَلَّا ثَلَاثًا قَالَ فِي الثَّالِثَةِ ((لِمَنْ شَاءَ))

۱۹۴۱۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ الْحُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ ((لِمَنْ شَاءَ))

بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

۱۹۴۲۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ يَأْخُذِي

لو مستحب ہیں اور ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین کی مثل احمد اور اسحاق کے اس کو مستحب کہا ہے اور ابو بکر و عمر و عثمان و علیؓ اور دوسرے صحابہؓ اس کو مستحب نہ جانتے تھے اور اسی طرح کہنا کہ اور اکثر فقہانے اور فحشی نے ان کو بدعت کہا ہے مگر یہ روایتیں ان سب پر رجحت ہیں۔

(۱۹۴۲) ☆ نماز خوف کے باب میں روایتیں بہت ہیں اور سب صورتیں روا ہیں اور افضلیت اور اولیت میں ہر ایک نے ایک صورت لے

رکعت پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے تھا پھر یہ گروہ چلا گیا اور دشمن کے آگے گروہ اول کی جگہ کھڑا ہوا اور گروہ اول آیا اور رسول اللہ نے ان کے ساتھ بھی ایک رکعت ادا کی پھر حضرت نے سلام پھیرا اور ہر گروہ نے ایک ایک رکعت اپنی الگ الگ ادا کر لی۔

۱۹۴۳- سالم بن عبد اللہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ وہ بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز خوف کا فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے جیسے اوپر گزرا۔

۱۹۴۴- عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف پڑھی بعض دن اس طرح کہ ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک غنیم کے آگے اور آپ نے لوگوں کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر وہ لوگ غنیم کی طرف گئے اور دوسرے آئے اور ان کے ساتھ بھی ایک رکعت پڑھی۔ پھر دونوں گروہوں نے اپنی اپنی دوسری رکعت ادا کر لی۔ اور ابن عمر نے کہا جب خوف اس سے بھی زیادہ ہو تو سواری پر یا کھڑے کھڑے اشارہ سے پڑھو۔

۱۹۴۵- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں حاضر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز خوف میں پھر ہم سب نے دو صفیں کیں حضرت کے پیچھے اور اس وقت دشمن ہمارے اور قبلہ کے بیچ میں تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر ادا کی اور ہم سب نے بھی اور حضرت نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی پھر آپ نے اور ہم نے رکوع سے سر اٹھایا پھر سجدہ کو جب تک آپ

الطَائِفَتَيْنِ رُكْعَةً وَالطَائِفَةُ الْآخَرَى مُوَاجِهَةً الْعَدُوَّ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَقَامُوا فِي مَقَامٍ اَصْحَابِيهِمْ مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ وَجَاءَ اُولَئِكَ ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَةً وَهَؤُلَاءِ رُكْعَةً.

۱۹۴۳- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَوْفِ وَيَقُولُ صَلَّيْتُهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى

۱۹۴۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ فَقَامَتِ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوا وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رُكْعَةً ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رُكْعَةً رُكْعَةً قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَإِذَا كَانَ خَوْفٌ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَصَلِّ رَاكِبًا أَوْ قَائِمًا تَوْبِيحًا بِقَاءِ

۱۹۴۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَفَّيْنَا صَفِّينِ حَتَّى رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَبِيلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ وَأَسَاءَ مِنْ

تھ پسند کی ہے چنانچہ اس روایت کو اذاعی اور احباب مالکی نے اختیار کیا ہے اور شافعی کے نزدیک جائز ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان دونوں گروہوں نے ایک ایک رکعت مل کر ادا کی مگر صحیح یہ ہے کہ الگ الگ ادا کی۔

(۱۹۴۵) ☆ اس حدیث کے ساتھ امام شافعی اور ابن ابی لیلیٰ اور ابو یوسف نے تمسک کیا ہے کہ جب دشمن قبلہ کی طرف ہو ای طرح تھ

بھی اور وہ صف بھی جو آپ کے قریب تھی اور دوسری صف دشمن کے آگے کھڑی رہی۔ پھر جب حضرت سجدہ کر چکے اور وہ صف بھی جو آپ کے قریب تھی کھڑی ہو گئی تو پیچھے کی صف والے سجدہ میں گئے اور جب کھڑی ہو گئی پیچھے کی صف آگے ہو گئی اور آگے کی پیچھے ہو گئی اور رکوع کیا نئے اور ہم سب نے آپ کے ساتھ رکوع کیا (یعنی دونوں صفوں نے) پھر آپ نے اور ہم سب نے سر اٹھایا پھر آپ سجدہ میں گئے اور اس صف کے لوگ جو آپ کے پاس تھے کہ وہ پہلی رکعت میں پیچھے تھے سب سجدہ میں گئے اور پچھلی رکعت میں پیچھے تھے سب سجدہ میں گئے اور پچھلی صف دشمن کے روبرو کھڑی رہی (یعنی جو پہلی رکعت میں آگے تھی) پھر جب نبی سجدہ کر چکے اور وہ صف جو آپ کے پاس تھی تب پچھلی صف سجدہ میں جھکی اور انھوں نے سجدہ کیا پھر سلام پھیر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم سب نے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا جیسے آج کل تمہارے چوکیدار تمہارے سرداروں کے ساتھ کرتے ہیں۔

الرُّكُوعَ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ انْحَضَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُوَخَّرُ فِي نَحْوِ الْعُدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ انْحَضَرَ الصَّفُّ الْمُوَخَّرُ بِالسُّجُودِ وَقَامُوا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُوَخَّرُ وَتَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمَقْدَمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسُهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ انْحَضَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ الَّذِي كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَقَامَ الصَّفُّ الْمُوَخَّرُ فِي نَحْوِ الْعُدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ انْحَضَرَ الصَّفُّ الْمُوَخَّرُ بِالسُّجُودِ فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِيعًا قَالَ جَابِرٌ كَمَا يَصْنَعُ حَرَسُكُمْ هَؤُلَاءِ بِأَمْرِنَاهِمُ

۱۹۴۶- جابر نے کہا کہ جہاد کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کی رفاقت میں ایک قوم سے قبیلہ بنی جہنہ کی اور وہ بہت لڑے۔ پھر جب ہم ظہر پڑھ چکے مشرکوں نے کہا کاش کہ ہم ان پر ایک بارگی حملہ کرتے تو ان کو کاکٹ ڈالتے اور جبر میں نے رسول اللہ کو اس کی خبر دی اور حضرت نے ہم سے ذکر کیا اور مشرکوں نے کہا کہ ان کی اور ایک نماز آتی ہے کہ وہ ان کو اولاد سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ پھر جب عصر کا وقت آیا ہم نے دو صفیں باندھ لیں (یعنی آگے پیچھے) اور مشرک قبیلہ کی طرف تھے اور تکبیر ادا کی کہی رسول اللہ نے اور ہم سب نے اور رکوع کیا آپ نے اور ہم سب نے (یعنی دونوں

۱۹۴۶- عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا مِنْ جُهَيْنَةَ فَقَاتَلُونَا قِتَالًا شَدِيدًا فَلَمَّا صَلَيْنَا الظُّهْرَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ لَوْ بَلَاغُنَاهُمْ مِثْلَهُ لَأَقَطَعْنَا هُمْ فَأَخْبَرَ جَبْرِيلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالُوا إِنَّهُ سَنَأَيِسُهُمْ صَلَاحٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنَ الْأَوْلَادِ فَلَمَّا خَضَرَتِ الْعَصْرُ قَالَ صَفْنَا صَفَيْنِ وَالْمُشْرِكِينَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَبِيلَةِ قَالَ فَكَبَّرَ رَسُولُ

اللہ اور اگر میں آپ کو شافعی کے نزدیک آگے کی صف کا پیچھے ہو جانا اور پیچھے کا آگے ہو جانا جائز ہے جیسا اس روایت میں آچکا ہے اور اگر اپنی جگہ میں رہیں اور آگے پیچھے نہ ہوں جب بھی روا ہے جیسا کہ ابن عباس کی روایت میں وارد ہوا ہے۔

میں رکوع تک شریک رہیں اور سجدہ کیا آپ نے اور پہلی صف نے پھر جب آپ اور پہلی صف کھڑی ہو گئی دوسری صف نے سجدہ کیا اور اگلی صف پیچھے اور کھینچی آگے ہو گئی اور اللہ اکبر کہا رسول اللہ نے اور ہم نے۔ اور رکوع کیا آپ نے اور ہم سب نے اور سجدہ کیا آپ کے ساتھ صف اول نے اور دوسری صف ویسی کھڑی رہی پھر جب دوسرے بھی سجدہ کر چکے تو سب بیٹھ گئے اور سب کو سلام دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ ابو الزبیر نے کہا کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بات اور بھی کہی کہ جیسے آج کل یہ تمہارے حاکم کرتے ہیں۔

۱۹۳۷- سہل بن ابی شمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے یاروں کے ساتھ نماز خوف یوں ادا کی کہ اپنے پیچھے دو صفیں کیں اور اگلی صف جو آپ سے قریب تھی ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور پھر کھڑے رہے یہاں تک کہ جو لوگ آپ کے پیچھے تھے انھوں نے ایک رکعت اپنی باقی ادا کر لی پھر وہ پیچھے ہو گئے اور پیچھے والے آگے ہوئے پھر آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور بیٹھ گئے یہاں تک کہ جو آپ کے پیچھے تھے انھوں نے ایک رکعت باقی ادا کر لی پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔

۱۹۳۸- صالح بن خواتؓ نے ایسے کسی شخص سے روایت کی جس نے نماز خوف پڑھی تھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ذات الرقاع کے دن (ایک غزوہ کا نام ہے اس میں صحابہؓ نے اپنے بیروں کو چھتھرے باندھے تھے) کہ ایک گروہ نے صف باندھی اور حضرت کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور ایک گروہ غنیم کے آگے رہا۔ پھر آپ نے اپنے ساتھ کی صف کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپ کھڑے رہے اور اس صف والوں نے اپنی نماز پوری پڑھ لی۔ پھر وہ چلے گئے اور دشمن کے آگے پر ابانڈھ لیا اور دوسرا گروہ آیا اور آپ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا وَرَفَعْنَا فَرَفَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْأَوَّلُ فَلَمَّا قَامُوا سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْأَوَّلُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الثَّانِي فَقَامُوا مَقَامَ الْأَوَّلِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَبَّرْنَا وَرَفَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْأَوَّلُ وَقَامَ الثَّانِي فَلَمَّا سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا سَلَّمَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ ثُمَّ حَصَرَ جَابِرٌ أَنْ قَالَ كَمَا يُصَلِّي أَمْرًا لَكُمْ هَؤُلَاءِ

۱۹۴۷- عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي شَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فَصَفَّاهُمْ خَلْفَهُ صَفَيْنِ فَصَلَّى بِالَّذِينَ بَلَوْنَهُ رُكْعَةً ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ خَلْفَهُمْ رُكْعَةً ثُمَّ تَقَدَّمُوا وَتَأَخَّرَ الَّذِينَ كَانُوا قُدَّامَهُمْ فَصَلَّى بِهِمْ رُكْعَةً ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ تَخَلَّفُوا رُكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ.

۱۹۴۸- عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَاتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وَجَّاهُ الْعَدُوَّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ تَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وَجَّاهُ الْعَدُوَّ وَجَّاهُ الطَّائِفَةَ الْآخَرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرُّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ ثُمَّ تَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ

(۱۹۳۷) اس حدیث کو مالک اور شافعی اور ابو ثور وغیرہ نے اختیار کیا ہے اور جازب صورت میں ہیں جتنی مردی ہوئی ہیں رسول اللہ سے۔

نے ان کے ساتھ ایک رکعت باقی ادا کی پھر آپ بیٹھے رہے اور ان لوگوں نے اپنی نماز پوری کر لی پھر آپ نے ان سب پر سلام کیا۔

۱۹۴۹- عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرَّقَاعِ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَأَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَأَحْطَرَطَهُ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَتَخَافُنِي قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ ((اللَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْكَ)) قَالَ فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَعْمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهُ قَالَ فَتَوَدَّعَى بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْآخَرَى رَكَعَتَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكَعَتَانِ ۱۹۵۰- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْآخَرَى رَكَعَتَيْنِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَصَلَّى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ.

۱۹۵۰- ابی سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انھوں نے پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف کی اور پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت اور پھر دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعت۔۔۔۔۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعت پڑھیں ہر گروہ کے ساتھ دو رکعت۔

☆☆☆

(۱۹۴۹) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض پڑھنے والے کو نفل پڑھنے والے کی اقتداء اور ست ہے اس لیے کہ رسول اللہ آخر کی دو رکعتوں میں معطل تھے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور دیکھا گیا ہے یہ مذہب حسن بصریؒ سے اور عطاوی حنفی نے جو دعویٰ کیا ہے کہ یہ روایت منسوخ ہے ان کا دعویٰ مقبول نہیں اس لیے کہ حج کی کوئی دلیل نہیں۔

(۱۹۵۰) ☆ اس سے وہی مسئلہ ثابت ہوا کہ معطل کے پیچھے فرض کی نماز روا ہے اور مذہب حنفی اس کے خلاف ہے اور وہ جو خلاف کرتے ہیں محض بے دلیل ہے۔

کِتَابُ الْجُمُعَةِ ①

جمعہ کا بیان

۱۹۵۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ))۔
۱۹۵۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَهوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ ((مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ))۔

۱۹۵۳- و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔
۱۹۵۴- وَ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ۔

۱۹۵۵- اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے حرمہ بن یحییٰ نے ان سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سالم بن عبد اللہ نے ان کو عبد اللہ نے کہ سنا انھوں نے رسول اللہ سے مثل اس روایت کے۔
۱۹۵۶- اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے حرمہ بن یحییٰ نے ان سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سالم بن عبد اللہ نے ان کو عبد اللہ نے کہ سنا انھوں نے رسول اللہ سے مثل اس کے جو اوپر مذکور ہوا۔

۱۹۵۷- اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے حرمہ بن یحییٰ نے ان سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سالم بن عبد اللہ نے ان کو عبد اللہ نے کہ سنا انھوں نے رسول اللہ سے مثل اس کے جو اوپر مذکور ہوا۔

(۱) ☆ جمعہ بقیع میں جمعہ کے دن کو یوم المروہ کہتے ہیں۔

(۱۹۵۱) ☆ جمعہ کے دن غسل کو بعض لوگوں نے واجب کہا ہے چنانچہ بعض صحابہ اور اہل ظاہر کا یہی مذہب ہے اور ابن منذر نے امام مالک سے یہی نقل کیا ہے اور حسن بصریؒ سے بھی یہی منقول ہے اور جبہور سلف اور خلف سے آیا ہے کہ وہ مستحب ہے اور واجب نہیں اور جبہور نے بھی کئی روایتوں سے تمسک کیا ہے۔ چنانچہ ایک مرفوع روایت میں وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس نے وضو کیا تو خیرہ بھی سبھی اور جو نہ آیا تو نہانا افضل ہے۔

۱۹۵۵- سالم بن عبد اللہ اپنے باپ سے راوی ہے کہ عمر بن خطابؓ جمعہ کے دن خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کے آئے اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت عثمانؓ تھے اور حضرت عمرؓ نے ان کو پکارا کہ یہ کون سا وقت ہے آنے کا یعنی پہلے سے آتا تھا تو انھوں نے کہا مجھے آج کام ہو گیا اور میں گھر میں نہیں گیا تھا کہ اذان سنی تو مجھ سے کچھ نہ ہوا فقط وضو کر لیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ صرف وضو ہی؟ اور تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ غسل کا حکم دیتے تھے۔

۱۹۵۶- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ حضرت عمرؓ ایک دن جمعہ کا خطبہ لوگوں میں پڑھتے تھے کہ عثمان بن عفانؓ آئے اور حضرت عمرؓ نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ کیا حال ہو گا ان لوگوں کا جو اذان کے بعد دیر لگاتے ہیں؟ تو حضرت عثمانؓ نے کہا کہ اے امیر المومنین! جب میں نے اذان سنی تو اور کچھ نہیں کیا سوا وضو کے کہ وضو کیا اور آیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا صرف وضو کیا۔ تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ جب کوئی جمعہ کو آئے تو ضرور نہائے۔

باب: ہر بالغ مرد پر غسل جمعہ

فرض ہونے کا بیان

۱۹۵۷- ابو سعید خدریؓ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن کا نہانا ہر بالغ کو واجب ہے۔

۱۹۵۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ باری باری آتے تھے اپنے گھروں سے اور دینہ کے بلند محلوں سے اور عماریں پہنی تھیں (اونٹوں کے بالوں کی) اور ان پر غبار پڑتا تھا اور بدبو نکلتی تھی۔ انہی میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

۱۹۵۵- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَتَنَاءِثُ هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دَخَلَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ عُمَرُ أَيُّ سَاعَةٍ هَذِهِ فَقَالَ إِنِّي شِئْتُ الْيَوْمَ فَلَمْ أَتَغَلَّبْ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَلَمْ أَزِدْ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ عُمَرُ وَالْوَضُوءُ أَضْيَاءٌ وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ.

۱۹۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاءِثُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَعَرَّضَ بِهِ عُمَرُ فَقَالَ مَا بَالُ رَجَالٍ يَتَأَعَّرُونَ بَعْدَ النِّدَاءِ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا زِدْتُ حِينَ سَمِعْتُ النِّدَاءَ أَنْ تَوَضَّأْتُ ثُمَّ أَقْبَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ وَالْوَضُوءُ أَضْيَاءٌ أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ)).

بَابُ وَجُوبِ غُسْلِ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ

بَالِغٍ مِنَ الرِّجَالِ وَبَيَانُ مَا أُمِرُوا بِهِ

۱۹۵۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ)).

۱۹۵۸- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَنَاءِثُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ مِنَ الْعَوَالِي فَيَأْتُونَ فِي الْعَبَاءِ وَتُصْبِيهِمُ الْغُبَارُ فَتَخْرُجُ مِنْهُمْ الرِّيحُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ

ایک شخص آیا اس دن آپ میرے پاس تھے تو آپ نے فرمایا اگر تم آج کے دن نہایا کرو تو خوب ہو۔

۱۹۵۹- حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ لوگ سختی تھے اور ان کے پاس نوکر چاکر تو تھے ہی نہیں اس لیے ان میں بدبو آنے لگی تو ان کو حکم دیا گیا کہ جمعہ کے دن نہایا کرو تو خوب ہو۔

باب: جمعہ کے دن خوشبو لگانے اور مسواک کرنے کا بیان
۱۹۶۰- عبد الرحمن بن ابوسعید خدری نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر جوان کو جمعہ کے دن نہانا اور مسواک کرنا ہے اور تھوڑی خوشبو لگالے جتنی ہو سکے۔ مگر بکیر نے عبد الرحمن کا ذکر نہیں کیا اور خوشبو کے بارے میں کہا اگر چہ عورت کی خوشبو ہو۔

۱۹۶۱- عبد اللہ بن عباسؓ نے ذکر کیا رسول اللہ ﷺ کا قول کہ غسل جمعہ کے باب میں تھا تو طائس نے کہا ابن عباسؓ سے کہ لگائے خوشبو یا تیل اگر اس کی گھر والی کے پاس ہو۔ تو ابن عباسؓ نے کہا کہ میں یہ نہیں جانتا۔

۱۹۶۲- مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے ان سے محمد بن ابو بکر نے اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے ہارون نے ان سے شہاک نے دونوں نے ابن جریج سے اسی اسناد سے۔

۱۹۶۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا حق ہے ہر مسلمان پر کہ ہر ہفتہ میں ایک بار نہائے اور پائس اور بدن دھوئے۔

۱۹۶۴- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نہائے جمعہ کے دن جتنا بت سے اس میں صاف اشارہ ہے کہ اپنی بی بی سے

مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ يَوْمَكُمْ هَذَا))۔

۱۹۵۹- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ أَهْلَ عَمَلٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ كُفَاءُ فَكَانُوا يَكُونُونَ لَهُمْ تَقَلُّ قَبِيلُ لَهُمْ لَوْ اغْتَسَلْتُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

بَابُ الطَّيْبِ وَالسَّوَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
۱۹۶۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَسَوَالٍ وَيَمْسُ مِنَ الطَّيْبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ)) إِنْ أُنْ بُكِّرُوا لَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَقَالَ فِي الطَّيْبِ وَلَوْ مِنْ طَيِّبِ الْمَرْأَةِ۔

۱۹۶۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ طَائِسُ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ وَيَمْسُ طَيِّبًا أَوْ هَذَا إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ قَالَ لَا أَعْلَمُ۔

۱۹۶۲- وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَحْمَرُنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ۔

۱۹۶۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((حَقٌّ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ))۔

۱۹۶۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مِنْ

(۱۹۶۳) اس میں اختلاف ہے کہ یہ گھڑیوں کا حساب دن کے شروع سے ہے یا روال کے بعد سے امام مالکؒ اور ان کے اکثر پیروں اور قاضی حسین اور امام الحرمین کا مذہب تو یہ ہے کہ ان گھڑیوں سے روال زوال کے بعد کے چند لمحوں میں اور ان کے نزدیک زوال کے بعد جانا چاہیے

صحبت بھی کرے۔ پھر جائے یعنی اول گھڑی میں تو اس نے گویا ایک اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری ساعت میں گیا اس نے گویا ایک گائے کی اور جو تیسری ساعت میں گیا اس نے گویا ایک دنبہ کیا اور جو چوتھی ساعت میں گیا اس نے گویا ایک مرغی کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا اس نے ایک اٹھ ا قربان کیا۔ پھر جب امام نکل آیا (یعنی خطبہ پڑھنے لگا) تو فرشتے (یعنی حاضری نویس جو مسجد کے دروازے پر حاضری لکھتے تھے) وہ مسجد میں حاضر ہو گئے اور خطبہ سننے لگے (غرض اس وقت جو آیا اس کی حاضری نہیں لکھی گئی اور آنے کے ثواب سے محروم رہا اگرچہ نماز کا ثواب پائے)۔

باب: جمعہ کے دن خطبہ میں

خاموش رہنے کا بیان

۱۹۶۵- سعید بن مسیب کو ابو ہریرہؓ نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اپنے ساتھی سے کہو چپ رہو جمعہ کے دن جس وقت امام خطبہ پڑھتا ہو تو تم نے بھی ایک لغوات کہی (یعنی اشارہ سے چپ کرنا ضروری ہے۔ اسی بات بھی منع ہے)

۱۹۶۶- مسلمؒ نے کہا اور روایت کی مجھ سے عبد الملک بن شعیب نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ان کے داوانے ان سے عقیل بن خالد نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عمر بن عبد العزیز نے ان سے عبد اللہ ابراہیم نے اور ابن مسیب نے دونوں سے روایت کی ابو ہریرہؓ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے مثل اس روایت کے جو ابھی گزری۔

۱۹۶۷- اور کہا مسلمؒ نے کہ روایت کی مجھ سے محمد بن حاتم نے

اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَانَ ثَمَاقُ بَدَنَةٍ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَانَ ثَمَاقُ بَقَرَةٍ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَانَ ثَمَاقُ كَبْشٍ أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَانَ ثَمَاقُ دَجَاجَةٍ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَانَ ثَمَاقُ بَيْضَةٍ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ))

بَابُ فِي الْإِنصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْخُطْبَةِ

۱۹۶۵- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامِ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ))

۱۹۶۶- وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَدَّثِي حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ حَالِبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ وَعَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بَعِيْظُهُ

۱۹۶۷- وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بن اور ان لوگوں نے دعویٰ کیا ہے کہ یہی معنی لغوی ہیں اور امام شافعیؒ اور ان کے جمہور اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ دن کے شروع سے جانا چاہیے اور ان گھڑیوں کا حساب ان کے نزدیک دن کے شروع سے ہے اور حبیب الگو اور جماہر علماء کا یہی مذہب ہے اور نسائی کی روایت میں آیا ہے کہ جب امام نکلتا ہے تو فرشتے جیسے کو لپیٹ دیتے ہیں اور پھر کسی کی حاضری نہیں لکھتے۔ غرض دلائل سے قوی مذہب یہی ہے کہ قبل زوال مسجد میں جانا چاہیے اور آنحضرتؐ کی عادت بھی یہی تھی۔

ان سے محمد بن بکر نے ان سے ابن جریج نے ان سے ابن شہاب نے ان دونوں سندوں سے بھی اس کے مثل حدیث مروی ہوئی ہے مگر ابن جریج نے کہا ابوہریرہ بن عبد اللہ بن قارظ۔

۱۹۶۸- ابوہریرہؓ نے کہا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جب تو اپنے ساتھی سے کہے چپ رہے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہے تو تو نے لغو بات کی۔ ابو الزناد نے کہا لغت ابوہریرہؓ کی بولی ہے اور یہ لفظ اصل میں لغوت ہے۔

باب: جمعہ کے دن دعا کی قبولیت کے وقت کے بیان میں
۱۹۶۹- ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے جمعہ کے دن کاذکر کیا اور فرمایا کہ اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جو بندہ مسلمان اس وقت نماز پڑھتا ہو اور اللہ سے جو کوئی چیز مانگے تو بے شک اللہ تعالیٰ اس کو دے دے گا۔ ترمذی نے روایت میں ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ گھڑی بہت تھوڑی ہے۔

۱۹۷۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابو القاسمؓ نے فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جو مسلمان اس وقت کھڑا نماز پڑھتا ہو اور اللہ سے کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ بے شک اس کو عطا کرے اور اپنے ہاتھ سے آپ نے اشارہ کیا کہ وہ بہت تھوڑی ہے اور اس کی بے رعایتی دلاتے تھے۔

۱۹۷۱- مسلمؒ نے کہا روایت کی ہم سے ابن شقی نے ان سے ابن عدی نے ان سے ابن عمن نے ان سے محمد نے ان سے ابوہریرہؓ نے فرمایا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مثل۔

بُنْ بَكْرٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِالْإِسْنَادِ جَمِيعًا فِي هَذَا الْحَدِيثِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ
۱۹۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَيْتَ)) قَالَ أَبُو الزِّنَادِ هِيَ لُغَةٌ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هُوَ فَقَدْ لَغَوْتُ.

بَاب فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ
۱۹۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ ((فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيُ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)) زَادَ قُتَيْبَةُ فِي رَوَاتِهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَالُهَا.

۱۹۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَاتِمٌ يُصَلِّيُ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَقَالَ يَتَدَبَّرُ يُفَلِّلُهَا يُزْهَدُهَا)).

۱۹۷۱- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

(۱۹۶۸) ☆ قرآن سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ لغو میں وارد ہے یا نہیں جیسے کہ فرمایا اللہ بخاندہ و تعالیٰ نے و اللغو اظہر اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے وقت کوئی بات نہ کرنا چاہیے اور کسی کو چپ بھی کرائے تو اشارہ سے غرض کلام کو بعض علماء نے حرام کہا ہے اور شافعی کے اس میں دو قول ہیں اور قاضی عیاض نے کہا کہ امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور شافعی اور عام علماء کا مذہب ہے کہ اس وقت چپ رہنا واجب ہے خطبہ سننے کے لیے اور غنی اور غنی اور بعض سلف سے منقول ہے کہ یہ واجب نہیں مگر جب کہ خطبہ میں قرآن پڑھا جائے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ جب امام سے دور ہو اور خطبہ نہ سنتا ہو تب بھی چپ رہنا واجب ہے اور غنی اور احمد اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ واجب نہیں۔

۱۹۷۲- و حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مُسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ مُضَافٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عُلْفَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِيلِهِ.

۱۹۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي السَّاعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَفِّقُهَا مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ.

۱۹۷۴- و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ.

۱۹۷۵- عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَسَمِعْتُ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْحُجَّةِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((هِيَ عَاتِنٌ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تَقْضَى الصَّلَاةُ)).

۱۹۷۲- اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے حمید بن مسعدہ الباہلی نے ان سے بشر بن یعنٰی نے ان سے محمد بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اس کے۔

۱۹۷۳- ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ نہیں مانگتا ہے اس میں کوئی مسلمان کسی خیر کو مگر اللہ تعالیٰ اس کو ضرور دیتا ہے اور وہ ساعت بہت تھوڑی ہے۔

۱۹۷۴- مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے ابن رافع نے ان سے عبدالرزاق نے ان سے معمر نے ان سے ہمام ابن منبہ نے ان سے ابی ہریرہ نے انھوں نے نبی سے اور اس میں یہ نہیں کہا کہ وہ ساعت بہت تھوڑی ہے۔

۱۹۷۵- ابی بردہ نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ تم نے اپنے باپ سے جمعہ کی ساعت کے باب میں کچھ سنا ہے کہ وہ رسول اللہ سے کچھ بیان کرتے ہوں؟ میں نے کہا کہ ہاں میں نے ان سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے وہ گھڑی اس وقت سے ہے کہ امام بیٹھے (یعنی منبر پر) نماز کے ختم ہونے تک۔

(۱۹۷۳) اگلے لوگوں کا اختلاف ہے کہ وہ ساعت کب ہے اور اس کے کیا معنی کے وہ علما سمجھتے والا کھڑا نماز پڑھتا ہو۔ غرض بعضوں نے کہا کہ وہ عصر سے مغرب تک ہے اور سر لاویں سے یعنی نماز سے دعا ہے اس لیے کہ صلوٰۃ کے معنی دعا بھی آتے ہیں اور کھڑے ہونے سے مراد یہ ہے کہ دعا کے ساتھ قیام کرنا ہو یعنی دعا میں مشغول ہو اور کسی نے کہا وہ جب سے امام نکلا ہے اس وقت سے نماز سے فارغ ہونے تک اور کسی نے کہا کہ وہ نماز کے شروع سے اس کے ختم تک ہے اور ان کے نزدیک صلوٰۃ سے نماز ہی مراد ہے اور بعضوں نے کہا وہ جب سے ہے کہ امام منبر پر بیٹھا ہے نماز سے فارغ ہونے تک اور بعضوں نے کہا وہ اخیر گھڑی سے جمعہ کے دن کی اور قاضی عیاضؒ نے کہا اور سب اقوال کے مقدمہ میں آثار مروی ہوئے ہیں رسول اللہ سے اور بعضوں نے کہا وہ زوال کے قریب ہے اور بعضوں نے کہا زوال سے اس وقت تک ہے کہ سایہ ایک ہاتھ ہو جائے اور بعضوں نے کہا وہ سارے دن میں چھپی ہوئی ہے اور بعضوں نے کہا طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے اور قاضی نے کہا یہ مراد نہیں ہے کہ وہ ان سب وقتوں میں ہوتی ہے مگر مراد یہ ہے کہ ان سب وقتوں میں سے کسی وقت میں ہوتی ہے اور صحیح بلکہ صواب وہ ہے جو روایت کیا مسلم نے ابوموسیٰ کی روایت سے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ وہ اس وقت سے ہے کہ امام بیٹھا ہے (یعنی منبر پر نماز کے ہونے تک)۔

بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۱۹۷۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا)).

۱۹۷۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ)).

بَابُ هِدَايَةِ هَذِهِ الْأُمَّةِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ

۱۹۷۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَحْنُ الْأَخِيرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِنَدَا كُلِّ أُمَّةٍ أُوتِيَتْ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِيَانَا مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْنَا هَذَا اللَّهُ لَهُ فَالْأَنَاسُ لَنَا فِيهِ تَبِعَ الْيَهُودَ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ)).

۱۹۷۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَحْنُ الْأَخِيرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِهِ)).

۱۹۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَحْنُ الْأَخِيرُونَ وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

باب: جمعہ کے دن کی فضیلت

۱۹۷۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر ان دنوں میں کا جن میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے کہ اسی میں آدم پیدا ہوا ہے اور اسی میں جنت میں گئے اور اسی میں وہاں سے نکلے۔

۱۹۷۷- ابو ہریرہ نے کہا کہ نبی نے فرمایا بہتر ان دنوں میں کا جن میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے کہ اسی میں آدم پیدا ہوا ہے اور اسی میں جنت میں گئے اور اسی میں وہاں سے نکلے اور قیامت نہ ہوگی مگر اسی دن۔

باب: جمعہ کا دن اس امت کے لیے ہدایت ہے

۱۹۷۸- ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہم پچھلے لوگ ہیں اور قیامت کے دن آگے بڑھ جانے والے ہیں فقط اتنی بات ہے کہ ہر امت کو ہم سے پہلے کتاب ملی ہے اور ہم کو ان کے بعد پھر یہ دن جو ہم پر اللہ نے فرض کیا اس کی ہم کو راہ بتادی اور سب لوگ اس میں ہمارے پیچھے ہیں کہ یہودی عید جمعہ کے دوسرے دن ہوتی ہے (یعنی ہفتہ) اور نصاریٰ کی تیسرے دن (یعنی اتوار کو)۔

۱۹۷۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم سب سے آخری ہیں (دنیا میں) اور سب سے پہلے ہوں گے قیامت کے دن اسی کی مثل۔

۱۹۸۰- ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہم سب کے پیچھے ہیں اور قیامت کے دن سب کے آگے ہو جانے والے ہیں اور ہم

(۱۹۷۷) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑے بڑے کام جمعہ کے دن ہوتے اور ہو گئے خواہ وہ فضیلت کے ہوں یا نہ ہوں اور یہ سب اس لیے بیان فرمائے کہ آدمی اس میں نیکی کے لیے تیار ہوں اور اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور ابو بکر بن العربی نے کتاب احادیث شرح ترمذی میں کہا ہے کہ خردیج آدم کا جنت سے یہ بھی ایک فضیلت ہو سکتی ہے کہ یہ نکلتا سب ہوا آدمی کا اولاد ہونے کا اور انبیاء اور رسل کے ظاہر ہونے کا اور قیامت کا وہاں سب سے دوسرا خدا کے پاس اور جنت میں پہلے جانے کا اور دشمنان خدا کے نافرود و دشمنان میں داخل ہونے کا۔ غرض اس حدیث سے تمام دنوں پر جمعہ کی فضیلت ثابت ہوئی۔

جنت میں سب سے پہلے داخل ہونگے مگر اتنی بات البتہ ہے کہ ان لوگوں کو کتاب ہم سے پہلے ملی ہے اور ہم کو ان کے بعد اور انھوں نے سچی بات میں اختلاف کیا۔ سو یہ جمہ کا دن وہی ہے جس میں اختلاف کیا اور ہم کو اللہ نے راہ بتادی پھر یہ جمہ کا دن تو ہمارے لیے ہے اور دوسرا دن یہود کا (یعنی ہفتہ) اور تیسرا دن نصاریٰ کا یعنی اتوار۔

وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَاحْتَلَفُوا فَهَذَا اللَّهُ لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنْ الْحَقِّ فَهَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ هَذَا اللَّهُ لَهُ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَالْيَوْمَ لَنَا وَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى))

۱۹۸۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم دنیا میں سب امتوں سے پیچھے ہیں اور قیامت میں سب سے آگے مگر اتنا ہے کہ ان لوگوں کو کتاب ہم سے پہلے ملی ہے اور ہم کو ان کے بعد اور یہ وہ دن ہے یعنی جمہ جو ان پر فرض کیا گیا تھا اور اس میں انھوں نے اختلاف کیا سو اللہ نے ہم کو راہ بتادی سو وہ لوگ اس میں ہمارے پیچھے ہیں (یعنی ان کی عید ہماری عید کے پیچھے ہے) تو یہود کی عید کل ہے اور نصاریٰ کی پر سوں۔

۱۹۸۱- عَنْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاحْتَلَفُوا فِيهِ فَهَذَا اللَّهُ لَهُ فَهُمْ لَنَا فِيهِ تَبِعَ فَالْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ))

۱۹۸۲- ابوہریرہ اور حذیفہ دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بھلا دیا جمہ کو ان لوگوں کے لیے جو ہم سے پہلے تھے سو یہود کی عید ہفتہ اور نصاریٰ کی اتوار کو ہوئی اور اللہ ہمارے ساتھ آیا اور ہم کو راہ بتائی جمہ کے دن کی۔ غرض جمہ اور ہفتہ اور اتوار عید کے دن یہ ترتیب ہوئی اور ایسے ہی وہ لوگ ہمارے پیچھے ہیں اور قیامت میں سب سے آگے ہمارا فیصلہ ہوگا اور ایک روایت میں یہ لفظ ہے المقضیٰ بینہم (یعنی ان کا فیصلہ کیا جائے گا)۔

۱۹۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ ﷺ ((أَضَلَّ اللَّهُ عَنْ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمَ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارَى يَوْمَ الْأَحَدِ فَجَاءَ اللَّهُ بِنَا فَهَذَا اللَّهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَكَذَلِكَ هُمْ تَبِعَ لَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضَى لَهُمْ قَتْلُ الْخَلَائِقِ)) وَفِي رِوَايَةٍ وَاصِلِ الْمَقْضَى بَيْنَهُمْ.

۱۹۸۳- مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی ہم سے ابو کریم نے ان سے ابن ابی الزناد نے ان سے سعد نے ان سے ربیع بن حراش نے ان سے حذیفہ نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہم کو راہ بتائی مگر جمہ کی اور لوگوں کو بھلا دیا جو ہم سے پہلے تھے اور

۱۹۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنِي رَبِيعُ بْنُ جَرَّاحٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَدَيْنَا إِلَى الْجُمُعَةِ وَأَضَلَّ اللَّهُ عَنْهَا مَنْ))

ساری روایت مثل ابن فضیل کے بیان کی (یعنی جو اوپر گزری)۔

باب: جمعہ کے دن جلدی جانے کی فضیلت

۱۹۸۴- ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے ہر دروازہ پر مسجد کے دروازوں میں سے فرشتے لکھتے ہیں کہ فلا ناسب سے پہلے آیا اس کے بعد وہ اس کے بعد وہ۔ پھر جب امام منبر پر بیٹھتا ہے سب فرشتے اعمال نامے لپیٹ دیتے ہیں اور خطبہ آکر سننے لگتے ہیں اور جو اول آیا اس کے ثواب کی مثل ایسی ہے جیسے کوئی ایک اونٹ قربانی کرے اس کے بعد جو آیا وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک گائے کرے اس کے بعد جو آئے وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک مینڈھا کرے اس کے بعد جو آئے وہ ایسا ہے جیسے کوئی مرغی کرے۔ اس کے بعد جو آئے وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک انڈا خدا کی راہ میں دے۔

۱۹۸۵- مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن یحییٰ اور عمر ثقات نے سفیان سے انھوں نے زہری سے انھوں نے سعید سے انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے مثل اس کے۔

۱۹۸۶- ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسجد کے ہر دروازہ پر ایک فرشتہ ہوتا ہے کہ وہ سب سے پہلے جو آتا ہے اس کو ایسا لکھتا ہے جیسے کسی نے اونٹ قربانی کیا پھر درجہ بدرجہ جو پیچھے آتے جاتے ہیں ان کو لکھتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے مثل لکھتا ہے جس نے ایک انڈا خدا کی راہ میں دیا۔ پھر جب امام منبر پر بیٹھا نامہ اعمال لپیٹ دیتے اور ہر دروازہ کے فرشتے آکر خطبہ سننے لگتے ہیں۔

باب: جمعہ کا خطبہ خاموشی سے سننے کی

فضیلت

۱۹۸۷- ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ

كَانَ قَبْلَنَا) فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ فَضِيلٍ.

باب فضل التهجیر یوم الجمعة

۱۹۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَأَلَّوُلَ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَّأَ الصُّحُفَ وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ وَمَنْ لَمْ يَهْجُرْ كَمَثَلِ الَّذِي يَهْدِي الْبَنَدَةَ ثُمَّ كَالَّذِي يَهْدِي بَقْرَةَ ثُمَّ كَالَّذِي يَهْدِي الْكَبْشَ ثُمَّ كَالَّذِي يَهْدِي الدَّجَاجَةَ ثُمَّ كَالَّذِي يَهْدِي الْبَيْضَةَ)).

۱۹۸۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعُمَرُو النَّاقِلُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۹۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُ الْأَوَّلَ فَأَلَّوُلَ مِثْلَ الْحَزْوَورِ ثُمَّ نَزَلَهُمْ حَتَّى صَغُرَ إِلَى مِثْلِ الْبَيْضَةِ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَّيْتُ الصُّحُفَ وَخَضَعُوا الذِّكْرَ)).

باب فضل من استمع وأنصت في الخطبة

۱۹۸۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

جس نے غسل کیا اور جمعہ میں آیا اور یقینی تقدیر میں تھی نماز پڑھی اور خطبہ سے فارغ ہونے تک چپ رہا پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی اس کے گناہ بخشے گئے اس جمعہ سے گزشتہ جمعہ تک اور تین دن کے اور زیادہ۔

۱۹۸۸- ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو وضو کرے اور خوب وضو کرے پھر جمعہ میں آئے اور خطبہ سنے اور چپ رہے اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخشے جائیں گے اور تین دن کے اور زیادہ اور جو کنگریوں سے کھیلے اس نے بے فائدہ کام کیا۔

باب: سورج ڈھلنے کے وقت جمعہ کی نماز

پڑھنے کا بیان

۱۹۸۹- عبد اللہ کے فرزند جابرؓ نے کہا کہ ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ کے ساتھ یعنی جمعہ کی پھر لوٹ کر آرام دیتے تھے اپنے پانی لادنے کے اونٹوں کو۔ حسن نے جعفر سے کہا کہ اس وقت کیا وقت ہوتا تھا؟ انھوں نے کہا کہ آفتاب ڈھلنے کا وقت۔

۱۹۹۰- جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انھوں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کب نماز پڑھتے تھے جمعہ کی؟ انھوں نے کہا کہ جب وہ نماز پڑھ چکے تھے تب ہم جاتے تھے اور اپنے اونٹوں کو آرام دیتے تھے۔ عبد اللہ نے اپنی روایت میں یہ بات زیادہ کی کہ جب آفتاب ڈھل جاتا ہے یعنی پانی لادنے والے اونٹ۔

((مَنْ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قَدَّرَ لَهُ ثُمَّ انْصَبَتْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّي مَعَهُ غَيْرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخِرَى وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ))

۱۹۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءِ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَبَ غَيْرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْخَصْيَ فَقَدْ لَعَا))

بَابُ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ حِينَ تَرُوءُ الشَّمْسُ

الشمس

۱۹۸۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَرِيحُ نَوَاصِيحًا قَالَ حَسَنٌ فَقُلْتُ لِحُجَفَرٍ فِي أَبِي سَاعَةَ ثَلَاثُ قَالَ زَوَالَ الشَّمْسِ

۱۹۹۰- وَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلُوحٍ وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّدَائِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالََا جَمِيعًا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ مَتَى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ نَذَّهَبَ إِلَيَّ جَمَاعًا فَنَرِيحُهَا زَادَ عَبْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ حِينَ تَرُوءُ الشَّمْسُ يَعْنِي النَّوَاضِحَ

(۱۹۸۷) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے بعد قبل نیت باندھنے کے ضروری بات کرنا ہوا ہے اور قبل خطبہ کے نوافل مستحب ہے اور یہی مذہب ہے شافعی اور جمہور کا اور خطبہ کے وقت چپ رہنا واجب ہے اور غسل کی فضیلت۔

۱۹۹۱- عَنْ سَهْلِ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَعَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۹۹۱- سہل نے کہا ہم دوپہر کا سونا نہ سوتے اور دن چڑھے کا کھانا نہ کھاتے تھے مگر نماز جمعہ کے بعد۔ ابن حجر نے اپنی روایت میں یہ بات زیادہ کی کہ رسول اللہ کے زمانہ میں۔

۱۹۹۲- عَنْ إِبْنِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْثَوْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نَجْتَمِعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَّبِعُ الْفَيْءَ.

۱۹۹۲- ایسا بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا ہم جمعہ پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب سورج ڈھل جاتا تھا پھر لوٹتے تھے سایہ ڈھونڈتے ہوئے (یعنی دیواروں کا سایہ نہ ہوتا تھا)۔

۱۹۹۳- عَنْ إِبْنِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْثَوْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نَصْطَلِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ فَتَرْجِعُ وَمَا نَحْدُ لِلْخِطَابِ فَيُنَاطِلُ بِنُورٍ.

۱۹۹۳- ایسا بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باپ سے روایت کی انھوں نے کہا ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ کے ساتھ اور جب لوٹتے تھے (یعنی بعد نماز جمعہ کے) تو دیواروں کا سایہ نہ پاتے تھے کہ جس کی آڑ میں آئیں۔

بَابُ جَمْعِ كِي نَمَازٍ سَهْلٌ دُو خُطْبَةٍ أَوْرَانِ كِي دَر مِیَانِ بَیْتِیْنِے كَا بَیَانِ

۱۹۹۴- عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا نَهَى كَيْسَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَمْعِ كِي دَر مِیَانِ بَیْتِیْنِے كَا بَیَانِ

۱۹۹۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو جاتے جیسے تم آج کل کرتے ہو۔

۱۹۹۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَخْلِسُ

۱۹۹۵- جابر بن سمرہ نے کہا کہ نبی ہمیشہ دو خطبہ پڑھا کرتے تھے اور ان کے بیچ میں بیٹھتے تھے اور خطبوں میں قرآن شریف پڑھتے

(۱۹۹۳) ان سب روایتوں سے جمعہ کا جلدی پڑھنا ثابت ہوتا ہے مگر امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جہاں پر علماء کا صحابہ اور تابعین سے یہ نہ ہوتا ہے کہ جمعہ کے روز انہیں ہے مگر بعد زوال کے اور اس کا خلاف کسی نے نہیں کیا مگر امام احمد اور اسحاق نے کہ ان دونوں کے نزدیک قبل زوال جائز ہے اور اگرچہ نوٹی نے اس مقام میں شافعیہ وغیرہ کی تائید کی ہے مگر امام احمد کا مذہب بھی دلائل صحیحہ سے خالی نہیں اگرچہ جمہور کی تاویل کرتے ہیں اور جلدی کے مباحث پر ان روایتوں کو اتار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صحابہ صبح کا کھانا اور دوپہر کا سونا بعد نماز جمعہ کے کرتے تھے اور اس دن ان دونوں میں دیر کرتے اس لیے کہ دو اول وقت آتے تھے۔ لہذا ان کاموں میں دیر کرتے کہ شاید تکبیر اولیٰ یا خطبہ نہ جانا رہے اور یہ جو مروی ہے کہ ہم سایہ ڈھونڈتے اور نہ پاتے اس کی تاویل میں کہتے ہیں کہ جمعہ اول وقت ہوتا تھا اور گھروں کی دیواریں چھوٹی تھیں اس لیے سایہ نہ ملتا تھا اور شاید سایہ ٹھونڈا ہوتا ہو مگر آدمی کے پورے قدم چھپانے کو کفایت نہ کرتا ہو اور اونٹوں کو آرام دینے سے مراد یہ ہے کہ ان کو کام چھڑا دیتے اور دن چارہ دیتے یا چرائی پر چھوڑ دیتے کہ صبح کے کام سے راحت پائیں۔

بَيْنَهُمَا يَفْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَذْكُرُ النَّاسَ.

اور لوگوں کو نصیحت کرتے۔

۱۹۹۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَحْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ تَبَاكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ وَاللَّهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفِي صَلَاةٍ

۱۹۹۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَخَافَتْ عِيْرٌ مِنَ الشَّامِ فَأَنْتَقَلَ النَّاسُ إِلَيْهَا حَتَّى لَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَأَنْزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ النَّبِيِّ فِي الْجُمُعَةِ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْقَضُوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا.

باب: اللہ تعالیٰ کے اس قول کا بیان کہ جب وہ لوگ تجارت یا کھیل متناہد دیکھتے ہیں تو آپ کو چھوڑ جاتے ہیں

۱۹۹۷- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک جمعہ کو خطبہ پڑھتے تھے کہ آپ کے پاس دو لوگ آئے اور آپ کے پاس روئے گئے۔ اس پر یہ آیت اتری جو سورہ جمعہ میں ہے کہ جب دیکھتے ہیں تجارت یا کوئی کھیل کی چیز تو دوڑ جاتے ہیں اس طرف اور تجھ کو کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔

۱۹۹۸- عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ وَلَمْ يَقُلْ قَائِمًا

۱۹۹۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدِمَتْ سُوَيْقَةٌ قَالَ فَخَرَجَ النَّاسُ إِلَيْهَا فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا أَنَا فِيهِمْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْقَضُوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا إِلَى آخِرِ آيَةِ

۱۹۹۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے یہ نہیں کہا کہ کھڑے ہو کر۔

۱۹۹۹- جابر نے کہا ہم نبی کے ساتھ تھے جمعہ کے دن، سو ایک ٹائڈ آیا اور لوگ مسجد سے نکل گئے اور بارہ آدمی رہ گئے کہ میں بھی ان میں تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور جب دیکھتے ہیں سوداگری یا کھیل اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور تجھ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔

۱۹۹۹- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک جمعہ کو خطبہ پڑھا اور آپ کے پاس دو لوگ آئے اور آپ کے پاس روئے گئے۔ اس پر یہ آیت اتری جو سورہ جمعہ میں ہے کہ جب دیکھتے ہیں تجارت یا کوئی کھیل کی چیز تو دوڑ جاتے ہیں اس طرف اور تجھ کو کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔

(۱۹۹۹) ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا سنوں ہے اور سچ میں بیٹھنا بھی سنت ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا کہ باوجود قدرت قیام کے بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں اور معلوم ہوا کہ جمعہ میں دو خطبے ضروری ہیں اور حسن بصری اور اہل ظاہر وغیرہ کا مذہب ہے کہ بغیر خطبہ کے بھی جمعہ صحیح ہے اور ابن عبد البر نے کھڑے ہو کر پڑھنے پر اجماع نقل کیا ہے۔ ابو حنیفہ نے کہا کہ کھڑے ہو کر پڑھنا بھی روا ہے اور کھڑے ہو کر واجب نہیں اور ابو حنیفہ اور مالک اور جمہور کے نزدیک بیٹھنا دونوں خطبوں کے سچ میں سنت ہے واجب نہیں اور شافعی کے نزدیک فرض ہے اور شرط ہے صحت خطبہ کے لیے۔ طحاوی نے کہا یہ امر سوائے شافعی کے اور کسی نے نہیں کہا اور شافعی کی دلیل یہ ہے کہ لہ

۲۰۰۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز کھڑے ہو کر وعظ کر رہے تھے کہ ایک قافلہ مدینہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اس کی طرف بڑھے یہاں تک کہ صرف بارہ افراد باقی رہ گئے ان میں ابو کر اور عمر بھی تھے تو یہ آیت نازل ہوئی واذا راوا تجارة..... اے.....

۲۰۰۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَامَتِ عِيرٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَتَدْرَمَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مَعَهُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ وَنَزَلَتْ هَذِهِ آيَةٌ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا

۲۰۰۱- کعب بن عجرہ مسجد میں داخل ہوئے اور ام حکم کا بیٹا عبدالرحمن بیٹھے بیٹھے خطبہ پڑھتا تھا تو انھوں نے کہا اس غیبت کو دیکھو کہ بیٹھے ہوئے خطبہ پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جب دیکھتے ہیں کسی تجارت یا کھیل کو تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور تجھ کو کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔

۲۰۰۱- عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْغَيْبِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا

باب: جمعہ کو چھوڑنے کی وعید کا بیان

۲۰۰۲- حکم بن عیناء سے عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے اپنے منبر کی لکڑیوں پر کہ لوگ جمعہ کے چھوڑ دینے سے باز آئیں نہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کر دے گا کہ وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔

باب: التغليظ في ترك الجمعة

۲۰۰۲- عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عِينَاءَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى أَعْوَادٍ مِنْهُ ((لَيْتَهُنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَذَعِيهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ))

باب: نماز اور خطبہ مختصر دینے کا بیان

۲۰۰۳- جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ کی نماز اور خطبہ سچ کا تھا (یعنی نہ بہت لمبا نہ چھوٹا)۔

باب: تخفيف الصلاة والخطبة

۲۰۰۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أَسْأَلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا.

۲۰۰۴- جابر بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

۲۰۰۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ

لوگوں ہی ثابت ہو اور رسول اللہ سے اور آپ نے فرمایا نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھو اور خطبہ بھی مثل نماز ہے۔ (نووی)
(۲۰۰۲) ☆ یعنی ان سے لطف و رحمت کو دور کر دے گا اور اس باب خیر کو باز رکھے گا یہی قول ہے اکثر متکلمین کا۔

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی نمازیں پڑھیں۔ آپ کی نمازیں درمیانی ہوتی تھیں اور آپ کا خطبہ درمیانہ ہوتا تھا۔

۲۰۰۵- جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ جب خطبہ پڑھتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہو جاتی اور غصہ زیادہ ہو جاتا گویا وہ ایک ایسے لشکر سے ڈرانے والے تھے کہ صبح شام آیا اور فرماتے تھے کہ میں اور قیامت یوں بھیجا گیا ہوں اور اپنے گلہ کی اور سچ کی انگلی ملائے اور کہتے کہ خدا کی حمد کے بعد جانو کہ ہر بات سے بہتر اللہ کی کتاب ہے اور ہر چال سے بہتر محمد کی چال ہے اور سب کاموں سے برے نئے کام ہیں اور ہر نیکام گمراہی ہے پھر فرماتے کہ میں ہر مومن کا دوست ہوں اس کی جان سے زیادہ پھر جو مومن مر کر مال چھوڑ جائے وہ اس کے گھر والوں کا ہے اور جو قرض یا بچے چھوڑے ان کی پرورش میری طرف ہے اور ان کا خرچ مجھ پر ہے۔

۲۰۰۶- جعفر بن محمد اپنے باپ سے اور وہ جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن نبی کا خطبہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور پھر اس کے بعد بلند آواز سے یہ فرمایا اور اوپر کی روایت کے مثل حدیث بیان کی۔ جابر نے کہا کہ رسول اللہ خطبہ پڑھتے تھے لوگوں پر اور ان لفظوں سے اس کی حمد و ثناء کی اور پھر اس کے بعد بلند آواز سے یہ فرمایا اور اوپر کی روایت کے مثل حدیث بیان کی۔

أُصَلِّيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى يَكْرَهُ زَكْرِيَاءَ عَنْ سِبْطَالٍ

۲۰۰۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خُطِبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ مُنِيرٌ يَقُولُ صَبِّحَكُمْ وَتَسَاءَلَكُمْ وَيَقُولُ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) وَيَقُولُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى وَيَقُولُ أَمَّا بَعْدُ ((فَإِنَّا خَيْرُ الْخَلْقِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُخْذَنَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)) ثُمَّ يَقُولُ ((أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ مِنْ تَوَكَّلَ مَا لِي فَلِأَهْلِي وَمَنْ تَوَكَّلَ ذَيْنَا أَوْ حَتَابَا فَلَايَ وَغَلِي))

۲۰۰۶- عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَتْ خُطْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُمَةِ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى إِبْرَ ذَلِكَ وَقَدْ عَلَا صَوْتُهُ ثُمَّ سَاقَ الْخَلْدِيَّةَ بِمِثْلِهِ.

(۲۰۰۵) اس حدیث میں کئی فائدے ہیں اول آداب خطبہ پڑھنے والے کے کہ آواز بلند رکھے بندگان خدا کو ڈراوے دوسرے قرب قیامت تیسرے امام بعد کا لفظ کہ یہ خطبوں میں کہنا مستحسن ہے۔ چوتھے بدعت کی برائی۔ پانچویں تقسیم بدعت کا باطل ہونا۔ چھٹے حدیث یعنی نئے کاموں کی برائی خلوہ عبادات میں ہو یا عادات۔ ساتویں آنحضرت کی شفقت مومنوں پر جو ہزاروں ماں باپ سے بڑھ کر ہے۔ آٹھویں یہ کہ ابتدائے اسلام میں آپ کی عادت تھی کہ جو مرے اور قرضہ چھوڑ جائے اور کچھ مال اس کے موافق نہ چھوڑے تو اس پر آپ نماز جنازہ نہ پڑھتے تھے پھر جب ملک فتح ہوئے تب آپ نے یہ حکم دیا جو حدیث میں مذکور ہوا۔

۲۰۰۷- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْطُبُ النَّاسَ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُبْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ يَقُولُ ((مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَخَيْرُ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ)) ثُمَّ سَأَلَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ.

۲۰۰۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَرْدَ شَنْوَةَ وَكَانَ يُرْقِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ فَسَمِعَ سَفَهَاءَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا مَحْنُونٌ فَقَالَ لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ هَذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللَّهَ يَشْفِيهِ عَلَى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أُرْقِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ وَإِنَّ اللَّهَ يَشْفِي عَلَى يَدَيَّ مِنْ شَاءَ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)) أَنَا بَعْدُ قَالَ فَقَالَ أَعِذْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ فَأَعَادَهُمْ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكُفَّةِ وَقَوْلَ السَّخَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعْرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ بِمِثْلِ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغَنِي نَاعُوسُ الْبَحْرِ قَالَ فَقَالَ هَاتِ يَدَكَ أَبَايَحْتُ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَعَلَى قَوْمِكَ))

۲۰۰۸- عبد اللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ ضماکہ میں آیا (ضماہ ایک شخص کا نام ہے) اور وہ قبیلہ ازد شنبوہ میں سے تھا اور جنوں اور آسیب وغیرہ کو جھاڑتا تھا تو مکہ کے نادانوں سے سنا کہ محمدؐ مجنون ہیں (پناہ اللہ تعالیٰ کی)۔ تو اس نے کہا ذرا میں ان کو دیکھوں شاید اللہ میرے ہاتھ سے انہیں اچھا کر دے۔ غرض آپؐ سے ملا اور کہا اے محمدؐ! میں جنوں وغیرہ کو جھاڑتا ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے جس کو چاہتا ہے شفا دیتا ہے تو کیا آپؐ کو خواہش ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا ان الحمد للہ سے اما بعد تک یعنی سب خوبیاں اللہ میں ہیں۔ میں اس کی خوبیاں بیان کرتا ہوں اور اس سے مدد چاہتا ہوں جسکو اللہ راہ بتائے اسے کون بہکائے اور جسے وہ بہکائے اسے کون راہ بتائے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود لائق عبادت کے نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمدؐ اس کے بندہ اور پیغمبر ہوئے ہیں۔ اب بعد حمد کے جو کہو کہوں۔ ضماہ نے کہا پھر تو کہو ان کلمات کو۔ الحمد للہ کہ ضماہ پر ایمان کا روپ چڑھ گیا غرض رسول اللہؐ نے ان کو تین بار پڑھا پھر ضماہ نے کہا ابھی میں نے کانٹوں کی باتیں سنیں چادو گروں کے اقوال سے شاعروں کے اشعار سنے مگر ان کلمات کے برابر میں نے کسی کو نہیں سنا اور یہ تو دریائے بلاغت کی تہہ تک پہنچ گئے ہیں۔ پھر ضماہ نے کہا اپنا ہاتھ لائیں کہ میں اسلام کی بیعت کروں۔ غرض انھوں نے بیعت کی اور رسول اللہؐ نے فرمایا میں تم سے اور تمہاری قوم (کی

طرف سے بیعت لیتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں میں اپنی قوم کی طرف سے بھی بیعت کرتا ہوں۔ آخر رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور وہ ان (صحابہ) کی قوم پر گزرے تو اس لشکر کے سردار نے کہا کہ تم نے اس قوم سے تو کچھ نہیں لو لیا۔ تب ایک شخص نے کہا کہ ہاں میں نے ایک لونٹا ان سے لیا ہے۔ انھوں نے حکم کیا کہ جاؤ اسے پھیر دو اس لیے کہ یہ خدا کی قوم ہے (اور وہ خدا کی بیعت کے سبب سے ایمان میں آچکے ہیں)۔

۲۰۰۹- واصل بن حیان نے کہا کہ ابوداؤد نے کہا کہ خطبہ پڑھا ہم پر عمرؓ نے اور بہت مختصر پڑھا اور نہایت تلخ۔ پھر جب وہ اترے منبر سے تو ہم نے کہا اے ابوالفضل! تم نے بہت تلخ خطبہ پڑھا اور نہایت مختصر کیا اور اگر آپ ذرا اس خطبہ کو طویل کرتے تو بہتر ہوتا۔ تب عمرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ آدمی کا نماز کو لبا کر اور خطبہ کو مختصر کرنا اس کے سمجھ دار ہونے کی نشانی ہے سو تم نماز کو لبا کر اور خطبہ کو چھوٹا۔ اور بعض بیان جاوہو تا ہے (یعنی تاثیر رکھتا ہے)۔

۲۰۱۰- عدی بن حاتم نے کہا کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے پاس خطبہ پڑھا اور اس نے کہا میں قطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن بعضہما فقد غوی (یعنی جو اطاعت کرے اللہ اور اس کے رسول کی اس نے راہ پائی اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا) تو رسول اللہ نے فرمایا تو کیا برا خطیب ہے یوں کہو من بعض اللہ ورسولہ ابن عمرؓ نے اپنی روایت میں کہا فقد غوی۔

۲۰۱۱- صفوان بن یعلیٰ نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ منبر پر چڑھتے

قَالَ وَعَلَى قَوْمِي قَالَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَمَرُّوا بِغَوِيٍّ فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ لِلْعَيْشِ هَلْ أَصَبْتُمْ مِنْ هَؤُلَاءِ شَيْئًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَصَبْتُ مِنْهُمْ بِطَهْرَةٍ فَقَالَ رَدُّوْهَا فَإِنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ عِمَادٌ.

۲۰۰۹- عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانٍ قَالَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ حَظَبْنَا عُمَارًا فَأَوْحَرَ وَأَبْلَغَ فَلَمَّا نَزَلْنَا يَا أَبَا الْفُظْطَانِ لَقَدْ أَتَلَعْتَ وَأَوْحَرْتَ فَلَوْ كُنْتُ تَنَفَّسْتُ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنْ طَوَّلَ صَدَقَ الرَّجُلُ وَقَصُرَ خُطْبِيهِ مَبْنَةً مِنْ فَهْمِهِ فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ وَإِنْ مِنْ الْبَيَانِ سِخْرًا)).

۲۰۱۰- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ رَجُلًا حَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَطْلُعُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَقَدْ رُشِدَ وَمَنْ يَعْصِيهِمَا فَقَدْ غَوَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَنَسَ الْخُطْبِيبُ أَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَعْصِي اللَّهُ وَرَسُولَهُ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَقَدْ غَوَى)).

۲۰۱۱- عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى

(۲۰۱۰) ✽ ومن بعضہما کے الفاظ کو آپ نے اس لیے پسند نہیں کیا کہ اس میں مختصر جو ہے تو اس سے اللہ اور رسول ﷺ کی برابر ہی معنوم ہوتی ہے اور آگے ذکر کرنا اللہ کے نام کا موجب برکت ہے فہم ہوتا ہے اور من بعض اللہ ورسولہ کو کسی لیے پسند کیا۔

(۲۰۱۱) ✽ اس حدیث سے خطبہ میں قرآن پڑھنا ثابت ہوا اور اس کے مشروع ہونے میں اتفاق ہے وجوب میں اختلاف اور حق

وَنَادُوا بِمَلِكٍ لِّيَقْضِيَ عَلَيْنَا رَبِّكَ۔

۲۰۱۲- عمرہ کی بہن رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے سورہ ق والقرآن المجید میں فی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ یَقْرَأُ بِہَا عَلَی الْعِیْثِ فِی کُلِّ جُمُعَةٍ۔

۲۰۱۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۰۱۲- عَنْ أُخْتٍ لِّعُمَرَةَ قَالَتْ أَخَذْتُ قِ وَالْقُرْآنَ الْمَجِیدَ مِنْ فِی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ یَقْرَأُ بِہَا عَلَی الْعِیْثِ فِی کُلِّ جُمُعَةٍ۔

۲۰۱۳- وَحَدَّثَنِیْہُ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ یَحْیٰی بْنِ أُوْبَی عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ أُخْتٍ لِّعُمَرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ کَانَتْ أَكْثَرَ مِنْہَا بِیْطِلُ حَدِیْثَ سَلِیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ۔

۲۰۱۴- حارث کی بیٹی نے کہا کہ نہیں یاد کہ میں نے سورہ ق مگر رسول اللہ کے منہ مبارک سے سن کر کہ آپ اس کو ہر جمعہ میں پڑھا کرتے تھے اور ہمارا اور رسول اللہ کا تنور ایک تھا۔ یہ اپنا قرب بیان کیا رسول اللہ سے (سمان اللہ کیا خوش نصیب لوگ تھے کاش یہ فقیر اس تنور کا خادم ہوتا۔)

۲۰۱۴- عَنْ بِنْتِ لِحَارِثَةَ بِنِ النُّعْمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَتْ لَمَّا حَفِظْتُ قِ اِلَّا مِنْ فِی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَحْطُبُ بِہَا کُلَّ جُمُعَةٍ قَالَتْ وَكَانَ تَنْوَرُنَا وَتَنْوَرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَاحِدًا۔

۲۰۱۵- ام ہشام بنت حارث بن نعمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تنور ایک ہی تھا دو برس یا ایک برس اور کچھ ماہ تک اور نہیں سیکھا میں نے سورہ ق کو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کہ آپ اس کو ہر جمعہ میں منبر پر پڑھتے تھے جب لوگوں کو خطبہ پڑھتے۔

۲۰۱۵- عَنْ أُمِّ هِشَامِ بِنْتِ حَارِثَةَ بِنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ تَنْوَرُنَا وَتَنْوَرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَاحِدًا سَتِّینَ أَوْ سِتَّةَ وَبَعْضُ سَنَةٍ وَمَا أَخَذْتُ قِ وَالْقُرْآنَ الْمَجِیدَ اِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَقْرُؤُہَا کُلَّ یَوْمٍ جُمُعَةٍ عَلَی الْعِیْثِ اِذَا حَطَبَ النَّاسَ۔

۲۰۱۶- عمارہ بن رویہ نے بشر مروان کے بیٹے کو دیکھا کہ منبر پر دونوں ہاتھ اٹھا رہے (یعنی دعا کے لیے)۔ تو کہا کہ اللہ خراب کرے ان دونوں ہاتھوں کو میں نے تو رسول اللہ کو دیکھا ہے کہ اس سے زیادہ نہ کرتے تھے اور اشارہ کیا اپنے گلے کی انگلی سے۔

۲۰۱۶- عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ رَأٰی بَشَرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَی الْعِیْثِ رَافِعًا يَدَيْہُ فَقَالَ بَیَّحَ اللّٰہُ مَا تَنِیْنِ الْيَدَیْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مَا یَزِیْدُ عَلٰی اَنْ یَّقُوْلَ بِیْدِیْہِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِیَاصْبِعِی الْمُسْبِحَةِ۔

ترجمہ شافعیہ کے نزدیک کچھ قرآن پڑھنا واجب ہے اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔

(۲۰۱۶) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا بدعت ہے اور مالک اور اصحاب شافعیہ کا اور فقہاء کا یہی مذہب ہے۔

۲۰۱۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۲۰۱۷- وَ حَدَّثَنَا هُثَيْبٌ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ رَأَيْتُ بَشَرَ بْنَ مَرْوَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ عَمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

باب: خطبہ کے دوران تحیۃ المسجد کا بیان

بابُ الْحَيَّةِ وَالْإِمَامِ يَخْطُبُ

۲۰۱۸- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک شخص آیا آپ نے پوچھا تم نے نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اٹھو دو رکعت پڑھ لو (یعنی سنت)۔

۲۰۱۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((أَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَمُفَارِكٌ)) رَكَعَتَيْنِ.

۲۰۱۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۰۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ عَنْ ابْنِ عُثَيْبٍ عَنْ أَبِي بَرْزَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ كَمَا قَالَ حَمَّادٌ وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّكَعَتَيْنِ

۲۰۲۰- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے آپ نے فرمایا تم نے نماز پڑھی؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اٹھو دو رکعت پڑھو اور تحیۃ کی ایک روایت میں ہے دو رکعت پڑھ۔

۲۰۲۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ ((أَصَلَّيْتَ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَمُفَصِّلُ الرَّكَعَتَيْنِ)) رَفِي رِوَايَةِ هُثَيْبٍ قَالَ ((صَلِّ رَكَعَتَيْنِ)).

۲۰۲۱- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور نبی اکرم جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے پوچھا کہ کیا تم نے دو رکعت پڑھ لیں؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پڑھ۔

۲۰۲۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ ((أَرَأَيْتَ)) رَكَعَتَيْنِ)) قَالَ لَا فَقَالَ ((لَوْ كَفَّ)).

(۲۰۱۸) پہلا یہی مذہب ہے شافعی اور احمد اور اسحاق اور فقہائے محدثین کا کہ جب مسجد میں آئے اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو دو رکعت ادا کر لینا مستحب ہے اور مختصر پڑھے اور اس کے بعد خطبہ سننے لگے اور اس کے بغیر بیٹھا مسجد میں مکر وہ ہے مگر بعض جہال پہلے بیٹھ لیے ہیں پھر اٹھ کر ادا کرتے ہیں اور بعض جہال خطبہ اول سن کر دوسرے خطبہ میں کھڑے ہو کر پڑھنے لگتے ہیں۔ یہ خدا جانے کس نے ان کو سکھایا ہے اور ابو حنیفہ وغیرہ کا مذہب ہے کہ خطبہ کے وقت نہ پڑھے اور حدیثیں مان پر ہجت ہیں۔
مسلم نے کہا روایت کی جھ سے ابو بکر بن شیبہ نے اور یعقوب دورق نے ابن علیہ سے اس نے ابوب سے اس نے عمرو سے اس نے جابر سے انھوں نے نبی سے جیسے ہمارے کہا اگر دو رکعت کا ذکر نہیں۔

۲۰۲۲- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ جب کوئی آئے اور امام خطبہ پڑھنے کو صف سے نکل چکا ہو دور رکعت پڑھ لے۔

۲۰۲۳- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا سلیم غطفانی جمعہ کے دن آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے تھے اور سلیم بیٹھ گئے نماز نہ پڑھی۔ آپ نے فرمایا تم نے دور رکعت پڑھی؟ انھوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا انھو اور ان کو پڑھ لو۔

۲۰۲۴- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا سلیم آئے جمعہ کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اور وہ آکر بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا اے سلیم انھو اور دور رکعت پڑھ لو۔ اور مختصر پڑھو۔ پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی آئے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو ضروری ہے دور رکعت مختصر ادا کرے۔

باب: دور ان خطبہ دین کی تعلیم دینے کا بیان

۲۰۲۵- حمید بن ہلال نے کہا ابو رفاعہ رسول اللہ کے پاس آئے اور آپ خطبہ پڑھ رہے تھے انھوں نے کہا میں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ایک مرد غریب مسافر اپنا دین دریافت کرنے کو آیا ہے نہیں جانتا کہ اس کا دین کیا ہے۔ پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور اپنا خطبہ چھوڑ کر میرے پاس تک آگئے اور ایک کرسی لائے میں جانتا ہوں کہ اس کے پاس لوہے کے تھے آپ اس پر بیٹھ گئے (معلوم ہوا کرسی پر بیٹھنا منع نہیں) اور مجھے سکھانے لگے جو اللہ نے آپ کو سکھایا تھا۔ پھر آپ نے آکر خطبہ کو تمام کیا (مال غلق تھا اور معلوم ہوا کہ ضروری بات خطبہ میں روا ہے)۔

۲۰۲۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ فَقَالَ ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَلْيَصِلْ رَكَعَتَيْنِ))۔

۲۰۲۳- عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ سُلَيْمُ الْغُطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ ﷺ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْمٌ قَبْلَ أَنْ يَصْلِيَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((أَرَكْتِ رَكَعَتَيْنِ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَمَ فَرَكْتَهُمَا))۔

۲۰۲۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ سُلَيْمُ الْغُطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ ﷺ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ لَهُ ((يَا سُلَيْمُ فَمَ فَرَكْتِ رَكَعَتَيْنِ وَتَجَوَّزَ فِيهِمَا ثُمَّ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْسُخْ رَكَعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزَ فِيهِمَا))۔

بَابُ حَدِيثِ التَّعْلِيمِ فِي الْخُطْبَةِ

۲۰۲۵- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ أَبُو رِفَاعَةَ أَتَيْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتَّى أَتَيْتُهُ إِلَى فَأَتَنِي بِكُرْسِيِّ خَشِيبَتٍ قَوَائِمَةٍ حَدِيدًا قَالَ فَقَعَدْتُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ آخِرَهَا

بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

باب: نماز جمعہ میں کیا پڑھے

۲۰۲۶- عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَحْلَفَ مَرْوَانَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ بَعْدَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُتَأَقِّفُونَ قَالَ فَأَذْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ فَقَالَ..... أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۲۰۲۶- ابن ابی رافع رضی اللہ عنہ نے کہا مروان نے ابو ہریرہ کو مدینہ میں خلیفہ مقرر کیا اور آپ کہہ کو گیا اور ابو ہریرہ نے جمعہ کی نماز پڑھائی اور سورہ جمعہ کے بعد دوسری رکعت میں سورہ منافقون پڑھی۔ پھر میں ان سے ملا اور کہا کہ آپ نے وہ سورتیں پڑھیں جو حضرت علیؑ کو فہم میں پڑھتے تھے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جمعہ میں یہی پڑھتے تھے (یعنی حضرت علیؑ کی تقلید سے نہیں پڑھتا بلکہ تبع وکیل ہوں۔ سبحان اللہ سنا ہے کہ اس قدر تقلید سے نفرت تھی کہ یہ کہنا پسند نہیں آیا اور رسول اللہ کے فعل کی سند بتائی افسوس ہے ان پر جو تقلید پر جان دیتے ہیں۔)

۲۰۲۷- عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَحْلَفَ مَرْوَانَ أَبَا هُرَيْرَةَ بِعَيْنَيْهِ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ حَاتِمٍ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْأُولَى وَفِي الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُتَأَقِّفُونَ وَرِوَايَةُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَثْلُ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

۲۰۲۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے۔

۲۰۲۸- عَنْ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاسِيَةِ قَالَ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ.

۲۰۲۸- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدوں اور جمعہ میں سبح اسم ربك الاعلیٰ اور هل اتاك حديث الغاشية پڑھا کرتے تھے اور جب جمعہ اور عید دونوں ایک دن میں ہوتی تھیں تب بھی دونوں سورتوں کو دونوں نمازوں میں پڑھتے تھے۔

۲۰۲۹- وَحَدَّثَنَا ثَعْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنَّى بِهَذَا الْإِسْنَادِ ۲۰۳۰- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَتَبَ الصُّحَّاحُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَسْأَلُهُ أَيُّ شَيْءٍ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سِوَى سُورَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ أَتَاكَ.

۲۰۲۹- مسلم نے فرمایا یہی روایت کی مجھ سے تھیجہ نے ان سے ابو عوانہ نے ان سے ابراہیم نے اسی اسناد سے۔

۲۰۳۰- عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ صحاح بن قیس نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ میں سوائے سورہ جمعہ کے اور کون سی سورت پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا ہل اتاك حديث الغاشية۔

بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۲۰۳۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَلَمْ تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ.

۲۰۳۲- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ كِتَابَهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَ

۲۰۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ فِي الصَّلَاتَيْنِ كِلَيْهِمَا كَمَا قَالَ سُفْيَانُ.

۲۰۳۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَلَمْ تَنْزِيلِ وَهَلْ أَتَى.

۲۰۳۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِ أَلَمْ تَنْزِيلِ فِي الرُّكْعَةِ الْآلِوِي وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا

۲۰۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَصِلْ بَعْدَهَا أَرْبَعًا)).

۲۰۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

باب: جمعہ کے دن کیا پڑھے؟

۲۰۳۱- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں اہم سجدہ اور ہل اتی علی الانسان حین من الدھر پڑھتے تھے اور نماز جمعہ میں سورۃ جمعہ اور منافقون۔

۲۰۳۲- مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابن نمیر نے انھوں نے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے مکحول نے۔

۲۰۳۳- اسی اسناد سے مثل اس کے دونوں نمازوں میں اور مسلم نے فرمایا روایت کی مجھ سے ابو کریم نے ان سے وکیع نے دونوں نے سفیان سے اسی اسناد سے مثل اس کے دونوں نمازوں میں جیسے سفیان نے روایت کی۔

۲۰۳۴- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی فجر میں اہم تنزیل اور ہل اتی پڑھتے تھے۔

۲۰۳۵- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی صبح کو اہم تنزیل پہلی رکعت میں اور ہل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئاً مذکوراً دوسری میں پڑھتے تھے۔

۲۰۳۶- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جمعہ پڑھے تو اس کے بعد چار رکعت سنت پڑھے۔

۲۰۳۷- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جمعہ پڑھ چکو تو چار رکعت پڑھ لو۔ عمرو نے اپنی روایت میں یہ زیادہ کیا کہ ابن ادریس نے کہا سہیل نے کہا اگر تم کو کچھ جلدی ہو تو مسجد میں دو رکعت اور گھر میں لوٹ کر دو رکعت پڑھ لو۔

۲۰۳۸- ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو تم میں سے بعد جمعہ کے نماز پڑھنے کو چار رکعت پڑھ لے اور جریر کی روایت میں منکم یعنی تم میں سے کا لفظ نہیں۔

۲۰۳۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی عادت تھی کہ جب جمعہ پڑھ چکے تھے تو گھر آکر دو رکعت ادا کرتے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی کرتے تھے۔

۲۰۴۰- عبد اللہ بن عمرؓ نے رسول اللہؐ کے فظوں کو بیان کیا اور کہا کہ جمعہ کے بعد کچھ نہ پڑھتے جب تک گھر نہ لوٹ آتے۔ پھر گھر میں دو رکعت پڑھتے۔ یعنی نے کہا کہ مجھے خیال گزر تا ہے کہ میں نے پڑھا ہے (یعنی امام مالکؒ کے رو برو قرأت حدیث کے وقت) پھر ان کو ضرور پڑھتے۔

۲۰۴۱- سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ نبی جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھتے۔

۲۰۴۲- عمر بن عطاء نے کہا کہ نافع بن جبر نے ان کو سائب کی طرف بھیجا اور کچھ ایسی چیز کو پوچھا جو انھوں نے دیکھی تھی معاویہؓ سے نماز میں تو سائب نے کہا ہاں میں نے ان کے ساتھ جمعہ پڑھا ہے مقصورہ میں پھر جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر کھڑا ہوا اور نماز پڑھی پھر جب وہ اندر گئے تو مجھے بلا بھیجا اور کہا کہ تم نے جو آج کیا ایسا پھر نہ کرنا یعنی فرض اور سنت کے بیچ میں نہ بات کی نہ اس جگہ سے بٹے اور جب جمعہ پڑھ چکا تو جب تک کوئی بات نہ کرنا

﴿ إِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوا أَرَبْعًا ﴾ زَادَ عَمْرُو فِي رَوَاتِهِ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سُهَيْلٌ فَإِنَّ عَجَلَ بَلَ شَيْءٍ فَصَلَّ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَكْعَتَيْنِ إِذَا رَجَعْتَ.

۲۰۳۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيَصَلِّ أَرَبْعًا)) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ ((مِنْكُمْ)).

۲۰۳۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ.

۲۰۴۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ وَصَفَ تَطَوُّعَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ قَالَ يَحْتَجُّ أَطْنَبِي فَأُرَاتُ فَيُصَلِّي أَوْ الْبَتَّةَ.

۲۰۴۱- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ.

۲۰۴۲- عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ بْنِ أَبِي الْعَوَّارِ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ ابْنِ أَخْتِ نَجْرٍ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَأَاهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تُعْذِرْ لِمَا قَعَلْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصَلِّهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَتَكَلَّمَ أَوْ

(۲۰۳۸) ☆ معلوم ہوا کہ یہ چار رکعتیں واجب نہیں مستحب ہیں اور محدثین رحمہم اللہ کی احتیاط دیکھئے کہ ایک لفظ جو جریر کی روایت میں نہ تھا اس کو بھی بیان کر دیا حالانکہ اس کو اصل مطلب میں کچھ دخل نہ تھا۔

تَخْرُجُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذَلِكَ أَنْ لَا تَوْصَلَ صَلَاةُ بِصَلَاةٍ حَتَّى تَتَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ.

۲۰۴۳- و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جَبْرِ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ أُنَيْسٍ تَجَرَّ وَتَسَاقَى الْحَدِيثَ بِصِلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ فِي مَقَامِي وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِسَامَ.

یا کلنا ہمیں جب تک کوئی نماز نہ پڑھنا اور کہا کہ ہم کو رسول اللہ نے بھی حکم فرمایا ہے کہ ہم دونوں نمازوں کو ایسا نہ ملاویں کہ ان کے بیچ میں نہ بات کریں اور نہ نکلیں۔

۲۰۴۳- مسلم نے فرمایا روایت کی مجھ سے ہارون نے ان سے حجاج بن محمد نے ان سے ابن جریر نے ان سے عمر بن عطاء نے کہ نافع بن جبر نے ان کو بھیجا سائب کے پاس اور بیان کی حدیث میں اوپر کی روایت کے مگر اتنا فرق ہے کہ انھوں نے کہا کہ جب اس نے سلام پھیرا میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور امام کا ذکر نہیں کیا۔



کتاب صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ (۱)

نماز عیدین کا بیان

۲۰۴۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ صَلَاةَ الْفِطْرِ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّي بِهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ قَالَ فَنَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُحَلِّسُ الرَّحَالَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ بِشَفْطِهِمْ حَتَّى جَاءَ النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَتَبَيَّنَنَّ عَلَيْكَ أَنَّ لَكَ يُشْرِكُنَ بِاللَّهِ شَيْئًا فَلَا هَذِهِ الْآيَةُ حَتَّى فَرَّغَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَّغَ مِنْهَا ((أَتَقْنِ عَلَى ذَلِكَ)) فَقَالَتْ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ يَجِبْهُ غَيْرُهَا مِنْهُنَّ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَا يُذَرَى جَنَابُ مَنْ هِيَ قَالَ ((فَتَصَدَّقْنَ)) فَبَسَطَ بِلَالٌ نَوْبَهُ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ فِدَى لَكُنَّ أَيْمِي وَأُمِّي فَحَقَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَحَ وَالْحَوَامِ فِي نَوْبِ بِلَالٍ.

۲۰۴۳- ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گیا نماز فطر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہ سب کے ساتھ تو ان سب بزرگوں کا قاعدہ تھا کہ نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے اور اس کے بعد خطبہ پڑھتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اترے یعنی خطبہ پڑھ کر گویا میں ان کی طرف دیکھ رہا ہوں جب انھوں نے لوگوں کو ہاتھ سے اشارہ کر کے بھٹانا شروع کیا۔ پھر ان کی صفیں چیرے ہوئے آپ عورتوں کے پاس آئے آپ کے ساتھ بلال بھی تھے اور آپ نے یہ آیت پڑھی یا ایہا النبی سے آخر تک یہاں تک کہ فارغ ہوئے آپ اس سے اور پھر فرمایا کہ تم نے ان سب کا قرار کیا کہ اس میں سے ایک عورت نے کہا کہ ہاں اے نبی اللہ کے۔ راوی نے کہا معلوم نہیں وہ کون تھی۔ پھر انھوں نے صدقہ دینا شروع کیا اور بلال نے اپنا کپڑا بچھلایا اور کہا لاؤ میرے ہاتھ پر تم پر خدا ہوں اور وہ سب چلے اور انگوٹھیاں اتار اتار کر بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

(۱) ☆ نماز عیدین شافعی اور جمہور اصحاب شافعی اور جمہیر علماء کے نزدیک سنت مذکورہ ہے اور ابو سعید اصطخری شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک واجب۔ فرض جب ہم قائل ہوں کہ فرض کفایہ ہے تو اگر ایک ملک کے لوگ بالکل اس کو چھوڑ دیں تو اس کے ساتھ قتال واجب ہے اور یہی حکم ہے تمام فرض کفایہ کا اور اگر سنت کے قائل ہوں تو ان کے تارکین سے قتال واجب نہ ہو گا مانند سنت ظہر وغیرہ کے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس صورت میں بھی قتال واجب ہو گا اس لیے کہ یہ شعار ظاہر ہے اسلام کا اور عید کو عید اس لیے کہتے ہیں کہ بار بار عود کرتی ہے۔

(۲۰۴۳) ☆ اس آیت کے معنی یہ ہیں اے نبی! جب آویں تیرے پاس ایمان لانے والیاں عورتیں اور بیعت کریں وہ تجھ سے کہ نہ شریک کریں گی اللہ کے ساتھ کسی کو (یعنی نبیؐ، پیغمبر، شہ، گور، چلہ، امام، زائدہ کسی کو) اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ کسی پر اپنے ہاتھ پاؤں سے بہتان باندھیں گی اور نہ کسی دستور کی بات میں تیری تافریابی کریں گی تو ان سے بیعت لے لے لے

۲۰۴۵- ابن عباس کہتے تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی خطبہ سے پہلے اور خیال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ عورتوں نے نہیں سنا۔ پھر آپ ان کے پاس آئے اور ان کو نصیحت کی اور صدقہ کا حکم دیا اور بلا لاپنا کپڑا پھیلانے ہوئے تھے اور عورتوں میں سے کوئی انکو ٹھکی ڈالتی اور کوئی چھلا اور کوئی اور کچھ۔

۲۰۴۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۰۴۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا صَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ ثُمَّ حَظَبْتُ فَرَأَيْتُ أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَأَتَاهُنَّ فَذَكَرَهُنَّ وَوَعَّظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ وَبِلَالٍ قَائِلٌ بِتَوْبِهِ فَحَفَعَتِ الْمَرْأَةُ تَلْقِي الْحَاتَمَ وَالْخُرْصَ وَالشَّيْءَ.

۲۰۴۶- وَ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الرَّهَرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۲۰۴۷- جابر نے کہا کہ نبیؐ نے عید الفطر کے پہلے نماز پڑھی پھر لوگوں پر خطبہ پڑھا اور جب فارغ ہوئے اترے اور عورتوں میں تشریف لائے اور ان کو نصیحت کی اور وہ بلا لاپنا کپڑا لگائے ہوئے تھے اور بلا لاپنا کپڑا پھیلانے ہوئے تھے اور عورتیں صدقہ ڈالتی جاتی تھیں۔ راوی نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا کہ یہ صدقہ فطر تھا؟ انھوں نے کہا نہیں یہ اور صدقہ تھا کہ وہ دیتی تھیں غرض ہر عورت چھلے ڈالتی تھی اور پھر دوسری اور پھر تیسری میں نے عطاء سے کہا کہ اب بھی امام کو دعا ہے کہ عورتوں کے پاس

۲۰۴۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى قَبْدًا بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ حَظَبَ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ وَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَرَهُنَّ وَوَعَّظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ عَلَى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بِأَسِطَ تَوْبَةٍ تَلْقِيْنَ النِّسَاءَ صَدَقَةً قُلْتُ لِعَطَاءَ زَكَاةَ يَوْمِ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَلَكِنْ صَدَقَةً يَصْنَعُونَ بِهَا جِيئَنِي تَلْقِي الْمَرْأَةَ

ان کے لیے اللہ سے بخشش تاکہ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ تمام ہوا ترجمہ آیت کا اور یہ آیت سورہ محکمہ میں ہے۔ غرض اس آیت کے موافق آپ نے ان سے اقرار کیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عید میں خطبہ نماز کے بعد ہے بخلاف جمعہ کے اور عورتوں کو نصیحت کرنا مستحب ہے اور عورتوں کا عید میں حاضر ہونا مسنون ہے اور صدقہ کی ترغیب دینا مستحب ہے اور عورتوں کو مردوں سے دور رہنا مستحب ہے اور ضروری۔ اور صدقہ طلوع میں ایجاب و قبول ضروری نہیں صرف دینا اور لینا کافی ہے اور عورتوں کو اپنے مال میں سے شوہر کی اجازت کے بغیر صدقہ دینا روا ہے۔ (۲۰۴۵) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورتیں دور ہوں تو امام خطبہ کے بعد ان کے پاس جا کر کچھ نصیحت کرے اور ان کو لو امر و نہی ضروری نہ سمجھائیں۔

مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے ابوالریح نے ان سے ثمالہ نے اور کہا روایت کی مجھ سے یعقوب دورق نے ان سے اسماعیل نے دونوں نے روایت کی ایوب سے اسی اشارہ سے مثل اس کے۔

جائے جب خطبہ سے فارغ ہو اور ان کو نصیحت کرے؟ تو انھوں نے کہا کیوں نہیں قسم ہے مجھے اپنی جان کی بے شک اماموں کا حق ہے کہ ان کے پاس جائیں اور خدا جانے انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ اب اس پر عمل نہیں کرتے۔

۲۰۴۸- جاہل نے کہا کہ میں نماز عید میں رسول اللہ کے ساتھ تھا سو آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی بغیر اذان اور تکبیر کے پھر بلال پر تکیہ لگا کر کھڑے ہوئے اور حکم کیا اللہ سے ڈرنے کا اور ترغیب دی اس کی فرمانبرداری کی اور لوگوں کو سمجھایا اور نصیحت کی۔ پھر عورتوں کے پاس گئے اور ان کو سمجھایا بجھایا اور فرمایا خیرات کرو کہ اکثر تم میں سے جہنم کی امید میں ہیں۔ سو ایک عورت ان کے پیچھے سے کھڑی ہو گئی پیچھے رخساروں والی اور اس نے عرض کی کہ کیوں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا اس لیے کہ شکایت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری۔ راوی نے کہا پھر خیرات کرنے لگیں اپنے زیوروں میں سے اور ذاتی تھیں بلال کے کپڑے میں اپنے کانوں کی بالیں اور ہاتھوں کے پھلے۔

۲۰۴۹- ابن عباس اور جاہل نے کہا کہ اذان نہ عید فطر میں ہوتی تھی نہ عید الاضحیٰ میں پھر میں نے ان سے پوچھا تھوڑی دیر کے بعد اسی بات کو یہ قول ہے ابن جریج راوی کا تو انھوں نے کہا یعنی ان کے شیخ عطاء نے خبر دی کہ مجھے جابر بن عبد اللہ انصاری نے کہ نہ اذان ہوتی تھی عید فطر میں جب امام نکلتا تھا اور نہ بعد اس کے نکلنے کے اور نہ تکبیر ہوتی تھی نہ اذان اور نہ اور کچھ۔ وہ دن ایسا ہے کہ اس دن نہ اذان ہے نہ تکبیر۔

۲۰۵۰- عطاء نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پیغام بھیجا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف جب ان سے اول اول لوگوں نے

فَتَحَّهَا وَيُثْبِتِينَ وَيُثْبِتِينَ فَلَمْ يَلْطَمَ أَحَدًا عَلَى الْإِمَامِ لَمَّا أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ حِينَ يَخْرُجُ فَيَذْكُرُهُنَّ قَالَ إِي تَعْمَرِي إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ.

۲۰۴۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْدًا بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ يَغْيُرُ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةَ ثُمَّ قَامَ مَتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ فَأَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَحَثَّ عَلَى طَاعَتِهِ وَرَغَطَ النَّاسَ وَذَكَرَهُمْ ثُمَّ مَضَى حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَّظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ فَقَالَ ((تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُمْ خَطْبُ جَهَنَّمَ)) فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سِطَةِ النِّسَاءِ سَفَعَاءُ الْخَذْفِ فَقَالَتْ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((لَأَنَّكُمْ تَكْثُرُونَ الشُّكَاةَ وَتَكْفُرُونَ الْعَشِيرَ)) قَالَ فَجَعَلَنْ يَصْدَقَنَّ مِنْ خِلْفَتِهِنَّ يَأْتِيَنَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ مِنْ أَفْرِطَتِهِنَّ وَخَوَاتِمَتِهِنَّ.

۲۰۴۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤْذَنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ حِينَ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَنِي قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ لَا أَذَانَ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِينَ يَخْرُجُ الْإِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا إِقَامَةً وَلَا بَدَاءَ وَلَا شَيْءَ لَا بَدَاءَ يَوْمَئِذٍ وَلَا إِقَامَةً.

۲۰۵۰- عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ أَوَّلَ مَا بُويعَ لَهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤْذَنُ

(۲۰۴۹) اس سے بخوبی معلوم ہو کہ یہ جو نادان لوگ صلوٰۃ وغیرہ اس دن پکارتے ہیں یہ بدعت ہے اور اس کو مستنون جانا حماقت ہے اور اس پر تمام علماء کا اجماع ہے اور سلف سے اس میں خلاف منقول نہیں۔

بیعت کی تھی کہ نماز فطر میں اذان نہیں دی جاتی سو تم آج اذان نہ دلو! تاہن زبیر نے اذان نہیں دلوائی اور یہ بھی کہنا بھیجا کہ خطبہ نماز کے بعد ہونا چاہیے اور وہ یہی کرتے تھے۔ سوانہ زبیر نے بھی نماز خطبہ سے پہلے پڑھی۔

۲۰۵۱- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں عیدوں کی کئی بار بغیر اذان کے اور بغیر اقامت کے۔

۲۰۵۲- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ سب عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔

۲۰۵۳- ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ رسول اللہ عید قربان اور عید فطر میں جب نکلے تو پہلے نماز پڑھتے پھر جب نماز کا سلام پھیرتے تو لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوتے اور لوگ سب بیٹھے رہتے اپنی نماز کی جگہ پر پھر اگر آپ کو کسی لشکر روانہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو لوگوں سے بیان کرتے اور کوئی کام ہوتا تو اس کا حکم دیتے اور فرماتے صدقہ دو صدقہ دو اور اکثر عورتیں اس دن صدقہ دیتیں پھر گھر کو لوٹتے۔ غرض آپ کی یہی عادت رہی یہاں تک کہ مروان بن حکم حاکم ہو اور میں اس کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ہو کر نکلا یہاں تک کہ عید گاہ میں آئے اور وہاں کثیر بن صلب نے ایک منبر بنا رکھا تھا گارے اور اینٹوں سے۔ مروان مجھ سے اپنا ہاتھ چمڑانے لگا گویا وہ مجھے منبر کی طرف کھینچتا تھا اور میں اس کو نماز کی طرف۔ پھر جب میں نے دیکھا تو اس سے کہا نماز کا پہلے پڑھنا کہاں گیا؟ اس نے کہا ابوسعید! چھٹ گئی وہ سنت جو تم جانتے ہو۔ میں نے کہا ہرگز نہیں ہو سکتا قسم ہے اس پروردگار کی

لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ فَلَا تُؤْذَنُ لَهَا قَالَتْ فَلَمْ يُؤْذَنَ لَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَهُ وَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مَعَ ذَلِكَ ابْنُ الْحُبَابَةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَإِنَّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ قَالَتْ فَصَلَّى ابْنُ الزُّبَيْرِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

۲۰۵۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بغيرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ.

۲۰۵۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَىا بَكْرًا وَعُمَرَ كَانُوا يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

۲۰۵۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ قَبِيلًا بِالصَّلَاةِ فَإِذَا صَلَّى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي مِصْنَاعِهِمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ يَنْفَعُو ذِكْرَهُ لِلنَّاسِ أَوْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بغيرِ ذَلِكَ أَمَرَهُمْ بِهَا وَكَانَ يَقُولُ ((تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا)) وَكَانَ أَحْكَمَ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ مَرَوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فَخَرَجَتْ مُخَاصِرًا مَرَوَانَ حَتَّى أَتَيْنَا الْمُصَلَّى فَإِذَا كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنَى مَنِيرًا مِنْ طِينٍ وَلَبَنٍ فَإِذَا مَرَوَانُ يَتَأَنَّى عَيْنَيْهِ يَدُهُ كَأَنَّهُ يَخْرُجُنِي نَحْوُ الْمَنِيرِ وَأَنَا أَخْرَجُهُ نَحْوَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ مِنْهُ قُلْتُ أَيْنَ الْإِثْيَاءُ بِالنِّسَاءِ فَقَالَ لَا يَا أَبَا

(۲۰۵۳) ☆ بخاری کی روایت میں ہے کہ انھوں نے نماز کے بعد اس سے یہ گفتگو کی اور نماز خطبہ کے بعد بھی مروان کے ساتھ پڑھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز خطبہ کے بعد بھی روا ہے اور اگر کوئی پڑھ لے تو صحیح ہو جائے گی مگر سنت ترک ہوگی بخلاف نماز جمعہ کے کہ وہ صحیح

کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ تم بہتر کام کر سکو اس سے جو میں چاہتا ہوں (یعنی بدعت سنت کے برابر نہیں ہو سکتی بہتر ہوتا تو کیا)۔ غرض یہ بات میں نے اس سے تین بار کہی پھر پھرا۔

باب: عیدین کے روز عورتوں کے عید گاہ کی طرف نکلنے اور مردوں سے علیحدہ خطبہ میں حاضر ہونے کی

اباحت کا بیان

۲۰۵۴- ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہم کو حکم دیا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم عیدین میں لے جائیں جو ان کنواری لڑکیوں اور پردہ نشین عورتوں کو اور حکم دیا کہ حیض والیاں مسلمانوں کی نماز کی جگہ سے ذرا دور رہیں۔

۲۰۵۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے چند الفاظ کے فرق سے۔

۲۰۵۶- ام عطیہ نے کہا کہ حکم دیا ہم کو رسول اللہ نے کہا لے جائیں ہم عید فطر اور عید قربان میں کنواری جو ان لڑکیوں کو اور حیض والیوں کو اور پردہ والیوں کو۔ سو حیض والیاں جدا رہیں نماز کی جگہ سے اور حاضر ہوں اس کار نیک میں اور مسلمانوں کی دعا میں۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا کہ اڑھا دے بہن اس کی اپنی چادر۔

باب: عید گاہ میں نماز عید سے پہلے اور بعد میں نماز نہ پڑھنے کا بیان

سَعِيدٌ قَدْ تَرَكْنَا مَا تَعَلَّمْنَا قُلْتُ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَأْتُونَ بِخَيْرٍ مِمَّا أَطَعْتُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْصَرَفَ.

بَابُ ذِكْرِ إِبَاحَةِ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ إِلَى الْمُصَلَّى وَشُهُودِ الْخُطْبَةِ مُقَارَفَاتٍ لِلرِّجَالِ

۲۰۵۴- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ أَمَرَنَا نَعْبِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُخْرَجَ فِي الْعِيدَيْنِ الْمُؤَاتِقِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَأَمَرَ الْحَيْضُ أَنْ يَغْتَوِلْنَ مُصَلَّى الْمُسْلِمِينَ.

۲۰۵۵- عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ كُنَّا نُؤَمَّرُ بِالْخُرُوجِ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْمَحْبَاةِ وَالْبَكْرِ قَالَتْ الْحَيْضُ يُخْرَجْنَ فَيَكُونُ حَلْفُ النَّاسِ يُكَبِّرُونَ مَعَ النَّاسِ.

۲۰۵۶- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُخْرَجَهُنَّ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى الْمُؤَاتِقِ وَالْحَيْضُ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَأَمَّا الْحَيْضُ فَيَغْتَوِلْنَ الصَّلَاةَ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرِ وَذَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَا يَكُونُ لَهَا جَلْبَابٌ قَالَ ((لَيْسَ لَهَا أَحْتَا مِنْ جَلْبَابِهَا)).

بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعِيدِ وَبَعْدَهَا فِي الْمُصَلَّى

یہ خطبہ سے آگے صحیح نہیں ہو سکتی۔

(۲۰۵۶) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ عید گاہ میں عورتوں کا حاضر ہونا بھی مستحب ہے اور نیکی کے کام پر ایک دوسرے کو مانگتے چیز دینا مذہب ثواب ہے۔

۲۰۵۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ أَضْحَىٰ أَوْ فِطْرٍ فَصَلَّىٰ رَكَعَتَيْنِ لَمْ يَصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَلْقِي خِرْصَهَا وَتَلْقِي سِيحَانَهَا.

۲۰۵۸- ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان یا عید الفطر میں نکلے اور دو رکعت پڑھی کہ نہ اس سے پہلے نماز پڑھی نہ بعد میں۔ پھر عورتوں کے پاس گئے اور آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے پھر حکم کیا عورتوں کو صدقہ کا پھر کوئی تو اپنے پھلے نکالنے لگی اور کوئی لوگوں کے ہار جو ان کے گلوں میں تھے۔

۲۰۵۸- ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا روایت کی مجھ سے عمر و ثناء نے ان سے ابن اور یس سے اور کہا اور روایت کی مجھ سے ابو بکر بن نافع نے اور محمد بن بشار نے۔ دونوں نے کہا روایت کی ہم سے غندر نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند اسی روایت کے۔

باب: عیدین کی نماز میں کیا پڑھا جائے؟

۲۰۵۹- عید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو اوقاد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز اُضحیٰ اور نماز فطر میں کیا پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ آپ ان میں ق والقرآن المجید اور اقتربت الساعة وانشق القمر پڑھتے تھے۔

۲۰۶۰- ابو اوقاد روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے مجھ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عید کی قرأت کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا "اقتربت الساعة" اور ق والقرآن المجید

باب: ایام عید میں ایسا کھیل کھیلنے کی رخصت کا بیان

جس میں گناہ نہ ہو

۲۰۶۱- عائشہؓ نے فرمایا کہ میرے گھر ابو بکرؓ آئے اور میرے پاس

۲۰۵۸- وَ حَدَّثَنِي غَعَمَرُو النَّابُذُ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غَدَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

بَابُ مَا يَقْرَأُ بِهِ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

۲۰۵۹- عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِقِ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

۲۰۶۰- عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ قَالَ سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمَّا قَرَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ الْعِيدِ فَقُلْتُ بِاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ.

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اللَّعِبِ الَّذِي لَا

مَعْصِيَةٍ فِيهِ فِي أَيَّامِ الْعِيدِ

۲۰۶۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو بَكْرٍ

(۲۰۶۱) ☆ نوٹی نے کہا گانے میں علماء کا اختلاف ہے اہل حجاز کی ایک جماعت اس کو مباح کہتے ہے اور مالک کی ایک روایت بھی یہی ہے

انصار کی دو لڑکیاں تھیں کہ وہ بعاث کا قصہ جو انصار نے لطم کیا تھا گارہی تھیں۔ (بعاث وہ لڑائی تھی جو اس اور خزرج انصار کے دو قبیلوں میں کفر کی حالت میں ہوئی تھی اور اس میں اس کو جیتے تھے) اور وہ لڑکیاں گانے کا پیشہ نہیں کرتی تھیں تو ابو بکرؓ نے کہا کہ یہ شیطان کی تان رسول اللہؐ کے گھر میں اور یہ عید کے دن میں تھا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے ابو بکر! سب کی عید ہوتی ہے اور آج ہماری عید ہے (یعنی ان کو دل خوش کرنے دو)

وَعِنْدِي حَارِثَتَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ ثَعْنَانِ بِنَا تَقَاوَلَتْ بِهِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ قَالَتْ وَلَيْسَتْ بِمُعْنَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَبِزْمُورِ الشَّيْطَانِ فِي نَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا))

۲۰۶۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۰۶۲- وَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُحْيَى عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ حَبِيبًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْإِسْنَادِ وَفِيهِ حَارِثَتَانِ ثَعْلَبَانِ يَذْفُ

۲۰۶۳- حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میرے گھر ابو بکرؓ آئے اور میرے پاس دو لڑکیاں تھیں منی کے دنوں میں (یعنی ذی الحجہ کی گیارہویں بارہویں وغیرہ میں) گارہی تھیں اور دف بجاتی تھیں اور

۲۰۶۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا حَارِثَتَانِ فِي الْبُحَارِ مِنْ ثَعْلَبَانِ وَتَضَرَّبَانِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَحْيٍ

لہ ہے اور ابو حنیفہ اور اہل عراق نے حرام کہا ہے اور شافعی کے مذہب میں مکروہ ہے اور امام مالک کا یہی مذہب مشہور ہے اور جن لوگوں نے مباح کہا ہے ان کی دلیل یہی حدیث ہے اور جن لوگوں نے منع کیا ہے انھوں نے جواب دیا ہے کہ یہ گانا شجاعت اور بہادری اور جرأت پر دھانے والا تھا اور اس میں کوئی مفید نہ تھا بخلاف اس گانے کے جو رغبت دلانے والا ہو شر اور زنا کی۔ اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ ان لڑکیوں کا گانا اشعار جنگ اور فخر شجاعت اور تلوار کا غلبہ تھا اور اس میں لڑکیوں کے فساد کا دم بھی نہیں تھا اور یہ گانا اس قسم میں نہ تھا جس میں اختلاف ہے اور یہ تو صرف شعر و کا پڑھنا تھا اور بلند آواز سے اور اسی لیے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ وہ کچھ گانے والیاں نہ تھیں کہ جو شوق لاتی ہیں خوش کا ورید لاتی ہیں شورش شباب اور جوش جوانی کو۔ نہ ان کے اشعار ایسے تھے جن سے یہ شرد پیدا ہوں کہ ان کو غزل کہتے ہیں کہ اس کے لیے یہ مثل مشہور ہے العار حقیقۃ النوا جنتی غنا زنا کا منتر ہے اور نہ گانا ان لڑکیوں کا ایسا تھا جس میں منکر سے ہو اور تا میں ہو اور آوازوں کا ملنا اور انھوں کا گھٹانا پر دھانا اور عرب کا قاعدہ ہے کہ صرف شعر و کا پڑھنا ہے جس کوئی مضمون فحش کا نہیں اور جائز رکھا ہے آخر انھوں نے ان اشعار کو جو اونٹوں کے چلانے کے لیے پڑے جاتے ہیں اور پڑے گئے اشعار نبیؐ کے رد پر۔ غرض یہ سب مباح ہیں حرام نہیں۔

مسلمؒ نے کہا ہے کہ بیان کی ہم سے یہی روایت بھیجی ہے اور ابو کریم نے دونوں نے ابو معاویہ سے اس نے ہشام سے اسی اسناد سے اور اس میں یہ ہے کہ وہ دو لڑکیاں تھیں کہ دف سے کھیلتی تھیں۔

(۲۰۶۳) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صالحین کے مکان کھیل کود کی چیزوں سے پاک رہنا چاہیے اور صالحین کے رفیقوں کو ضروری ہے کہ جب ایسی چیز دیکھیں تو خود منع کریں کہ اس بزرگ کو اس کی تکلیف نہ پہنچے۔ اس میں اس بزرگ کا لاب اور بڑائی ہے اور حضرت جو چاہے

يَتَوَبُّهُ فَاتَّبَعَهَا أَبُو بَكْرٍ فَمَكَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ عَنْهُ وَقَالَ: «دَعَهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامٌ عِيدٌ» وَفَالَتْ رَأَيْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَرْفِي بِرَدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ وَأَنَا حَارِيَةٌ فَافْذَرُوا فَذَرِ الْحَارِيَةَ الْعَرَبَةَ الْحَدِيثَةَ السَّنَنِ

رسول اللہ اپنے سر کو چادر سے لپیٹے ہوئے تھے تو ابو بکرؓ نے ان دونوں کو جھڑک دیا اور رسول اللہ نے اپنا کپڑا اٹھایا اور فرمایا اے ابو بکر! ان لڑکیوں کو چھوڑ دو اس لیے کہ یہ عید کے دن ہیں۔ اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ کو دکھا کہ آپ مجھے اپنی چادر سے چھپائے ہوئے تھے اور میں ان حبشیوں کا تماشا دیکھتی تھی جو کھیل رہے تھے اور میں لڑکی تھی۔ تو خیال کرو کہ جو لڑکی کم سن اور کھیل کود کی طالب ہوگی وہ کتنی دیر تک تماشا دیکھے گی۔

۲۰۶۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ عَلَى بَابِ خُحْرَيْنِ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِجَرَابِهِمْ فِي مَنْسَجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَرْفِي بِرَدَائِهِ لِكَيْ أَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِئِي حَتَّى آخُذُونَ أَمَّا الَّتِي أَنْصَرَفَ فَافْذَرُوا فَذَرِ الْحَارِيَةَ الْحَدِيثَةَ السَّنَنِ خَرِيصَةً عَلَى الْكُفُورِ

۲۰۶۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَعْنَدِي حَارَتَانِ تُلْعَبَانِ بَعَاءُ

۲۰۶۴- سب مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو دکھا کہ میرے حجرہ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر اپنی چادر سے مجھے چھپائے ہوئے تھے اور حبشی لوگ رسول اللہؐ کی مسجد مبارک میں اپنے ہتھیاروں سے کھیلنے تھے تاکہ میں ان کے کھیل کود دیکھوں پھر کھڑے رہتے تھے میرے لیے یہاں تک کہ میں ہی میر ہو کر لوٹ جاتی تھی تو خیال کرو جو لڑکی کم سن اور کھیل کود کی شوقین ہوگی وہ کتنی دیر تماشا دیکھے گی (یعنی تب تک حضرت کھڑے رہتے تھے اور بیزار نہ ہوتے تھے یہ کمال خلق تھا)۔

۲۰۶۵- مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ میرے گھر آئے اور میرے پاس دو لڑکیاں گار رہی تھیں بعات کی

اور وہ تو اس وجہ سے کہ وہ لڑکیاں ایک مباح کام میں تھیں اور آپ نے منہ اس لیے ڈھانپ لیا کہ وہ شر مائیں نہیں اور اس میں آپ کی رافت اور رحمت اور علم تھا اور معلوم ہوا کہ دف وغیرہ مباح ہے سرور اور خوشی کے وقت۔ پس نکاح وغیرہ میں روا ہے اور معلوم ہوا کہ ایام منیٰ بھی عید میں داخل ہے کہ قربانی اس میں جائز ہے اور روزہ حرام ہے اور تکبیر مستحب ہے اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ وہ حبشی رسول اللہؐ کی مسجد میں کھیلنے تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ہتھیاروں کا کھیل مثلاً بندوق کی گولی یا تیر کا نشانہ یا بنگ پد وغیرہ بہ نیت جہاد مسجد میں سکھانا اور کھیلنا روا ہے۔ اگر عمر میں ایسے کھیل مردوں کے دیکھیں تو روا ہے بغیر اس کے کہ ان مردوں کی نظر عورتوں کے بدن پر پڑے اور اگر عورت کی نظر کسی ایسی چیز پر شہوت سے پڑے تو باقیات حرام ہے اور اگر شہوت کا خیال نہ ہو اور فتنہ کا خوف بھی نہ ہو تو تشافہ ہے اس میں دو قول ہیں اسح قول یہ ہے کہ منع ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَقُلْ لِعُومَنَاتٍ بِغَضَضٍ مِنْ ابْصَارِهِنَّ۔ اور رسول اللہؐ نے ام سلمہؓ اور ام حبیبہؓ کو ایک اندھے سے پردہ کر کے حکیم دیا اور فرمایا کہ تم تو دے دیکھتی ہو اگرچہ وہ اندھا ہے۔ غرض جو لوگ اس نظر کو ہی حرام کہتے ہیں وہ حضرت عائشہؓ کی اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اول تو اس میں تصریح نہیں ہے کہ ان کے بدنوں کو دیکھتی تھیں دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ شاید پردہ اترنے سے پہلے کا ہو۔ غرض کہ اس حدیث سے رسول اللہؐ کا حسن خلق اور مواسات اپنی بیبیوں کے ساتھ ثابت ہوا۔

بَعَثَتْ قَاضِطَةً عَلَى الْفَرَاسِ وَ حَوْلَ وَحْهٖ
فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاتَّقَرَّ بِهِ وَ قَالَ
يَوْمَئِذٍ الشَّيْطَانُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ ((دُعُهُمَا)) فَلَمَّا غَفَلَ عَنْهُمَا
فَحَرَحَا وَ كَانَ يَوْمَ عِيدِ يَلْبَسُ السُّودَ الدُّنْقَ بِالْزَقِ وَ
الْجِرَابِ فِيمَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَ إِنَّمَا قَالَ ((تَنْتَهِيَنِ تَنْظُرِينَ)) فَقَالَتْ
نَعَمْ فَأَمَّا مَنِيَّ وَ زَاةُ حَدِّي عَلَى حَدِّهِ وَ هُوَ يَقُولُ
((ذُو نَحْمٍ يَا بَنِي أَرْفَدَةَ)) حَتَّى إِذَا مَلِكٌ قَالَ
((حَسْبُكَ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((فَادْهَبِي))

لاڑائی کو اور آپ بچھونے پر لیٹ گئے اور اپنا منہ ان کی طرف سے
پھیر لیا اور پھر ابو بکر آئے اور مجھے جھڑکا کہ یہ شیطان کی شان
رسول اللہ کے پاس اور رسول اللہ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا ان
کو چھوڑ دو (یعنی گانے دو) پھر جب وہ غافل ہو گئے میں نے ان
دونوں کے چنگی لی کہ وہ نکل گئیں اور وہ عید کا دن تھا اور سوداں
ڈھالوں اور نیزوں سے کھیلتے تھے۔ سو مجھے یاد نہیں کہ میں نے
حضرت سے خواہش ظاہر کی یا حضرت نے خود فرمایا کہ تم اسے دیکھنا
چاہتی ہو۔ میں نے کہا ہاں پھر مجھے آپ نے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا
اور میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ فرماتے تھے اے اولاد
ارفدہ کی تم اپنے کھیل میں مشغول رہو یہاں تک کہ جب میں
تھک گئی تو آپ نے فرمایا کہ بس میں نے عرض کیا کہ ہاں آپ
نے فرمایا جاؤ۔

۲۰۶۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاجَّ حَبِشٌ يَزُودُونَ فِي
يَوْمِ عِيدٍ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَوَضَعَتْ رَأْسِي عَلَى مَنْكِبِهِ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى
لَعِينِهِمْ حَتَّى كُنْتُ أَنَا أَلْتِي أَنْصَرَفَ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهِمْ.
۲۰۶۷- وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَحْيَى
بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْمَسْجِدِ.

۲۰۶۶- حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک بار عید کے دن
حبشی آکر مسجد میں کھیلنے لگے اور رسول اللہ نے مجھے بلایا اور میں
نے آپ کے شانے پر سر رکھا اور ان کے کھیل کود کو دیکھنے لگی
یہاں تک کہ میں ہی ان کے دیکھنے سے بیزار ہو جاتی تھی۔
۲۰۶۷- مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے یحییٰ بن یحییٰ نے ان
سے یحییٰ بن زکریا نے اور کہا روایت کی مجھ سے ابن نمیر نے ان
سے محمد نے دونوں نے ہشام سے اسی اسناد سے اور انھوں نے مسجد
کا ذکر نہیں کیا۔

۲۰۶۸- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِلْعَائِشِ وَ دِدْتُ
أَنِّي أَرَاهُمْ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قُمْتُ عَلَى الثَّابِ أَنْظُرُ بَيْنَ أَدْنِيهِ
وَعَائِقِهِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ عَطَاةُ
فُرْسٍ أَوْ حَبِشٌ قَالَ وَقَالَ لِي ابْنُ عَتِيقٍ بَلْ
حَبِشٌ.

۲۰۶۸- مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے
کھیلنے والوں سے کہا بھجھا کہ میں چاہتی ہوں ان کو دیکھوں اور
کھڑے ہوئے رسول اللہ اور میں بھی دروازہ میں کھڑی ہوئی اور
آپ کی گردن اور کانوں کے بیچ میں سے دیکھتی تھی اور وہ مسجد میں
کھیلے تھے۔ عطاء نے کہا وہ فارس کے لوگ تھے یا حبشی۔ ابن عتیق
نے کہا حبشی تھے۔

۲۰۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَمَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحِجَابِهِمْ إِذَا دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَهْوَى إِلَى الْحَصْبَاءِ يَحْصِبُهُمْ بِهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((دَعْهُمْ يَا عُمَرُ))

۲۰۶۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حبشی کھیتے تھے اپنے تیروں سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور کنکریوں کی طرف بچکے کہ ان کو ماریں تو آپ نے فرمایا کہ اے عمر! ان کو کھیلنے دو۔



کِتَابُ صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ^(۱)

نماز استسقاء کا بیان

۲۰۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ الْمَازَنِي يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

۲۰۷۰- عبد اللہ بن زید مازنی فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کی طرف نکلے اور پانی مانگا اور آپ نے چادر مبارک کو الٹا (یہ گویا نیک فال تھا کہ پروردگار ہمارا اس طرح رست بدل دے) جب قبلہ کی طرف منہ کیا۔

(۱) ☆ علماء کا اجماع ہے کہ استسقاء سنت ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ نماز استسقاء مستنون ہے یا نہیں؟ ابو حنیفہ کا قول ہے کہ نماز مستنون نہیں صرف پانی کے لیے دعا کرے اور یہ مذہب تمام سلف اور خلف صحابہ اور تابعین اور محدثین و متاخرین سب کے خلاف ہے اور ان سب کے مقابل میں اس لیے ان کا قول کیونکر مقبول ہو سکتا ہے اگرچہ انھوں نے ان حدیثوں سے تمسک کیا ہے جن میں صلوٰۃ کا ذکر نہیں ہے اور چھوڑنے ان حدیثوں سے تمسک کیا ہے جو صحیحین وغیرہ میں وارد ہوئی ہیں کہ رسول اللہ نے استسقاء میں دو رکعت ادا کی اور جن روایتوں میں نماز کا ذکر نہیں تو بعض محمول ہیں اس پر کہ راوی بھول گیا اور بعض میں احتمال ہے کہ اختصار کی بنا سے راوی نے ذکر نہیں کیا اور بعض روایتوں میں ایسا وارد ہوا ہے کہ آپ نے خطبہ جمعہ میں استسقاء کے لیے دعا کی کہ وہ استسقاء کے لیے بھی کافی سمجھی گئی اور اگر کہیں نماز نہ پڑھنا مروی ہو تو مراد اس سے یہ ہے کہ بغیر نماز کے صرف دعا پر بھی اکتفا کرنا روا ہے اور اس کے روا ہونے میں کچھ اختلاف نہیں۔ غرض جن حدیثوں میں نماز کا ذکر آچکا ہے وہ مقدم سمجھی جائیں گی اس لیے کہ اس میں زیادتی ظلم کی ہے اور ثقہ لوگ جو اذکار بات بیان کریں وہ مقبول ہے۔

غرض خلاصہ یہ کہ استسقاء کی تین قسمیں ہیں اول صرف دعا بغیر نماز کے دوسرے خطبہ جمعہ میں یا فرض نماز کے بعد دعا کرنا اور یہ اول سے لوٹی ہے اور تیسرے دو رکعت ادا کرنا اور دو خطبے پڑھنا اور اس سے قبل اور بعد صدقہ اور روزہ اور توبہ اور نیکیاں اور خیرات بجالانا سب سے کامل ہے۔ (نودی)

(۲۰۷۰) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ استسقاء کے لیے باہر نکلنا مستحب ہے اس لیے کہ اس میں عاجزی اور تواضع زیادہ ہے اور لوگوں کے جمع ہونے کے لیے بھی کشادگی ہے اور معلوم ہوا کہ چادر کا الٹنا بھی مستحب ہے۔ شافعی نے کہا ہے کہ جب خطبہ ثانی کا ٹکٹ ہو جائے تو الٹے اور سبکی نہ ہب سے شافعی اور مالک اور احمد کا اور مجاہد کا سب چادر کا الٹنا مستحب جانتے ہیں بخلاف حنفیہ کے کہ وہ بلا دلیل اس کی مستحکام افکار رکھتے ہیں اور یہ نہیں مگر حدیث کے تھوڑا جانتے کے سبب سے اور شافعیہ کے نزدیک معتدلوں کو بھی سنت ہے اور سبکی نہ ہب مالک وغیرہ کا ہے اور استسقاء کی دو رکعت ہے اور امام شافعی اور مجاہد کا گدہ ہب یہ ہے کہ نماز خطبہ سے پہلے ہے اور لیٹنے کا بعد خطبہ کے اور امام مالک بھی پہلے لیٹ کے موافق چھر جمہور کے ساتھ ہو گئے اور اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ اگر خطبہ کو نماز سے پہلے پڑھا تو بھی روا ہے مگر افضل یہ ہے کہ نماز اول ادا کرے مثل نماز عید کے اور شافعی اور ابن جریر کا گدہ ہب یہی ہے۔ صلوٰۃ استسقاء کے نقل تکبیریں یکے مثل عید کے اور سبکی مروی ہے ابن مسیب اور عمر بن عبد العزیز اور کھول سے اور جمہور کا گدہ ہب یہ ہے کہ یہ تکبیریں نہ کہے اور اذان اور تکبیرا کا امت نہ کہے پھر اجماع ہے مثل عید کے مگر الصلوٰۃ چلہ کا مضائقہ نہیں۔ (نودی)

۲۰۷۱- عباد بن تیمیم نے اپنے چچا سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کی طرف نکلے اور پانی مانگا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور اپنی چادر کو الٹا اور دو رکعت پڑھی۔

۲۰۷۲- عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کی طرف نکلے اور پانی کے لیے دعا مانگی اور جب ارادہ کیا کہ دعا کریں تو قبلہ کی طرف ہوئے اور اپنی چادر کو الٹا۔

۲۰۷۳- عباد بن تیمیم مازنی نے اپنے چچا سے سنا جو صحابی رضی اللہ عنہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن استسقاء کے لیے نکلے اور لوگوں کی طرف پیٹھ کی اور اللہ سے دعا کرنے لگے اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور چادر الٹی اور دو رکعت پڑھیں۔

باب: استسقاء میں دعا کے لیے ہاتھ

اٹھانے کا بیان

۲۰۷۴- انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دعائیں ہاتھ اٹھائے تھے ایسے کہ آپ کی بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

۲۰۷۵- انس بن مالک نے خبر دی کہ رسول اللہ نے اپنی ہتھیلیوں کی پیٹھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

۲۰۷۶- انس نے کہا کہ نبی نہیں اٹھاتے تھے ہاتھ کسی دعائیں مگر استسقاء میں یہاں تک اٹھاتے کہ آپ کے دونوں بظلوں کی

۲۰۷۱- عَنْ عَبْدِ بْنِ تَيْمِيمٍ عَنْ نَبِيِّهِ قَالَ حَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمُصَلِّيِّ فَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَائَهُ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ

۲۰۷۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ خَبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلِّيِّ يَسْتَسْقِي وَأَنَّهُ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَائَهُ

۲۰۷۳- عَنْ عَبْدِ بْنِ تَيْمِيمٍ الْمَازِنِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ يَسْتَسْقِي فَخَفَلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو اللَّهَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَائَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ بِالْدُّعَاءِ فِي

الِاسْتِسْقَاءِ

۲۰۷۴- عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يَرَى تَبَاضُ إِبْطَيْهِ.

۲۰۷۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ.

۲۰۷۶- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

(۲۰۷۳) ☆ ہاتھوں کا اتنا بلند اٹھانا آپ سے استسقاء میں مردی ہے اور دعائیں اتنا بلند نہ ہو تاگرچہ اٹھایا جائے۔

(۲۰۷۵) ☆ ہاتھ کے دوڑ ہونے، قلم کے دفع ہونے کے لیے جب دعا کرے تو ایسے ہی مسنون ہے کہ ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کرے اور جب کچھ مانگے تو ہاتھوں کی پیٹھ آسمان کی طرف کرے۔

(۲۰۷۶) ☆ چونکہ دوسری روایات صحیحہ سے ہاتھ اٹھانا اور دعاؤں میں بھی ثابت ہو چکا ہے کہ دو روایات قریب تیس کے ہیں اور اس حدیث کی تائید یوں کرتے ہیں کہ یہاں مبالغہ کے ساتھ اٹھانا مقصود ہے۔

سفیدی دکھائی دیتی اور عبدالاعلیٰ کی روایت میں راوی کو شک ہے کہ ایک بغل کی یادوں بغلوں کی۔

۲۵۷۷- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

حَتَّى يَرَى بَيَاضَ بَطْنَيْهِ غَيْرَ أَنْ عَيْدَ الْأَعْلَى قَالَ يَرَى بَيَاضَ بَطْنَيْهِ أَوْ بَيَاضَ بَطْنَيْهِ.

۲۰۷۷- عَنْ ابْنِ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

باب: استسقاء میں دعا مانگنے کا بیان

۲۰۷۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک شخص مسجد میں جمعہ کے دن آیا اس دروازہ سے کہ دارالقضاء کی طرف ہے اور رسول اللہ کھڑے خطبہ پڑھتے تھے اور وہ رسول اللہ کے آگے کھڑا ہو گیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! لوگوں کے مال برباد ہو گئے اور راہیں بند ہو گئیں۔ سو آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ ہم کو پانی دے پھر رسول اللہ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا کہ یا اللہ ہم کو پانی دے یا اللہ ہم کو پانی دے یا اللہ ہم کو پانی دے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم آسمان میں نہ گھاؤ کہتے تھے نہ بدلی کا کوئی ٹکڑا اور ہم میں اور سلع کے بیچ میں نہ کوئی گھر تھا نہ محلہ (سُلع ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ کے قریب)۔ غرض سلع کے پیچھے سے ایک بدلی اٹھی ڈھال کے برابر اور جب آسمان کے بیچ میں آئی تو پھیل گئی اور میں نے برسنے لگا (یہ آپ کا معجزہ ہے اور اللہ کا فضل ہے کہ آپ کی دعا کو ایسا جلد قبول کیا اور نہ پانی کا یہاں گمان نہ تھا) پھر اللہ کی قسم ہم نے آفتاب نہ دیکھا ایک ہفتہ تک۔ پھر ایک شخص آیا اسی دروازہ سے دوسرے جمعہ کو اور رسول اللہ خطبہ پڑھ رہے تھے اور پھر آپ کے آگے کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول

باب الدعاء في الاستسقاء

۲۰۷۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ جُمُعَةٍ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ الْآمُرُ وَالْأَقْطَعْتُ السَّبِيلَ فَأَذْغِ اللَّهُ يُعْثَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ أَغْنِنَا اللَّهُمَّ أَغْنِنَا اللَّهُمَّ أَغْنِنَا)) قَالَ أَنَسٌ وَكَأَنَّ اللَّهَ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَكَأَنَّ فَرْعَةً وَمَا يَبْنَى سَلَمٍ مِنْ بَيْتٍ وَكَأَنَّ دَارَ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ الثُّرَيَّا فَلَمَّا تَوَسَّطَتْ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ قَالَ فَلَمَّا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا السَّمَاءَ سَبِيًّا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ الْآمُرُ وَالْأَقْطَعْتُ السَّبِيلَ فَأَذْغِ اللَّهُ يُعْثَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا روایت کی مجھ سے ابن قتی نے ان سے لی ان نے ان سے قاتدہ نے کہ انس بن مالک نے نبی سے روایت کی اس کے مانند۔

(۲۰۷۸) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استسقاء میں دعا بھی کافی ہے اور میں کی موت قتی کے لیے دعا کا طریقہ معلوم ہوا مگر اس کے لیے لوگوں کا میں ان میں اجتماع اور نماز شروع نہیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم اہل مال برباد ہو گئے اور راستے بند ہو گئے تو آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ بارش کو روک دے۔ پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا اے اللہ! ہمارے گرد برسناؤ نہ ہمارے اوپر یا اللہ ٹیلوں پر اور بلند یوں پر اور نالوں پر اور درختوں کے اگنے کی جگہ پر برسناؤ۔ غرض مینہ فوراً کھل گیا اور ہم دھوپ میں نکلے۔ شریک نے کہا میں نے اُس سے پوچھا کیا یہ وہی شخص تھا جو پہلے آیا تھا؟ انھوں نے کہا میں نہیں جانتا! بخاری کی روایت میں آیا ہے کہ وہ پہلا ہی شخص تھا۔

۲۰۷۹- انس بن مالکؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ کے زمانہ مبارک میں ایک قحط پڑا اور آپؐ ایک دن جمعہ کو منبر پر خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گاؤں والا کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہمارے مال برباد ہو گئے اور لڑکے بالے بھوکے مر گئے اور اخیر تک حدیث بیان کی حدیث اول کے ہم معنی اور اس میں یہ ہے کہ آپؐ نے دعائیں عرض کیا اے اللہ! ہمارے گرد برسناؤ ہم پر۔ غرض آپؐ چند ہر ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے ادھر سے ہدلی کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ ہم نے مدینہ کو دیکھا کہ آگن کی طرح بج میں سے کھل گیا اور قات کا نالہ ایک مہینہ تک بہتا رہا اور کوئی شخص باہر سے نہیں آیا مگر اس نے ارزانی کی خبر دی۔

۲۰۸۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کا اور لوگ آپ کے آگے کھڑے ہو گئے اور پکار کر کہا اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے! مینہ نہیں برستا اور درختوں کے پتے سوکھ گئے اور جانور مر گئے اور بیان کی حدیث آخر تک اور عبد اللہ علیؓ کی روایت میں یہ ہے آخر مینہ مدینہ پر سے کھل گیا اور اس کے ارد گرد برساتا رہا اور مدینہ میں ایک بوند

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذِيهِ ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ خَوْلَنَا وَلَا غَلِيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْأَكَامِ وَالطَّرَابِ وَطُطُونَ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْقَلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ)) قَالَ شَرِيكَ فَسَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَهْوَى الرَّجُلُ الْأَوَّلُ قَالَ لَا أَذْرِي.

۲۰۷۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَتْ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى الْعِشْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَامَ أَغْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَسَاقَى الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ وَيَقِيهِ قَالَ ((اللَّهُمَّ خَوْلَانَا وَلَا غَلِيْنَا)) قَالَ فَمَا يُبْشِرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ إِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَدِينَةَ فِي مِثْلِ الْحُوْبَةِ وَسَاقَى وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا أَخْبَرَ بِحَوْدٍ.

۲۰۸۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوا وَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَحَطَّ الْمَطَرُ وَاحْتَمَرَ الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ وَسَاقَى الْحَدِيثِ وَيَقِيهِ مِنْ رَوَايَةِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْلَى فَتَشَعَّتْ عَنِ الْمَدِينَةِ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوَالِيَهَا وَمَا تُمْطِرُ

نہ گرتی تھی اور میں نے دیکھا کہ ٹوپی کی طرح بچ میں سے کھلا ہوا تھا۔

۲۰۸۱- مسلم نے کہا کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث ابو کریب نے ان سے اسامہ نے ان سے سلیمان بن مغیرہ نے ان سے ثابت نے ان سے انس نے اس نے اسند اوپر کی روایت کے اور اس میں یہ بات زیادہ ہے کہ اللہ نے بدلیوں کو اکٹھا کر دیا اور ہمارا یہ حال رہا کہ زبردست آدمی بھی اپنے گھر جانے کو ڈرتا تھا (یعنی بینہ کی شدت سے)۔

۲۰۸۲- انس بن مالک کہتے تھے کہ ایک گاؤں کا آدمی جمعہ کے دن رسول اللہ کے پاس آیا اور آپ منبر پر تھے اور بیان کی حدیث آخر تک اور زیادہ کیا اس میں اتنا کہ دیکھا میں نے بدلی کو گویا کہ ایک چادر تھی کہ پیٹ دی گئی اس طرح بچنی تھی۔

۲۰۸۳- انس نے کہا کہ ہم پر برسات ہوئی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ سو کھول دیا آپ نے اپنا کپڑا یہاں تک کہ پہنچا آپ پر چند اور ہم نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا اس لیے کہ یہ ابھی اپنے پروردگار کے پاس سے آیا ہے۔

باب: آندھی اور بادل کے وقت پناہ مانگنے اور بارش

کے وقت خوش ہونے کا بیان

۲۰۸۴- نبی کی بی بی حضرت عائشہ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ کا یہ قاعدہ تھا کہ جب آندھی اور بدلی کا دن ہوتا تو آپ کے چہرہ مبارک پر خوف معلوم ہوتا (یعنی عذاب الہی سے ڈرتے) اور گھڑی آگے جاتے گھڑی پیچھے پھر اگر میز برس گیا تو خوش ہوتے اور آپ کا خوف جاتا رہتا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں

بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً فَفَطَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّهَا لَمِي بِمِلِّ الْإِكْلِيلِ.

۲۰۸۱- وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ بَنِيهِ وَزَادَ قَالَ لَفَّ اللَّهُ بَيْنَ السَّحَابِ وَمَكَّنَّا حَتَّى رَأَيْتُ الرَّحْلَ الشَّدِيدَ نَهْمَهُ نَفْسَهُ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ.

۲۰۸۲- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَأَقْصَرَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فَرَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَمَرَّقُ كَأَنَّهُ الْعُلَاءُ حِينَ تَطْلُو.

۲۰۸۳- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ أَصَابَنَا وَتَحَنُّنٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَوْبَهُ حَتَّى أَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا قَالَ ((لِأَنَّهُ حَدِيثٌ عِنْدَ رَبِّهِ تَعَالَى)).

بَابُ التَّعَوُّدِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ

وَالْفَرَجِ بِالْمَطَرِ

۲۰۸۴- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ عَرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَأَقْبَلَ وَأَذْهَبَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّي وَذَهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ

(۲۰۸۴) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پروردگار تعالیٰ شانہ کی ذات مقدس اوپر ہے اور میز اوپر ہی سے آتا ہے اور بعض جہان جمہ تاہم جو یہ تاویل کرتے ہیں کہ وہ بھی پروردگار کا پیرا کیا ہوا ہے یہ تاویل جب صحیح ہوتی کہ معنی ظاہری اس کے نہ بننے اور جب معنی ظاہری بلا تکلیف بننے ہوں تو تاویل کی کیا ضرورت ہے۔

((اِنِّي خَشِيتُ اَنْ يَكُونَ عَذَابِي سَلْطَ عَلَيَّ اَمْنِي)) وَيَقُولُ اِذَا رَأَى الْمَطَرَ ((رَحْمَةً))
نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ شاید یہ کوئی عذاب نہ ہو جو اللہ نے میری امت پر بھیجا ہو اور جب بینہ دیکھتے تو فرماتے کہ یہ رحمت ہے۔

۲۰۸۵- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ)) قَالَتْ ((وَإِذَا تَخَلَّيْنَا السَّمَاءَ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَخَرَجَ وَدَحَلُ وَأَقْبَلَ وَأَذْبَرُ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَفْتُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ ((لَعَلَّهُ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ عَادٍ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمِطِرُنَا))

آپ کا رنگ بدل جاتا اور باہر نکلتے اور اندر آتے اور آگے آتے اور پیچھے جاتے پھر اگر بینہ برسنے لگتا تو آپ کی گھبراہٹ جاتی رہتی۔
غرض اس بات کو حضرت عائشہؓ نے پہچانا اور آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اے عائشہؓ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو جیسے عاد کی قوم نے دیکھ کر بدلی ہے جو ان کے آگے آئی ہے کہنے لگے کہ یہ بدلی ہم پر برسنے والی ہے۔

۲۰۸۶- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَحْبِغًا صَاحِبًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِيهِ إِنَّمَا كَانَ يَبْسُمُ قَالَتْ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عَرِفَتْ ذَنبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَى النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الْغَيْمَ

(۲۰۸۵) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کا کوئی درجہ ایسا نہیں کہ اس کو خدا کا خوف نہ رہے بلکہ جتنا اس شہنشاہ عالی جاہ ہے پر دلو کا قرب ہو تا جتا ہے اتنا ہی خوف اس کی بے نیازی کا اور بے پرواہی کی راہ سے بڑھتا جاتا ہے اور بندہ کو لازم ہے کہ ہر آن اس تعالیٰ شانہ کی صفات کاملہ کا مراقبہ کرتا رہے اور اس کے عذاب اور عتاب سے پناہ مانگا کر رہے۔

(۲۰۸۶) صحیح ہے یہ مصرع ۔ نزدیکی ایش بود جمرائی۔ اس شہنشاہ بلند بارگاہ قہار جبار سے جب ایسے مقدس اور پاکیزہ لوگ حق

اس میں پانی ہوگا اور جب آپ بدلی کو دیکھتے تو آپ سے چہرہ پر ناگواری ظاہر ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ! مجھے خوف رہتا ہے اس کا کہیں اس میں عذاب نہ ہو اس لیے کہ ایک قوم ہوا ہی کے عذاب سے ہلاک ہو چکی ہے اور جب ایک قوم نے عذاب کو دیکھا تو یوں کہا کہ یہ بدلی ہے ہم پر برسے والی۔

باب: باد صبا اور تیز آندھی کا بیان

۲۰۸۷- ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خدا کے حکم سے صبا سے مدد دی گئی اور عادیہ سے ہلاک کی گئی ہے۔

۲۰۸۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

فَرَحُوا رَحَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عَرَفْتُ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ فَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عَذَّبَ قَوْمٌ بِالرَّيْحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمِطِرُنَا))

بَابُ فِي رِيحِ الصَّبَا وَالذَّبُورِ

۲۰۸۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((نَصَبْتُ بِالصَّبَا وَأَهْلَيْكَتُ عَادَ بِالذَّبُورِ))

۲۰۸۸- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مَسْعُودٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِثِّلُهُ



حق یوں دیتے ہیں تو ہم گناہگاروں کو کشتارنا چاہیے مگر افسوس صد افسوس ہے کہ ہم سے کچھ اس کے ذمے کا حق ہوا نہیں ہو سکتا۔ (۲۰۸۷) عبادہ ہوا ہے جو مشرق سے آتی ہے جس کو پروانی کہتے ہیں اور دیور جو مغرب سے آئے اور اسے بچھہ کہتے ہیں۔

کِتَابُ الْكُسُوفِ کسوف کا بیان

بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

کسوف کا بیان

۲۰۸۹- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَأَطَالَ الْقِيَامَ جَدًّا ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرَّكُوعَ جَدًّا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ جَدًّا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرَّكُوعَ جَدًّا وَهُوَ دُونَ الرَّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرَّكُوعَ جَدًّا وَهُوَ دُونَ الرَّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرَّكُوعَ جَدًّا وَهُوَ دُونَ الرَّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ تَحَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَأَمَّا هُمَا فَآيَاتُ الْيَوْمِ أَحَدٌ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَبِذَا

۲۰۸۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا۔ سو آپ نماز میں کھڑے ہوئے اور بہت دیر تک قیام کیا پھر رکوع کیا اور بہت لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے اور بہت قیام کیا مگر پہلے قیام سے کم۔ پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا (یہ ایک رکعت میں دو رکوع ہوئے اور شافعی کا کہنا مذہب ہے) پھر کھڑے ہوئے اور دیر تک قیام کیا مگر قیام اول سے کم پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم (یہ بھی دو رکوع ہوئے) پھر سجدہ کیا اور فارغ ہوئے اور آفتاب اٹھے میں کھل گیا تھا پھر لوگوں پر خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں اور ان میں گہن نہیں لگتا نہ کسی کی موت سے نہ زندگی سے پھر جب تم گہن دیکھو تو اللہ کی بڑائی بیان کرو اور اس سے دعا کرو اور نماز پڑھو اور

(۲۰۸۹) علامہ کا اجازت ہے کہ نماز خسوف سنت ہے اور امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور کا مذہب ہے کہ باجماعت اس کو ادا کریں اور اہل عراق (یعنی احناف) نے کہا ہے کہ الگ الگ پڑھیں۔ مگر مذہب اول احادیث صحیحہ کی رو سے صحیح ہے اور امام شافعی کا مذہب ہے کہ ہر رکعت میں دو رکوع کرے اور دوم تہ قیام کر لے مگر سجدے ہر رکعت میں دو ہی ہیں اور حنفیوں کے نزدیک مثل اور نمازوں کے ایک ہی رکوع ہر رکعت میں ہو۔ مگر شافعی مذہب احادیث صحیحہ کے موافق ہے اور ابن عبد البر نے بھی اس کو صحیح کہا ہے اور بعض روایتوں میں ہر رکعت میں تین رکوع بھی آئے ہیں اور چار بھی مگر دو کے راوی بہت احتیاط اور مضبوط ہیں۔ مگر قوی مذہب یہ ہے کہ جس طرح چاہے ادا کرے۔ باقی رہی سورہ فاتحہ، قل

رَأَيْتُمُوهَا فَكَبَرُوا وَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا وَتَضَعُوا يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ إِنَّ مِنْ أَجْدِ أَغْيَرٍ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَزِيحَ عِنْدَهُ أَوْ تَزِيحَ أُمَّةُ مُحَمَّدٍ وَاللَّهُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَغْلَمَ لَيَكُونَنَّ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا أَلَا هَلْ بَلَغَتْ وَلِيَّ رِوَايَةِ مَا لَكَ إِنْ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آتَيْنَا مِنْ آيَاتِ اللَّهِ))

۲۰۹۰- عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُوزَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ قَالَ ((أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ)) وَزَادَ أَيْضًا ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغَتْ))

۲۰۹۱- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ وَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَأَاهُ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَبُنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَذْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْآلِارِ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ

خیرات کر دو۔ اے امت محمد! اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں اس بات میں کہ اس کا غلام یا باندی زنا کرے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اللہ کی قسم ہے جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے ہو تو بہت روتے اور تھوڑا ہشتے۔ سن لو میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا اور مالک کی روایت میں یہ ہے کہ سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔

۲۰۹۰- اس سند سے بھی مذکور بالا روایت مروی ہے۔

۲۰۹۱- رسول اللہ کی بی بی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک بار رسول اللہ کی مبارک زندگی میں سورج گھن گھن ہو اور آپ نکلے مسجد میں اور نماز کو کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور رسول اللہ نے لمبی قرأت پڑھی پھر اللہ اکبر کہا اور بہت لمبا رکوع کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور بنا لک الحمد اور پھر کھڑے رہے اور لمبی قرأت پڑھی کہ پہلی قرأت سے ذرا کم تھی پھر اللہ اکبر کہہ کے دوسرا رکوع کیا لبا مگر پہلے رکوع سے کم۔ پھر کہا سمع اللہ لمن حمدہ و بنا لک الحمد پھر سجدہ کیا اور ابو طاہر راوی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ

لے سو قیام اول میں تو باتفاق علماء پڑھنا ضروری ہے اور قیام ثانی میں بھی پڑھنا۔ یہ مذہب ہے شافعی اور مالک کا اور جمہور صحابہ کا اور محمد بن مسلمہ کا۔ مالکیہ میں سے یہ قول ہے کہ قیام ثانی میں پڑھنا چاہیے اور طول قرأت باتفاق علماء افضل ہے اور قصر بھی روا ہے اور سجدہ کے طول کے بھی محققین قائل ہیں اور ابو عروذ پڑھنا بھی ہر قیام میں کمال فاتحہ کے مستحب ہے اور دو خطبے بھی بعد نماز کے مستحب ہیں۔ یہ مذہب ہے شافعی اور اسحاق اور ابن جریر اور فقہائے محمدیین کا اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک خطبہ مستحب نہیں اور شافعی کی دلیل احادیث صحیحہ ہیں جو صحیحین وغیرہ میں وارد ہوئی ہیں۔

مسلم نے کہا اور بیان کی ہم سے یہی روایت بھی بنی ہے ان سے ابو معاویہ نے ان سے ہشام بن عروہ نے اسی سند سے اور یہ زیادہ کیا کہ آپ نے فرمایا بعد حمد کے بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں ہیں اور یہ بھی زیادہ کیا کہ پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کہ آگاہ ہو میں نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا۔

پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت میں ایسا ہی کیا یہاں تک کہ چار رکوع ہوئے اور چار سجدے (یعنی دو رکعت میں ہر رکعت میں دو رکوع کئے اور دو سجدے) اور آپ کے فارغ ہونے سے پہلے سورج صاف ہو گیا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں پر خطبہ پڑھا اور اللہ کی تعریف کی ان لفظوں سے جو اس کی شان کے لائق ہیں پھر فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور کسی کی موت اور زندگی کے سبب سے ان میں گہن نہیں ہوتا (یعنی صرف اللہ کے حکم سے ہوتا ہے)۔ پھر جب تم گہن کو دیکھو تو جلد نماز پڑھنے لگو اور یہ بھی فرمایا کہ یہاں تک نماز پڑھو کہ اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے اوپر سے کھول دے اور فرمایا آپ نے کہ میں نے اس جگہ دو سب چیزیں دیکھیں جن کا تم سے وعدہ ہوا ہے۔ چنانچہ میں نے اپنے کو دیکھا کہ چاہتا ہوں کہ ایک گھالے لوں جنت میں جب تم نے مجھ کو دیکھا تھا کہ میں آگے بڑھا تھا اور مرادی راوی نے اتقدم کا معنی دونوں کے ایک ہیں اور بے شک میں نے جہنم کو دیکھا کہ ایک ٹکڑا دوسرے کو توڑ رہا ہے جب تم نے مجھ کو دیکھا تھا کہ میں پیچھے کو ہٹا تھا اور میں نے جہنم میں عمرو بن لُحی کو دیکھا ایک آدمی کا نام ہے) اور اسی نے سب سے پہلے ساٹھ چھوڑے اور ابو طاہر راوی کی حدیث تو دہیں تمام ہو گئی جہاں آپ نے فرمایا تھا کہ جلدی نماز پڑھو اور اس کے بعد کچھ ذکر ہی نہیں کیا۔

۲۰۹۲- حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ کے زمانہ مبارک میں سورج گہن ہوا اور آپ نے مدینہ میں ایک پکارنے والے کو بھیجا کہ یوں پکار دے کہ سب لوگ مل کر نماز ادا کرو۔ غرض لوگ جمع ہو گئے اور آپ نے آگے بڑھ کر تکبیر کہی (یعنی تکبیر اولیٰ اور چار رکوع کیے دو رکعتوں میں اور چار سجدے)۔

۲۰۹۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز میں قرأت پکار کر پڑھی

رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ اَدْنَىٰ مِنَ الرُّكُوعِ اَلْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) ثُمَّ سَجَدَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُو الطَّاهِرِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرَىٰ بِمِثْلِ ذَلِكَ حَتَّى اسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَارْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْحَلَّتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فحَطَبَ النَّاسُ فَاَتَنَّى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ ((اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اَيَاتَانِ مِنَ اَيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتٍ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَاِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْرِعُوا لِلصَّلَاةِ)) وَقَالَ اَيْضًا ((فَصَلُّوا حَتَّى يُفْرَجَ)) اللّٰهُ عَنكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وَعِدْتُمْ حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتِي اُرِيدُ اَنْ اَخَذَ قِطْعًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ اَقْلَمًا وَ قَالَ الْمُرَادِي اَتَقَدَّمَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحِطُّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَاَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيهَا ابْنَ لُحْيٍ وَهُوَ الَّذِي سَبَّبَ السَّوَابِ)) وَانْتَهَى حَدِيثُ اَبِي الطَّاهِرِ عِنْدَ قَوْلِهِ ((فَافْرِعُوا لِلصَّلَاةِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۲۰۹۲- عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْتُ مُنَادِيًا ((الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ)) فَاجْتَمَعُوا وَتَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَصَلَّى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكَعَتَيْنِ وَارْبَعَ سَجَدَاتٍ.

۲۰۹۳- عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَرَ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ بِقِرَاعَتِهِ فَصَلَّى

اور چار رکوع کے اور چار سجدے دو رکعتوں میں۔

۲۰۹۳۔ زہری نے کہا کہ خبر دی مجھے کثیر بن عباسؓ نے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع کے دو رکعتوں میں اور چار سجدے کئے۔

۲۰۹۵۔ مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی مجھ سے حاجب بن ولید نے ان سے محمد بن حرب نے ان سے محمد بن ولید نے ان سے زہری نے ان سے کثیر بن عباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سورج گہن کے دن جیسے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

۲۰۹۶۔ عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ روایت کی مجھ سے اس شخص نے جس کو میں سچا جانتا ہوں مراد اس شخص سے حضرت عائشہؓ تھیں کہ ایک بار سورج گہن ہوا رسول اللہؐ کے زمانہ میں اور آپ نماز میں بڑی دیر تک کھڑے رہے اس طرح کہ ایک بار کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے پھر کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے غرض پڑھتے دو رکعت کہ ہر رکعت میں تین رکوع ہوتے اور دونوں رکعتوں میں چار سجدے اور جب فارغ ہوئے آفتاب صاف ہو گیا اور جب رکوع کرتے تو اللہ اکبر کہتے پھر رکوع میں جاتے اور جب سر اٹھاتے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور بعد نماز خطبہ پڑھنے کھڑے ہوتے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا کہ سورج اور چاند میں کسی کی موت و حیات کے سبب سے گہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ ان سے اللہ ڈراتا ہے پھر جب تم گہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو یہاں تک کہ دونوں صاف ہو جائیں۔

۲۰۹۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ رکوع کیے (یعنی دو رکعت میں) اور چار سجدے۔

أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكَعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

۲۰۹۴۔ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكَعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

۲۰۹۵۔ وَ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّهْرِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ بِعَثَلٍ مَا حَدَّثَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ.

۲۰۹۶۔ عَنْ عَبِيدِ بْنِ عَمِيرٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مَنْ أَصَدَّقُ حَسِبْتُهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ أَنَّ الشَّمْسَ انْكَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ قَائِمًا ثُمَّ يَرْتَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْتَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْتَعُ ثُمَّ يَرْتَعُ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ وَقَدْ تَحَلَّتِ الشَّمْسُ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ ((اللَّهُ أَكْبَرُ)) ثُمَّ يَرْتَعُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عَبْدًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفًا فَلَا تُكْزِبُوا اللَّهَ حَتَّى يَنْجِلِيَا)).

۲۰۹۷۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ.

بَابُ ذِكْرِ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي صَلَاةِ

النَّحْوَ

باب: نمازِ خُوف میں عذابِ قبر

کا بیان

۲۰۹۸- عمرو سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت حضرت عائشہ سے آکر سوال کرنے لگی اور اس نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو عذابِ قبر سے بچائے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا لوگوں کو قبروں میں عذاب ہوگا؟ عمرو نے کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا پناہ اللہ کی۔ پھر سوار ہوئے رسول اللہ ایک دن صبح کو ایک سواری پر اور سورج گہن ہوا فرمایا حضرت عائشہ نے کہ میں بھی نکلے اور عورتوں کے ساتھ حجروں کے پیچھے سے مسجد میں آئی اور رسول اللہ اپنی سواری سے اترے اور اپنی نماز کی جگہ تک تشریف لے گئے جہاں ہمیشہ امامت کرتے نماز میں اور کھڑے ہوئے اور بہت لمبا قیام کیا اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر آپ نے بہت لمبا قیام کیا پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا پھر اٹھے اور بہت لمبا قیام کیا مگر وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھایا اور آفتاب صاف ہوا اور فرمایا کہ میں نے تم کو دیکھا کہ تم قبروں میں جانچے جاؤ گے جیسے دجال کے وقت جانچے جاؤ گے۔ عمرو نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ سے سنا کہ فرماتی تھیں کہ میں نے اس کے بعد رسول اللہ پناہ مانگا کرتے تھے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے۔

۲۰۹۹- مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن شی نے ان سے عبد الوہاب نے اور کہا مسلم نے کہ بیان کی ہم سے یہی روایت ابن ابی عمر نے ان سے سفیان نے دونوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے مثل سلیمان بن بلال کی روایت کے۔

۲۰۹۸- عَنْ عُمَرَ أَلْ يَهُودِيَّةَ أَتَتْ عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا فَقَالَتْ أَعَذِّبُكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يُعَذِّبُ النَّاسَ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ عُمَرُو فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةُ بِاللَّهِ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَحَصَفَتِ الشَّمْسُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجْتُ فِي بَسُوَّةٍ بَيْنَ ظَهْرَيْنِ الْحَجَرِ فِي الْمَسْجِدِ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَرْكَبِهِ حَتَّى أَتَى إِلَى مُصَلَّاهُ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَقَامَ وَقَامَ النَّاسُ وَرَأَاهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ ذُو الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ ذُو ذَلِكَ الرَّكُوعِ ثُمَّ رَفَعَ وَقَدْ تَحَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ ((إِنِّي لَقَدْ رَأَيْتُكُمْ تَقُوتُونَ فِي الْقُبُورِ كَقِفَةِ الدُّجَالِ)) قَالَتْ عُمَرُو فَسَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ فَكُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

۲۰۹۹- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْيَمَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ جَعِيمًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ سَلِيمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

باب: نماز کسوف کے وقت جنت اور دوزخ کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

سامنے کیا پیش کیا گیا

۲۱۰۰- جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ کے زمانہ مبارک میں سورج گہن ہوا اور ان دنوں میں بڑی گرمی تھی۔ پھر رسول اللہ نے اپنے یاروں کے ساتھ نماز پڑھی اور بہت لمبا قیام کیا یہاں تک کہ لوگ گرنے لگے پھر رکوع کی اور لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا اور لمبا قیام کیا پھر دو سجده کے پھر کھڑے ہوئے اور اسی طرح کیا۔ غرض چار رکوع ہوئے اور چار سجده یعنی دو رکعت میں پھر فرمایا کہ جتنی چیزیں ایسی ہیں کہ تم ان میں جاؤ گے (یعنی دوزخ و جنت و قبر و حشر وغیرہ) وہ سب میرے آگے آئیں اور جنت تو ایسی آگے آئی کہ اگر میں ایک گچھا اس میں سے لینا چاہتا تو ضرور ہی لے لیتا یہ فرمایا کہ میں نے اس میں سے ایک گچھا لینا چاہا تو میرا ہاتھ نہ پہنچا اور دوزخ میرے آگے آئی اور ایک بنی اسرائیل کی عورت کو دکھا کہ ایک بلی کی وجہ سے اس پر عذاب ہو رہا ہے کہ اس نے بلی کو ہاندہ دیا تھا اور اسے نہ تو کھانے کو دیا اور نہ اسے کھولا تاکہ وہ زمین کے کیزے کوڑے کھا لیتی اور دوزخ میں ابو تمامہ عمرو بن مالک کو دکھا کہ اپنی آنتیں دوزخ میں کھینچتا ہے۔ اور عرب کا یہ خیال تھا کہ سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا مگر کسی بڑے شخص کے مرنے سے اور آپ نے فرمایا کہ وہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں سے دو نشانیاں ہیں کہ وہ تم کو دکھاتا ہے پھر جب ان میں گہن لگے تو نماز پڑھو جب تک وہ کھل نہ جائے۔

بَابُ مَا عَرَضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ مِنْ أَمْرِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

۲۱۰۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَسَفَتْ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ شَدِيدٍ الْحَرِّ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى جَعَلُوا يَجِيرُونَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّهُ عَرِضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تَوَلَّجُونَهُ فَعَرَضْتَ عَلَيَّ الْجَنَّةَ حَتَّى لَوْ تَتَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا أَخَذْتَهُ أَوْ قَالَ تَتَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَصَصَرْتُ يَدَيَّ عَنْهُ وَعَرِضْتَ عَلَيَّ النَّارَ فَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَعَذِّبُ فِي هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا وَلَمْ تَذْغَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ وَرَأَيْتُ أَبَا تَمَامَةَ عُمَرَو بْنَ مَالِكٍ يَجْرُو قَصَبَةً فِي النَّارِ وَابْنَهُمَا كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتٍ عَظِيمٍ وَابْنَهُمَا آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ يُرِيدُكُمُوهُمَا فَإِذَا خَسَفَا فَصَلُّوا حَتَّى تَتَجَلَّى))

(۲۱۰۰) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحفہ روکنا ہوں پر بھی پڑھ جاتی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ کافر ہوئی کے سبب سے اس پر عذاب اور زیادہ ہو گیا یا مسلمان ہو اور سوا دوزخ کے اور آگ کے اور کسی طرح کا عذاب اس پر ہوتا ہو۔ چنانچہ حدیث میں یہ صاف نہیں ہے کہ وہ دوزخ میں تھی۔

۲۱۰۱- مسلم نے کہا کہ بیان کی یہی روایت مجھ سے ابو غسان سمعی نے ان سے عبد الملک نے ان سے ہشام نے اسی اسناد سے مثل اس کے مگر اس میں یہ ہے کہ دیکھا میں نے ایک عورت بلند آواز والی لمبی کالی کو اور یہ نہیں فرمایا کہ وہ بنی اسرائیل میں کی تھی۔

۲۱۰۲- جاہل نے کہا سورج گہن ہوا ایک بار رسول اللہ کے زمانہ میں جس دن آپ کے صاحبزادے ابراہیم انتقال کر گئے تھے۔ سو لوگوں نے کہا کہ ابراہیم کی موت سے سورج گہن ہوا اور بنی لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوئے اور چار سجدوں کے ساتھ چھ رکوع کیے۔ اس طرح کہ پہلے اللہ اکبر کہا اور قرأت کی اور لمبی قرأت کی پھر رکوع کیا قریب قیام کے یعنی طول میں پھر رکوع سے سر اٹھایا اور قرأت کی دوسری قرأت سے کہ۔ پھر رکوع کیا قیام کے برابر پھر سر اٹھایا اور قیام کیا پھر رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور سجدہ کو جگھے اور دو سجدے کیے۔ پھر کھڑے ہوئے اور پھر رکوع کیے تین رکوع کہ ان میں سے ہر پچھلا رکوع اپنے پہلے رکوع سے کم تھا اور ہر رکوع سجدہ کے برابر تھا پھر آپ پیچھے بٹے اور سب مضیں آپ کے ساتھ پیچھے نہیں یہاں تک کہ ہم عورتوں کے قریب پہنچ گئے پھر آپ آگے بڑھے اور سب لوگ آپ کے ساتھ آگے بڑھے (سبحان اللہ کیا اطاعت تھی رسول اللہ کی) پھر آپ اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے اور نماز سے فارغ ہوئے اس وقت کہ آفتاب کھل چکا تھا۔ پھر فرمایا لوگو! سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اور بے شک ان دونوں میں کسی آدمی کے مرنے سے گہن نہیں لگتا ہے پھر جب تم دیکھو اس میں سے کچھ تو نماز پڑھو یہاں تک کہ وہ صاف ہو جائے اور کوئی ایسی چیز نہیں رہی جس کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے کہ میں نے اس کو نہ دیکھا ہو اس اپنی نماز میں۔ چنانچہ دوزخ آئی اور جب آئی کہ جب تم نے مجھے دیکھا کہ پیچھے ہٹا اس ڈر سے کہ شاید اس کی کو مجھے لگ جائے (سبحان اللہ ایسے بڑے

۲۱۰۱- وَ حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ (وَرَأَيْتُ فِي النَّارِ امْرَأَةً جَمْرِيَّةً سَوْدَاءَ طَوِيلَةً) وَلَمْ يَقُلْ ((مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ)) ۲۱۰۲- عَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ إِنَّمَا انْكَسَفَتِ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بَارْتِعَ سَجْدَاتٍ بَدَأَ فَبَكَرَ ثُمَّ قَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِثْلًا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِثْلًا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِثْلًا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ أَيْضًا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَيْسَ فِيهَا رَكَعَةٌ إِلَّا الَّتِي قَبْلَهَا أَطْوَلَ مِنَ الَّتِي بَعْدَهَا وَرُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ سُجُودِهِ ثُمَّ تَأَخَّرَ وَفَاحَرَّتِ الصُّفُوفُ حَلْفَةً حَتَّى اتَّهَيْنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اتَّهَيْتُ إِلَى النِّسَاءِ ثُمَّ تَقَدَّمَ وَتَقَدَّمَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى قَامَ فِي مَقَامِهِ فَانْصَرَفَ حِينَ انْصَرَفَ وَقَدْ أَصَتْ الشَّمْسُ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ

نبی کو اللہ ان پر رحمت کرے اور سلام بھیجے دوزخ سے اتنا خوف ہے پھر ہم کو کتنا لازم ہے) اور وہ یہاں تک قریب ہوئی کہ میں نے اس میں میڑھے منہ کی لکڑی والے کو دیکھا کہ وہ اپنے تئیں گھسیٹتا تھا آگ میں اور دنیا میں حاجیوں کی اس طرح چوری کر تھا کہ اس نے اپنی لکڑی میں کسی چیز کو اٹکایا (یعنی چادر پکڑا وغیرہ) اگر اس کا مالک آگاہ ہوا تو کہہ دیا یہ چیز میری ہو کھوئی میں انک گئی اور اگر اس کا مالک غافل ہو گیا تو وہ لے کر چل دیا اور یہاں تک کہ میں نے اس بلی والی کو دیکھا کہ اس نے بلی کو باندھ رکھا اور نہ کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ خود زمین کے کیڑے کوڑے کھا لیتی یہاں تک کہ بھوک سے مر گئی۔ پھر جنت کو میرے آگے آگے بڑھا یہاں تک کہ میں اپنی جگہ جا کر کھڑا ہوا اور میں نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا اور چاہتا تھا کہ اس کے کچھ پھل توڑوں کہ تم دیکھو۔ پھر میں نے خیال کیا کہ نہ کروں۔ غرض جن چیزوں کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے ان میں سے کوئی چیز ایسی نہیں رہی جو میں نے اپنی اس نماز میں نہ دیکھی ہو۔

۲۱۰۳- اسماؤ نے کہا کہ رسول اللہ کے زمانہ میں سورج گھبن ہوا اور میں حضرت عائشہ کے پاس گئی وہ نماز پڑھتی تھیں۔ سو میں نے کہا کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ نماز پڑھ رہے ہیں تو انہوں نے اپنے سر سے آسمان کو اشارہ کیا۔ میں نے کہا ایک نشانی ہے (یعنی اللہ کی قدرت کی)؟ انہوں نے اشارہ سے کہا ہاں (اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں ضرورت کے وقت اشارہ جائز ہے)؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے بہت لمبا قیام کیا کہ مجھے غش آنے لگا اور میں نے ایک مشک

فصلوا حتی تنجلي ما من شيء فوعذونه إلا قد رأيت في صلاتي هذه لقد جيء بالنار وذلكم حين رأيتموني تأخرت مخافة أن يصيبني من لقبحها وحتى رأيت فيها صاحب المبحر بجو فصبه في النار كان يسرق الحاج بمحجنه فإن فطن له قال إنما تعلق بمحجني وإن غفل عنه ذهب به وحتى رأيت فيها صاحبة الهرة التي ربطتها فلم تطعمها ولم تدعها تأكل من خشاش الأرض حتى ماتت جوعاً ثم جيء بالمجنه وذلكم حين رأيتموني تقدمت حتى قمت في مقامي ولقد مددت يدي وأنا أريد أن أقول من تمرها لينظروا إليه ثم بدا لي أن لا أفعل فما من شيء فوعذونه إلا قد رأيت في صلاتي هذه))

۲۱۰۳- عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ حَسَفَتُ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَخَلْتُ عَلَى غَائِبَةٍ وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ يُصَلُّونَ فَأَمْسَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ آيَةٌ قَالَتْ نَعَمْ فَأَطَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقِيَامَ جَدًّا حَتَّى تَحُلَّيَ الْفُسْفَى فَأَخَذْتُ قِرْبَةً مِنْ مَاءٍ بَلَى خَبِيٍّ فَجَعَلْتُ أَصْبُ عَلَى رَأْسِي أَوْ عَلَى وَجْهِ

(۲۱۰۳) یہ جو کہا کہ میں لوگوں سے سنتا تھا کہ کہتے تھے سو میں نے بھی کہی کہ دبا یعنی لوگوں کی دیکھا بھالی سے میں بھی کچھ کہتا رہا کوئی امر تحقیق سے میرے یقین میں نہ تھا۔ معلوم ہوا کہ وہ شخص لوگوں کا مقلد ہے معنی تھا اور معنوں رسالت کی دل سے تحقیق اور تصدیق نہ کرتا تھا۔ کسوف اور خسوف دونوں کے معنی ایک ہیں اور چاند اور سورج دونوں کے لیے دونوں لفظ بولنا صحیح ہے اور ایک قول ضعیف ہے کہ سورج کے لیے کسوف کہنا چاہیے اور چاند کے لیے خسوف اور قاضی عیاض نے اس کے خلاف دعوے کیا ہے مگر قول ان کا اس آیت سے رد ہوتا ہے وخسف القمر اور جمہور اہل علم کا قول ہے کہ خسوف اور کسوف دونوں جائز ہے کہ پورا گھبن نہ ہوا اور کچھ روشنی باقی رہے اور حق

سے جو میرے بازو پر تھی اپنے سر اور منہ پر پانی ڈالنا شروع کیا اور رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے اور آفتاب کھل گیا اور رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد و ثناء کی پھر اس کے بعد کہا کہ کوئی چیز ایسی نہیں رہی جسے میں نے پہلے نہ دیکھا تھا مگر یہاں میں نے اس کو کھڑے کھڑے دیکھ لیا یہاں تک کہ میں نے جنت اور دوزخ کو بھی دیکھا اور میری طرف وحی بھیجی گئی کہ تم اپنی قبروں میں جا چکے جاؤ گے جیسے دجال کے قتل سے جانچے جاؤ گے اور ہر ایک کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے گا کہ تو اس شخص کو کیا جانتا ہے؟ پھر اگر قبر والا مومن ہے تو کہے گا کہ وہ محمد ہیں اللہ کے بھیجے ہوئے اور ان پر رحمت کرے اور سلامتی وہ ہمارے پاس کھلے معجزے اور سید رحمتی راہ کی خبر لے کر آئے اور ہم نے ان کی حدیث قبول کی اور ان کا کہنا مانا۔ تین بار وہ یہی جواب دیے گا پھر وہ (یعنی فرشتہ) اس سے کہے گا کہ تو سو جا اور ہم کو معلوم تھا کہ تو ایماندار ہے سو اچھا بھلا سو تارہ اور منافق کہتا ہے (یعنی فرشتہ کو) کہ میں نہیں جانتا میں لوگوں سے سنتا تھا کچھ کہتے تھے سو میں نے بھی کہہ دیا۔

۲۱۰۴- مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابو بکر نے اور ابو ریب نے دونوں نے ابو اسامہ سے اس نے ہشام سے اس نے فاطمہ سے اس نے اسامہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس آئی اور لوگوں کو کھڑے دیکھا اور وہ نماز پڑھتی تھیں سو میں نے کہا کیا حال ہے لوگوں کا؟ اور بیان کی حدیث مثل حدیث ابن نمیر کے جو انھوں نے ہشام سے روایت کی۔

۲۱۰۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

مِنْ الْمَاءِ قَالَتْ فَانصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ تَحَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((أَمَا بَعْدَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ رَأَيْتُهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْخَنَاءِ وَالنَّارِ وَإِنَّهُ قَدْ أَوْحَى إِلَيَّ أَنَّكُمْ تَقِفُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا أَوْ مِثْلَ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ)) لَأَأْذِرِي أَيُّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ ((فَيَوْنِي أَخَذَكُمْ فَيَقَالُ مَا عَلِمْتُ بِهَذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوْ الْمُؤْمِنَةُ)) لَأَأْذِرِي أَيُّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ ((فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَاجْتَنِبْنَا وَأَطِيعُوا فَإِنَّا نَرَاهُ فَيَقَالُ لَهُ نَمْ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ إِنَّكَ لَتُؤْمِنُ بِهِ فَنَمْ صَالِحًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوْ الْمُنَافِقَةُ)) لَأَأْذِرِي أَيُّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ ((لَأَأْذِرِيهِ سَوْفَ النَّاسِ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ))

۲۱۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَسْمَاءَ عَنْ هِشَامِ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ وَإِذَا هِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثُ بِخَوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنَا

۲۱۰۵- عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

تھ بعضوں نے کہا کہ خوف وہ جس میں ذرا رنگ بدل جائے اور کسوف وہ ہے کہ پورا تغیر آجائے خواہ چاند میں اور خواہ سورج میں اور امام لیٹے نہ کہا کہ خوف وہ ہے جو پورے میں ہو اور کسوف وہ جو تھوڑے میں اور یہ قول عمر وہا کے جو اوپر مذکور ہوا اسکے دسی قائل ہیں اور کوئی قائل نہیں۔

بْنُ عَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَا تَقُلْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَلَكِنْ قُلْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ.

۲۱۰۶- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ فَرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَتْ تَعْنِي يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَأَحَدٌ دِرْعًا حَتَّى أَذْرَكَ بِرِدَائِهِ فَقَامَ لِلنَّاسِ يَمَامًا طَوِيلًا لَوْ أَنَّ إِنْسَانًا أَتَى لَمْ يَشْعُرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ مَا حَدَّثَ أَنَّهُ رَكَعَ مِنْ طَوِيلِ الْقِيَامِ.

۲۱۰۷- وَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ قِيَامًا طَوِيلًا يَقُومُ ثُمَّ يَرُكُّعٌ وَزَادَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَى الْمَرْأَةِ أَسْرَ مِنِّْي وَإِلَى الْأُخْرَى هِيَ أَتَمُّ مِنِّْي.

۲۱۰۶- ابو بکرؓ کی صاحبزادی اسماءؓ نے کہا کہ نبیؐ ایک دن گھبرائے مرا یہ تھی کہ جس دن سورج گہن ہوا تھا اور آپؐ نے گھبراہٹ سے کسی عورت کی بڑی چادر اوڑھ لی اور چلے یہاں تک کہ آپؐ کی چادر آپؐ کو لاکر دی اور نماز میں اتنی دیر کھڑے رہے کہ اگر کوئی شخص آتا تو یہ بھی نہ جانتا کہ آپؐ نے رکوع کیا ہے جیسے رکوع آپؐ سے مروی ہوئے ہیں بہت دیر کھڑے رہنے کے سبب سے۔

۲۱۰۷- مسلمؒ نے کہا کہ روایت کی مجھ سے سعید بن یحییٰ نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ابن جریج نے اسی اسناد سے مثل اس کے اور اس میں یہ کہا کہ کھڑے ہوئے بہت دیر تک کہ کھڑے ہوتے تھے پھر رکوع کرتے تھے اور یہ بھی زیادہ کیا کہ اسماءؓ کہتی تھیں کہ میں دیکھتی تھی ایک عورت کو جو مجھ سے بوڑھی تھی اور دوسری کو جو مجھ سے زیادہ بیمار تھی۔

۲۱۰۸- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَفَرَعَ فَأَخْطَأَ بِدِرْعٍ حَتَّى أَذْرَكَ بِرِدَائِهِ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَتْ فَقَضَيْتُ حَاجَتِي ثُمَّ جِئْتُ وَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَائِمًا فَقَعْتُ مَعَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى رَأَيْتُنِي أُرِيدُ أَنْ أَجْلِسَ ثُمَّ أَلْتَفَتَ إِلَى الْمَرْأَةِ الضَّعِيفَةِ فَأَقُولُ هَلِوْ أَضْعَفُ مِنِّْي فَأَقُومُ فَرَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى لَوْ أَنَّ رَجُلًا حَاجَ حَيْلٍ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَمْ يَرُكِّعْ.

۲۱۰۸- اسماء رضی اللہ عنہا نے وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گزرا اور اس کے بعد کہا کہ میں نے اپنی حاجت پوری کی اور پھر مسجد میں آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز کو کھڑے ہیں تو میں بھی ان کے ساتھ کھڑی ہوئی اور بہت لمبا قیام کیا یہاں تک کہ میں اپنے تئیں دیکھتی تھی کہ جی چاہتا تھا کہ بیٹھ جاؤں اور ایک ضعیف عورت کو دیکھا تو میں نے دل میں کہا یہ تو مجھ سے زیادہ ضعیف ہے۔ پھر میں کھڑی رہی پھر آپؐ نے رکوع کیا اور بہت لمبا رکوع کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا یہاں تک کہ اگر کوئی شخص اور آتا تو جانتا کہ آپؐ نے ابھی رکوع نہیں کیا (یعنی قومہ قیام کے برابر تھا)۔

۲۱۰۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى

۲۱۰۹- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا اور آپؐ نے لوگوں کے

ساتھ نماز پڑھی اور بہت لمبا قیام کیا سورہ بقرہ کے برابر پھر رکوع کیا بہت لمبا پھر سر اٹھایا اور بہت لمبا قیام کیا مگر پہلے قیام سے کچھ کم تھا۔ پھر رکوع کیا لمبا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا پھر قیام کیا لمبا اور وہ پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا لمبا مگر وہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع کیا لمبا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے اور آفتاب کھل گیا اور فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کہ گنہگار نہیں لگاتے ان میں کسی کی موت سے نہ کسی کی زندگی سے پھر جب تم ان کو دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔ پھر لوگوں نے عرض کیا اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اس جگہ پر کچھ لیا پھر دیکھا آپ رک گئے تو آپ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا اور اس میں سے ایک خوشہ کو لیا اگر میں اسے توڑ لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اسے کھاتے رہتے اور میں نے دوزخ کو دیکھا سو آج کی برابر میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا اور اکثر جسے والی اس کی عورتیں دیکھیں۔ لوگوں نے عرض کیا یہ کیوں اسے رسول اللہ کے! آپ نے فرمایا اکی ناشکری کی وجہ سے۔ لوگوں نے عرض کیا کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتیں اگر ساری دنیا کا کوئی ان پر احسان کرے۔ پھر وہ عورت اس کی طرف سے کوئی بات خلاف مرضی دیکھے تو کہنے لگے گی کہ میں نے تم سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

۲۱۱۰- مسلم نے کہا اور بیان کی ہم سے یہ روایت محمد بن رافع نے ان سے اسحاق یعنی ابن عیینہ نے ان سے مالک نے ان سے زید بن اسلام نے اسی اسناد سے مثل اس کے صرف اتنا ہی کہا کہ انھوں نے کہا ہم دایناک تکعکعت یعنی پھر دیکھا ہم نے آپ کو کہ پیچھے ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا قَدْ نَحَوِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْمَرْكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْمَرْكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْمَرْكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ انْخَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكُفَيَانِ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْكُرُوا اللَّهَ)) قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّبُّ أَنْتَ تَتَوَلَّى شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْتَكَ كَتَبْتَ فَقَالَ ((إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَنَازَلْتُ مِنْهَا غَبُورًا وَلَوْ أَخَذْتَهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيََتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرْ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ)) قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((بُكَوْهُنَّ)) قِيلَ أَيْ كَفَرْنَ بِاللَّهِ قَالَ ((بُكَوْهُنَّ الْعَشِيرَ وَبُكَوْهُنَّ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتُ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ))

۲۱۱۰- و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ عِيْنَةَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِغَيْرِ أَفْهَ قَالَ ثُمَّ رَأَيْتَكَ تَكْعُكُفَتُ

باب: آٹھ رکوع اور چار سجدوں
والی نماز کا بیان

۲۱۱۱- ابن عباسؓ نے کہا کہ جب سورج گہن ہوا تو رسول اللہؐ نے آٹھ رکوع کیے اور چار سجدے یعنی دو رکعت میں اور حضرت علیؓ سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

۲۱۱۲- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مسند کسوف میں قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا، پھر قرأت کی، پھر رکوع کیا، پھر قرأت کی، پھر رکوع کیا، پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔

باب: نماز کسوف ریکارڈ کرنے کا بیان

۲۱۱۳۔ عبداللہ بن عمرؓ، بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سورج گھٹن ہوا اور پکارا گیا کہ سب مل کر نماز پڑھیں اور آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں دو رکوع کیے اور سورج صاف ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی اتنے لمبے رکوع سجدے نہیں کیے۔

۲۱۱۳- ابو مسعود انصاریؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا سورج اور چاند دونوں نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں میں سے کہ اللہ ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور وہ کسی کے مرنے کے سبب سے نہیں گھبراتیں۔ پھر جب تم گھبراؤ تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو یہاں تک کہ اللہ اس بات کو تم سے دور کر دے۔

۳۱۱۵- عبد اللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سورج اور چاند کسی کی موت سے نہیں گہٹتے بلکہ یہ

دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں جب تم انہیں گہنایا ہو اور کچھ تو اٹھو اور نماز پڑھو۔

۲۱۱۶- اس حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ جس دن ابراہیم کا انتقال ہوا تو سورج کو گرہن لگا تو لوگوں نے کہا کہ یہ ابراہیم کی موت سے گہنا گیا ہے۔

۲۱۱۷- ابو موسیٰ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن لگا تو آپ گھبرا کر اٹھے کہ قیامت آئی اور مسجد میں آئے اور کھڑے نماز پڑھتے رہے جس میں قیام اور رکوع اور سجدہ بہت لمبا تھا کہ میں نے اتنا لمبا ان کی کسی نماز میں نہیں دیکھا پھر فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں کہ اللہ ان کو بھیجتا ہے یہ کسی کی موت اور زندگی کے سبب سے نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ پھر جب ایسے کچھ دیکھو تو اللہ کے آگے گڑگڑا کے اسے یاد کرو اور اس سے دعا کرو اور اس سے بخشش مانگو اور ابن علاء کی روایت میں کسوف کا قافض ہے اور یہ ہے کہ اللہ ڈراتا ہے اپنے بندوں کو۔

۲۱۱۸- عبدالرحمن بن سمرہ نے کہا کہ میں تیر پھینک رہا تھا رسول اللہ کی زندگی میں کہ سورج گہن ہوا اور میں نے تیروں کو پھینک دیا اور دل میں کہا کہ دیکھو رسول اللہ کو گمنوں کا نیا کام ہوتا ہے سورج گہن میں آج کے دن۔ میں ان تک پہنچا تو وہ دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے اور دعا کرتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے اور اس کی تعریف کرتے تھے اور لا الہ الا اللہ کہتے تھے یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا اور آپ نے دو رکعت پڑھی اور دو سو تیس پڑھیں۔

لَمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَقُومُوا فَصَلُّوا))

۲۱۱۶- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَقُومُوا فَصَلُّوا وَتَكْبِيرُ النَّاسِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتِ لَمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ

۲۱۱۷- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ قَوْمًا يَحْضِي أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَقَامَ يُصَلِّي بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِي صَلَاةٍ قَطُّ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ هَذِهِ آيَاتُ اللَّهِ يُرْسِلُ اللَّهُ لَا تَكُونُ لَمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَافْزِعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْعَلَاءِ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ ((يُخَوِّفُ عِبَادَهُ))

۲۱۱۸- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أُرْمِي بِأَسْهَجِي فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَبَدَتْهُمْ وَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى مَا يَحْدُثُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي انْكَسَافِ الشَّمْسِ الْيَوْمَ فَاتَّخِذْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَدْعُو وَيُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ وَيَهْتَلِكُ حَتَّى حَلَّى عَنْ الشَّمْسِ فَقَرَأَ سُورَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ

(۲۱۱۸) ☆ اس روایت سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے سورج گہن تمام ہونے کے بعد نماز پڑھی مگر یہ مراد نہیں مگر راولی نے معنون مقدم و مؤخر روایت کیا ہر فعل کو آپ کے جمع کر کے رکھ دیا اور چونکہ دوسری روایت میں انہی سے اچکا ہے کہ دور رسول اللہ کے پاس جب پہنچے تو آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ اسلئے یہ شبہ جاتا رہا کہ بعد کسوف کے آپ نے نماز پڑھی ہو اور آخر کے دو قیاموں میں دو سو تیس پڑھیں پچھلی رکعت میں اور نماز گہن کے وقت شروع اور گہن تمام ہونے کے بعد تمام ہوئی۔ سب روایتوں کے ملائے سے یہی معلوم ہوتا ہے۔

۲۱۱۹- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزر چکا صرف اتنا فرق ہے کہ راوی نے کہا جب میں حضرت کے پاس آیا تو آپ کو نماز میں ہاتھ اٹھائے ہوئے پایا کہ آپ تسبیح کرتے تھے اور اللہ کی حمد اور لا الہ الا اللہ کہتے تھے اور اللہ کی بڑائی کرتے تھے اور دعا کرتے تھے یہاں تک کہ آفتاب کھل گیا۔ جب آپ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعتیں تمام کیں۔

۲۱۲۰- یہ حدیث بھی اسی طرح ہے جس طرح اوپر گذری۔ چند الفاظ کا فرق ہے۔

۲۱۲۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی کہ آپ نے فرمایا سورج اور چاند کسی کے مرنے، جینے سے نہیں گہناتے بلکہ وہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم ان کو دیکھو تو نماز پڑھو۔

۲۱۲۲- حضرت مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں گہن لگا سورج کو رسول اللہ کے زمانہ میں جس دن ابراہیم فوت ہوئے تو رسول اللہ نے فرمایا بے شک سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے، نہیں گہن لگتا ان کو کسی کی موت کی وجہ سے اور نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے۔ پس جب تم انہیں دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور نماز پڑھو حتیٰ کہ گہن کھل جائے۔

۲۱۱۹- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ أُرْتَمِعُ بِأَسْنَمِي لِي بِالْمَدِينَةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَبَدَّتْهَا فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَنْظُرَنَّ إِلَى مَا حَدَّثَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ فَحَجَلُ يَسْبُحُ وَيُحْمَدُ وَيَهْلِلُ وَيَكْبِرُ وَيَدْعُو حَتَّى خُسِرَ عَنْهَا قَالَ فَلَمَّا خُسِرَ عَنْهَا قَرَأَ سُورَتَيْنِ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ.

۲۱۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ أَخْبَرَنَا الْحَرِيرِيُّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أُرْتَمِعُ بِأَسْنَمِي لِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا.

۲۱۲۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَةٌ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمَهُمَا فَصَلُّوا)).

۲۱۲۲- عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ ﷺ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمَهُمَا فَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا حَتَّى تَنْكَشِفَ).

کِتَابُ الْجَنَائِزِ ① جنازوں کا بیان

باب: مرنے والے کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کا بیان

۲۱۲۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے پیاروں کو جو قریب مرنے کے ہوں ان کو لا الہ الا اللہ سکھاؤ۔

۲۱۲۴- یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ تَلْقِينِ الْمَوْتَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۲۱۲۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَقِّنُوا مَوْتَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) .

۲۱۲۴- وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي النَّدَوْنِي ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَرِّيزِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مِلْثَانَ جَمِيعًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ .

۲۱۲۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔

۲۱۲۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَقِّنُوا مَوْتَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) .

باب: مصیبت کے وقت کیا کہنا چاہیے ؟

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

۲۱۲۶- ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہؐ سے سنا تھا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اس کی مصیبت پہنچے اور وہ یہ کہے جو

۲۱۲۶- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) ☆ جنازہ مشتق ہے جنز سے کہ چھپانے کے معنی میں ہے اور جنازہ جہم کے زبر سے بھی درست ہے مگر جہم کے زبر سے فصیح ہے اور بعضوں نے کہا کہ جب جہم کے زبر سے کہیں تو مردہ مراد ہے اور جب زبر سے کہیں تو وہ چیز مراد ہوگی جس پر مردہ ہے اور بعضوں نے بالکس کہا ہے اور صحیح اس کی جنازہ زبر ہی سے آتی ہے۔

(۲۱۲۵) ☆ ان کو لا الہ الا اللہ سکھاؤ اس لیے کہ ان کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جس کا یہ آخر کلام ہو گا وہ جنت میں جائے گا اور یہ تلقین کا حکم مستحب ہے اور علماء کا اس پر اجماع ہے اور مکر وہ ہے بتار کو حکم کرنا اور بار بار اس کو کہنا کہ کہیں تنگ آکر انکار نہ کر بیٹھے بلکہ لازم ہے کہ اس کے پاس اس کلمہ کو پڑھیں تاکہ وہ بھی سن کر پڑھنے لگے اور جب وہ ایک بار پڑھ لے پھر چپ ہو جائیں۔ ہاں اگر پھر کچھ اور بات کرے تو پھر تلقین کر دیں تاکہ اس کا آخری کلمہ کلمہ توحید ہو۔

مسلّم نے کہا اور بیان کی ہم سے یہی روایت تھیہ بن سعید نے ان سے عبد العزیز نے یعنی درود دی نے اور کہا روایت کی مجھ سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے خالد بن مخلد نے ان سے سلیمان بن بلال نے دونوں نے اسی سند سے۔

اللہ نے عزم کیا ہے کہ ہم سب اللہ کامل ہیں اور ہم سب اسی کی طرف جانے والے ہیں۔ یا اللہ مجھے اس مصیبت کا ثواب دے اور اس کے بدلہ میں اس سے اچھی عنایت فرما مگر اللہ تعالیٰ اس سے بہتر چیز اس کو دیتا ہے۔ ام سلمہ کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہ (یعنی ان کے شوہر) انتقال کر گئے تو میں نے کہا اب ان سے بہتر کون ہوگا اس لیے کہ ان کا پہلا گھر تھا جس نے رسول اللہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ پھر میں نے یہی دعا پڑھی (انا للہ و اخلف لی خیراً منہا تک) تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ابو سلمہ کے بدلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شوہر بنا دیا۔ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کو روانہ کیا وہ مجھے حضرت کا پیغام دیے آئے۔ میں نے عرض کیا کہ میری ایک بیٹی ہے اور مجھ میں غصہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ ان کی بیٹی کے لیے تو ہم اللہ سے دعا کریں گے کہ اللہ ان کو بیٹی کے فکر سے بے غم کر دے گا اور ان کے غصہ کے لیے ہم دعا کریں گے کہ وہ اللہ کھو دے گا۔

۲۱۲۷- ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ روایت فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ جو بھی شخص مصیبت کے وقت ”انا للہ“ سے ”خیراً منہا“ تک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی مصیبت کا اجر دیتے ہیں اور بہترین نعم اہل عطا فرماتا ہے۔ ام سلمہ فرماتی ہیں کہ جب ابو سلمہ کا انتقال ہو گیا تو اللہ نے مجھے ان سے اچھا بدل عطا کیا یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

۲۱۲۸- اوپر والی حدیث کی طرح ہی حدیث چند الفاظ کے فرق کے ساتھ۔

۲۱۲۷- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُصِيبَةٍ فَيَقُولُ اِنَّا لِلَّهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاغِبُونَ اَللّٰهُمَّ اَجْرُنِيْ فِيْ مُصِيبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا اَجَرَدَ اللّٰهُ فِيْ مُصِيبَتِيْ وَاخْلُفْ لَهٗ خَيْرًا مِنْهَا)) قَالَتْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتُ اَبُوَ سَلَمَةَ فَوَسَّسَ لِيْ خَيْرًا مِنْهُ رَسُولُ النَّبِيِّ ﷺ فَاخْلُفَ اللّٰهُ لِيْ خَيْرًا مِنْهُ رَسُولُ النَّبِيِّ ﷺ. ۲۱۲۸- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُصِيبَةٍ فَيَقُولُ اِنَّا لِلَّهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاغِبُونَ اَللّٰهُمَّ اَجْرُنِيْ فِيْ مُصِيبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا اَجَرَدَ اللّٰهُ فِيْ مُصِيبَتِيْ وَاخْلُفْ لَهٗ خَيْرًا مِنْهَا)) قَالَتْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتُ اَبُوَ سَلَمَةَ قُلْتُ مَنْ خَيْرٌ مِنْ

أَبِي سَلَمَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَزَمَ اللَّهُ لِي فَقُلْتُهَا قَالَتْ فَتَرَوُحْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا يَقَالُ عِنْدَ الْمَرِيضِ وَالْمَيِّتِ

٢١٢٩- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا حَضَرَكَ الْمَرِيضُ أَوْ الْمَيِّتُ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ)) قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ قَالَ ((قُولِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَأَعْفِ عَنِّي مِنْهُ غُفَى حَسَنَةً)) قَالَتْ فَقُلْتُ فَأَعْفِ عَنِّي اللَّهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِي مِنْهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ فِي إِغْمَاضِ الْمَيِّتِ وَالِدُعَاءِ لَهُ إِذَا حَضَرَ

٢١٣٠- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ)) فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ ((لَا تَدْعُوا عَلَيَّ أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ)) ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ بَأْبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَائِبِينَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ))

باب: مریض اور میت والوں کے پاس کیا کہا جائے؟
٢١٢٩- ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بیمار کے پاس آؤ یا میت کے پاس تو اچھی بات کہو اس لیے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں اس پر جو تم کہتے ہو۔ کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! ابو سلمہ کا انتقال ہو گیا تو آپ نے فرمایا یوں دعا کر اللھم اغفر لی سے حسنہ تک یعنی اے اللہ مجھے اور اس کو بخش دے اور مجھے اس سے اچھا بدل عطا فرما۔ کہتی ہیں کہ میں نے یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے اچھا بدل عطا کیا جیسی محمد۔

باب: مریض کی آنکھیں بند کرنا اور اس کے لیے دعا کرنے کا بیان

٢١٣٠- ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ کی عیادت کو آئے اور ان کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں پھر ان کو بند کر دیا اور فرمایا کہ جب جان نکلتی ہے تو آنکھیں اس کے پیچھے لگی رہتی ہیں۔ اور لوگوں نے ان کے گھر میں رونا شروع کر دیا تو آپ نے فرمایا اپنے لیے اچھی ہی دعا کرو اس لیے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں تمہاری باتوں پر۔ پھر آپ نے دعا کی یا اللہ بخش دے ابو سلمہ کو اور بلند کر ان کا درجہ ہدایت والوں میں اور تو خلیفہ ہو جا ان کے باقی رہنے والے عزیزوں میں اور بخش دے ہم کو اور ان کو اسے پالنے والے عالموں کے اور کشادہ کر ان کی قبر کو اور روشنی کر اس میں۔

۲۱۳۱- عَنْ حَالِدِ الْحَدَّاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَاخْلُفْهُ فِي تَرْكِهِ)) وَقَالَ ((اللَّهُمَّ أَوْسِعْ لَهُ فِي قَبْرِهِ)) وَلَمْ يَقُلْ ((افْسَحْ لَهُ)) وَزَادَ قَالَ حَالِدُ الْحَدَّاءِ وَدَعَا أُخْرَى سَابِقَةً نَسِيَهَا.

بَابُ فِي شُحُوصِ بَصَرِ الْمَيِّتِ يَتَّبِعُ نَفْسَهُ

۲۱۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَمْ تَوَدَّ الْإِنْسَانَ إِذَا مَاتَ شَحْصَ بَصَرَهُ)) قَالُوا بَلَى قَالَ ((فَلَذَلِكَ حِينَ يَتَّبِعُ بَصَرَهُ نَفْسَهُ)).

۲۱۳۳- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ الْعَلَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

۲۱۳۴- عَنْ عُمَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبٌ وَفِي أَرْضٍ غُرْبَةً لَا يُكَيِّفُهُ بُكَاءُ يَحْدِثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ أَقْبَلَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الصَّعِيدِ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَفْلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ((أَتُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْهُ)) مَرَّتَيْنِ فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكُ.

۲۱۳۱- خالد الحداء نے اسی اسناد سے مانند اوپر کی روایت کی اور اس میں یہ کہا کہ حضرت نے دعائیں عرض کیا کہ یا اللہ خلیفہ ہو تو ان کا انکے بال بچوں میں جو یہ چھوڑ مرے ہیں اور کہا کہ یا اللہ ان کی قبر چوڑی کر اور افسح کا لفظ نہیں کہا اور یہ بھی زیادہ کیا کہ خالد نے کہا اور ایک دعا کی ساتویں چیز کے لیے کہ وہ میں بھول گیا۔

باب: روح کے پیچھے میت کا آنکھیں کھلی رکھنے

کامیان

۲۱۳۲- ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا آدمی کو دیکھو کہ جب مر جاتا ہے تو آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں۔ لوگوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا اس کا سبب یہ ہے کہ اس کی نگاہ جان کے پیچھے جاتی ہے۔

۲۱۳۳- مسلم نے کہا اور یہی حدیث روایت کی مجھ سے قتیبہ بن سعید نے ان سے عبد العزیز نے یعنی در اور دی نے ان سے علاء نے اسی سند سے۔

باب: میت پر رونے کا بیان

۲۱۳۴- عمید بن عمیر نے کہا کہ ام سلمہ نے کہا جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے کہا یہ مسافر پرانی زمین میں مر گیا میں اس کے لیے ایسا روؤں گی کہ لوگوں میں اس کا خوب چرچا ہوگا غرض میں نے رونے کی تیاری کی ایک عورت اور آگئی مدینہ کے اوپر کے محلہ سے وہ جاہتی تھی کہ میرا ساتھ دے کہ اتنے میں رسول اللہ اس کے آگے آئے اور فرمایا کہ کیا تو شیطان کو بلانا چاہتی ہے اس گھر میں جس میں سے اللہ نے اس کو دوبارہ نکالا ہے؟ ام سلمہ کہتی ہیں کہ پھر میں رونے سے باز رہی اور نہ روئی۔

(۲۱۳۴) ☆ نوہ کرنا گویا شیطان کو مہمان بلانا ہے اور یہ اطلاق تھے رسول اللہ کے کہ ام سلمہ سے کچھ نہ کہا اس لیے کہ وہ شدت غم میں تھیں اور دوسری عورت کو روک دیا کہ وہ بھی کچھ نہ کر دے سے باز ہیں۔

رسول اللہؐ ان کو دیکھنے کو آئے اور عبدالرحمنؓ اور سعدؓ اور محمد اللہؓ ان کے ساتھ تھے۔ پھر جب ان کے پاس آئے تو بے ہوش پایا تو آپؐ نے فرمایا کہ کیا انتقال ہو گیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں (اس سے معلوم ہوا کہ نبیوں کو علم غیب نہیں ہوتا)۔ پھر آپؐ رونے لگے اور لوگوں نے جب دیکھا آپؐ کو روتے ہوئے تو آپؐ رونے لگے۔ آپؐ نے فرمایا سنتے ہو اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسوؤں پر اور دل کے غم پر عذاب نہیں کرتا وہ تو اس پر عذاب کرتا ہے اور آپؐ نے زبان کی طرف اشارہ کیا یا اس پر ہی رحم کرتا ہے (یعنی جب کلمہ خیر منہ سے نکالے تو رحم کرتا ہے اور جب کلمہ شر نکالے تو عذاب کرتا ہے)۔

باب: مریض کی عیادت کے بیان میں

۲۱۳۸- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ انصار کا ایک شخص آیا اور سلام کیا اور پھر لوٹا اور آپؐ نے پوچھا اے انصار کے بھائی میرا بھائی سعدؓ کیسا ہے؟ اس نے عرض کیا اچھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تم میں سے کون ان کی عیادت کرتا ہے؟ آپؐ کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ کھڑے ہوئے اور ہم دس پر کئی آدمی تھے کہ نہ ہمارے پاس جو تیاں تھیں نہ موزے اور نہ ٹوپیاں نہ کرتے (یہ کمال زبرد تھا صحابہؓ کا اور دنیا سے بیزاری تھی) اور ہم چلے جاتے تھے اس کنکریلی زمین میں یہاں تک کہ ان تک پہنچے اور لوگ جو سعدؓ کے پاس تھے وہ بیٹ گئے اور رسول اللہؐ اور وہ لوگ جو آپؐ کے ساتھ تھے ان کے پاس گئے۔

باب: صدمہ کی ابتدا کے وقت صبر

کرنے کا بیان

۲۱۳۹- حضرت انسؓ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا صبر وہی ہے

سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكَوَى لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَشِيَةٍ فَقَالَ ((أَقْدَ قَضَى)) قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمَ بَكَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فَقَالَ ((أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِذَمِّهِ الْعَيْنَ وَلَا يَخْزِنُ الْقَلْبَ وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا)) وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ ((أَوْ يَوْحَمُ))

بَابُ فِي عِيَادَةِ الْمَرْضَى

۲۱۳۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنََّّهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَسَّمَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَذْبَرَ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أَخَا الْأَنْصَارِ كَيْفَ أَخِي سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ)) فَقَالَ صَالِحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ((مَنْ يَعُوذُهُ مِنْكُمْ)) فَقَامَ وَثَمَمْنَا مَعَهُ وَنَحْنُ بِضَنْعَةِ عَشْرِ مَا عَلَيْنَا نَعَالٍ وَلَا حِفَافٍ وَلَا قَلَائِسَ وَلَا فُصُصَ تَمْشِي فِي بِلَاقِ السِّبَاخِ حَتَّى جَنَدْنَا فَاسْتَأْخَرَهُ قَوْمُهُ مِنْ حَوْلِهِ حَتَّى دَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ الَّذِينَ مَعَهُ

بَابُ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْمُصِيبَةِ عِنْدَ

الصَّدْمَةِ الْأُولَى

۲۱۳۹- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ

جو صدمہ کے شروع میں ہو۔ (اس لیے کہ آخر میں تو ہر ایک کو صبر آئی جاتا ہے۔ مثل ہے شام کے مردے کو کب روئے۔)

۲۱۴۰- انس بن مالکؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ ایک عورت کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے لڑکے پر رو رہی تھی تو آپؐ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ اس نے کہا تم کو میری سی مصیبت نہیں پہنچی۔ پھر جب آپؐ چلے گئے تو لوگوں نے کہا وہ تو اللہ کے رسولؐ تھے تو اس کو ایسا برا معلوم ہوا کہ گویا موت ہو گئی (یعنی آپؐ کو جواب دینا برا معلوم ہوا) اور وہ آپؐ کے دروازہ پر آئی اور وہاں کوئی چوکیدار نہ پایا (جیسے دنیا داروں کے دروازہ پر ہوتا ہے) اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے آپؐ کو نہیں پہچانا۔ آپؐ نے فرمایا صبر تو وہی ہے جو صدمہ کے شروع میں ہو۔

۲۱۴۱- مسلمؒ نے کہا اور بھی روایت کی ہم سے یحییٰ بن حبیب حارثی نے ان سے خالد نے یعنی ابن حارث نے اور روایت کی ہم سے عقبہ بن مکرم نے ان سے عبد الملک بن عمرو نے اور کہا مسلمؒ نے روایت کی مجھ سے احمد بن ابراہیم نے ان سے عبد الصمد نے سب نے کہا روایت کی ہم سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند عثمان بن عمر کی روایت کے اور وہی قصہ بیان کیا اور عبد الصمد کی روایت میں یہ ہے کہ نبیؐ ایک عورت کے پاس سے گزرے کہ وہ قبر کے پاس بیٹھی تھی۔

باب: گھر والوں کے میت پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیئے جانے کا بیان

۲۱۴۲- عبد اللہؓ نے کہا کہ حضرت عمرؓ پر حصہ رونے لگیں (یہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ((الصبر عند الصدمة الأولى))۔

۲۱۴۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى امْرَأَةٍ تَبْكِي عَلَى صَبِيٍّ لَهَا فَقَالَ لَهَا اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي فَقَالَتْ وَمَا تُبَالِي بِمُصِيبَتِي فَلَمَّا ذَهَبَ قِيلَ لَهَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهَا مِنْهُ الْمَوْتَ فَأَتَتْ بَابَهُ فَلَمْ تَجِدْ عَلَى بَابِهِ بَوَّابِينَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ ((إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ أَوَّلِ صَدَمَةٍ أَوْ قَالَ عِنْدَ أَوَّلِ الصَّدَمَةِ))۔

۲۱۴۱- وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح وَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعُمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو ح وَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ بِقِصَّتِهِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ مَرَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرِ

بَابُ الْمَيِّتِ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ

۲۱۴۲- عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا

(۲۱۴۲) ☆ اس بارے میں کئی روایتیں حضرت عمرؓ اور ان کی صاحبزادی سے مروی ہوئی ہیں اور ام المومنین حضرت عائشہؓ جو سب فقہاء اور مجتہدوں کی ماں ہیں ان میں کلام فرمائی ہیں کہ ان راویوں کو شبہ ہو گیا حضرت ایسا کیوں فرماتے گے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا تنزدوا ذرۃ وزر اخری یعنی کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے مگر پھر اور ان کے رونے سے میت پر کیوں عذاب ہونے لگا؟ اور یہ حدیث جس سے حضرت عمرؓ استدلال کرتے ہیں یہ تو حضرت نے ایک یہودیہ عورت کے لیے فرمائی تھی کہ لوگ اس کے لیے رو رہے ہیں اور اس پر عذاب لے

حضرت عمرؓ کی صاحبزادی تھیں) تو حضرت عمرؓ نے فرمایا ہے میری بیٹی چپ رہو۔ کیا تم چاہتی نہیں ہو کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ مردہ پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھروالوں کے اس پر رونے سے۔
۲۱۳۳- حضرت عمرؓ نے کہا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ میت کو تکلیف ہوتی ہے قبر میں اس کے اوپر نوحہ کرنے کے سبب سے۔
۲۱۳۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ حَفْصَةَ بَكَتْ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ مَهْلًا يَا بَنِيَّةَ أَلَمْ تَعْلَمِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ))

۲۱۴۳- عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا يَبْغِ عَلَيْهِ ۲۱۴۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا يَبْغِ عَلَيْهِ))

۲۱۳۵- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے۔ بے ہوش ہو گئے اور لوگ ان پر چیخ کر رونے لگے۔ پھر جب ان کو ہوش ہوا تو انھوں نے فرمایا کہ تم کو معلوم نہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ زندہ کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے۔

۲۱۴۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ أَغْمِيَ عَلَيْهِ فَصَبَّحَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَمَا عَلَيَّكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ))

۲۱۳۶- ابو بردہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے تو صہیب رو کر کہنے لگے کہ ہائے میرے بھائی۔ تب حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے صہیب! تو جانتا نہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ زندہ کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے۔

۲۱۴۶- عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أَصِيبَ عُمَرُ جَعَلَ صُهْبٌ يَقُولُ وَآ أَخَاهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا صُهْبُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ))

۲۱۳۷- ابو موسیٰ نے کہا جب حضرت عمرؓ کو زخم لگا تو صہیبؓ اپنے گھر آئے اور حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے اور ان کے آگے کھڑے ہو کر رونے لگے۔ سو حضرت عمرؓ نے فرمایا تم کیوں روتے ہو؟ کیا

۲۱۴۷- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ لَمَّا أَصِيبَ عُمَرُ أَقْبَلَ صُهْبٌ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عُمَرَ فَقَامَ بِحِجَالِهِ يَبْكِي فَقَالَ عُمَرُ عَلَّامٌ يَبْكِي أَعْلَى

تھو ہو رہا ہے۔ غرض اس پر عذاب اس کے کفر کی جہت سے تھا ان کے رونے سے۔ اور علماء نے حضرت عمرؓ کی روایتوں کی یوں تاویل کی ہے کہ مردان سے وہ مردہ ہے جو رونے اور نوحہ کرنے کے لیے وصیت کر گیا ہو اور اس کی وصیت پر عمل ہو تو بے شک اس پر عذاب ہو گا اور جس میت پر لوگ خود روئیں اور اس نے وصیت نہ کی ہو یا اس کے دل میں کراہت نوحہ سے ہو تو اس پر غیروں کے رونے سے کیوں عذاب ہونے لگا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور عرب کی عادت تھی کہ رونے کی وصیت کیا کرتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مرد اس سے یہ ہے کہ میت اپنے لوگوں کے رونے کو سنتا ہے اور اس سے تکلیف پاتا ہے اور اس پر غم کھاتا ہے اور دل دکھاتا ہے۔ قاضی عیاضؒ نے اس قول کو پسند کیا ہے اور سب قولوں سے عمدہ کہا ہے۔ (نووی)

مجھ پر روتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ ہاں اللہ کی قسم آپ پر روتا ہوں اے مومنوں کے سردار! جب حضرت عمرؓ نے فرمایا قسم ہے اللہ کی تم جان چکے ہو کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جس پر لوگ روئیں وہ عذاب کیا جاتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے اس کا ذکر موسیٰ بن طلحہ سے کیا انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ یہ لوگ یہود تھے جن کو حضرت نے ایسا فرمایا تھا۔

۲۱۴۸- انسؓ نے کہا کہ جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے تو حفصہؓ ان پر چیخ کر رونے لگیں تو انھوں نے کہا تم نے سنا نہیں رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے کہ جس پر چیخ کر روئیں اس پر عذاب ہوتا ہے اور مصیب بھی ان پر چیخ کر رونے لگے تو ان کو بھی حضرت عمرؓ نے کہا کہ جس پر چیخ کر روئیں تو اس پر عذاب ہوتا ہے۔

۲۱۴۹- عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے کہا کہ میں بیٹھا تھا ابن عمرؓ کے بازو پر اور ہم سب ام ابان حضرت عثمانؓ کی صاحبزادی کے جنازے کے منتظر تھے اور ان کے یعنی ابن عمرؓ کے پاس عمرو بن عثمانؓ تھے اور ابن عباسؓ بھی آئے کہ ان کو ایک شخص لانا تھا جو ان کو لے آیا کرتا تھا (یعنی وہ ناپیدا تھے) پھر گمان کرتا ہوں میں کہ خبر دی ان کو ابن عمرؓ کی جگہ سے پھر وہ آئے اور میرے بازو پر بیٹھ گئے اور میں ان دونوں (یعنی ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ) کے بیچ میں تھا کہ اتنے میں گھر میں سے ایک رونا کی آواز آئی اور ابن عمرؓ نے کہا گویا اشارہ کیا عمروؓ کی طرف کہ وہ کھڑے ہو کر ان روتے والوں کو منع کر دیں (یعنی ان کو سنانے کے لیے کہا) کہ سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اس کے لوگوں کے رونے سے اور عبد اللہ بن عمرؓ نے اس کو عام فرمایا (یعنی اس کی قید نہ لگائی کہ یہ حدیث حضرت نے یہود کے لیے فرمائی تھی)۔ اس پر ابن عباسؓ نے کہا کہ ہم امیر المؤمنین حضرت عمرؓ کے ساتھ تھے یہاں تک کہ جب بیدار میں پچنے (بیدار ایک مقام کا نام

يَكِي. قَالَ اَبِي وَاللّٰهِ لَعَلَّيْكَ اُنْكِحِي يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ يُنْكِي عَلَيِّهِ يُعَذَّبُ)) قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُوسَى بْنِ طَلْحَةَ فَقَالَ كَانَتْ عَابِسُهُ يَقُوْلُ اِنَّمَا كَانَ اَوَّلِيْكَ الْيَهُودَ.

۲۱۴۸- عَنْ اَنَسٍ اَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَمَّا طَمِنَ عَوَّلَتْ عَلَيْهِ حَفْصَةُ فَقَالَ يَا حَفْصَةُ اَمَا سَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((الْمَمُوْلُ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ)) وَعَوَّلَ عَلَيْهِ صُهَيْبٌ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ اَمَا عَلِمْتَ ((اَنْ الْمَمُوْلَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ)).

۲۱۴۹- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كُنْتُ حَاسِلًا اِلَى حَنْبِ اَبْنِ عُمَرَ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ جَنَازَةَ اُمِّ اَبَانَ بْنِ عُمَرَ عُمَانَ وَعِنْدَهُ عُمَرُو بْنُ عُمَرَ فَجَاءَ اَبْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْدُهُ قَائِدٌ فَارَاهُ اُخْبِرُهُ بِمَكَانِ اَبْنِ عُمَرَ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ اِلَى حَنْبِيْ فَكُنْتُ بَيْنَهُمَا فَاِذَا صَوْتُ مِنَ الدَّارِ فَقَالَ اَبْنُ عُمَرَ كَانَتْ تَعْرِضُ عَلَيَّ عُمَرُو اَنْ يَقُوْمَ فَبَيْنَاهُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اِنْ اَلْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِكَيِّهٖ اَهْلِيْهِ)) قَالَ فَارْسَلَنِي عَبْدُ اللّٰهِ مُرْسَلَةً فَقَالَ اَبْنُ عَبَّاسٍ كُنَّا مَعَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ نَازِلٍ فِيْ ظِلٍّ شَحْرَوَ فَقَالَ لِيْ اُنْجِبْ فَاَعْلَمْتُ لِيْ مِنْ ذَاكَ الرَّجُلِ فَقَضَيْتُ فَاِذَا هُوَ صُهَيْبٌ فَرَحَعْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اِنَّكَ اَمَرْتَنِيْ

أَنْ أَعْلَمَ لَكَ مَنْ ذَاكَ وَإِنَّهُ صُهِبٌ قَالَ مَرَّةً
فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَقُلْتُ إِنَّ مَعَهُ أَهْلُهُ قَالَ وَإِنْ كَانَ
مَعَهُ أَهْلُهُ وَرَبَّمَا قَالَ أَيُّوبُ مَرَّةً فَلْيَلْحَقْ بِنَا
فَلَمَّا قَدِمْنَا لَمْ يَلْبَثْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ أُصِيبَ
فَجَاءَ صُهِيبٌ يَقُولُ وَآحَاءَ وَآحَاءَ فَقَالَ
عُمَرُ أَلَمْ تَعْلَمْ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ
أَوْ لَمْ تَعْلَمْ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ أَوْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنْ أَلَمِيتَ لِيُعَذَّبُ
بِبَعْضِ بَيْكَاءِ أَهْلِهِ)) قَالَ فَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ
فَأَرْسَلَهَا مُرْسَلَةً وَأَمَّا عُمَرُ فَقَالَ بِيَعْضِ
فَقُمْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَخَدَّشْتُهَا بِمَا
قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ مَا قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ ((إِنْ أَلَمِيتَ
يُعَذَّبُ بِبَيْكَاءِ أَحَدٍ وَلَكِنَّهُ قَالَ إِنْ الْكَافِرُ
بَزِيدَهُ اللَّهُ بِبَيْكَاءِ أَهْلِهِ عَذَابًا وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ
أَصْحَابُكَ وَأَبْنَى وَلَا تَرُدُّ وَارِدَةً وَزَدَ
أُخْرَى)) قَالَ أَيُّوبُ قَالَ ابْنُ أَبِي ثَيْبَةَ
حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ
عَائِشَةُ قَوْلَ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَتْ إِنَّكُمْ
لَتَحْدُثُونَنِي عَنْ غَيْرِ كَاذِبِينَ وَلَا مُكَذِّبِينَ
وَلَكِنْ السَّمْعُ يُخْطِئُ.

ہے) یکا یک ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک درخت کے سایہ میں اترتا
ہوا ہے تو مجھ سے امیر المؤمنین نے فرمایا کہ جاؤ اور معلوم کرو کہ
یہ کون شخص ہے؟ پھر میں گیا اور میں نے دیکھا کہ وہ صہیب تھے
پھر میں لوٹا اور میں نے کہا مجھے آپ نے حکم دیا تھا کہ دیکھو یہ کون
ہے تو میں نے دیکھا کہ وہ صہیب ہیں۔ پھر انھوں نے فرمایا کہ جاؤ
اور ان کو حکم دو کہ ہم سے ملیں۔ میں نے کہا ان کے ساتھ ان کی
بیوی بھی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا مضائقہ ہے اگرچہ ہوا ان
کے ساتھ ان کی بیوی۔ پھر جب مدینہ میں آئے تو کچھ دیر ہی نہ
لگی کہ امیر المؤمنین زخمی ہو گئے اور صہیب آئے اور کہنے لگے کہ
ہائے میرے بھائی اور ہائے میرے صاحب! تو حضرت عمرؓ نے فرمایا
کہ تم جانے نہیں ہو یا تم نے سنا نہیں ہے کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے
کہ مردہ اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب پاتا ہے۔ پھر کہا
عبداللہؓ نے مطلق کہہ دیا کہ ان کے رونے سے عذاب پاتا ہے
اور حضرت عمرؓ نے یہ کہا تھا کہ لوگوں کے بعض رونے سے
عذاب پاتا ہے۔ پھر میں کھڑا ہوا (یہ قول عبداللہ بن ابی ملیکہ کا
ہے) اور حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور ان سے یہ سب بیان کیا جو
ابن عمرؓ نے کہا۔ تب انھوں (یعنی ام المؤمنین) نے فرمایا نہیں یہ
بات نہیں ہے قسم اللہ کی رسول اللہؐ نے یہ نہیں فرمایا کبھی کہ مردہ
کو اس کے لوگوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے بلکہ آپ نے یہ
فرمایا ہے کہ کافر پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب اور
زیادہ ہو جاتا ہے اور رلاتا بھی وہی ہے اور ہناتا بھی وہی ہے (یعنی
اللہ) اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ ایوب نے کہا کہ ابن ابی ملیکہ
نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا قاسم بن محمد نے کہ جب حضرت عائشہؓ
کو خبر پہنچی حضرت عمرؓ اور ابن عمرؓ کے قول کی تو انھوں نے فرمایا کہ

تم ایسے لوگوں کی بات کہتے ہو کہ وہ جھوٹ نہیں بولتے اور نہ وہ جھٹلائے جاسکتے ہیں مگر سننے میں کبھی غلطی ہو جاتی ہے۔ (یعنی مراد یہ کہ حضرت نے یہ بات یہودی کسی اور کافر کے لیے فرمائی تھی سننے والوں نے اس کو ہر شخص کے لیے عام سمجھ لیا۔)

۲۱۵۰- عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے کہا حضرت عثمانؓ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا مکہ میں اور ہم آئے کہ ان کے جنازہ میں شریک ہوں اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ بھی آئے اور میں ان دونوں کے بیچ میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ یوں ہو کہ پہلے میں ایک صاحب کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرے صاحب جو آئے تو میرے بازو پر بیٹھے (اس لیے میں ان دونوں کے بیچ میں ہو گیا) پھر عبد اللہ بن عمرؓ نے عمرو بن عثمانؓ سے کہا اور وہ ان کے آگے بیٹھے تھے کہ تم اس رونے سے منع نہیں کرتے اس لیے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے رونے سے اس پر۔

ابن عباسؓ نے کہا کہ حضرت عمرؓ تو یوں کہتے تھے کہ بعض گھر والوں کے رونے سے (یعنی تم نے بعض کا لفظ چھوڑ دیا) پھر حدیث بیان کی اور کہا کہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ مکہ سے لوٹا ہوا آتا تھا یہاں تک کہ جب ہم بیداء میں پہنچے تو وہاں چند سوار ایک درخت کے سایہ کے نیچے دیکھے تو حضرت عمرؓ نے مجھ سے فرمایا کہ دیکھو یہ سوار کون ہیں؟ میں نے دیکھا تو وہ صحیبؓ تھے۔ پھر میں نے حضرت عمرؓ کو خبر دی تو انھوں نے کہا ان کو یاد آؤ ابن عباسؓ نے کہا میں ان کے پاس گیا اور صحیبؓ سے کہا چلو اور امیر المؤمنین سے ملو۔ پھر جب حضرت عمرؓ کو زخم لگا تو صحیبؓ ان کے پاس آئے اور رونے لگے اور کہنے لگے ہاے میرے بھائی اور ہائے میرے صاحب تو کہا عمرؓ نے صحیبؓ کو اے صحیبؓ! کیا تم میرے اوپر روتے ہو اور رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میت پر بعض لوگوں کے رونے سے عذاب کیا جاتا ہے۔ تب ابن عباسؓ نے کہا کہ جب حضرت عمرؓ

۲۱۵۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ تَوَفَّيْتُ أَبَا لُحَيْثَمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ قَالَ فَحَنَّنَا لِنَشْهَدَهَا قَالَ فَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ وَإِنِّي لَحَالِسٌ بَيْنَهُمَا قَالَ جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا ثُمَّ حَاءَ الْآخَرَ فَجَلَسْتُ إِلَى خَنِيئٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لِعُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوْاجِهَةٌ أَلَا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنْ أَلَمَيْتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)).

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضُ ذَلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرُكْبَةٍ تَحْتَ ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هَؤُلَاءِ الرُّكْبِ فَظَنَرْتُ فَإِذَا هُوَ صُهْبٌ قَالَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ادْعُهُ لِي قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى صُهْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا أَنْ أَصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهْبٌ يَبْكِي يَقُولُ وَآ أَحَاةَ وَآ صَاحِبَاةَ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهْبُ أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ أَلَمَيْتَ يُعَذَّبُ بِغُضَبِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَابِيشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَ لَا وَاللَّهِ مَا حَدَّثَ

انتقال کیا میں نے اس کا ذکر حضرت عائشہؓ سے کیا تو انھوں نے کہا اللہ عز و جل پر رحم کرے حضرت نے ایسا نہیں فرمایا۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ کسی کے رونے سے مومن پر عذاب نہیں کرتا بلکہ یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کافر کا عذاب اس کے لوگوں کے رونے سے زیادہ کر دیتا ہے پھر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ تم کو قرآن کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں فرماتا ہے کہ کوئی کسی کا بوجھ اٹھانے والا نہیں اور ابن عباسؓ نے ایسی بات پر فرمایا کہ اللہ ہی ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی پھر ابن عمرؓ نے اس پر کچھ نہیں کہا۔

۲۱۵۱- مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی ہم سے عبدالرحمن بن بشر نے ان سے سفیان نے ان سے عمرو نے ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ انھوں نے کہا ہم جنازہ میں تھے کہ وہ ام ابان حضرت عثمان کی صاحبزادی کا تھا اور بیان کی حدیث اور مرفوع کہا ایوب اور ابن جریج نے اور حدیث ان دونوں کی پوری ہے عمرو کی حدیث سے۔

۲۱۵۲- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا مردہ پر زندہ کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔

۲۱۵۳- ہشام اپنے باپ عروہ سے راوی ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے آگے ابن عمرؓ کے اس کہنے کا ذکر ہوا کہ مردہ پر اس کے لوگوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے تو انھوں نے فرمایا کہ اللہ ابو عبد الرحمن پر رحمت کرے کہ انھوں نے ساکھ اور اس کو یاد نہ رکھا۔ حقیقت اس کی یوں ہے کہ ایک یہودی کا جنازہ رسول اللہؐ کے آگے آیا اور لوگ اس پر روتے تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم روتے ہو اور اس پر عذاب ہوتا ہے۔

۲۱۵۴- ہشام نے وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گزر چکا ہے اور حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ یعنی عبد اللہ بن عمر رضی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الْمُؤْمِنِينَ بِكُفَاءِ أَحَدٍ)) وَلَكِنْ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِكُفَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)) قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسِبْتُمْ الْقُرْآنَ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذَلِكَ وَاللَّهِ أَضْحَكْتُ وَأَبْكَيْتُ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ فَوَاللَّهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ شَيْءٍ.

۲۱۵۱- وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمَرُو عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ أَمْ أَبَانَ بَنُو عُثْمَانَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَنْصُرْ رَفَعَ الْحَدِيثَ عَنْ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نَصَّهُ أَيُّوبُ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدِيثُهُمَا أَثَمٌ مِنْ حَدِيثِ عُمَرُو.

۲۱۵۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذِّبُ بِكُفَاءِ الْحَيِّ)).

۲۱۵۳- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ عَائِشَةَ قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ الْمَيِّتَ يُعَذِّبُ بِكُفَاءِ أَهْلِهِ فَقَالَتْ فَقَالَ رَجِمَ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَحْفَظْهُ إِنَّمَا مَرَّتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَازَةٌ يَهُودِيٍّ وَهُمْ يَتَكَوَّنُونَ عَلَيْهِ فَقَالَ ((أَنْتُمْ تَكُونُونَ وَإِنَّهُ يُعَذِّبُ)).

۲۱۵۴- عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

اللہ عنہ بھول گئے رسول اللہؐ نے تو یہی فرمایا تھا کہ اس پر عذاب ہوتا ہے اس کے گناہ اور خطا کے سبب سے اور لوگ اس پر رورہے ہیں اس وقت اور یہ قول بھول عبد اللہؓ کی ایسی ہے کہ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے کنوئیں پر جس میں بدر کے مشرکوں کے مقتول تھے کھڑے ہو کر جو فرمایا اور عبد اللہ نے یوں روایت کی کہ وہ لوگ سنتے ہیں جو میں کہتا ہوں اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ بھول گئے حقیقت یہ ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا کہ اب وہ جانتے ہیں کہ جو میں ان سے کہا کرتا تھا (یعنی ان کی زندگی میں) وہ سچ نکلا۔ پھر حضرت عائشہؓ نے یہ آیت پڑھی کہ تو نہیں سنا سکتا ہے ان کو جو قبروں میں ہیں ان کے اس حال کی خبر دیتا ہے جب وہ جگہ پکڑ چکے دوزخ کی پیشگوئیں میں۔

۲۱۵۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِكَيْدِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)) فَقَالَتْ وَهَلْ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ أَوْ بِذَنْبِهِ وَإِنْ أَهْلُهُ لَيَكُونُ عَلَيْهِ النَّارُ)) وَذَلِكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْقَلْبِ يَوْمَ بَدْرٍ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ ((إِنَّهُمْ لَيَسْتَمْعُونَ مَا أَقُولُ)) وَقَدْ وَهَلَ إِنَّمَا قَالَ ((إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ)) ثُمَّ قَرَأَتْ إِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتَى وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ يَقُولُ حِينَ تَبْعُوا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ.

۲۱۵۵- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ غُرُورٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَحَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ أَمَّ.

۲۱۵۶- عمرہ بنسو عبد الرحمنؓ انہا أخبرتہ انہا سمعت عائشہؓ و ذکر لہا ان عبد اللہ بن عمرؓ یقولون ان المیت یعذب بکد اہلہ فقاالت عائشہ یغفر اللہ لابی عبد الرحمنؓ اما انہ لم ینکذب ولکنہ نسئ او اخطا انما مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی یہودیۃ ینکی علیہا فقال ((انہم لیکون علیہا وانہا لتعذب فی قبرہا))

۲۱۵۶- عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذَكَرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِكَيْدِ أَهْلِهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَّا إِنَّهُ لَمْ يَنْكَذِبْ وَلَكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يَنْكِي عَلَيْهَا فَقَالَ ((إِنَّهُمْ لَيَكُونُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا))

لہذا ذکر کیا۔ ایک جگہ فرمایا کہ اللہ ان پر رحم کرے۔ دوسری بار فرمایا کہ وہ بھول گئے بخلاف اس زمانہ کے کہ مناظرات باہمی میں کیسی کیسی خلاف تہذیب باہمی قلم و زبان سے نکلتی ہیں۔

بَابُ التَّشْدِيدِ فِي النَّيَاحَةِ

٢١٥٧- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ نَيَحَ عَلَيْهِ بِالْكُوفَةِ قَرظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ نَيَحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يَعْذُوبُ بِمَا نَيَحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) .

٢١٥٨- وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

٢١٥٩- وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ يَعْنَى الْقَزَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّلَاطِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

٢١٦٠- عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَرِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَرْتَعُ فِي أَمْفِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَفْرُكُونَهَا الْفَخْرُ فِي الْأَخْسَابِ وَالطُّغْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْأَسْتِسْقَاءُ بِالْجُحُومِ وَالنَّيَاحَةُ)) وَقَالَ النَّبِيَّةُ إِذَا لَمْ تَنْبُ قَبْلَ مَوْتِهَا فَنَامَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدَرَجٌ مِنْ حَرَسٍ .

باب: میت پر رونے کی وعید

٢١٥٧- علی بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ نے کہا پہلے جس پر کوفہ میں نوحہ ہوا وہ کعب کا بیٹا قرظہ تھا اور مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سن کر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ جس پر نوحہ کیا جائے گا اس کو اس کے سبب سے قیامت کے دن عذاب ہوگا۔

٢١٥٨- مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے علی بن حجر نے ان سے علی بن مسہر نے ان سے محمد بن قیس نے ان سے علی بن ربیعہ نے ان سے مغیرہ بن شعبہ نے انھوں نے نبی سے مثل اوپر کے روایت کی اور مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے ابن ابی عمر نے ان سے مروان بن معاویہ نے ان سے سعید بن عبید طائی نے ان سے علی بن ربیعہ نے ان سے مغیرہ بن شعبہ نے انھوں نے نبی سے مثل اوپر کے روایت کے۔

٢١٥٩- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢١٦٠- ابو مالک نے روایت کی کہ نبی نے فرمایا میری امت میں جاہلیت (یعنی زمانہ کفر) کی چار چیزیں ہیں کہ لوگ ان کو نہ چھوڑیں گے ایک اپنے حسب پر فخر کرنا، دوسرے دوسروں کے نسب پر طعن کرنا، تیسرے تاروں سے پانی کی امید رکھنا اور چوتھے بین کر کے رونا۔ اور بین کرنے والی اگر توبہ نہ کرے مرنے سے پہلے تو قیامت جب ہوئی تو اس پر گندھک کا بیڑ بن اور کھجلی کی اوڑھنی ہوگی۔

(٢١٦٠) ☆ اس حدیث سے بین کر کے رونے کی حرمت ثابت ہوئی اور یہ معلوم ہوا کہ جب تک موت کی علامات مثل غرغره کے ظاہر نہ ہوں تب تک توبہ قبول ہوتی ہے اس کے بعد نہیں۔

۲۱۶۱- عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ لَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعَفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ فِيهِ الْحُزْنَ قَالَتْ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقَّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بَيَّكَاهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَذْهَبَ فَبَيْنَاهُمَا فَذَهَبَ فَأَتَاهُ فَذَكَرَ أَنَّهُنَّ لَمْ يُطِيعْنَهُ فَأَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ يَذْهَبَ فَبَيْنَاهُمَا فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتْ فَرَعَمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((اذْهَبْ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِمْ مِنَ الثَّرَابِ)) قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَوْعَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ وَاللَّهِ مَا تَفْعَلُ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ.

۲۱۶۲- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ح وَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْعَمَلِ.

۲۱۶۳- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ

۲۱۶۱- حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ کو زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ کے قتل کی خبر آئی تو آپ غمگین بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں ان کو دروازہ کی دوڑا سے دیکھتی تھی کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں (یعنی چیخ چلا کر جو شرع میں منع ہے) تو آپ نے فرمایا کہ جاؤ ان کو رو کو۔ پھر وہ آیا اور پھر آیا اور عرض کیا کہ انھوں نے نہیں مانا۔ آپ نے پھر دوبارہ اس کو فرمایا کہ جاؤ ان کو رو کو۔ وہ پھر گیا اور پھر آیا اور عرض کیا کہ اللہ کی قسم! ہم کو انھوں نے ہر دیا اے رسول اللہ کے! حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں خیال کرتی ہوں کہ حضرت نے فرمایا کہ جان کے منہ میں خاک ڈال دے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا تیری ناک میں اللہ خاک بھرے کہ نہ تو وہ کام کرتا ہے جس کا حضرت تجھے حکم فرماتے ہیں اور نہ رسول اللہ کو چھوڑتا ہے کہ تکلیف سے چھوٹ کر بیٹھیں۔

۲۱۶۲- مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے عبد اللہ بن نمیر نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے ابو الطاہر نے ان سے عبد اللہ بن وہب نے ان سے معاذیہ نے اور کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے احمد بن ابراہیم نے ان سے عبد الصمد نے ان سے عبد العزیز نے یعنی ابن مسلم نے۔ ان سب نے روایت کی یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے اس کے مانند اور عبد العزیز کی روایت میں یہ لفظ ہیں ما ترک رسول اللہ ﷺ من العمل یعنی نہ چھوڑا تو نے رسول اللہ کو تمھارے سے۔

۲۱۶۳- ام عطیہ نے کہا کہ رسول اللہ نے ہم سے بیعت کے

(۱۱۱) اس روایت سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ان کا رونا توجہ اور پیچھے کے ساتھ تھا اور نہ آپ ان کے روکنے میں اتنا مبالغہ نہ فرماتے اس لیے کہ آنسوؤں سے رونامع نہیں ہے اور اس سے رسول اللہ کی علوہمت معلوم ہوتی ہے کہ اس شدت رنج میں بھی اسر معروفت سے باز نہ آئے اور بعضوں کو لگتا ہے کہ اصحاب کی شان سے بعید ہے کہ وہ چیخ کر روتے ہوں اور آپ کا فرمانا انتخاب کے طریق پر تھک

ساتھ اقرار لیا کہ ہم نوحہ نہ کریں تو کسی نے اقرار پورا نہ کیا مگر پانچ عورتوں نے ام سلیمؓ اور ام علاءؓ اور ابی سبرہ کی بیٹی جو عورت تھیں معاذ کی یا یوں کہا کہ ابی سبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بیٹی۔

۲۱۶۴- ام عطیہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہم سے بیعت میں یہ وعدہ کیا کہ ہم میت پر نوحہ نہیں کریں گی سوائے پانچ عورتوں کے کسی نے وعدہ پورا نہ کیا ان میں ام سلیم بھی ہیں۔

۲۱۶۵- ام عطیہؓ نے کہا جب یہ آیت اتری بیابعنک یعنی جب مومن عورتیں تیرے پاس آئیں بیعت کرنے کو تو ان سے بیعت لے کہ نہ شریک کریں وہ اللہ کے ساتھ کسی کو اور وہ کسی دستور کی بات میں تیری تافرمانی نہ کریں۔ تو ان باتوں میں جن کی رسول اللہؐ نے ہم سے بیعت لی نوحہ بھی تھا۔ پھر میں نے حضرتؓ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ کہیں نوحہ نہ کروں گی مگر فلاں شخص کے قبیلہ میں اس لیے کہ وہ میرے نوحہ میں جا بلیت کے زمانہ میں شریک ہوتی تھی تو مجھے بھی ان کے ساتھ شریک ہونا ضروری ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ خیر فلاں قبیلہ میں سہی۔

باب: عورتوں کے جنازہ کے پیچھے جانے کی ممانعت
۲۱۶۶- محمد بن سیرینؒ نے کہا کہ ام عطیہؓ نے کہا کہ ہم کو جنازہ کے ساتھ چلنے سے روکا جاتا تھا مگر تاکید سے نہیں روکا جاتا تھا۔
۲۱۶۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: میت کے غسل کے بارے میں
۲۱۶۸- ام عطیہؓ نے کہا کہ نبیؐ ہمارے پاس آئے اور ہم ان کی

اللہ ﷻ مَعَ الْيَتِيمَةِ آلَا نَحْوَحَ فَمَا رَفَعَتْ مِنَّا امْرَأَةً
إِلَّا عَسَنَ أُمُّ سَلِيمٍ وَأُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ
امْرَأَةٌ مُعَاذٍ أَوْ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةٌ مُعَاذٍ.

۲۱۶۴- عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ أَخَذَ
عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْيَتِيمَةِ آلَا تَنْحَنُ فَمَا
رَفَعَتْ مِنَّا غَيْرَ حَسَنٍ مِنْهُنَّ أُمُّ سَلِيمٍ

۲۱۶۵- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ
الْآيَةُ يُبَايَعُكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكَنَّ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا
يُعَصِبَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَتْ كَانَ مِنْهُ الْيَتَامَى
قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ آلَ فُلَانٍ فَإِنَّهُمْ
كَانُوا أَسْعَدُونِي فِي الْحَايَةِ فَلَا يَدَّ لِي مِنْ أَنْ
أُسْعِدْتَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(إِلَّا آلَ فُلَانٍ)).

بَابُ نَهْيِ النِّسَاءِ عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ
۲۱۶۶- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ
عَطِيَّةٍ كُنَّا نَنْهَى عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.
۲۱۶۷- عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ
قَالَتْ نُهَيْتُنَا عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا

بَابُ فِي غَسْلِ الْمَيِّتِ
۲۱۶۸- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ

(۲۱۶۵) ☆ اس حدیث سے بھی نوحہ کا حرام ہونا ثابت ہوا کہ آپؐ نے سب عورتوں سے اقرار لیا کہ کہیں نوحہ نہ کریں اور ام عطیہؓ سے بھی اقرار لیا کہ وہ بھی کہیں نوحہ نہ کریں سوائے قبیلہ کے اور شارع کو اختیار ہے کہ بعض حکم میں کسی کو خاص کر دے۔
(۲۱۶۸) ☆ معلوم ہوا کہ تین بار غسل دینا ضروری ہے اور اگر دیکھیں کہ ابھی اور طہارت کے لیے ضرورت ہے تو پانچ بار یا سات بار نہاں مگر طاق ہو اور اگر تین ہی بار صفائی حاصل ہو تو چوتھی بار ضرورت نہیں۔ اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ یہ صاحبزادی ام کلثومؓ تھیں

صاحبزادی کو نہلاتے تھے یعنی ان کے جنازہ کو تو آپ نے فرمایا ان کو نہلاؤ تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر تم مناسب جانو پانی سے اور پیری کے پتوں سے اور ڈال دو آخر میں دو کافور یا فرمایا تھوڑا سا کافور۔ پھر جرب نہلا چکو تو مجھے خبر دو۔ پھر جرب ہم نہلا چکے تو آپ کو خبر دی اور آپ نے اپنا تہبند ہماری طرف پھینک دیا اور فرمایا کہ اس کو اندر کا کپڑا کر دو ان کے کفن کا (یعنی برکت کے لیے) اور اس سے ثابت ہوا کہ مرد کے کپڑے سے عورت کو کفن دے سکتے ہیں۔

۲۱۶۹- ام عطیہؓ نے کہا کہ ہم نے کنگھی کر کے ان کے بالوں کی تین لڑیں کیں۔

۲۱۷۰- ام عطیہؓ نے کہا کہ نبیؐ کی ایک صاحبزادیؓ کی وفات ہو گئی اور ابن علیہ کی روایت میں ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور ہم ان کی صاحبزادیؓ کو غسل دیتی تھیں اور مالک کی روایت میں ہے کہ داخل ہوئے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کی صاحبزادیؓ کی وفات ہوئی جیسے یزید بن زریق کی حدیث میں ایوب سے مروی ہے اور ایوب محمد سے وہ ام عطیہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۱۷۱- حصہ نے ام عطیہؓ سے ایسا ہی روایت کیا مگر اتنا ہے کہ اس میں یوں کہا کہ غسل دو ان کو تین بار یا پانچ یا سات بار اس سے زیادہ اگر تم ضرورت سمجھو اور حصہ نے کہا کہ ام عطیہؓ نے کہا کہ ہم نے ان کے سر کے بال کی تین لڑیں کر دیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ الْبَنَاتِ فَقَالَ ((اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُمْ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْأَخِيرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتُمْ قَاذِنِي)) فَلَمَّا فَرَعْنَا آذَنَاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ ((أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ)) .

۲۱۶۹- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ مَسْطَحَاهَا ثَلَاثَةٌ قُرُونٍ .

۲۱۷۰- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ تُوُفِّتُ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةٍ قَالَتْ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ الْبَنَاتِ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّتُ ابْنَتُهُ بِعِثَلٍ حَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ .

۲۱۷۱- عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ بَنُوهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ)) إِنْ رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ .

لہ جسے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ زینبؓ تھیں اور آخری پانی میں کافور دینا مستحب ہے اور یہی قول ہے شافعیہ کا اور مالک اور احمد اور جہور کا اگرچہ حنفیہ اس کے انتخاب کے قائل نہیں مگر یہ حدیث ان پر رجحان ہے حالانکہ کافور بدن کو پاک کرتا ہے جسم کو سخت کرتا ہے اور جلد کی سزے نہیں دیتا اور خوشبو ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ نیکوں کے کپڑوں سے برکت ملے گی۔

(۲۱۷۱) ☆ یعنی ایک لٹ آگے بالوں کی اور دو پیچھے کیں جیسے اور وائٹوں میں آیا ہے اور اس سے کنگھی کرنا بالوں میں میت کے مستحب ہوا اور یہی مذہب ہے شافعی اور احمد اور اسحاق اور اوزاعی کا اگرچہ حنفیہ کے نزدیک مستحب نہیں اور یہ حدیث ان پر رجحان ہے۔

۲۱۷۲- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ اغْتَسَلْتُهَا وَتَرَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سِتًّا قَالَ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةٍ مَسَّطُهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

۲۱۷۳- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ لَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اغْتَسِلْهَا وَتَرَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا وَاجْعَلْنِ فِي الْخَمْسَةِ كَافُورًا أَوْ سِتًّا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا غَسَلْتَهَا فَأَعْلِمْنِي)) قَالَتْ فَأَعْلَمْتَاهُ فَأَعْطَانَا حَقَّهُ وَقَالَ ((أَشْعِرْنَاهَا يَأَاهُ))

۲۱۷۴- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْتَبِلُ إِخْدَى بَنَاتِهِ فَقَالَ ((اغْتَسِلْهَا وَتَرَا خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ)) يَبْنُو حَدِيثِ أَبِي بَرْقٍ وَعَصِمٍ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَتْ فَصَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ أَثْلَاسٍ قُرْنَيْهَا وَنَاصِيئَهَا

۲۱۷۵- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَيْثُ أَمَرَهَا أَنْ تَغْتَبِلَ ابْنَتَهُ قَالَ لَهَا ((ابْدَأْ بِمَيَامِينِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا))

۲۱۷۶- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهَا فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ ((ابْدَأْ بِمَيَامِينِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا))

بَابُ فِي كَفْنِ الْمَيِّتِ

۲۱۷۷- عَنْ عُبَّادِ بْنِ الْوَارَثِ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ

۲۱۷۲- ام عطیہ فرماتی ہیں کہ اس کو طاق مرتبہ غسل دو تین مرتبہ پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ اور ام عطیہ نے بالوں کو کنگھی کر کے تین حصے بنادیئے۔

۲۱۷۳- ام عطیہ نے کہا کہ جب رسول اللہ کی صاحبزادی زینب وفات فرما گئیں تو آپ نے ہم سے فرمایا کہ ان کو طاق بار نہلاؤ تین یا پانچ بار اور پانچویں بار کے پانی میں کافور یا فرمایا تھوڑا سا کافور ڈال دو۔ پھر جب نہلا چکو تو مجھے خبر دو۔ پھر جب ہم نے خبر دی تو آپ نے جبند پھینک دیا اور فرمایا کہ اس کا کپڑا کفن کے اندر کر دو (یعنی بدن سے لگا رہے تا برکت کا موجب ہو)۔

۲۱۷۴- ام عطیہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ تشریف لائے اور ہم ان کی ایک صاحبزادی کو نہلا رہی تھیں آپ نے فرمایا طاق بار غسل دو پانچ بار یا زیادہ جیسے ایوب اور عاصم کی روایت میں آچکا اور اس حدیث میں ہے کہ ام عطیہ نے کہا پھر ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں گوندھ دیں دونوں کنٹیوں کی طرف کی اور ایک پیشانی کے سامنے کی۔

۲۱۷۵- ام عطیہ نے کہا کہ جب ہم کو رسول اللہ نے حکم دیا اپنی صاحبزادی کو غسل کا تو فرمایا ہر عضو کو داہنی طرف سے شروع کرنا اور پہلے وضو کے اعضا کو دھونا۔

۲۱۷۶- ام عطیہ روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیٹی کے غسل کے موقع پر ان سے فرمایا کہ دائیں جانب سے شروع کرو اور وضو کے اعضاء سے ابتدا کرو۔

باب: میت کو کفن دینے کا بیان

۲۱۷۷- خواب نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ کے ساتھ اللہ کی راہ میں ہجرت کی ہماری غرض یہ تھی کہ اللہ راضی ہو۔ سو ہماری

(۲۱۷۷) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ کفن میت کے اس المال سے دینا چاہیے اور وہ فرض کی اور انجی پر مقدم ہے۔ اس لیے کہ حضرت نے ان کے کفن کا حکم فرمایا اور یہ نہ پوچھا کہ اس پر دینا ہے یا نہیں اور ان خراج ایک خوشبودار گواہ ہوتی ہے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کفن کم ہو تو

مردوری اللہ پر ہو چکی سو تم میں کسی نے تو ایسا کیا کہ اس نے اپنی
مردوری کا کوئی حصہ دنیا میں نہ کھایا ان ہی میں سے مصعب بن
عمیرؓ تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے کہ ان کے کفن کو ایک چادر
کے سوا کچھ نہ ملا۔ وہ بھی ایسی تھی کہ جب ہم ان کے سر پر ڈالتے
تو پیر نکلے رہتے کھل جاتے اور جو پیر پر ڈالتے تو سر نکلا رہتا کھل
جاتا۔ تب رسول اللہؐ نے فرمایا کہ چادر تو سر پر ڈال دو اور پیروں کو
اخر سے چھپا دو۔ اذخر ایک گھاس ہے مدینہ میں بہت ہوتی ہے اور
ہم میں سے کوئی ایسا ہے کہ اس کے پھل پک گئے اور اس میں چن
چن کر کھا تا ہے (یعنی دنیا میں بھی ایمان کے سبب سے ترقی پائی)۔
۲۱۷۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۲۱۷۹- ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
کو تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو تحول کے بنے ہوئے تھے
(تحول یمن میں ایک جگہ کا نام ہے) جو روئی کے تھے کہ ان میں
کرنا تھا نہ عمامہ اور حلہ کا لوگوں کو شبہ ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ
حلہ آپ کے لیے خرید گیا تھا کہ آپ کو کفن دیں پھر نہ دیا اور تین
چادروں میں دیا جو سفید تحول کی بنی ہوئی تھیں۔ اور حلہ کو عبد اللہ

اللہ نَبَّيْهِ وَجَهَ اللّٰهُ فَوَحَّيَ اُخْرُنَا عَلٰى اللّٰهِ
فَمِنَا مَنْ مَضٰى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ اُخْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ
مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قِيلَ يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهُ
شَيْءٌ يَكْفِيْهِ فَبِهٖ اِلَّا نَجْرَةٌ فَكُنَّا اِذَا وَضَعْنَاهَا
عَلٰى رَاْسِهِ حَرَحَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا وَضَعْنَاهَا عَلٰى
رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّيْ اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ضَعُوْهَا مِمَّا يَلِيْ رَاْسَهُ وَاجْعَلُوْا
عَلٰى رِجْلَيْهِ الْاُذْخِيْرَ)) وَمِنَا مَنْ اُبْنِعَتْ لَهُ
نَعْرَتُهُ فَهَوَّ يَهْدِيْهَا.

۲۱۷۸- وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَرِيْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اُخْبَرَنَا
عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ح وَ حَدَّثَنَا مِنْحَابُ بْنُ
الْحَارِثِ التَّوَيْمِيُّ اُخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَ
حَدَّثَنَا اِسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ حَبِيْعًا
عَنْ اِبْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ الْاَعْمَشِ بِهَذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۲۱۷۹- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَفَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ اَنْوَابٍ بِيَضٍ
سَحْوِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيصٌ وَنَا
عِمَامَةٌ اَمَّا الْخُلَّةُ فَاَنَّمَا شَبَّهَ عَلٰى النَّاسِ فِيْهَا اَنْهِيَ
اَشْتَرَبَتْ لَهُ لِيَكْفِيَنَّ فِيْهَا فَتَرَكْتُ الْخُلَّةَ وَكَفَّنَ
فِي ثَلَاثَةِ اَنْوَابٍ بِيَضٍ سَحْوِيَّةٍ فَاَحَدَهَا عَبْدُ اللّٰهِ

ؓ تو سر کی طرف کر دیں اور پیر کھلے رہیں تو کسی اور چیز سے ڈھانپ دیں اور اگر بہت کم ہو تو ستر عورت کر دیں اس لیے کہ ان کا ڈھانپنا فرض
ہے اور اس سے منجانب کرام کا اغلاص اور زہد معلوم ہوتا ہے کہ بغیر کسی لذت و یاوی کے اللہ اور رسول کے عاشق تھے اور خدا کی راہ میں جان دینا
فرما جاتے تھے اس حال میں بھی اللہ پاک کے شکر گزار اور شاخوں تھے۔

(۲۱۷۹) ☆ حلہ عرب میں چادر اور تہنہد کو کہتے ہیں اور حضرتؐ کو عین ہی کپڑوں میں کفن دیا کیونکہ چوتھا کپڑا اس کے ساتھ نہ تھا اور یہی
ماہر حدیث ہے اور یہی تفسیر کی امام شافعیؒ نے اور جمہور علماء نے اور امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہؒ نے کہا مستحب ہے کہ ان چیزوں کے سوا حلہ

بن ابی بکر نے لیا اور کہا میں اسے رکھ چھوڑوں گا اور میں اپنا کفن اسی سے کروں گا۔ پھر کہا اگر اللہ کو یہ پسند ہوتا تو اس کے نبیؐ کے کفن کے کام آتا۔ سواس کو بیچ ڈالا اور اس کی قیمت خیرات کر دی۔

۲۱۸۰- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پہلے رسول اللہ کو یمن کے حلہ میں لپیٹا تھا جو عبد اللہ بن ابی بکرؓ کا تھا پھر اتار ڈالا اور آخر میں یہ ہے کہ اسی حلہ کو خیرات کر دیا۔

بُنْ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَأَحْبِسَهَا حَتَّى أَكْفَنَ فِيهَا نَفْسِي ثُمَّ قَالَ لَوْ رَضِيَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّ لَكَفَنَهُ فِيهَا قَبَاعَهَا وَتَصَدَّقَ بِمَعْنَاهَا.

۲۱۸۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَدْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ بَيْنِيهِ كَانَتْ لِغُبَيْرِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ نُرِعَتْ عَنْهُ وَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَتْرَابٍ سَحُولٍ يَمَانِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا عِمَامَةٌ وَلَا قَمِيصٌ فَرَفَعَ عَبْدُ اللَّهِ الْحُلَّةَ فَقَالَ أَكْفَنُ فِيهَا ثُمَّ قَالَ لَمْ يُكْفَنُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكْفَنُ فِيهَا فَتَصَدَّقْ بِهَا.

۲۱۸۱- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۱۸۱- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ إِدْرِيسَ وَعَبْدُ وَوَكَيْعُ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ قِصَّةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ.

۲۱۸۲- ابو سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن کے کپڑے پوچھے تو انھوں نے فرمایا سحول کے تین کپڑے تھے۔

۲۱۸۲- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ لَهَا فِي كَمِّ كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ فِي ثَلَاثَةِ أَتْرَابٍ سَحُولِيَّةٍ.

باب: میت کو ڈھانپنے کا بیان

بَابُ تَسْحِيَةِ الْمَيِّتِ

۲۱۸۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی

۲۱۸۳- عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ سَحَّيَ

تھ قیص اور عمامہ بھی ہو۔ اور انھوں نے اس حدیث کا مطلب یہ کیا ہے کہ یہ تین کپڑے عمامہ اور قیص کے سوا تھے اور اس صورت میں ہاتھ کپڑے ہو گئے مگر یہ ضعیف ہے اس لیے کہ کسی معتبر روایت سے ثابت نہیں ہوا کہ آپ کے کفن میں قیص اور عمامہ تھا اور گویا اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جس قیص میں آپ کو غسل دیا تھا بعد غسل اتار لیا گیا اور یہی صواب ہے اور ابن عباس سے جو مروی ہے کہ آپ کو کفن دیا گیا تین کپڑوں میں اور ایک حلہ میں اور ان دو کپڑوں میں جن میں آپ نے وفات فرمائی تو یہ روایت ضعیف ہے اور جنت لانے کے قابل نہیں۔ اس لیے کہ یزید بن ابی زیاد ایک راوی اس کا ایسا ہے کہ اس کے ضعف پر سب نے اتفاق کیا ہے علی الخصوص جب اور ثقہ راویوں کے خلاف ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ يَتَوَبُّ جَبْرًا.

اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو آپ کو یمن کی ایک چادر اڑھادی گئی۔

۲۱۸۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۱۸۴- رَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً

باب: میت کو اچھے کپڑوں میں کفن دینے کا بیان

بَابُ فِي تَحْسِينِ كَفْنِ الْمَيِّتِ

۲۱۸۵- جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے ایک دن خطبہ پڑھا اور اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کا ذکر کیا کہ ان کا انتقال ہو گیا تھا اور ان کو ایسا کفن دیا تھا جس سے ستر نہیں ڈھنچتا تھا اور شب کو دفن کر دیا تھا۔ پس جھڑکا ہم کو رسول اللہؐ نے اس بات پر کہ رات کو ان کو دفن کیا۔ حضرت نے نماز نہ پڑھی اور ایسا نہ کرنا چاہیے مگر جب انسان لاجار ہو جائے اور آپؐ نے فرمایا جب تم میں کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اچھا کفن دے (تاکہ خوب ڈھانپنے والا ہو اس کے تمام بدن کا)۔

۲۱۸۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَحُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ قَبِضَ فَكَفَنَ فِي كَفَنِ غَيْرِ طَائِلٍ وَقَبَرَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغَيِّرَ الرَّحُلُ بِاللَّيْلِ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِنْسَانٌ إِلَى ذَلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا كَفَنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَحْسِنْ كَفَنَهُ))

باب: جنازہ کو جلدی لے جانے کا بیان

بَابُ الْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

۲۱۸۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ لے جانے میں جلدی کرو اس لیے کہ اگر نیک ہے تو

۲۱۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنَّ تِلْكَ

(۲۱۸۵) ☆ شاید آپ کی فحشی اس وجہ سے ہوئی کہ بغیر حضرت مکی نماز کے ان کو دفن کر دیا اور رات کے دفن کرنے میں نمازیوں کی قلت ہوتی ہے اور جن وقتوں میں نماز کر دے اور نماز جنازہ صبح اس میں امام شافعی کا مذہب ہے کہ میت کا دفن کرنا کر دے نہیں مگر یہ کر دے ہے کہ اسی وقت کو خواہ کچھ تاخیر ہو کر دفن کرے اور امام مالک نے کہا ہے کہ نماز جنازہ نہ پڑھیں بعد اسفار کے جب تک آفتاب طلوع نہ ہو جائے اور بعد آفتاب زرد ہونے کے بھی جب تک غروب نہ ہو جائے مگر یہ کہ کسی بات کا خوف ہو اور ابو حنیفہ کے نزدیک نماز نہ پڑھیں جنازہ سے پہلے طلوع و غروب اور ٹھیک دوپہر کے وقت اور لیٹ نہ بھی بیٹھ اور قاتل نبی میں کر دے کہا ہے دفن کو اور اچھا کفن دینے سے یہ مروا نہیں کہ اسراف کرے اور بیش قیمت کپڑا دے بلکہ مروی ہے کہ کپڑا پاک و صاف ہو اور بچ کی قیمت کا ہو۔ (الودئی)

(۲۱۸۶) ☆ جنازہ لے کر جلدی چلنا مستحب ہے نہ دوڑنا کہ جنازہ کے گرنے کا خوف ہو اور جنازہ کا اٹھانا فرض کفایہ ہے اور اس پر اتفاق ہے

اسے خیر کی طرف لے جاتے ہو اور اگر بد ہے تو اسے اپنی گردن سے اتارتے ہو۔

۲۱۸۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

صَالِحَةٌ فَخَيْرٌ لَّمْلَةٌ قَالَ تَقْدُمُونَهَا عَلَيْهِ وَإِنْ تَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ فَشَرٌّ تَصْغُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ))۔

۲۱۸۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ

۲۱۸۸- ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جنازہ کو جلدی لے چلو اگر تودہ ٹیک تھا تو تم اس کو بھلائی کے قریب کر دو گے اور اگر اس کے علاوہ تھا تو تم اس کو اپنی گردنوں سے اتار دو گے۔

۲۱۸۸- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَنْظَلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوهَا إِلَى الْخَيْرِ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذَلِكَ كَانَ شَرًّا تَصْغُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ))۔

باب: جنازہ پر نماز پڑھنے اور اس کے پیچھے جانے کی فضیلت

بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَاتِّبَاعِهَا

۲۱۸۹- ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو حاضر رہے جنازہ پر جب تک کہ نماز پڑھی جائے اس کو قیراط کا ثواب ہے اور جو دفن تک حاضر رہے اس کو دو قیراط کا ثواب ہے۔ راوی نے کہا دو قیراط کتنے ہوتے ہیں؟ کہا دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں۔ ابوطاہر کی حدیث تمام ہو گئی اور دوسرے دور راویوں نے یہ زیادہ کہا کہ ابن شہاب نے کہا کہ سالم نے کہا کہ ابن عمرؓ کی عادت تھی کہ نماز پڑھ کر جنازہ پر سے چلے جاتے تھے پھر جب ابوہریرہؓ کی روایت سنی تو کہا کہ ہم نے بہت سے قیراط خالص کے (یعنی افسوس کیا)۔

۲۱۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُلْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ)) قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ ((مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ)) انْتَهَى)) حَدِيثُ أَبِي الطَّاهِرِ وَزَادَ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلَيْهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمَّا بَلَغَهُ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ ضَيَعْنَا قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ۔

ظہر ہے کہ مروی اٹھائیں اگرچہ جنازہ عورت کا ہو اس لیے کہ مرد قوی ہیں عورتوں سے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ صحبت بد سے بچنا ضروری ہے اگرچہ وہ بد جنازہ بھی ہو کہ آپؐ نے فرمایا کہ جلدی اسے گردن سے اتار دو۔ پھر جو بد زندہ ہو اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے محمد بن رافع اور عبد بن حمید نے دونوں نے عبد الرزاق سے انھوں نے معمر سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے یحییٰ بن حبیب نے ان سے روح بن عمارہ نے ان سے محمد بن ابی حصہ نے دونوں نے روایت کی زہری سے انھوں نے معید سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے نبیؐ سے مگر معمر کی حدیث میں یہ ہے کہ میں نہیں جانتا مگر انھوں نے مرفوع کیا اس کو۔

۲۱۹۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے وحی روایت کی ہے یہاں تک کہ دو بڑے بڑے پہاڑوں کا ذکر کیا اور عبدالاعلیٰ نے یہاں تک کہ فارغ ہو جائیں ان کے دفن سے یہ لفظ کہا اور عبدالرزاق نے کہا کہ یہاں تک کہ رکھا جائے جنازہ قبر میں۔

۲۱۹۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۲۱۹۲- ابو ہریرہ نے نبی سے روایت کی کہ جنازہ کی نماز پڑھے اور ساتھ نہ جائے اس کو ایک قیراط ہے اور جو ساتھ جائے اس کو دو قیراط ہیں۔ کسی نے پوچھا دو قیراط کیا ہیں؟ فرمایا چھوٹا ان میں کا احد کے برابر ہے۔

۲۱۹۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ جس نے نماز جنازہ پڑھی اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے اور جو کوئی جنازہ کے پیچھے چلا یہاں تک کہ اس کو قبر میں رکھ دیا گیا اس کے لیے دو قیراط اجر ہے۔ میں نے ابو ہریرہ سے پوچھا کہ قیراط کیا ہے؟ آپ نے فرمایا احد کے برابر۔

۲۱۹۴- ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو جنازہ کے ساتھ جائے اس کو ایک قیراط ثواب ہے تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بہت روایتیں کرتے ہیں (یعنی ان کی روایت میں شک کیا) پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھ بھیجا تو انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بات کو سچا کہا۔ تب تو ابن عمر رضی اللہ عنہ بولے کہ ہم نے تو بہت سے قراٹوں کا نقصان کیا۔

۲۱۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى قَوْلِهِ الْحَبْلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْأَعْلَى حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهَا وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ حَتَّى تَوْضَعَ فِي الْمَحْدِ.

۲۱۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَقَالَ ((وَمَنْ اتَّبَعَهَا حَتَّى تَذْفَنَ)).

۲۱۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ وَلَمْ يَتَّبِعْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ تَبِعَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ)) قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ ((أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُخْدٍ)).

۲۱۹۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ اتَّبَعَهَا حَتَّى تَوْضَعَ فِي الْقَبْرِ فَقِيرَاطَانِ)) قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَا الْقِيرَاطُ قَالَ ((مِثْلُ أُخْدٍ)).

۲۱۹۴- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ مِنَ الْأَجْرِ)) فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَكْثَرَ عَلَيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا فَصَدَّقَتْ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ.

(۲۱۹۰) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ثواب کا دوسرا قیراط جب ملے گا کہ دفن سے فارغ ہونے تک حاضر رہے۔

(۲۱۹۳) ☆ اس سے کمال علم جناب حضرت عائشہ کا اور آپ کی کمال جامعیت معلوم ہوئی کہ صحابہ کے خیال میں علی العموم یہ بات جہی ہوئی تھی کہ جس روایت میں شک ہو یا جس مسئلہ دین میں شبہ ہو تو ان سے دریافت کرو۔ سبحان اللہ ایسی ماں کس امت کو عنایت ہوئی ہے ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

۲۱۹۵- عَنْ غَابِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِذْ طَلَعَ حَبَابٌ صَاحِبُ الْمَقْصُورَةِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ مِنْ بَيْتِهَا وَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ تَبِعَهَا حَتَّى تُلْفَى كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ مِنْ أَجْرِ كُلِّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُخْدٍ)) وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُخْدٍ فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ حَبَابًا إِلَى عَائِشَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ فَيُخْبِرُهَا مَا قَالَتْ وَأَخَذَ ابْنُ عُمَرَ قُبْضَةً مِنْ حَصَبَاءِ الْمَسْجِدِ يُثْلِبُهَا فِي يَدِهِ حَتَّى رَجَعَ إِلَيْهِ الرَّسُولُ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَضَرَبَ ابْنُ عُمَرَ بِالْحَصَى الَّذِي كَانَ فِي يَدِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ قَرُطْنَا فِي قِرَاطٍ كَثِيرَةٍ.

۲۱۹۶- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْنَى ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَمَنِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ شَهِدَ دَفَنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ الْقِيرَاطُ مِثْلُ أُخْدٍ)).

۲۱۹۷- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَهَيْشَامٍ سُبُلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْقِيرَاطِ فَقَالَ ((مِثْلُ أُخْدٍ)).

۲۱۹۵- عامر بن سعد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ خیاب مقصورہ والے آئے اور کہا اب عبد اللہ رضی اللہ عنہ سنتے ہو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیا کہتے ہیں کہتے ہیں؟ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو جنازہ کے ساتھ اپنے گھر سے نکلے اور اس پر نماز پڑھ کر ساتھ جائے دفن ہونے تک تو اسکو دو قیراط ثواب ہے۔ ہر قیراط احد کے برابر ہے اور جو نماز پڑھ کے لوٹ جائے تو اس کو احد پھاڑ کے برابر ثواب ہے۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خیاب رضی اللہ عنہ کو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بات کو پوچھیں۔ وہ گئے اور لوٹ کر آئے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مٹھی بھر کے کنکریاں ہاتھ میں لیں اور ان کو لوٹ پوٹ کرنے لگے یعنی فکر میں تھے۔ غرض جب وہ لوٹ کر آئے تو کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بات کو سچا کہتی ہیں۔ تب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کنکریاں ہاتھ سے پھینک دیں اور کہا افسوس ہم نے بہت سے قیراط کا نقصان کیا۔

۲۱۹۶- مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابن بشار نے معاذ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور مسلم نے کہا کہ روایت کی مجھ سے ابن شعیب نے ان سے ابن ابی عدی نے ان سے سعد نے اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے زبیر نے ان سے عفان نے ان سے ابان نے ان سب نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے شل اوپر کی روایت کے اور سعید اور ہشام کی روایت میں ہے کہ کسی نے نبی سے پوچھا قیراط کو تو آپ نے فرمایا احد پھاڑ کے برابر۔

۲۱۹۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِائَةٌ شَفَعُوا

فِيهِ

٢١٩٨- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُلْفَعُونَ بِأَنَّهُ كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ)) قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ شُعَيْبَ بْنِ الْحَبِيبِ فَقَالَ حَدَّثَنِي بِهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (١)

بَابُ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ أَرْبَعُونَ شَفَعُوا

فِيهِ

٢١٩٩- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا كَانَا يَمْرُؤَيْنِ قَدِيمَيْنِ فِي عَسْفَانَ إِذْ جُمِعَ لَوْجٌ مِنْ النَّاسِ قَالَ فَمَرَحْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدْ اجْتَمَعُوا لَهُ فَأَجْبَرْتُهُ فَقَالَ تَقُولُ هُمْ أَرْبَعُونَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَخْرِجُوهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَرْوَانَ عَنْ شَرِيكٍ بْنِ أَبِي نَعْبٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

باب: جس کا جنازہ سو آدمیوں نے پڑھا تو ان کی

سفارش قبول کی گئی

٢١٩٨- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کوئی مردہ ایسا نہیں کہ اس پر ایک گروہ مسلمانوں کا جس کی گنتی سو تک پہنچتی ہو اور پھر سب اس کی شفاعت کریں (یعنی اللہ سے اس کی مغفرت کی دعا کریں) مگر ضرور ان کی شفاعت قبول ہوگی۔ راوی نے کہا میں نے یہ روایت شعیب بن حجاب سے بیان کی تو انھوں نے کہا مجھ سے انس بن مالک نے رسول اللہ سے روایت کی ہے۔

باب: جس کا جنازہ چالیس افراد نے پڑھا ان کی سفارش

قبول کی گئی

٢١٩٩- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک فرزند مر گیا قدیم یا عسفان میں (قدیم اور عسفان مقام کے نام ہیں) تو انھوں نے کریب سے کہا کہ دیکھو کتنے لوگ جمع ہوئے ہیں (یعنی نماز جنازہ کے لیے) کریب نے کہا میں گیا اور دیکھا لوگ جمع ہیں اور ان کو خبر کی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تمہارے اندازے میں وہ چالیس ہیں؟ میں نے کہا ہاں۔ کہا جنازہ نکالو اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس مسلمان کے جنازے میں چالیس آدمی ایسے ہوں جنھوں نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ضرور ان کی شفاعت قبول کرتا ہے۔ ابن معروف کی روایت میں یوں ہے کہ انھوں نے شریک ابن ابی نمر سے روایت کی۔ انھوں نے کریب سے انھوں نے ابن عباس سے۔

(٢١٩٨) مترجم۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے جنازہ پر پاک عقیدہ رکھنے والے مومنوں کو جمع فرمائے اور ان کی شفاعت میرے حق میں قبول کرے۔

بَابُ فِيمَنْ يُسَيِّ عَلَيْهِ خَيْرٌ أَوْ شَرٌّ مِنَ
الْمَوْتِ

باب: جس مرد کی بھلائی یا برائی
بیان کی جائے

۲۲۰۰- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک جنازہ گزرا اور لوگوں نے اسے اچھا کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی تین بار فرمایا۔ دوسرا جنازہ گزرالوگوں نے اسے کہا برا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی۔ تین بار فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں ایک جنازہ گزرا اور لوگوں نے اسے اچھا کہا آپ نے تین بار فرمایا کہ واجب ہو گئی اور دوسرا گزرالوگوں نے اسے برا کہا آپ نے تین بار فرمایا کہ واجب ہو گئی اس کا مطلب کیا ہے کیا چیز واجب ہو گئی؟ آپ نے فرمایا جس کو تم نے اچھا کہا اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جس کو برا کہا اس پر دوزخ واجب ہو گئی۔ تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو، تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو، تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

۲۲۰۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۲۰۰- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرُّ بِجَنَازَةٍ فَأَتَيْنِي عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ((وَجِبَتْ وَجِبَتْ وَجِبَتْ)) وَمَرُّ بِجَنَازَةٍ فَأَتَيْنِي عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِبَتْ وَجِبَتْ وَجِبَتْ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ لَكَ أَبِي وَأُمِّي مَرُّ بِجَنَازَةٍ فَأَتَيْنِي عَلَيْهَا خَيْرٌ فَقُلْتُ وَجِبَتْ وَجِبَتْ وَجِبَتْ وَجِبَتْ وَمَرُّ بِجَنَازَةٍ فَأَتَيْنِي عَلَيْهَا شَرٌّ فَقُلْتُ وَجِبَتْ وَجِبَتْ وَجِبَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَيْنَاهُ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجِبَتْ لَهُ الْخَيْرَةُ ((وَمَنْ أَتَيْنَاهُ عَلَيْهِ شَرًّا وَجِبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ))

۲۲۰۱- وَ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرُّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَتَمُّ

(۲۲۰۰) ☆ اس حدیث میں آپ نے ایک کلمہ کو تین تین بار اہتمام اور تاکید کے واسطے فرمایا اور صحابہ کرامؓ کا اچھا کہنا واقع کے موافق تھا۔ اسی لیے ان کو اللہ تعالیٰ کا گواہ کہا اور میت کو جنتی فرمایا اور اللہ تعالیٰ نیکوں کے لیے مومنوں کے دلوں میں بھلائی پیدا کر دیتا ہے اور بدوں کے لیے برائی اور صحابہ نے جس میت کو برا کہا ہے اس پر اعتراض ہو تا ہے کہ کیوں برا کہا حالانکہ حدیث میں آیا ہے کہ مومن کا ذکر خیر سے کرو تو جواب اس کا یہ ہے کہ ان مومنوں کے لیے ہے جن کا اتفاق اور بدعت اور فتنہ کھلا ہو انہ جو کھلا ہو اس کا اتفاق یا بدعتی ہو اس کو اس نظر سے کہہ دینا کہ لوگ چال چلن سے پرہیز کریں رد اسے کہ اس میں اور زندوں کی خیر خواہی اور بھلائی ہے اور اسی لیے محدثین نے کہا ہے کہ جس کی صحابہ نے مذمت کی تھی وہ کھلا ہو اس کا اتفاق تھا۔

بَاب مَا جَاءَ فِي مُسْتَرَحٍ وَمُسْتَرَحٍ مِنْهُ

باب: مستراح اور مستراح کی وضاحت کا بیان

۲۲۰۲- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے تھے کہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپ کے پاس سے ایک بڑا
گزرے کہ یہ خود آرام پانے والا ہے اور اس کے جانے سے اور لوگو
نے آرام پایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا مطلب
ہے؟ آپ نے فرمایا مومن دنیا کی تکلیفوں سے آرام پاتا ہے (۱)
موت کے وقت (اور بد آدمی کے جانے سے بندے اور شہر
درخت اور جانور آرام پاتے ہیں۔

۲۲۰۲- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رَجِيٍّ أَنَّهُ كَانَ
يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ
عَلَيْهِ بَحْنَارَةٌ فَقَالَ ((مُسْتَرَحٍ وَمُسْتَرَحٍ))
مِنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرَحُّ
وَالْمُسْتَرَحُّ مِنْهُ فَقَالَ ((الْمَعْنَى الْمُؤْمِنُ يَسْتَرَحُّ
مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرَحُّ مِنْهُ
الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالذَّوَابُّ))

۲۲۰۳- اسی مفہوم کی حدیث اس سند سے بھی بیان کی گئی ہے۔

۲۲۰۳- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي
حَدِيثِهِ يَحْتَسِبُ بْنُ سَعِيدٍ ((يَسْتَرَحُّ مِنْ أَذَى
الدُّنْيَا وَنَصَبِهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ))

باب: جنازہ پر تکبیر کہنے کا بیان

۲۲۰۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے نجاشی کی موت کی خبر دی جس دن انھوں نے انتقال کیا
اور عید گاہ میں گئے اور چار تکبیریں کہیں (یعنی نماز جنازہ پڑھی)۔
۲۲۰۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خبر دی ہم کو رسول اللہ

بَاب فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۲۲۰۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ
فَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ
۲۲۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ نَعَى لَنَا

(۲۲۰۲) ☆ معلوم ہوا کہ گناہ سے صرف آدمی خود ہی خراب نہیں ہو تا بلکہ تمام مخلوقات الہی کو اس سے ایذا ہوتی ہے اور سب گنہگار سے
تکلیف پاتے ہیں۔

مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے محمد بن ثنی نے ان سے یحییٰ نے اور کہا روایت کی ہم سے اسحاق نے ان سے عبد الرزاق نے
دونوں یعنی یحییٰ اور عبد الرزاق نے عبد اللہ بن سعید سے انھوں نے محمد بن عمرو سے انھوں نے کعب بن مالک سے ایک فرزند نے انھوں نے
قتادہ سے انھوں نے یحییٰ سے اور یحییٰ کی حدیث میں یہ لفظ ہیں یستريح من اذى الدنيا ونصبها الى رحمة الله یعنی مومن دنیا کی تکلیفوں سے
اور اس کی بڑھ چڑھ سے آرام پاتا ہے اور اللہ کی رحمت کی طرف جگہ کرتا ہے۔

(۲۲۰۳) ☆ اس حدیث سے نماز جنازہ ثابت ہوئی اور اس پر اجماع ہے کہ وہ فرض کفایہ ہے اور صحیح ہے کہ ایک آدمی سے بھی لاوا ہو جاتی ہے
اور فرض ہوتا جاتا ہے اور تکبیرات جنازہ کا چار ہونا بھی ثابت ہوا اور مذہب شافعیہ اور جمہور کا بھی یہی ہے اور ثابت ہوئی نماز جنازہ عاقل پر اگرچہ
خفیہ نے بلا دلیل اس کا خلاف کیا ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے بادشاہ نجاشی کی موت کی جس دن کہ انھوں نے انتقال کیا اور فرمایا کہ اپنے بھائی کے لیے مغفرت مانگو (یہ ہمدردی ہے)۔ ابن شہاب نے کہا اور روایت کی مجھ سے سعید بن مسیب نے اور ابو ہریرہؓ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے ساتھ صف باندھی عید گاہ میں اور نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں کیں۔

۲۲۰۶- مسلم نے کہا کہ مجھ سے روایت کی عمرو ناقد نے اور حسن حلوانی نے اور عبد بن حمید نے سب نے کہا روایت کی ہم سے یعقوب نے اور وہ ابراہیم بن سعد کے فرزند ہیں۔ انھوں نے روایت کی ہم سے کہا خبر دی مجھ کو میرے باپ نے انھوں نے صالح سے انھوں نے ابن شہاب سے مانند عقیل کی روایت کے دونوں سندوں سے۔

۲۲۰۷- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اصحمتہ کی جس کا لقب نجاشی تھا اور چار تکبیریں کیں۔

۲۲۰۸- جابر بن عبد اللہ نے کہا رسول اللہ نے فرمایا آج اللہ کے ایک نیک بندہ اصحمتہ نے انتقال کیا ہے اور آپ کھڑے ہوئے اور ہمارے امام نے اور ان پر نماز پڑھی۔

۲۲۰۹- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ایک بھائی کا انتقال ہو گیا سو کھڑے ہو اور اس پر نماز پڑھو۔ پھر ہم کھڑے ہوئے اور آپ نے دو صفیں باندھ دیں۔

۲۲۱۰- عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی فوت ہو گیا اٹھو اور جنازہ کی نماز پڑھو۔ اس سے مراد نجاشی تھا۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ ((اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلِّي فَصَلَّى فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

۲۲۰۶- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ كَرَوَاهِ عَقِيلٌ بِالِاسْتِئْذَنِ جَمِيعًا.

۲۲۰۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

۲۲۰۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَاتَ الْيَوْمَ عَبْدٌ لِلَّهِ صَالِحٌ أَصْحَمَةُ)) فَقَامَ قَائِمًا وَصَلَّى عَلَيْهِ.

۲۲۰۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَالثَّلَاطُ لُهُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ أَحَا لَكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ)) قَالَ فَقُمْنَا فَصَنَّا فَصَفَيْنَا.

۲۲۱۰- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((إِنْ أَحَا لَكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ)) يَعْنِي النَّجَاشِيَّ وَفِي رَوَايَةٍ هَبِيرٌ ((إِنْ أَحَاكُمْ)).

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ

۲۲۱۱- عَنْ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرِ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا. قَالَ الشَّيْبَانِيُّ فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ مَنْ حَدَّثَكَ بِهَذَا قَالَ الثَّقَفَةُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَذَا لَفْظُ حَدِيثٍ حَسَنٍ. وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى نَعْيَرٌ قَالَ اتَّهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَبْرِ رَطْبِ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَصَفَّوْا خَلْفَهُ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا قُلْتُ لِعَامِرٍ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ الثَّقَفَةُ مِنْ شَهِيدَةٍ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۲۲۱۲- وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثٍ أَحَدٍ مِنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

باب: قبر پر نماز جنازہ کا بیان

۲۲۱۱- صحیحی نے کہا کہ رسول اللہ نے ایک قبر پر نماز پڑھی میت کے دفن کے بعد اور چار تکبیریں کیں۔ شیبانی نے صحیحی سے پوچھا کہ آپ سے یہ حدیث کس نے بیان کی؟ انھوں نے کہا ایک معتبر نے، عبد اللہ بن عباس نے یہ لفظ حسن کی حدیث کے ہیں اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ پچھلے رسول اللہ ایک جنازہ قبر پر اور نماز پڑھی اس پر اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور چار تکبیریں کیں۔ میں نے عامر سے پوچھا کس نے تم سے کہا؟ انھوں نے کہا ایک ثقہ نے جن کے پاس ابن عباس آئے تھے۔

۲۲۱۲- مسلم نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ نے ان سے ہشیم نے اور کہا روایت کی مجھ سے حسن بن ربیع اور ابو کامل نے دونوں نے روایت کی عبد الواحد سے اور کہا روایت کی ہم سے اسحاق نے ان سے جریر نے اور کہا روایت کی ہم سے محمد بن حاتم نے ان سے وکیع نے ان سے سفیان نے اور کہا کہ روایت کی ہم سے عبد اللہ بن معاذ نے ان سے ان کے باپ نے اور کہا روایت کی ہم سے محمد بن شعیب نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے۔ ان سب سے شیبانی نے ان سے صحیحی نے انھوں نے ابن عباس سے انھوں نے نبی سے مثل اس کے اور کسی کی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے چار تکبیریں کیں۔ مسلم نے کہا روایت کی ہم سے اسحاق نے اور ہارون نے دونوں نے وہب سے انھوں نے شعبہ سے انھوں نے اسلمعل نے انھوں نے ابی بن مرثد سے انھوں نے ابراہیم بن طہان سے انھوں نے ابی حصین سے دونوں نے صحیحی سے انھوں نے ابن عباس سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر پر نماز پڑھنے کے باب میں روایت کی شیبانی کی حدیث کے مانند مگر کسی کی روایت میں چار تکبیریں کہنے کا ذکر نہیں۔

۲۲۱۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۲۱۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ عَلَى الْقَبْرِ نَحْوُ حَدِيثِ الشَّيْبَانِيِّ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

۲۲۱۴- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر نماز پڑھی۔

۲۲۱۴- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرِ.

۲۲۱۵- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ ایک کالی عورت مسجد کی خدمت کرتی تھی یا ایک جوان تھا اور اس کو حضرت نے نہ پایا تو پوچھا لوگوں نے عرض کیا کہ مر گئی آپ نے فرمایا تم نے مجھ کو خبر نہ کی۔ کہا گویا انھوں نے اس کو حقیر جان کر حضرت کو تکلیف دینا مناسب نہ جانا آپ نے فرمایا مجھے اسکی قبر بتاؤ لوگوں نے بتائی آپ نے اس پر نماز پڑھی اور فرمایا کہ یہ قبریں اندھیرے سے بھری ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو روشن کر دیتا ہے میری نماز پڑھنے سے۔

۲۲۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًا فَقَفَلَتْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهَا عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوا مَاتَ قَالَ ((أَفَلَا كُنْتُمْ أَذْتَمُونِي)) قَالَ فَكَأَنَّهُمْ صَعَرُوا أَمْرَهُ أَوْ أَمْرَهُ فَقَالَ ((ذُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فِدْلُوهُ فَصَلُّوا عَلَيْهِ)) ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظِلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْوِزُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ)).

۲۲۱۶- عبدالرحمنؓ نے کہا کہ زید رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں کی نماز میں چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں کہیں اور ہم نے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کہتے تھے۔

۲۲۱۶- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْثٍ قَالَ كَانَ زَيْدٌ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَازِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ حَمْسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا.

(۲۲۱۵) ☆ اس حدیث سے قبر پر نماز جنازہ پڑھنا روا ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور اصحاب مالک نے اس میں تاویلات باطلہ کر کے اس کو ناجائز رکھا ہے اور حدیث پیغمبر معصوم کے آسمے کسی کا قول نہیں چل سکتا اور اس حدیث سے رسول اللہ کے حسن اخلاق اور تواضع اور اپنے صحابہ کی خبر گیری اور ان کے حقوق کا خیال رکھنا اور ان کے دیاؤ آخرت کے مصالح کی فکر رکھنا ثابت اور معلوم ہوتا ہے اور فرمایا کہ مجھے خبر کیوں نہ دی اس سے معلوم ہوا کہ میت کی خبر احباب کو دینا تاکہ اس کی نماز و فتن میں شریک ہوں روا ہے۔

(۲۲۱۶) ☆ امام نوویؒ نے کہا یہ حدیث علماء کے نزدیک منسوخ ہے اور ابن عبد البر و غیرہ نے اس کے منسوخ ہونے پر اجماع نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اب کوئی شخص چار تکبیروں سے زیادہ نہ کہے اور یہ دلیل ہے اس پر کہ ان لوگوں نے زید بن ارقم کے بعد چار پر اجماع کر لیا ہے اور فقہاء کا صحیح قول یہ ہے کہ اجماع بعد اختلاف کے صحیح ہے۔ تمام ہواکلام نووی کا۔

مترجم کہتا ہے اللہ کی مدد سے کہ جب ایک معتبر راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ نے پانچ تکبیریں کہیں تو اجماع سے کیونکر منسوخ ہو سکتا ہے فعل رسول مقبول کا جب تک خود آپ سے پانچ کی نہی یا تصریح نہ آجائے اور حال یہ ہے کہ ذوالالمعاد میں ابن قیمؒ نے لکھا ہے کہ رسول اللہ سے پانچ تکبیریں صحیح ہوئیں اور صحابہ آپ کے بعد چار بھی کہتے تھے پانچ بھی چھ بھی اس کے بعد کئی روایات زید کی مسلم سے بیان کی اور پھر کہ امام علی بن ابی طالب نے سہل بن حنیف کے جنازہ پر چھ تکبیریں کہیں اور اہل بدر پر آپ چھ تکبیریں کہا کرتے تھے اور صحابہ پر پانچ تھیں

۲۲۱۸- عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الْجَنَازَةَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى تُخَلِّفَهُ أَوْ تَوْضِعَ مِنْ قَبْلِي أَنْ تُخَلِّفَهُ)) .

۲۲۱۹- وَ حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ حُرَيْجٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الْجَنَازَةَ فَلْيَقُمْ حِينَ يَرَاهَا حَتَّى تُخَلِّفَهُ إِذَا كَانَ غَيْرَ مُتَبِعِهَا)) .

۲۲۱۸- عامرؓ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص جنازہ دیکھے تو اگر اس کے ساتھ جانے والا نہ ہو تو کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ آگے نکل جائے یا زمین پر رکھا جائے آگے جانے سے پہلے۔

۲۲۱۹- مسلمؓ نے کہا اور روایت کی مجھ سے ابو کاملؓ نے ان سے حمادؓ نے اور روایت کی مجھ سے یعقوب بن ابراہیمؓ نے ان سے اسماعیلؓ نے دونوں نے ایوبؓ سے اور کہا روایت کی مجھ سے ابن ثنیؓ نے ان سے یحییٰ بن سعیدؓ نے ابن عدیؓ نے ان سے ابن عونؓ نے اور روایت کی مجھ سے محمد بن رافعؓ نے ان سے عبد الرزاقؓ نے ان سے ابن جریجؓ نے ان سب نے نافعؓ سے اسی اسناد سے مانند حدیث لیث بن سعدؓ کے مگر ابن جریجؓ کی روایت میں یہ لفظ ہیں کہ فرمایا رسول اللہؐ نے اذا راى احدكم الجنائزة فليقم حين يراها حتى تخلفه ان كان غير متبعها جنازة كوديكه تو چاہیے کہ کھڑا ہو جائے جب اس کو دیکھے یہاں تک کہ جنازہ آگے چلا جائے اگر اس کو جنازہ کے ساتھ جانا نہیں ہے۔

۲۲۲۰- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جنازہ کے ساتھ جائے تو جب تک وہ رکھانہ جائے اس وقت تک نہ بیٹھے۔

۲۲۲۱- ابو سعید خدریؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے جب تک وہ رکھانہ جائے۔

۲۲۲۲- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ایک جنازہ گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے پھر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ تو یہودی

۲۲۲۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا اتَّبَعْتُمْ جَنَازَةً فَلَا تَجْلِسُوا حَتَّى تَوْضِعَ)) .

۲۲۲۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى تَوْضِعَ)) .

۲۲۲۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفًّا مَعَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

لہٰذا روایت میں یہ ہے کہ انھوں نے رسول اللہؐ سے کہا کہ وہ تو یہودی ہے جو اہل کفر اور ہستی۔

عورت کا جنازہ ہے آپ نے فرمایا موت گھبراہٹ کی چیز ہے۔ پھر جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

۲۲۲۳- جابر کہتے تھے نبی اور آپ کے صحابی کھڑے رہے ایک یہودی کے جنازہ کے لیے یہاں تک کہ وہ آنکھوں سے چھپ گیا۔
۲۲۲۴- جابر کہتے تھے کہ رسول اللہ ایک جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ چھپ گیا۔

۲۲۲۵- ابن ابی لیلیٰ نے کہا کہ قیس بن سعد اور سہل بن حنظلہ دونوں قادیسیہ تھے اور ایک جنازہ گزر اور وہ کھڑے ہوئے سو ان سے کہا گیا کہ وہ اسی زمین کے لوگوں میں سے ہے (یعنی کفار میں سے) ان دونوں نے کہا کہ رسول اللہ کے پاس سے ایک جنازہ گیا اور آپ کھڑے ہو گئے تو عرض کیا کہ وہ یہودی ہے آپ نے فرمایا آخر جان تو ہے۔

۲۲۲۶- مسلم نے کہا کہ روایت کی مجھ سے قاسم بن زکریا نے ان سے عبید اللہ نے ان سے شیبانی نے ان سے اعش نے ان سے عمرو بن مرہ نے اسی اسناد سے اور اس میں یہ لفظ ہیں کہ انھوں نے کہا ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے اور ایک جنازہ گزرا۔

باب : جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہونا منسوخ ہونے کا بیان
۲۲۲۷- واقعہ نے کہا کہ مجھ کو نافع نے دیکھا کہ میں ایک جنازہ کے ساتھ کھڑا تھا اور وہ بیٹھے ہوئے انتظار کرتے تھے جنازہ کے اترنے کا سو انھوں نے مجھ سے کہا کہ تم کس کے منتظر کھڑے ہو؟ میں نے کہا میں منتظر ہوں جنازے رکھنے کا اس حدیث کے خیال سے جو روایت کی ابوسعید خدری نے نوافل نے کہا کہ مسعود بن الحکم نے روایت کی حضرت علیؑ سے کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ کھڑے ہوئے پھر بیٹھ گئے۔

۲۲۲۸- مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن شعیب اور اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمرو نے سب نے ثقیفی سے۔ ابن شعیب نے کہا کہ

إِنَّمَا يَهُودِيَّةٌ فَقَالَ ((إِنِ الْمَوْتُ فَرَّغَ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَتَوَمَّوْا))۔

۲۲۲۳- عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَنَازَةِ مَوْتٍ بِهِ حَتَّى تَوَارَتْ۔
۲۲۲۴- عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ لِحَنَازَةِ يَهُودِيٍّ حَتَّى تَوَارَتْ۔

۲۲۲۵- عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ وَسَهْلَ بْنَ حَنْظَلَةَ كَانَا بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَا فَبَيَّلَ لَهَا إِنَّمَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَالَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَبَيَّلَ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ ((أَلَيْسَتْ نَفْسًا))۔

۲۲۲۶- وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِيهِ فَقَالَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَرَّتْ عَلَيْنَا جَنَازَةٌ۔

باب نَسَخِ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

۲۲۲۷- عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعْدٍ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ وَنَحْنُ فِي جَنَازَةٍ قَائِمًا وَقَدْ جَلَسَ يَنْتَظِرُ أَنْ تَوْضَعَ الْجَنَازَةَ فَقَالَ لِي مَا يُعِيشُكَ فَقُلْتُ أَنْتَظِرُ أَنْ تَوْضَعَ الْجَنَازَةَ لِمَا يُحَدِّثُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ نَافِعٌ فَإِنْ مَسْنُودُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنِي عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَعَدَ۔

۲۲۲۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ الثَّقَفِيِّ

قَالَ ابْنُ الْمُنْثَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي وَاقِدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ سَعْدٍ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جَبْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ فِي شَأْنِ الْحَنَازَةِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ.

وَأَمَّا حَدَّثَ بِذَلِكَ يَأْنِ نَافِعَ بْنَ جَبْرِ رَأَى وَاقِدُ بْنُ عَمْرٍو قَامَ حَتَّى وَضِعَتْ الْحَنَازَةُ.

۲۲۲۹- وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۲۲۳۰- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقَعَدْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَغْنِي فِي الْحَنَازَةِ.

۲۲۳۱- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَغَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ فِي الصَّلَاةِ ۲۲۳۲- عَنْ عَوْفٍ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ

عبدالوہاب نے کہا سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہا کہ خبر دی مجھے واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ انصاری نے کہ نافع بن جبیر نے خبر دی کہ مسعود بن الحکم انصاری نے ان کو خبر دی کہ سنا انھوں نے علی بن ابی طالب سے کہ جنازوں کے حق میں فرماتے تھے کہ رسول اللہ پہلے کھڑے ہو جاتے تھے (یعنی جنازہ دیکھ کر) پھر بیٹھنے لگے۔ اور یہ حدیث اس لیے روایت کی کہ نافع بن جبیر نے دیکھا واقد بن عمرو کو کہ وہ کھڑے رہے یہاں تک کہ جنازہ رکھا گیا اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہم سے بھی ابو کریم نے ان سے ابو زائدہ نے ان سے یحییٰ نے اسی اسناد سے۔

۲۲۲۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۲۳۰- حضرت علیؑ نے کہا کہ دیکھا ہم نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہوئے آپ کے ساتھ اور وہ بیٹھنے لگے پھر ہم بھی بیٹھنے لگے یعنی جنازہ میں۔

۲۲۳۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا روایت بیان کی گئی ہے۔

باب: نماز جنازہ میں میت کے لیے دعا کرنے کا بیان

۲۲۳۲- عوف بن مالک کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور میں نے آپ کی دعا میں سے یہ لفظ یاد رکھے اللھم سے النار تک یعنی یا اللہ بخش اس کو اور رحم کر اور تندرستی

(۲۲۳۰) ☆ اب تم کو یقین ہو گیا کہ ہم جو اوپر کہ آئے تھے کہ کھڑا ہونا امر مستحب ہے اور بیٹھ جانا روا ہے یہی بات رواہوں کی رو سے بہت ٹھیک ہے۔

مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے یہی حدیث محمد بن بکر نے اور عبد اللہ بن سعید دونوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ نے اور وہ قطان ہیں انھوں نے شعبہ سے اسی اسناد سے۔

(۲۲۳۲) ☆ میں نے آرزو کی کہ یہ مردہ میں ہوتا تاکہ حضرت کی دعا مجھے پہنچی (امام نووی) اور فقیر مترجم آرزو کرتا ہے کہ یہ لفظ

دے اس کو اور معاف کر اس کو اور اپنی عنایت سے مہربانی کر اس کی اس کا گھر (قبر) کشادہ کر اور اس کو پانی اور برف اور اولوں سے دھو دے اور اس کو گناہوں سے صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف ہو جاتا ہے اور اس کو گھر کے بدلے اس سے بہتر گھر دے اور اس کے لوگوں سے بہتر لوگ دے اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی دے اور جنت میں لے جا اور عذاب قبر سے بچا یہاں تک کہ میں نے آرزوی کہ یہ مردہ میں ہوتا۔

۲۲۳۳- مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے عبد الرحمن بن جبیر نے ان سے ان کے باپ نے ان سے عوف بن مالک نے انھوں نے نبی سے یہی حدیث ماننا اس روایت کے۔

--- مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے انھوں نے معاویہ سے انہی دونوں سندوں سے ابن وہب کی روایت کی مانند۔

۲۲۳۴- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزر رہا۔

لَهُ وَأَرْحَمَهُ وَعَافَهُ وَأَعْفَ عَنْهُ وَأَكْرَمَ نُزْلَهُ وَوَسَّعَ مَذْحِلَهُ وَاعْسَلَهُ بِالمَاءِ وَالتَّلَجِ وَالتَّرْدِ وَنَقَّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتُ التُّوبَ الْبَاطِنُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدَلَهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ)) قَالَ حَتَّى تَمَيِّتَ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَلِكَ الْمَيِّتَ.

۲۲۳۳- قَالَ وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحُو هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا. وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ.

۲۲۳۴- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى خَنَازَةَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَأَرْحَمَهُ وَأَعْفَ عَنْهُ وَعَافِهِ وَأَكْرَمِ نُزْلَهُ وَوَسَّعْ مَذْحِلَهُ وَاعْسَلِهِ بِمَاءٍ وَتَّلَجِ وَتَرْدِ وَنَقَّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى التُّوبُ الْبَاطِنُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدَلَهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَفِي فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ)) قَالَ عَوْفٌ فَتَمَيَّيْتُ أَنْ لَوْ كُنْتُ أَنَا الْمَيِّتَ لِدَعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى ذَلِكَ الْمَيِّتِ.

بَابُ آتِنِ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الْمَيِّتِ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ

باب: جنازہ میں امام میت کے کس حصہ کے سامنے کھڑا ہو

۲۲۳۵- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ حَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَصَلَّيْتُ عَلَى أُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ وَهِيَ نَفْسَاءُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهَا وَسَطَهَا.

۲۲۳۶- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى كُلُّهُمَا عَنْ حُسَيْنِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ وَنَحْوُهُمْ أَنَّهُمْ كَعْبٍ

۲۲۳۵- سمرہ بن جندبؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپؐ نے کعبؓ کی ماں پر نماز پڑھی اور وہ نفاس میں تھیں اور رسول اللہؐ ان کی کمر کے برابر کھڑے ہوئے۔

۲۲۳۶- مسلمؒ نے ان سے ابن مبارک نے اور یزید بن ہارون نے اور ابی شیبہ نے ان سے ابن حجر نے ان سے ابن مبارک اور فضل بن موسیٰ نے ان سب نے روایت کی حسین کی اسناد سے اور کعب کی ماں کا ذکر نہیں کیا۔

۲۲۳۷- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ لَقَدْ كُنْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غُلَامًا فَكُنْتُ أُحْفَظُ عَنْهُ فَمَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا أَنَّهُ هَا هُنَا رَجُلًا هُمْ أَسَنُّ مِنِّي وَقَدْ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ وَسَطَهَا وَفِي رِوَايَةٍ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ فَقَامَ عَلَيْهَا لِلصَّلَاةِ وَسَطَهَا

۲۲۳۷- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں لڑکا تھا اور آپؐ کی حدیثیں یاد رکھتا مگر اس لیے نہ بولتا تھا کہ مجھ سے بڑھے لوگ وہاں موجود ہوتے تھے (سخان اللہ یہ کمال سعادت مند اور بزرگوں کا ادب ہے) اور میں نے رسول اللہؐ کے پیچھے نماز پڑھی ایک عورت پر کہ وہ نفاس میں تھی اور آپؐ نماز کے وقت اس کے پیچھے کھڑے ہوئے۔ اور ابن مثنیٰ کی روایت کا مضمون بھی یہی ہے۔

بَابُ رُكُوبِ الْمُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ إِذَا انْصَرَفَ

۲۲۳۸- عَنْ حَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَتَيْتِ النَّبِيَّ ﷺ بِفَرَسٍ مَعْرُورٍ فَرَكِبَهُ حِينَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّخْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِي حَوْلَهُ

۲۲۳۹- عَنْ حَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ابْنِ الدَّخْدَاحِ ثُمَّ أَتَيْتِ بِفَرَسٍ غُرِيٍّ فَعَقَلَهُ رَجُلٌ فَرَكِبَهُ فَعَمَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ وَنَحْنُ نَتَّبِعُهُ

باب: نمازی کا جنازہ کے بعد سوار ہو کر آنے کا بیان

۲۲۳۸- جابر بن سمرہؓ نے کہا کہ نبیؐ کے پاس ایک گھوڑا آیا نگلی پیچھے کا اور آپؐ اس پر سوار ہو لیے اور ہم آپؐ کے گرد پیدل تھے جب ابن دحداح کے جنازہ سے آپؐ لوٹے تھے۔

۲۲۳۹- جابر بن سمرہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے ابن دحداح کے جنازہ کی نماز پڑھی پھر آپؐ کے پاس ایک نگلی پیچھے کا گھوڑا لایا گیا اور اس کو ایک شخص نے پکڑا پھر آپؐ سوار ہوئے اور وہ کودتا تھا

اور ہم سب آپ کے پیچھے تھے اور دوڑتے تھے۔ سوا یک شخص نے قوم میں سے کہا کہ نئی نے فرمایا کہ ابن دحداح کے لیے جنت میں کتنے خوشے لٹک رہے ہیں۔

باب: لحد میں میت پر انیش

لگانے کا بیان

۲۲۴۰- سعد بن ابی وقاصؓ نے اپنی بیوی میں فرمایا جس میں انتقال ہوا کہ میرے لیے لحد بنانا اور اس پر ہجی انیش لگانا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بنائی گئی۔

باب: قبر میں چادر ڈالنے کا بیان

۲۲۴۱- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ ﷺ کی قبر میں سرخ چادر ڈال دی گئی۔ مسلمؓ نے کہا ابو جمرہ کا نام نصر بن عمران اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے کہ دونوں نے سرخس میں انتقال کیا (یہ دونوں اس سند کے راوی ہیں)۔

باب: قبر کو برابر کرنے کا بیان

۲۲۴۲- ثمامہ بن شفی نے کہا کہ ہم فضالہ کے ساتھ تھے روم کے بردوس میں (کہ نام جزیرہ اور مقام کا ہے) اور ہمارا ایک یار مر گیا تو فضالہ نے حکم دیا کہ اس کی قبر برابر کی جائے اور انھوں نے کہا کہ سنائیں نے رسول اللہؐ سے کہ حکم فرماتے تھے ہماری قبروں کے برابر کرنے کا۔

۲۲۴۳- ابی الہیاج اسدی نے کہا مجھ سے حضرت علیؓ نے فرمایا

نَسَمِي حَقْلَهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنَّ الدَّبِيَّ قَالَ ((كَمْ مِنْ عَذِيٍّ مُغْلَقٍ أَوْ مُذَلٍّ فِي الْحَقْلِ لِابْنِ الدُّخْدَاحِ)) أَوْ قَالَ شُعْبَةَ ((لَأَبِي الدُّخْدَاحِ))

بَابُ فِي اللَّحْدِ وَتَصْبِ اللَّبَنِ عَلَى

الْمَيِّتِ

۲۲۴۰- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ فِي مَرْثِيهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ الدُّخْدَاحُ لِي لَحْدًا وَتَصْبِيًا عَلَى اللَّبَنِ نَصْبًا كَمَا صَنَعَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ

بَابُ جَعْلِ الْقَطِيفَةِ فِي الْقَبْرِ

۲۲۴۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَطِيفَةٌ حُمْرَاءُ

قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو جَمْرَةَ اسْمُهُ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَأَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ مَاذَا بَسَرْتُمْ خَسَنَ

بَابُ التَّأْمُرِ بِتَسْوِيَةِ الْقَبْرِ

۲۲۴۲- عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَفِيٍّ حَدَّثَهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عَيْبِلٍ بِأَرْضِ الرُّومِ يَرُودِينَ فَنُوفِي صَاحِبٌ لَنَا فَأَمَرَ فَضَالَةَ بْنَ عَيْبِلٍ بِقَبْرِهِ فَنُوفِي ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَتِهَا

۲۲۴۳- عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي

(۲۲۴۰) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ لحد بنانا مستحب ہے جس کو بنگلی قبر کہتے ہیں اور حضرت کے لیے بافاق صحابہ ایسی ہی قبر بنی تھی اور اس میں کچھ انیش لگی تھیں۔

(۲۲۴۲) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ قبر زمین سے اونچی نہ کی جائے اور نہ اونٹ کے کوبان کی سی بنائی جائے اور ایک بالشت سے زیادہ اونچی نہ کرنا نہایت برا ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور قاضی عیاض نے نقل کیا ہے کہ افضل یہ ہے کہ کوبان کی طرح یعنی ماسی پشت بنائیں اور یہی مذہب ہے مالک کا۔ غرض اونچی قبریں بنانا اور پختہ کرنا اور گنبدوں کا تیار کرنا یہ سب باجماع امت اور بافاق علماء حرام اور ممنوع ہے اور اس کو افضل اعمل قرار دینا اور شعار اسلام خیال کرنا گویا رسول اللہؐ سے لڑا ہے۔

عَلَيْهِ نَبِيٌّ أَبِي طَالِبٍ أَلَا أُنَبِّئُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا تَدْعَ تَبْنَأُ إِلَّا طَمَسَتْهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتُهُ.

کہ میں تم کو بھیجتا ہوں اس کے لیے جس کے لیے مجھ کو بھیجا تھا رسول اللہ نے کہ نہ چھوڑ کوئی تصویر مگر مٹا دے اس کو اور نہ چھوڑ کوئی بلند قبر مگر اس کو زمین کے برابر کر دے۔

۲۲۴۴- وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُبَّانُ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَلَا صُورَةَ إِلَّا طَمَسَتْهَا.

۲۲۴۳- مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے ابو بکر بن خلاد نے انھوں نے یحییٰ سے انھوں نے سفیان سے کہا سفیان نے روایت کی مجھ سے حبیب نے اسی اسناد سے یہی حدیث اور اس میں یہ لفظ ہیں ولا صورة الا طمسها یعنی نہ چھوڑ کوئی تصویر مگر یہ کہ مٹا دے اس کو۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَجْصِصِ الْقَبْرِ وَالْبِنَاءِ عَلَيْهِ

باب: پختہ قبر بنانے اور قبر پر عمارت تعمیر کرنے کی ممانعت

۲۲۴۵- عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَحْصَصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقَعَّدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُنْبَى عَلَيْهِ.

۲۲۴۵- جابر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اس سے کہ قبروں کو پختہ کریں اور اس سے کہ اس پر بیٹھیں اور اس سے کہ ان پر گنبد بنائیں۔

۲۲۴۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۲۲۴۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۲۴۷- عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى عَنْ تَقْصِصِ الْقُبُورِ

۲۲۴۷- جابر نے کہا آپ نے منع فرمایا قبروں کے پختہ بنانے سے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى الْقَبْرِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ

باب: قبر پر نماز پڑھنے اور بیٹھنے کی ممانعت

۲۲۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جُمُوعَةٍ

۲۲۴۸- ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی ایک انگارے پر بیٹھے اور اس کے کپڑے جل جائیں اور اس کی کھال

(۲۲۴۵) امام نووی نے کہا کہ اس سے پختہ قبروں کی نفی ثابت ہوئی اور اس کے اوپر عمارتوں کا بنانا منع ہوا اور قبروں پر بیٹھنا حرام ہوا۔ یہی مذہب ہے شافعی کا اور جمہور علماء کا اور امام مالک نے موطا میں کہا ہے مراد اس سے قبروں کے اوپر بنی کرنے کے لیے بیٹھنا ہے اور اسی طرح حکم لگانا اور مکان بنانا اور امام شافعی نے ام میں کہا ہے کہ بہت سے اماموں کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ قبروں کے گنبدوں وغیرہ کے گرانے کا حکم دیتے تھے اور فقہاء وہ مٹی جو قبر سے نکلے اس سے زیادہ مٹی لگانا تک قبر میں مکرہ کہا ہے پختہ بنانا اور عمارت کھڑی کرنے کا تو کیا کر ہے۔

مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے ہارون نے ان سے حجاج نے اور کہا روایت کی مجھ سے محمد بن رافع نے ان سے بعد ابن رافع نے دونوں نے روایت کی ابن جریج سے انھوں نے ابن زبیر سے کہ سنا انھوں نے جابر سے کہ کہتے تھے سنا میں نے نبی سے کہ اس کے جو اوپر مذکور ہوا۔

فَتُحْرَقُ بِبَابِهِ فَتُخْلَصُ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرِهِ)).

۲۲۴۹- وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ح وَ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْأَسَدِيِّ نَحْوَهُ.

۲۲۵۰- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تَصَلُّوا عَلَيْهَا)).

۲۲۵۱- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تَصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا)).

باب: نماز جنازہ مسجد میں ادا کرنے

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي

الْمَسْجِدِ

کامیان

۲۲۵۲- عَمَّا بَيْنَ عَمَادٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَمَرَتْ أَنْ يَمْرُوجَ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْمَسْجِدِ فَتُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأَنْكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ مَا نَسِيَ النَّاسُ مَا صَلَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ

(۲۲۵۳) ایک روایت میں آیا کہ بیضاء کے دو بیٹوں پر نماز پڑھی آپ نے مسجد میں اور ایک روایت میں ان کا نام سہیل آیا اور ان کے بھائی کا نام علاء نے کہا ہے کہ بیضاء کے تین بیٹے تھے سہیل اور صفوان اور مالک بن ابی رضاء تھے کہ نام ان کا وہ تھا اور بیضاء ان کا وہ صف تھا اور ان لوگوں کا باپ وہب تھا اور اس حدیث میں دلیل ہے امام شافعی کو اور اکثر لوگوں کو کہ وہ نماز جنازہ کو مسجد میں روا کہتے ہیں اور یہی مذہب ہے ابی حنیبلہ مالکی کا اور احمد اور اسحاق اور ابن ذہب کا اور ابو حنیفہ اور مالک کا مذہب ہے کہ نماز جنازہ مسجد میں جائز نہیں۔ اور دلیل لانے میں یہ لوگ ابو داؤد کی روایت کو کہ آپ نے فرمایا کہ جو جنازہ کی نماز مسجد میں پڑھے اس کے لیے کچھ نہیں ہے اور دلیل شافعی وغیرہ کی یہی سہیل کی حدیث ہے اور ابو داؤد کی روایت کے ان لوگوں نے بہت جواب دیئے ہیں ایک یہ ہے کہ وہ ضعیف ہے دلیل لانے کے قابل نہیں۔ امام احمد نے فرمایا ہے یہ حدیث ضعیف ہے کہ اکیلے صالح موفی تو نہ نے روایت کی ہے اور وہ ضعیف ہیں اور اگر ثابت بھی ہو تو لا ضعیف علیہ کے معنی میں ہے یعنی اس کے لیے کچھ ملامت نہیں۔

۲۲۵۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے انتقال فرمایا تو رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات نے کہا بیجا کہ ان کا جنازہ مسجد میں سے لے جاؤ کہ ہم لوگ بھی نماز پڑھ لیں۔ سو ایسا ہی کیا اور ان کے حجروں کے آگے جنازہ ٹھہرا دیا کہ وہ نماز پڑھ لیں اور جنازہ کو باب الجنازہ سے جو مقامہ کی طرف تھا وہاں سے باہر لے گئے اور لوگوں کو یہ خبر پہنچی تو عیب کرنے لگے اور کہا کہ جنازہ کہیں مسجد میں لاتے ہیں؟ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ کیا جلدی عیب کرنے لگے جو چیز نہیں جانتے انھوں نے ہم پر عیب کیا کہ جنازہ کو مسجد میں لائے اور بات یہ ہے کہ رسول اللہ نے بیضاء کے بیٹے سمیل پر نماز نہیں پڑھی مگر مسجد کے اندر۔

مسلم نے کہا کہ وہ سمیل وعد کے بیٹے ہیں کہ ماں ان کی وعد ہیں اور وصف ان کا بیضاء ہے۔

۲۲۵۴- ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہا کہ جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان کا جنازہ مسجد میں لاؤ کہ میں نماز پڑھوں۔ لوگوں نے اس میں تامل کیا تو انھوں نے فرمایا اللہ کی قسم نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دونوں بیٹوں سمیل اور ان کے بھائی پر مسجد میں۔

باب: قبرستان میں داخل ہوتے وقت اہل قبور کے

لیے کیا دعا کی جائے

۲۲۵۵- حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جب میرے پاس ہوتی تھی تو آخر رات میں بقیع (قبرستان) کی طرف نکلتے تھے اور کہتے تھے کہ سلام ہے تمہارے اوپر اے گھر والو مومنو! آچکا تمہارے پاس جس کا تم سے وعدہ تھا

۲۲۵۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ أَرْسَلَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَمْرُؤًا بِجَنَازَتِهِ فِي الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّيَنَّ عَلَيْهِ فَقَعَلُوا فَوُفِّقَ بِهِ عَلَى حُجْرَتِهِنَّ يَصَلِّيَنَّ عَلَيْهِ أُنْخِرَ بِهِ مِنْ بَابِ الْحَنَائِزِ الَّذِي كَانَ بِلَى الْمُقَاعِدِ فَبَلَغَهُنَّ أَنَّ النَّاسَ عَانُوا ذَلِكَ وَقَالُوا مَا كَانَتْ الْحَنَائِزُ يُدْخَلُ بِهَا الْمَسْجِدَ فَبَلَغَ ذَلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ النَّاسَ إِلَيَّ أَنْ يَعْبُوهَا مَا لَا عِلْمَ لَهُمْ بِهِ عَانُوا عَلَيْنَا أَنْ يَمْرَءٌ بِجَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى سَمِيلِ بْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي حُفْرِ الْمَسْجِدِ

۲۲۵۴- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ قَالَتْ ادْخُلُوا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتَّى أَصْلِيَ عَلَيْهِ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ابْنِي بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سَمِيلَ وَأَبِيهِ قَالَ مُسْلِمٌ سَمِيلُ بْنُ دَعْدٍ وَهُوَ ابْنُ الْبَيْضَاءِ أُمُّ بَيْضَاءَ

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ دُخُولِ الْقُبُورِ

وَالدُّعَاءُ لِأَهْلِهَا

۲۲۵۵- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ذَاكَ قَوْمٌ مُؤْمِنِينَ وَأَنَا كُمْ مَا تُوَعَّدُونَ

عَدَا مُؤْجِلُونَ وَإِنَّا إِذْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ)) وَلَمْ يُعَمِّ
قَبِيَّةَ قَوْلَهُ ((وَآتَاكُمْ))۔

۲۲۵۶- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ يَقُولُ مَخْرَجَةً
بَيْنَ الْمُجَلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا آلا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي
وَعَنْ أُمِّي قَالَ فَظَنَّا أَنَّهُ مُرِيدُ أُمِّهِ الَّتِي وَلَدَتْهُ
قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ آلا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا بَلَى قَالَ قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي
الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا عِنْدِي انْقَلَبَ فَوَضَعَ
رِدَائَهُ وَحَلَعَ ثَوْبَهُ فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَتَسَطَّ
طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَاضْطَجَعَ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا
رُتْمًا ظَنُّ أَنْ قَدْ رَقَدْتُ فَأَخَذَ رِدَائَهُ رُوَيْدًا
وَاتَّخَذَ رُوَيْدًا وَفَتَحَ الْبَابَ فَخَرَجَ ثُمَّ أَحَانَهُ
رُوَيْدًا فَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَاحْتَمَرْتُ
وَنَقَعْتُ إِزَارِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلَى إِفْرِهِ حَتَّى
جَاءَ الْبَقِيعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ فَأَنْحَرَفَ فَأَسْرَعَ
فَأَسْرَعَتْ فَهَوَّزَ فَهَوَّزْتُ فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ
فَسَبَقَتْهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنْ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ
فَقَالَ ((مَا لَكَ يَا عَائِشَةُ حَشِينًا رَائِيَةً)) قَالَتْ
قُلْتُ لَا شَيْءَ قَالَ ((لَتُخْبِرَنِي أَوْ لَتُخْبِرَنِي
اللطيف الخبير)) قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
بَابِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبِرْنِي قَالَ ((فَأَنْتِ السَّوَادُ

(۲۲۵۶) اس حدیث سے دلیل لائے ہیں جو لوگ عورتوں کے لیے زیارت قبور کو جائز کہتے ہیں اور اس میں علماء کا اختلاف تین طور پر ہے
ایک تو یہ کہ عورتوں کو زیارت حرام ہے اس لیے کہ آپ نے فرمایا لعن اللہ ذوات القبور لعن کرے اللہ ان عورتوں پر جو قبور کی
زیارت کرتی ہیں اور دوسرے یہ کہ عورتوں کو مکروہ ہے۔ تیسرے یہ کہ مباح ہے۔ اور جو مباح کہتے ہیں وہ اس حدیث سے اور حدیث

آگے نظر آتا تھا وہ تم ہی تھیں؟ میں نے کہا جی ہاں تو آپ نے میرے سینے پر گھونسا مارا (یہ سخت سے تھا) کہ مجھے درد ہوا اور فرمایا کہ تو نے خیال کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تیرا حق دہالے گا (یعنی تمہاری باری میں اور کسی بی بی کے پاس چلا جاؤں گا)۔ جب میں نے کہا جب لوگ کوئی چیز چھپاتے تو ہاں اللہ اس کو جانتا ہے (یعنی اگر آپ مجھ سے کسی بی بی کے پاس جاتے بھی تو بھی اللہ دیکھتا تھا) آپ نے فرمایا میرے پاس جبریل آئے جب تو نے دیکھا انہوں نے مجھے پکارا اور تم سے چھپا تو میں نے بھی چاہا تم سے چھپاؤں اور وہ تمہارے پاس نہیں آتے تھے کہ تم نے اپنا کپڑا اتار دیا تھا اور میں سمجھا کہ تم سو گئیں۔ سو میں نے برا جانا کہ تم کو دغاؤں اور یہ بھی خوف کیا کہ تم گھبراؤ گی کہ کہاں چلے گئے۔ پھر جبریل نے کہا کہ تمہارا پروردگار حکم فرماتا ہے کہ تم بیچ کو جاؤ اور ان کے لیے مغفرت مانگو۔ میں نے عرض کیا کہ میں کیوں کر کہوں اسے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا کہو سلام ہے ایماندار گھر والوں پر اور مسلمانوں پر اللہ رحمت کرے ہم سے آگے جانے والوں پر اور پیچھے جانے والوں پر اور ہم اللہ نے چاہا تو تم سے ملنے والے ہیں۔

۲۲۵۷- سلیمان بن بزیدہ کے باپ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ ان کو سکھاتے تھے جب وہ قبروں کی طرف نکلتے۔ پس ان میں کا کہنے والا کہتا یہ لفظ ابو بکر کی روایت کے ہیں سلام ہو گھر والوں پر اور زہیر کی روایت میں (یہ لفظ ہیں) سلام ہو تم پر اے صاحب گھروں کے مومنوں اور مسلمانوں سے اور تحقیق ہم اگر اللہ نے چاہا تو تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ ہم اپنے اور تمہارے لیے عافیت مانگتے ہیں۔

الَّذِي رَأَيْتُ أَهَامِي)) قُلْتُ نَعَمْ فَلَهَذِهِ فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْ جَعْنِي ثُمَّ قَالَ ((أَطْنَنْتُ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ)) قُلْتُ مِنْهَا يَكْفِي النَّاسَ يَعْلَمُهُ اللَّهُ نَعَمْ قَالَ ((فَإِنَّ جَبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتُ فَنَادَانِي فَأَخْفَاهُ مِنْكَ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكَ وَقَدْ وَضَعْتَ قِيَابَكَ وَطَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتَ فَكَرِهْتُ أَنْ أَوْفِظَكَ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشَنِي فَقَالَ إِنَّ رَيْكَ بِأَمْرِكَ أَنْ تَأْتِي أَهْلَ الْبَيْتِ قَسْتَسْغِفِرُ لَهُمْ قَالَتْ)) قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((قُولِي السَّلَامَ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَبَرِّحَهُمُ اللَّهُ الْمُسْتَفِدِّينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْحَاقِقُونَ)).

۲۲۵۷- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرْزَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْقُبَايِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ السَّلَامَ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِلْحَاقِقُونَ أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ.

اللہ تعالیٰ تمہیں عن زیارۃ القبور فرود دے گا۔ دلیل پکڑتے ہیں اور اس کا جواب یوں دیا ہے کہ اس میں اجازت کا صیغہ مذکور ہے۔ پھر اجازت میں عورتیں داخل نہیں اور اصول میں بھی مذہب مختار ہے کہ صیغہ مذکور میں عورت داخل نہیں۔

باب: نبی اکرمؐ کا اپنے رب سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کے لیے اجازت طلب کرنے کا بیان

۲۲۵۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے اپنی ماں کی بخشش مانگنے کے لیے اللہ سے اذن مانگا۔ پس نہ اذن دیا مجھ کو اور میں نے اس کی قبر کی زیارت کے لیے اذن مانگا پس مجھ کو اذن دے دیا گیا۔

۲۲۵۹- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپ روئے اور آپ کے ارد گرد والے بھی روئے تو آپ نے کہا کہ میں نے اپنے رب سے ان کے لیے دعائے مغفرت کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہ ملی، پھر میں نے قبر کی زیارت کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت مل گئی، تو تم قبروں کی زیارت کیا کرو کہ وہ تمہیں موت یاد کراتی ہیں۔

۲۲۶۰- بریدہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میں تم کو منع کرتا تھا قبروں کی زیارت سے سو تم اب زیارت کیا کرو اور منع کرتا تھا تم کو تمین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کو سوا جب تک چاہو رکھو اور منع کرتا تھا میں تم کو نبی بنانے سے مگر مخلکوں میں سوا پینے کے برتنوں میں سے جس میں چاہو بناؤ مگر نشہ کی چیز نہ ہو۔

ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا کہ روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔

۲۲۶۱- مسلمؒ نے کہا اور روایت کی ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے ان سے ابوخیثمہ نے ان سے زید نے ان سے محارب نے ان سے ابن بریدہ نے اور کہا گمان ہوتا ہے کہ انھوں نے روایت کی اپنے باپ سے اور شک واقع ہوا ابوخیثمہ کو انھوں نے روایت کی نبیؐ سے اور کہا روایت کی ہم سے ابو بکر نے ان سے قہیصہ نے ان سے سفیان نے ان سے علقمہ نے ان سے سلیمان نے ان سے ابن ابی عمر نے اور کہا روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے اور عبد

بَابُ اسْتِئْذَانِ النَّبِيِّ ﷺ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ

۲۲۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَأُمِّي فَلَمْ يَأْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنَتُهُ أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأْذَنْ لِي)).

۲۲۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهِ بَنِي وَابْنَتِي مِنْ حَوْثَةٍ فَقَالَ ((اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنَتُهُ فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأْذَنْ لِي فَرُوزُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ)).

۲۲۶۰- عَنْ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُوزُهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضْحَاكِ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ السَّبِيلِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَأَشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا)) قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ.

۲۲۶۱- وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِيهِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ ح حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ

بن حمید نے ان سب سے روایت کی عبدالرزاق نے انھوں نے
معر سے انھوں نے عطاء سے انھوں نے عبداللہ بن بریدہ سے
انھوں نے اپنے باپ بریدہ سے انھوں نے نبی سے۔ سب نے ابی
سنان کے مانند روایت کی یعنی جو اوپر گزری۔

وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ
عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَطَاءِ الْخِرَاسَانِيِّ
قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهُمْ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سِنَانٍ

باب: خودکشی کرنے والے پر نماز جنازہ نہ پڑھنے کا بیان
۲۲۶۲- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کے پاس ایک
فحش کو لایا گیا جس نے اپنے آپ کو ایک چوڑے تیر سے مار ڈالا
تھا تو آپ نے اس پر نماز نہ پڑھی۔

بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَاتِلِ نَفْسَهُ
۲۲۶۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ أَمَى النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمِشْقَاصٍ
فَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ.



(۲۲۶۲) جو اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے ان لوگوں نے جو قاتل پر نماز جنازہ کو منع کرتے ہیں اور اس پر کہ جس نے اپنے آپ کو مار ڈالا
ہو۔ چنانچہ یہی مذہب ہے عمر بن عبدالعزیزؒ اور زانیؒ کا اور حسن اور ثعلبیؒ اور قتادہ اور مالکؒ اور ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ اور براہیر علماء کا مذہب ہے
کہ اس پر نماز پڑھیں اور اس حدیث کا جواب یہ دیا ہے کہ نبیؐ نے خود نماز نہیں پڑھی تاکہ لوگ ڈریں اور اس حرکت سے باز آجائیں اور صحابہ
نے نماز پڑھی اور یہ ایسی بات ہے جیسے آپ قرضدار پر نماز نہ پڑھتے تھے اور صحابہ کو نماز سے منع نہ کرتے تھے تاکہ لوگ قرض سے ڈریں
اور اس کا خیال رکھیں۔ اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ تمام مسلمانوں کا مذہب ہے کہ ہر مسلمان پر نماز پڑھیں اگرچہ اس پر حداری گئی ہو یا اس کو
رجم کیا ہو اور جس نے اپنے آپ کو مار ڈالا ہو اور ولد الزنا سب پر۔ اور امام مالکؒ وغیرہ کا قول ہے کہ جو امام ہو وہ ان کی نماز سے پرہیز کرے کہ
فساق ڈریں اور ان کو جہنم کی اور تنبیہ ہو۔

تمت

الحمد للہ دوسری جلد بھی خدائے عزوجل کی مہربانی سے بخیر و خوبی ختم ہوئی۔ تیسری جلد انشاء
اللہ کتاب الزکوٰۃ سے شروع ہوگی وہ بھی طلب فرما کر ملاحظہ فرمائیں۔



ضیاء الکلام

از قلم: ابوضیاء محمود احمد غضنفر

- زور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ گیا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں منقول تفتیق علیہ احادیث پر مشتمل یہ کتاب اردو دان طبقے کی سہولت کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل دُرُبا و تقریب اور دلکش انداز میں مرتب کی گئی ہے۔
- ♦ سب سے پہلے حدیث کا متن مع اعراب پھر اس حدیث کا ترجمہ پھر حدیث میں مذکور مشکل الفاظ کے معانی پھر حدیث کا آسان انداز میں مفہوم اور آخر میں حدیث سے ثابت ہونے والے مسائل ترتیب وار بیان کر دیئے گئے ہیں۔
 - ♦ ہر حدیث کا تفصیلی حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔
 - ♦ کاغذ طباعت اور جلد ہر لحاظ سے اعلیٰ عمدہ اور نفیس ہیں۔
 - ♦ اہل نظر اہل ذوق اور اہل دل کے لیے خوش نما گلدستہ احادیث کا ایک انمول تحفہ۔
 - ♦ ہر گھر کی ضرورت اور ہر لائبریری کی ذینت۔
 - ♦ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

بہترین معیار کیساتھ

لا جواب کتب

بازوق قارئین کیلئے

حق ستنویس
اردو بازار لاہور

بیت کتب خانہ